

# سکس کی اسل

آسی ضیاتی

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور

# برناباس کی انجیل

ترجمہ:- اسی ضیائی

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ طم  
۱۳- ای، شاہ عالم مارکٹ، لاہور (پاکستان)



علم کے موتی  
رہنما کتابیں

(جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں)



اسلامک پبلیکیشنز

برنباس کی انجیل

آسی ضیائی

ایڈیشن

نام کتاب :

مترجم :

اشاعت :

تعداد

۷،۲۰۰

۱ تا ۷۔ جولائی ۱۹۷۴ء تا نومبر ۱۹۹۵ء

۵۰۰

۸۔ ستمبر ۱۹۹۸ء

پروفیسر محمد امین جاوید، مینجنگ ڈائریکٹر

اسلامک پبلیکیشنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ

شریف پرنٹرز، لاہور۔

اہتمام :

ناشر :

مطبع :

قیمت : ۷۸ روپے

## ضروری گزارش

(از مترجم اردو)

قرآن کی پیشکش ہے :

”کہو اے اہل کتاب، اُدّ ایک ایسی بات کی طرف جو ہمارے اور تمہارے درمیان کیساں ہے، یہ کہ ہم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں، اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھیرائیں، اور ہم میں سے کوئی اللہ کے سوا کسی کو اپنا رب

نہ بنالے " (۶۴:۳)

چودہ صدی سے یہ پیشکش تمام اہل کتاب خصوصاً مسیحی حضرات کے لیے قائم ہے، اور  
اہل اسلام کی طرف سے اس کا عملی اظہار جس طرح بار بار کیا جاتا رہا ہے اُس پر اُمرّت کی تائید شاہد  
ہے۔

انجیل برنا باس کا یہ ترجمہ بھی اسی عملی اظہار کے سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

لیکن افسوس ہے کہ جس طرح گزشتہ تاریخ میں باہم خیرگالی اور دوستی کے لیے اس  
قرآنی پیش کش کو نظر انداز کیا جاتا رہا۔۔۔۔۔ یہاں تک کہ آج بھی مسیحی دنیا بالعموم اہل اسلام کے متعلق  
طرح طرح کی بدگمانیوں، غلط فہمیوں اور گونا گوں عصبیتوں کا شکار ہے۔۔۔۔۔ اسی طرح

اب، اس انجیل کے انگریزی ترجمے کے کراچی سے شائع ہوتے ہی ۹ بارات میں معاندانہ مخطوطہ مضامین آنے شروع ہو گئے ہیں، اور غالباً ایسی کوششوں کا آغاز سوچا ہے کہ کسی طرح اس



قابلِ قدر کوشش کو ناکام بنا دیا جائے۔

اس بارے میں سچی صاحبان سے اتنا ہی عرض کرنا کافی ہو گا کہ براہِ کرم ٹھنڈے دل سے اس کو ایک بار پڑھ کر تو دیکھیے، اور پھر کھلے دل و دماغ سے جائزہ لیجیے کہ یہ کتاب، جو ”اغیار“ کی طرے سے آپ تک پہنچ رہی ہے، ایک قیمتی خزانہ ہے یا ٹھہک زہر؟ اور کیا اس کو واقعی کسی مسلمان نے تصنیف کر کے مسیح کے حواری برناباس کی طرف منسوب کر دیا ہے؟

ترجمے سے پہلے مولانا سید ابوالاعلیٰ امجددینی صاحب کی ایک تحریر، جو بطور مقدمہ شامل کر دی گئی ہے، اس موضوع پر ہر طرح کے اٹھنے والے اعتراض یا شبہ کا بڑا اثنافی جواب ہے۔ کاش، کوئی آنکھیں کھول کر اور نصیب کی عینک دُور کر کے اسے پڑھے!

اور اب اس کتاب کا مختصر تاریخی خاکہ —

یسی لٹریچر سے یہ بات تو ثابت ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کے اٹھالیسے جانے کے بعد مئی تک جہاں آپ کے پیروں میں آپ کو معاذ اللہ خدا اور خدا کا بیٹا کہنے والوں کی کمی نہ تھی، وہیں کثیر تعداد ان لوگوں کی بھی تھی جو حضرت موصوٹ کو مرث نہیں مانتے تھے۔ اور ظاہر ہے کہ ان کے مذہبی لٹریچر میں وہی کتابیں پڑھی جاتی ہوں گی جو آپ کے ”اللہ“ یا ”ابن اللہ“ ہونے کی تردید کرتی ہوں۔ چنانچہ انہی کتابوں میں سے ایک اہم کتاب انجیلِ برناباس بھی ہو گی۔ مگر جب نیقیہ کی کونسل منعقدہ ۳۲۵ء میں سرکاری طور پر تمام دوسرے عقائد ”غیر مسیحی“ قرار پائے، اور بعد میں رفتہ رفتہ سینٹ پال کے مرتب کردہ مذہب کے پیرو طاقت پکڑتے چلے گئے تو ۴۹۶ء میں وہ وقت بھی آیا جب پاپائے روم گلاسیس اول نے ایک فتوے کی رُود سے اور بہت سی کتابوں کی طرح ”برناباس“ کو بھی گمراہ گن قرار دے دیا، اور عیسائیوں کا اس کو اپنے پاس رکھنا جرم ٹھہرایا۔ اور آخر کار رفتہ رفتہ یہ کتاب ایسی غائب ہوئی کہ عام عیسائی دنیا بھی اس سے بالکل بے خبر ہو گئی۔ پھر یہ

سہ ملاحظہ ہو: انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، ۱۴۱۱ء ایڈیشن :- مضمون ”چرچ ہسٹری“ نیز مضمون ”جیز زکرائسٹ“



عض جس اتفاق تھا کہ پوپ سکٹس (۱۵۹۰-۱۵۸۵ء) کے کُتب خانے میں پوپ کے ایک دست فرامارینو (Fra Marino) نامی راہب کی اس پرنٹری، اور وہ اُسے وہاں سے چھپا کر اٹالیا، اور اس کا ترجمہ اپنی مادری زبان اطالوی میں کیا۔ (یہ نہیں کہا جاسکتا کہ پوپ والا نسخہ کس زبان میں تھا۔) اس کے بعد ہی سے دنیا رفتہ رفتہ 'برناباس' سے دوبارہ واقف ہونی شروع ہوئی۔

۱۷۰۹ء میں یہ اطالوی ترجمہ دیا اس کی نقل (شاہ پرودا کے ایک درباری کریمر (Cramer) کے ہاتھ لگا۔ ۱۷۱۳ء میں اس نے یہ مسودہ سیو آئے کے پرنس یوجین (Eugene) کی نذر کیا۔ ۱۷۳۸ء میں پرنس موصوف کا کُتب خانہ ویانا کی امپیریل لائبریری میں منتقل ہو گیا، جہاں 'برناباس' کا یہ نسخہ اب تک موجود تھا یا جاتا ہے۔

اسی کے لگ بھگ زمانے میں اس کا ایک نسخہ میٹرڈ گیا، جہاں اس کا اسپینی زبان میں ترجمہ ہوا۔ اس سے ڈاکٹر منک ہاؤس، ممبر کونسنس کالج آکسفورڈ نے ۱۷۸۲ء میں انگریزی میں ترجمہ کیا۔ مگر جلد ہی یہ اسپینی نسخہ اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی غائب ہو گیا۔

۱۹۰۷ء میں جب کہ برطانیہ تہذیبی، علمی اور سیاسی اعتبار سے اپنے انتہائی عروج پر تھا، ایک صاحبِ علم و تحقیق پادری مسٹر رگ (Ragg) اور ان کی بیوی نے اس اطالوی مسودے کو دوبارہ انگریزی میں منتقل کیا، اور آکسفورڈ کے کلیرنڈن پریس نے شائع کیا۔ اور حسبِ معمول اسے بھی غائب کر دیا گیا۔

۱۹۰۸ء میں مصر کے ایک عرب عیسائی عالم خلیل بک سعادت نے انگریزی سے اس کا عربی ترجمہ شائع کیا۔ (معلوم نہیں کہ یہ بھی اسی طرح غائب ہو گیا یا نہیں۔)

۱۹۱۰ء میں اس عربی ترجمے سے محمد انشاء ماک و مدیر "اخبارِ وطن" کی فرمائش پر

مولوی محمد حکیم انصاری صاحب اردو لوی نے اردو میں ترجمہ کیا، جو غالباً دوسری بار ۱۹۱۶ء میں اور پھر تیسری بار ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ مگر شاید اردو داں طبقے نے اس کی پذیرائی نہ کی، کیونکہ ہمارے برصغیر میں عام طور پر اس کا کوئی چرچا نہیں ہے۔

اور ۱۹۷۳ء میں ایک بار پھر وہی ریگ کا انگریزی ترجمہ کراچی سے قرآن کونسل آف



پاکستان نے شائع کیا، جس کا براہِ راست اردو ترجمہ ہدیہ ناظرین ہے۔

اس مختصر سرگزشت سے اندازہ ہوا ہو گا کہ مسیحی دنیا اس کتاب کو بار بار چھپانے بلکہ نابود کر دینے کی کوشش کرتی چلی آتی ہے، کیونکہ، بقول مولانا مودودی، یہ کتاب پوروسہی مذہب کی جڑ ہی کاٹ دیتی ہے؛ اور اس سے بنجوبی واضح ہو جاتا ہے کہ موجودہ عیسائی مذہب ہرگز دینِ عیسوی نہیں ہے، بلکہ سینڈ پال کا تصنیف کردہ ہے جس کی بنا پر اسے مذہبِ عیسوی کے بجائے مذہبِ پوروسہی کہنا بچلے۔ اور جب بھی کہیں یہ کتاب منظرِ عام پر آ جاتی ہے تو مسیحی اہل علم و تحقیق کی پوری قوت اسے جعلی ثابت کرنے میں لگ جاتی ہے۔ اس فیصلے تک پہنچنے کے لیے ان حضرات کے پاس قیاس آرائیوں کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ ان کا خلاصہ تحقیق زیادہ سے زیادہ یہاں تک پہنچا ہے کہ یہ کتاب تیرہویں صدی عیسوی کے کسی ہسپانوی یہودی عالم نے لکھی ہے، جس نے پہلے مسیحیت اور پھر اسلام قبول کر لیا تھا۔ انہیں یہ بھی اعتراض کرنا پڑا ہے کہ یہ ”مصنف“ نہ صرف قدیم و جدید یہودی و عیسائی صحیفوں اور دوسرے لٹریچر کا مختصر عالم تھا (جس کی نظیر نہیں ملتی) بلکہ ادب و انشائیں بھی بے مثال تھا (ملاحظہ ہو عربی مترجم کا مقدمہ برناباس)۔ مگر عجیب بات ہے کہ ایسا عظیم الشان شخص، جو بیک وقت نقید المثال عالم اور غیر معمولی ادیب بھی ہو، ایسا گم نام رہا کہ اس کی شخصیت آج تک متعین نہ کی جاسکی۔ اور بالفرض، وہ ایسا ہی تنہائی پسند اور شہرت سے گریزاں شخص تھا تو کیا اپنی تمام تر ذہانت اور عبقریت کے باوجود اناکند ذہن یا بے سہارا بھی تھا کہ اپنی شاہکار تصنیف کو مناسب حلقوں میں شائع کرنے کا اہتمام بھی نہ کر سکا؟ یا مسیحی انٹیلی جنس اتنی مستعد اور باخبر تھی کہ جو نہی یہ کتاب لکھی جا چکی، اُسے شائع ہونے سے پہلے ہی پردہٴ خفا میں پہنچا دیا گیا؟ حد یہ ہے کہ اُس وقت کی پوری اسلامی دنیا اس تصنیف سے لاعلم رہی، اور صدیوں بعد پہلی مرتبہ ایک غیر مسلم جارج میل کے ذریعے اس کے نام سے آگاہ ہو سکی؛ غلط قیاس قائم کرنے کے لیے بھی کوئی بنیاد تو ہونی چاہیے۔ مگر برناباس کے معاملے میں یہ بنیاد مہٹ دھرمی کے سوا اور کچھ معلوم نہیں ہوتی۔

مسیحی علماء کہتے ہیں کہ اس کتاب کی بہت سی باتیں ہوہو قرآن و احادیث سے



ماخوذ ہیں۔ اور یہ اس بات کا کافی ثبوت ہے کہ یہ کسی یہودی (و سحی) نو مسلم کی تصنیف ہے۔ مگر کیا یہ عجیب بات نہیں کہ یہی علماء جب قرآن کے بیان کردہ قصوں اور واقعوں کو گزشتہ آسمانی صحیفوں کے مطابق پاتے ہیں تو بے تکلف فیصلہ صادر فرما دیتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قصے یہودی اور مسیحی عالموں سے سُن کر قرآن (اور احادیث) میں درج کر دیئے؟ گو یا اپنی بات اُدچی رکھنی منظور ہوئی تو کبھی قرآن کو قدیم کُتب سے ماخوذ ٹھہرا دیا، اور کبھی ایک قدیم کتاب کو قرآن سے ماخوذ قرار دے دیا! کیا علمی تحقیق اسی قیاس پرانی اور ہٹ دھرمی کا نام ہے؟

مزید برآں، یہ کہنا بھی غلط ہے کہ برنا باس کی بہت سی باتیں ہو بہو قرآن سے ملتی جلتی ہیں۔ جتنی باتیں ملتی جلتی ہیں اُن میں سے تقریباً ہر بات اپنی تفصیل اور جزئیات کے اعتبار سے یا تو قرآن سے مختلف ہے، یا کم از کم اس کا کوئی نشان قرآن و حدیث میں نہیں پایا جاتا۔ مثال کے طور پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بچپن اور لڑکپن کے واقعات اور آپ کی اپنے باپ سے گفتگو (باب ۲۶ تا ۲۹) تقریباً تمام و کمال اہل اسلام کے لیے بالکل نئی ہے۔ اسی طرح دو درویش فریسیوں کا قصہ (باب ۱۴۸ تا ۱۵۰) یا حضرت الیاس علیہ السلام کی چھوٹی سی کتاب، کا بیان (باب ۱۴۵) یا حجی اور ہوسیع نبیوں کے قصے (باب ۸۵ تا ۸۸) نہ صرف قرآن و حدیث میں نہیں ہیں بلکہ قدیم صحیف بھی ان سے خالی ہیں۔

اُس کے علاوہ، میرے نزدیک چار ثبوت ایسے ٹھوس ہیں جن سے قطعی طور پر یقین آجاتا ہے کہ اس کتاب کے لکھنے والے کو قرآن کا مطلق علم نہ تھا۔ ان میں سے تین ثبوت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے وہ تین معجزے ہیں جن میں سے دو کا ذکر قرآن میں ہے مگر برنا باس اور باقی چاروں انجیلوں میں نہیں ہے، اور تیسرے کا ذکر صرف برنا باس، کرتی ہے۔ قرآن بتاتا ہے کہ (۱) حضرت عیسیٰ علیہ السلام ابھی گہوارے ہی میں تھے کہ آپ نے اپنے نبی ہونے کا اعلان کیا (۱۹: ۳۰ تا ۳۲)، اور اس کے گواہ ہزاروں آدمی تھے؛ (۲) حضرت موصیٰ مٹھی کے پرندے بنا کر اُن میں چھوڑ دئے تھے اور وہ خدا کے حکم سے جیتے جاگتے پرندے بن جاتے تھے۔ (۵: ۱۱۰)۔ یہ دونوں معجزے اتنے عظیم الشان اور اہم ہیں، اور قرآن میں اتنی



سراحت سے بیان ہوئے ہیں کہ اگر بزنا باس، کا مصنف قرآن سے معمولی واقفیت بھی رکھتا تو ہرگز انہیں درج کرنے سے باز نہ رہتا۔ جس مصنف نے حضرت مسیح کے پیاروں کو شفا دینے، مردوں کو جلا اٹھانے، اور بہت سے دوسرے فوق العادت کاموں کا بیان کیا ہے، وہ ان دونوں معجزوں کو کیوں نہ لکھ سکا؟ ظاہر ہے کہ وہ قرآن سے بالکل واقف نہ تھا۔ (ان معجزوں کے درج کتاب نہ ہونے کی توجیہ اگے آتی ہے۔)

تیسرا معجزہ حضرت مسیح کا سورج کو بارہ گھنٹے ٹھک کے لیے روک رکھنا ہے (باب ۱۸۹)۔ یہ واقعہ نہ قرآن (یا کسی اور مسلم لٹریچر) میں مذکور ہے، اور نہ چاروں رائج انجیلوں میں اس کا کوئی نشان پایا جاتا ہے؛ صرف پرانے عہد نامے کی کتاب یسوع (باب ۱۰، آیات ۱۲ تا ۱۴) میں یہ معجزہ حضرت یسوع (یوحنا) سے منسوب ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ ایک صریح خلاف عقل واقعہ ہے، کیونکہ سورج کا بارہ گھنٹے ٹھک تھے رہنا ساری دنیا کے لیے ایک یادگار واقعہ بن جاتا، بلکہ سورج (بالفاظ دیگر زمین) کے یکایک ٹھم جانے سے جو تباہی رونے زمین پر مچتی اس کا اندازہ لگانا بھی ممکن نہیں۔ اس سے ملتا جلتا واقعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی لوگوں میں مشہور ہے کہ آپ کی نماز عصر فوت ہو جانے کے باعث سورج کو، جو ڈوب چکا تھا، پس لوٹا دیا گیا، تاکہ آپ نماز عصر ادا کر سکیں۔ مگر ہر زمانے میں محقق علماء نے اس کی تردید کی ہے، اور اس کو قطعیت کے ساتھ غلط اور موضوع قرار دیا ہے، کیونکہ اسلام نے اپنے پیروں کو خیالی اور طلسماتی باتوں پر یقین کر لینے کے بجائے عقل کے صحیح استعمال کرنے کی تربیت دی ہے۔ پس بزنا باس، کے مصنف کے لیے بھی — اگر وہ کوئی مسلمان تھا — یہ ممکن نہ تھا کہ ایسی لغو بات لکھتا (اس کے لکھنے کی توجیہ بھی اگے آتی ہے)۔

ان تین باتوں سے بہر حال یہ ثابت ہو گیا کہ بزنا باس، کا مصنف کوئی تیرہویں صدی عیسوی کا نو مسلم ہرگز نہیں تھا۔ اور چونکہ اس سے قبل اس کے بارے میں کسی کو بھی کچھ علم نہ تھا اس لیے یہ نئے کے سوا چارہ نہیں کہ یہ وہی کتاب ہے جو حضرت مسیح علیہ السلام کے مقرب ترین حواری جناب بزنا باس نے لکھی تھی، اور جو پانچویں صدی عیسوی تک پڑھی جاتی تھی، تاکہ پاپائی فتنے نے اس کا پاس رکھنا بھی ممنوع قرار دے دیا۔ اس پابندی کے عائد ہونے سے لے کر



سولہویں صدی کے اختتام، یعنی تقریباً گیارہ صدی تک یہ کتاب اگرچہ دنیا کے لیے معدوم ہی لیکن اس کا ایک فائدہ یہ بھی ہوا کہ اس پورے عرصے میں اس میں کوئی تحریف، رد و بدل یا حذف و اضافہ نہ ہو سکا۔ البتہ اس کا خاصا قومی امکان ہے کہ برنا باس کے زمانہ تصنیف سے لے کر پانچویں صدی تک (یعنی جب تک یہ رائج رہی) اس میں مختلف مواقع پر اور مختلف لوگوں کے ہاتھوں ترمیم و تیسخ ہوتی ہو۔ یہ تحریف نادانستہ بھی ہو سکتی ہے اور دانستہ بھی۔ نادانستہ اس طرح کہ اتنی ضخیم کتاب کی نقلیں کرتے وقت کاتبوں سے کہیں کچھ الفاظ چھوٹ جائیں، یا پُرانے نسخوں میں بعض مٹے ہوئے حروف کچھ کے کچھ پڑھ لیے جائیں، یا اس کا دوسری زبانوں میں ترجمہ کرتے وقت کسی لفظ کے لیے مناسب مترادف لفظ، کے بجائے غلطی سے کوئی دوسرا لفظ لکھ دیا جائے، وغیرہ وغیرہ بہت سی باتیں ممکن ہیں۔

رہا دانستہ تحریف کا معاملہ، تو، جیسا کہ مولانا مودودی صاحب تفہیم القرآن میں بتاتے ہیں، مسیحی حضرات کے لیے یہ کوئی نئی یا بُری بات نہ تھی۔ وہ اس کو بالکل جائز سمجھتے تھے کہ کتاب کی اہمیت اور خوبی بڑھانے کے لیے پوری نیک نیتی کے ساتھ اس میں حسبِ مرضی حذف و اضافہ کر لیا جائے۔ اس ضمن میں مولانا موصوف نے انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا کے حوالے سے یہ عبارت نقل کی ہے:

”اناجیل میں ایسے نمایاں تغیرات دانستہ کیے گئے ہیں، جیسے مثلاً بعض پوری پوری عبارات کو کسی دوسرے ماخذ سے لے کر کتاب میں شامل کرنا.... یہ تغیرات مرعاً کچھ ایسے لوگوں نے بالقصد کیے ہیں جنہیں اصل کتاب کے اندر شامل کرنے کے لیے کہیں سے کوئی مواد مل گیا، اور وہ اپنے آپ کو اس کا حجاز سمجھتے رہے کہ کتاب کو بہتر یا زیادہ مفید بنانے کے لیے اُس کے اندر اپنی طرف سے اس مواد کا اضافہ کر دیں..... بہت سے اضافے دوسری صدی ہی میں ہو گئے تھے، اور کچھ نہیں معلوم کہ ان کا ماخذ کیا تھا۔“

تفہیم القرآن جلد پنجم صفحہ ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵ بحوالہ انسائیکلو پیڈیا: ۱۹۴۶ء: مضمون ”اناجیل“  
لہذا کچھ عجیب نہیں کہ کسی خوش عقیدہ مسیحی نے اس بات کو پسند نہ کیا ہو کہ جو مجسزہ



یثراع کے ہاتھوں ہوا (یعنی سورج کا تقم جانا) وہ "یسوع" کے ہاتھوں بھی کیوں نہ ہوا؛ اور اُس نے اس کو تصنیف کر کے شامل کتاب کر لیا ہو۔ اس بات کو تقویت اس طرح پہنچتی ہے کہ کتاب میں جہاں اس کا ذکر آیا ہے وہاں مصنف اس کا سرسری سا ذکر کر کے گزر گیا ہے، اور اُدھر سے جو سلسلہ کلام چلا آرہا ہے اُسے اس طرح پھر جوڑ دیتا ہے گویا یہ ایک معمولی سا جملہ معترضہ تھا، نہ کہ غیر معمولی اہم واقعہ۔ مزید یہ کہ جس مقصد سے حضرت عیسیٰ کو یہ معجزہ صادر کرنے دکھایا گیا ہے اُس کا اس سے کوئی تعلق بھی نظر نہیں آتا۔ یا پھر مصنف یا بعد کے کسی راوی کو حضرت مسیحؑ کے کسی قول سے غلط فہمی ہوئی، حالاں کہ بات کوئی اور تھی۔

اب رہی یہ بات کہ وہ دونوں قرآن کے بیان کردہ معجزے اس میں کیوں نہیں ہیں، تو پہلے معجزے کے متعلق ہمارے خیال میں برناباس بالکل لاعلم تھا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر غالباً بھی چند ہفتے بھی نہ ہوئی تھی کہ آپ سے وہ معجزہ صادر ہوا، اور خدا نے بنی اسرائیل کے ہزاروں لوگوں کے سامنے ایک شیرخوار بچے کو گویائی عطا کر کے بچے کی والدہ کا عقیقہ اور خود بچے کا نبی ہونا ظاہر فرما دیا، تاکہ بعد میں جب وہ بچہ جوان ہو کر نبی بنے، اور خدا کی طرف بنی اسرائیل کو دعوت دے تو انہیں اس بارے میں کسی قسم کا شک نہ رہے۔ ظاہر ہے کہ اس معجزے کے ظہور کے وقت خود برناباس بھی زیادہ سے زیادہ کم سن بچہ ہی ہوگا، اور وہ اُس وقت سینکڑوں میل دور اپنے وطن قبرص میں ہوگا؛ لہذا اُسے اس کا علم کسی طرح نہ ہو سکا ہوگا۔ بعد میں رفتہ رفتہ لوگ یہ حیرت انگیز اُن ہونی بات بھول گئے، بلکہ اُن کے متکبر اور متعصب علماء اور دوسرے "بزرگوں" نے کوشش کر کے اس کو لوگوں کے دلوں سے محو کر دیا ہوگا؛ یہاں تک کہ جب حضرت موصوٹ واقعی نبی بن کر تشریف لائے تو ایک شخص بھی یہ کہنے والا نہ تھا کہ یہ وہی نبی ہے جس نے شیرخوار کی کے عالم میں گفتگو کی تھی؛ بلکہ اُلٹا، آپ پر اور آپ کی والدہ مٹھتہ پر رکیک الزام اور شرمناک بہتان تراشنے والے پیدا ہو گئے، جنہوں نے یہ مکروہ پروپیگنڈا اس شد و مد سے کیا کہ اگر کسی کو آپ کے چہن کا وہ معجزہ یاد بھی تھا تو اُس نے اس کے اظہار کی جرأت نہ کی۔ ظاہر ہے کہ ایسے حالات میں برناباس یا کسی اور مومن کو اس واقعے کا علم نہ ہو سکتا تھا۔ اور خود جناب مسیحؑ کی شان سے یہ بات



فرد ترقی کہ آپ خود اپنے شاگردوں اور حواریوں کو اس بارے میں خبر دیتے، جو اس وقت بے جان تھے ہی سمجھی جاتی۔

اب رہا دوسرا معجزہ، تو براہ کرم اس کتاب کے باب ۲۱۰ میں ملاحظہ فرمائیے کہ کس طرح لکیر کا فقیر، ضدی اور متعصب سردار کاہن اپنی تفسیر میں خدا کے برگزیدہ پیغمبر کو جادوگر قرار دے رہا ہے۔ اور اس کے علاوہ بھی مختلف مقامات پر یہ کاہن اور فریسی (یعنی علماء اور صوفیہ) مسیح علیہ السلام کے صریح معجزات کو دیکھ کر بھی ایمان لانے کے بجائے انہیں "شیطانی عمل" قرار دیتے ہیں۔ گویا ان ظالموں کے نزدیک اندھوں کا بینا ہو جانا، مُردوں کا جی اُٹھنا اور بدردھوں کا انسان سے خارج ہو جانا جیسے عظیم الشان معجزے بھی محض جادو کے کرشمے تھے۔ پھر کیا عجب ہے کہ مٹی کے پرندوں کو زندہ ہوتے دیکھ کر ان دشمنانِ حق نے یہی مشہور کر دیا ہو کہ یہ (معاذ اللہ) محض ہاتھ کی صفائی اور شعبہ ہانڈی تھی! اور یہ پروپیگنڈا اتنی شدت سے کیا گیا ہو کہ یا تو حواریوں کو بھی اس معاملے میں شک پیدا ہو گیا ہو، یا کم از کم اس کو لکھتے ہوئے انہیں شرم آئی ہو، کہ کہیں لوگ اس کا مذاق نہ اُڑانے لگیں، اور اس کا انکار کر کے باقی تعلیماتِ مسیحی کو بھی نہ جھٹلا دیں۔

اور اب اس کتاب کے اصلی ہونے کا چوتھا اور سب سے بڑھ کر ٹھوس ثبوت بھی ملاحظہ کیجئے۔ باب ۹۷ میں برنا باس کے بقول حضرت مسیح علیہ السلام نے اپنے بعد آنے والے خدا کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خوشخبری ایک بہت بڑے مجمع میں سنائی اور جب یہودیوں کے سردار کاہن نے دو ٹوک سوال کیا: کیا خدا کے رسول کے بعد اور نبی آئیں گے؟ تو آپ نے جواب دیا۔

"اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی جس کا مجھے رنج ہے، کیونکہ....."

وہ اپنے تئیں میری بشارت کے پردے میں چھپائیں گے۔ (باب ۹۷)

حضرت مسیح کی بشارت کیا ہے؟ اس کا تذکرہ دوسری اناجیل اور برنا باس میں بھی آتا ہے اور وہ ہے جناب مسیح کا آسمان پر اُٹھائے جانے کے بعد زمین پر دوبارہ



نزول۔ پس مندرجہ بالا جواب کا مطلب اس کے سوا کچھ نہیں کہ جھوٹے نبی اپنے کو  
 "مسیح موعود" کہہ کر دنیا کو گمراہ کریں گے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی پوری  
 تاریخ میں اس پیش گوئی کا اطلاق صرف اور صرف قادیان کے مدعی نبوت پر ہوتا  
 ہے! ویسے تو آنحضرتؐ کے آخر زمانے ہی سے جھوٹے نبیوں نے سراٹھانا شروع کر دیا  
 تھا، مگر اخیر انیسویں اور شروع بیسویں صدی میں برطانوی تسلط کے زیر سایہ اٹھنے والی  
 اس "نبوت" کے سوا کسی نے بھی خود "مسیح موعود" ہونے کا دعویٰ نہیں کیا!

پس اگر برنا باس کی یہ انجیل جعلی ہے، اور تیرھویں صدی کے کسی نو مسلم (یہودی  
 اور عیسائی) عالم کی تصنیف ہے تو ہمیں بتایا جائے کہ اس کے مصنف کو چھ سات صدی  
 بعد آنے والے مدعی نبوت کا علم کیونکر ہو گیا!

گویا خلاصہ بحث یہ نکلا کہ اگر اس کتاب میں تھوڑی بہت تخریب ہوئی بھی ہے تو وہ مسلمانوں  
 سے بہت پہلے ہی ہو چکی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے کہ یہ تخریب خود دین مسیح کے پیروں ہی  
 نے کی ہوگی اور وہ بھی بہت معمولی اور جزوی ہوگی نہ کہ تفصیلی اور بنیادی، تاکہ کتاب کی  
 اصلی تعلیمات نہ صرف برقرار رہیں، بلکہ انہیں مزید تقویت پہنچے۔ اور یہ تعلیمات پولوسی مذہب  
 کی عین ضد ہیں، اور حقیقتاً ہی حضرت مسیحؑ کی اصل مقصد بعثت تھیں۔ باقی شبہات کا جواب  
 ناظرین کو کتاب کے مقدمے میں بڑی خوبی سے مل جائے گا۔

اب کچھ اس کتاب کے ترجمے کے متعلق —

بلاشبہ انگریزی کے مترجم کی کاوش کی داد نہ دینا ظلم ہوگا، جس نے نہ صرف نہایت خوبصورت اور  
 موزوں زبان میں اسے انگریزی میں منتقل کیا، بلکہ نہایت محنت اور دیدہ ریزی سے وہ تمام حوالے  
 فراہم کیے جو اس کتاب میں، دوسرے صحیفوں کے لیے گئے ہیں۔ اس کے علاوہ اس نے ان تمام  
 مقامات پر بھی حاشیوں میں اشارہ کیا ہے جہاں "برنا باس"، اور "نئے عہد نامے"، (یعنی چاروں انجیلوں)



اعمال، خطوط وغیرہ) کی عبارتیں یا مضامین مشترک یا متضاد ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس نے جا بجا قرآن کی آیات کے حوالے دے کر یہ بھی ثابت کرنا چاہا ہے کہ یہ کتاب کس حد تک قرآن سے مماثل یا ماخوذ ہے۔ ”قرآن کو نسل آف پاکستان“ نے یہ ترجمہ شائع کرتے وقت اردو اسے جوں کا توں رہنے دیا، لیکن مترجم کا ”تعارف“ (Introduction) جس کا حوالہ حاشیوں میں جا بجا آتا ہے، غالباً قصداً حذف کر دیا۔ شاید اس لیے کہ اس کے شائع کرنے سے کتاب کی اصل افادیت ختم ہو جاتی، اور اس کی جگہ ایک مختصر سا ”پیش لفظ“ (Foreword) اپنی طرف سے بڑھا دیا ہے، جو مفید اور معلوماتی ہونے کے باوجود خاصا نشنہ اور نامکمل سا ہے۔

چونکہ زیر نظر سراردو ترجمہ اسی اشاعت کراچی سے کیا گیا ہے جس کا ادبیر ذکر ہوا۔ اس لیے انگریز مترجم کا ”تعارف“ اردو مترجم کے سامنے نہ آ سکا۔ اس کے علاوہ انگریزی حواشی کے تقریباً تمام حوالوں کو اصل کتابوں سے مقابلہ و تحقیق کر کے اردو میں بھی منتقل کر دیا گیا ہے۔ صرف وہ حوالے نہ دیئے گئے جن کی یا تو ضرورت نہ تھی یا جو مترجم کی دسترس سے باہر تھے (مثلاً یہودیوں کی بعض مذہبی کتابوں کے حوالے)۔ ایسے حوالوں کی تعداد بہت تھوڑی ہے۔ نیز، جہاں جہاں انگریزی ترجمے میں قرآنی آیات کے حوالے دیئے گئے ہیں ان کو نقل کرنا بھی ضروری نہ سمجھا گیا، کیونکہ اُن کا مقصد یہ تھا کہ اس کتاب کو قرآن سے ماخوذ ثابت کیا جائے۔ اور اس مفروضے کی مدلل تردید کی جا چکی ہے۔ اردو مترجم نے اپنی طرف سے بھی چند ضروری اور ناگزیر حاشیوں کا اضافہ کیا ہے، مگر بہت کم تعداد میں۔

ترجمے میں کوشش کی گئی ہے کہ انگریزی ترجمے ہی کی مانند اردو ترجمہ بھی بائبل کی زبان اور طرزِ ادا کا حامل ہو، تاکہ جو مسیحی حضرات اپنی کتاب مقدس اردو میں پڑھنے کے عادی ہیں، انہیں ”برنا باس“ بھی مانوس لگے۔ اس غرض سے بسا اوقات الفاظ، تراکیب اور جملوں کو عام ادبی مذاق کے مطابق لکھنے کے بجائے بائبل کے اردو ترجمے کی پیروی کی گئی ہے۔ صرف چند الفاظ کا ترجمہ بائبل زبان میں کرنا اردو مترجم کے ذوق کو گوارا نہ ہو سکا۔ مثلاً (Apostle) کا ترجمہ ”رسول“ کے بجائے ”محماری“ کیا گیا ہے، اور (Gentile) کا ترجمہ ”امّی“۔



متن میں بعض الفاظ قوسین میں درج ہیں یہ بھی انگریزی ترجمے کی پیروی میں کیا گیا ہے۔ شاید یہ لفظ انگریزی مترجم نے اپنی طرف سے بڑھائے ہیں، اور اس کی وضاحت اپنے تعارف میں کر دی ہے۔ مگر جیسا اور پر بیان ہوا، یہ تعارف اردو مترجم کے سامنے نہیں ہے۔

بعض حاشیوں میں اس قسم کی عبارت ملے گی کہ ”متن مبہم“ یا ”جملے کی ساخت مبہم وغیرہ۔“ ایسے سب حاشیے انگریزی مترجم کی طرف سے ہیں، جس نے شاید اطلالی متن میں یہ سقم دیکھ کر ان کی وضاحت کی ہے۔

حاشیوں میں چند مخففات کی تشریح بھی مناسب ہوگی:-

- ۱۔ ”تنق“ سے مراد ہے: ”تقابل کے لیے دیکھیے“
- ۲۔ ”تنض“ سے مراد ہے: ”تضاد کے لیے دیکھیے“
- ۳۔ ”ومثلہ“ سے مراد ہے: ”یہی مضمون دوسری انجیلوں میں بھی ملتا ہے“ (یعنی اس حوالے کے علاوہ۔)
- ۴۔ ”وما بعد“ سے مراد ہے: ”اس آیت کے بعد یہ قصہ کافی آگے تک چلا گیا ہے“ (لہذا اس کو اختتام تک دیکھیے۔)

اس طرح اردو میں ترجمہ کرتے وقت برہنہ باس کے مترجم کو نہ صرف انگریزی نسخہ سامنے رکھنا پڑا، بلکہ انگریزی اور اردو بائبل کے علاوہ مولوی حکیم ردو لوی کا اردو ترجمہ بھی، تاکہ نہ برہنہ ترجمہ ہر اعتبار سے سادہ، رواں، مؤثر اور دلکش ہونے کے علاوہ تشریح و توضیح کا بھی محتاج نہ ہو۔ خدا کرے مترجم کی یہ کوشش سچل ہو، اور عند اللہ سستی مشکور قرار پائے، کہ وہی اصل قدر داں ہے۔ اور وہ اسے وطن عزیز کے دو بڑے مذہبی گروہوں، مسلمانوں اور مسیحیوں کو باہم قریب تر لانے کا ذریعہ بنائے۔ ————— دما تو فیتی الا با اللہ۔



## مقدمہ

( از: مولانا سید ابوالاعلیٰ صاحب مودودی )

حقیقت یہ ہے کہ . . . . . خود حضرت عیسیٰؑ کے اپنے صمیم حالات اور آپؑ کی اصل تعلیمات کو جاننے کا بھی معتبر ذریعہ وہ چار انجیلیں نہیں ہیں جن کو مسیحی کلیسا نے معتبر و مسلم (ناجیل - Canonical) (Gospels) قرار دے رکھا ہے، بلکہ اس کا زیادہ قابل اعتماد ذریعہ وہ انجیل برنابا ہے جسے کلیسا غیر قانونی اور مشکوک الصحت (Apocryphal) کہتا ہے۔ عیسائیوں نے اسے چھپانے کا بڑا اہتمام کیا ہے۔ صدیوں تک یہ دنیا سے ناپید رہی ہے۔ سولہویں صدی میں اس کی اطلاع ترقی کا صرت ایک نسخہ پوپ سکستس (Sixtus) کے کتب خانے میں پایا جاتا تھا، اور کسی کو اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ اٹھارویں صدی کے آغاز میں وہ ایک شخص جان ٹولینڈ کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں گشت کرتا ہوا ۳۸۱ء میں ویانا کی امپیریل لائبریری میں پہنچ گیا۔ ۱۹۰۷ء میں اسی نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے کلیرٹن پریس سے شائع ہو گیا تھا، مگر غالباً اس کی اشاعت کے بعد فوراً ہی عیسائی دنیا میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ یہ کتاب تو اس مذہب کی جڑ ہی کاٹے دے رہی ہے جسے حضرت عیسیٰؑ کے نام سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس لیے

لے اقتباسات از تفہیم القرآن جلد پنجم، تفسیر سورۃ الصفحہ حاشیہ نمبر ۸ (بہ سلسلہ تشریح

لفظ "احمد")



اس کے مطبوعہ نسخے کسی خاص تہذیب سے غائب کر دیئے گئے، اور پھر کبھی اس کی اشاعت کی نوبت نہ آ سکی۔ دوسرا ایک نسخہ اسی اطالوی ترجمے سے اسپینی زبان میں منتقل کیا ہوا اٹھارویں صدی میں پایا جاتا تھا، جس کا ذکر جارج سیل نے اپنے انگریزی ترجمہ قرآن کے مقدمے میں کیا ہے۔ مگر وہ بھی کہیں غائب کر دیا گیا، اور آج اس کا بھی کہیں پتہ نشان نہیں ملتا..... میرا احساس یہ ہے کہ یہ ایک بہت بڑی نعمت ہے جس سے عیسائیوں نے محض تعصب اور ضد کی بنا پر اپنے آپ کو محروم کر رکھا ہے۔

ایک بہت بڑا جھوٹ

مسیحی لٹریچر میں اس انجیل کا جہاں کہیں ذکر آتا ہے، اسے یہ کہہ کر رد کر دیا جاتا ہے کہ یہ ایک جعلی انجیل ہے جسے شاید کسی مسلمان نے تصنیف کر کے برناباس کی طرف منسوب کر دیا ہے لیکن یہ ایک بہت بڑا جھوٹ ہے جو صرف اس بنا پر بول دیا گیا کہ اس میں جگہ جگہ بصراحت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیش گوئیاں ملتی ہیں۔

اول تو اس انجیل کو پڑھنے ہی سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ کتاب کسی مسلمان کی تصنیف کردہ نہیں ہو سکتی۔

دوسرے، اگر یہ کسی مسلمان نے لکھی ہوتی تو مسلمانوں میں یہ کثرت سے پھیلی ہوتی ہوتی، اور علمائے اسلام کی تصنیفات میں بکثرت اس کا ذکر پایا جاتا۔ مگر یہاں صورت حال یہ ہے کہ جارج سیل کے انگریزی مقدمہ قرآن سے پہلے مسلمانوں کو سرے سے اس کے وجود تک کا علم نہ تھا۔ طبری، یعقوبی، مسعودی، البیرونی، ابن خزم اور دوسرے مصنفین، جو مسلمانوں میں مسیحی لٹریچر پر وسیع اطلاع رکھنے والے تھے، ان میں سے کسی کے ہاں بھی مسیحی مذہب پر بحث کرتے ہوئے انجیل برناباس کی طرف اشارہ تک نہیں ملتا۔ دنیائے اسلام کے کتب خانوں میں جو کتابیں پائی جاتی تھیں ان کی بہترین نہر تھیں ابن ندیم کی الفہرست اور حاجی خلیفہ کی کشف الظنون ہیں، اور وہ بھی اس کے ذکر سے خالی ہیں۔ انیسویں صدی سے پہلے کسی مسلمان عالم نے انجیل برناباس کا نام تک نہیں لیا ہے۔

تیسری اور سب سے بڑی دلیل، اس بات کے جھوٹ ہونے کی یہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم



کی پیدائش سے بھی ۵۰ سال پہلے پوپ گلاسیس اول (Gelasius) کے زمانے میں بدعتیہ اور گمراہ گُن (Heretical) کتابوں کی جو فہرست مرتب کی گئی تھی، اور ایک پاپائی فتوے کے ذریعے سے جن کا پڑھنا ممنوع کر دیا گیا تھا، اُن میں انجیل برناباس (Erangelium Bernabe) بھی شامل تھی۔ سوال یہ ہے کہ اُس وقت کون سا مسلمان تھا جس نے یہ جعلی انجیل تیار کی تھی؟ یہ بات تو خود عیسائی علماء نے تسلیم کی ہے کہ شام، اسپین، مصر وغیرہ ممالک کے ابتدائی مسیحی کلیسا میں ایک مدت تک برناباس کی انجیل رائج رہی ہے، اور چھٹی صدی میں اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔

اس انجیل کی اہمیت اور اس سے مسیحی حضرات کی برہنہ کی وجہ بائبل میں جو چار انجیلیں قانونی اور معتبر قرار دے کر شامل کی گئی ہیں، اُن میں سے کسی کا لکھنے والا بھی حضرت عیسیٰ کا صحابی نہ تھا۔ اور اُن میں سے کسی نے یہ دعویٰ بھی نہیں کیا ہے کہ اُس نے آنحضرت کے صحابیوں سے حاصل کردہ معلومات اپنی انجیل میں درج کی ہیں۔ جن ذرائع سے ان لوگوں نے معلومات حاصل کی ہیں اُن کا کوئی حوالہ انہوں نے نہیں دیا ہے جس سے یہ پتہ چل سکے کہ راوی نے آیا خود وہ واقعات دیکھے اور وہ اقوال سُنے ہیں جنہیں وہ بیان کر رہا ہے، یا ایک یا چند واسطوں سے یہ باتیں اُسے پہنچی ہیں۔ بخلاف اس کے، انجیل برناباس کا مصنف کہتا ہے کہ میں مسیح کے اولین بارہ حواریوں میں سے ایک ہوں، شروع سے آخر وقت تک مسیح کے ساتھ رہا ہوں، اور اپنی آنکھوں سے دیکھے واقعات اور کانوں سے سُنے اقوال اس کتاب میں درج کر رہا ہوں۔ یہی نہیں، بلکہ کتاب کے آخر میں وہ کہتا ہے کہ دُنیا سے رخصت ہوتے وقت حضرت مسیح نے مجھ سے فرمایا تھا کہ میرے متعلق جو غلط فہمیاں لوگوں میں پھیل گئی ہیں اُن کو صاف کرنا اور صحیح حالات دُنیا کے سامنے لانا میری ذمہ داری ہے۔

لے بعض مغربی علماء نے اس فتوے کو بھی مشکوک ٹھیرایا ہے (ملاحظہ ہو انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا: ۱۹۵۸ء، عنوان "گلاسیس") غالباً اس کا وجہ بھی یہی ہے کہ اس انجیل کو قدیم ثابت نہ کیا جاسکے۔ (مترجم)



## کچھ برناباس کے بارے میں

یہ برناباس کون تھا؟ بائبل کی کتاب اعمال میں بڑی کثرت سے اس نام کے ایک شخص کا ذکر آتا ہے، جو قبرص کے ایک یہودی خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ مسیحیت کی تبلیغ اور پروان مسیح کی مدد و اعانت کے سلسلے میں اس کی خدمات کی بڑی تعریف کی گئی ہے۔ مگر کہیں یہ نہیں بتایا گیا ہے کہ وہ کب دین مسیح میں داخل ہوا، اور ابتدائی بارہ حواریوں کی جو فہرست تین انجیلوں میں دی گئی ہے اس میں بھی کہیں اس کا نام درج نہیں ہے۔ اس لیے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ اس انجیل کا مصنف وہی برناباس ہے یا کوئی اور۔ متی اور مرقس نے حواریوں (Apostles) کی جو فہرست دی ہے، برناباس کی دی ہوئی فہرست اس سے صرف دو ناموں میں مختلف ہے: ایک ٹوما، جس کے بجائے برناباس خود اپنا نام دے رہا ہے؛ دوسرا شمعون قنانی، جس کی جگہ وہ یہوداہ بن یعقوب کا نام لیتا ہے۔ تو قان کی انجیل میں یہ دوسرا نام بھی موجود ہے۔ اس لیے یہ قیاس کرنا صحیح ہوگا کہ بعد میں کسی وقت صرف برناباس کو حواریوں سے خارج کرنے کے لیے تو ما کا نام داخل کیا گیا ہے؛ تاکہ اس کی انجیل سے پیچھا چھڑایا جاسکے؛ اور اس طرح کے تغیرات اپنی مذہبی کتابوں میں کر لینا ان حضرات کے ہاں کوئی ناجائز کام نہیں رہا ہے۔

اس انجیل کو اگر کوئی شخص، نعتب کے بغیر، کھلی آنکھوں سے پڑھے، اور نئے عہد نامے کی چاروں انجیلوں سے اس کا مقابلہ کرے تو وہ یہ محسوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ یہ ان چاروں سے بدرجہا برتر ہے۔ اس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات زیادہ تفصیل کے ساتھ بیان ہوئے ہیں، اور اس طرح بیان ہوئے ہیں جیسے کوئی شخص فی الواقع وہاں سب کچھ دیکھ رہا تھا، اور ان واقعات میں خود شریک تھا۔ چاروں انجیلوں کی بے ربط داستانوں کے مقابلے میں تاریخی بیان زیادہ مربوط بھی ہے اور اس سے سلسلہ واقعات بھی زیادہ اچھی طرح سمجھ میں آتا ہے۔ حضرت عیسیٰ کی تعلیمات اس میں چاروں انجیلوں کی بہ نسبت زیادہ واضح اور مفصل اور مؤثر طریقے سے بیان ہوئی ہیں۔ توحید کی تعلیم، شرک کی تردید، صفات باری تعالیٰ، عبادت کی



روح، اور اخلاقِ ناضلہ کے مضامین اس میں بڑے ہی پُر زور اور مدلل اور مفصل ہیں جن میں آموز  
تمثیلات کے پیرائے میں مسیح نے یہ مضامین بیان کیے ہیں اُن کا عشرِ عشر بھی چاروں انجیلوں  
میں نہیں پایا جاتا۔ اس سے یہ بھی زیادہ تفصیل کے ساتھ معلوم ہوتا ہے کہ انجیل اپنے شاگردوں  
کی تعلیم و تربیت کس حکیمانہ طریقے سے فرماتے تھے۔ حضرت عیسیٰ کی زبان، طرزِ بیان اور طبیعت و  
مزاج سے کوئی شخص اگر کچھ بھی آشنا ہو تو وہ اس انجیل کو پڑھ کر یہ ماننے پر مجبور ہو گا کہ یہ  
کوئی جعلی داستان نہیں ہے، جو بعد میں کسی نے گھڑ لی ہو، بلکہ اس میں حضرت مسیحؑ اناجیلِ اربعہ  
کی نسبت اپنی اصلی شان میں بہت زیادہ نمایاں ہو کر ہمارے سامنے آتے ہیں؛ اور اس  
میں اُن تضادات کا نام و نشان بھی نہیں ہے جو اناجیلِ اربعہ میں اُن کے مختلف اقوال کے درمیان  
پایا جاتا ہے۔

اس انجیل میں حضرت عیسیٰؑ کی زندگی اور آپؑ کی تعلیمات ٹھیک ٹھیک ایک نبی کی زندگی  
اور تعلیمات کے مطابق نظر آتی ہیں۔ وہ اپنے آپ کو ایک نبی کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں؛  
تمام پچھلے انبیاء اور کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں؛ صاف کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی  
تعلیمات کے سوا معرفتِ حق کا کوئی دوسرا ذریعہ نہیں ہے؛ اور جو انبیاء کو چھوڑتا ہے وہ دراصل  
خدا کو چھوڑتا ہے؛ لوحید، رسالت اور آخرت کے ٹھیک وہی عقائد پیش کرتے ہیں جن کی تعلیم  
تمام انبیاء نے دی ہے؛ نماز، روزے اور زکوٰۃ کی تلقین کرتے ہیں۔ اُن کی نمازوں کا جو ذکر کثرت  
مقامات پر برنا باس نے کیا ہے اُس سے پتہ چلتا ہے کہ یہی فجر، ظہر، عصر، مغرب، عشا  
اور تہجد کے اوقات تھے جن میں وہ نماز پڑھتے تھے، اور ہمیشہ نماز سے پہلے وضو فرماتے تھے۔  
انبیاء میں سے وہ حضرات دائرِ دو سیماں کو نبی قرار دیتے ہیں، حالانکہ یہودیوں اور مسیحیوں  
نے اُن کو انبیاء کی فہرست سے خارج کر رکھا ہے۔ حضرت اسماعیلؑ کو وہ ذبیح قرار دیتے ہیں؛  
اور ایک یہودی عالم سے اقرار کرتے ہیں کہ فی الواقع ذبیح حضرت اسماعیلؑ ہی تھے، اور بنی اسرائیل  
نے زبردستی کچھ نیکوئی کر کے حضرت اسماعیلؑ کو ذبیح بنا رکھا ہے۔ آخرت اور قیامت اور حبیبیت و  
دوسرے متعلق اُن کی تعلیمات قریب قریب وہی ہیں جو قرآن میں بیان ہوئی ہیں۔



## مخالفت کی اصل وجہ

عیسائی جس وجہ سے انجیل برناباس کے مخالف ہیں وہ دراصل یہ نہیں ہے کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق جگہ جگہ صاف اور واضح بشارتیں ہیں، کیونکہ وہ تو حضور کی پیدائش سے بھی بہت پہلے اس انجیل کو رد کر چکے تھے۔ ان کی ناراضی کی اصل وجہ کو سمجھنے کے لیے تھوڑی سی تفصیل بحث درکار ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ابتدائی پرواٹ کو صرف نبی مانتے تھے، موسوی شریعت کا اتباع کرتے تھے، عقائد اور احکام و عبادات کے معاملے میں اپنے آپ کو دوسرے بنی اسرائیل سے قطعاً الگ نہ سمجھتے تھے، اور یہودیوں سے اُن کا اختلاف صرف اس امر میں تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو مسیح تسلیم کر کے اُن پر ایمان لائے تھے، اور وہ اُن کو مسیح ماننے سے انکار کرتے تھے۔ بعد میں جب سینٹ پال اس جماعت میں داخل ہوا تو اُس نے رومیوں، یونانیوں اور دوسرے غیر یہودی اور غیر اسرائیلی لوگوں میں بھی اس دین کی تبلیغ و اشاعت شروع کر دی، اور اس غرض کے لیے ایک نیا دین بنا ڈالا، جس کے عقائد اور اصول اور احکام اُس دین سے بالکل مختلف تھے جسے حضرت عیسیٰؑ نے پیش کیا تھا۔ اس شخص نے حضرت عیسیٰؑ کی کوئی صحبت نہیں پائی تھی، بلکہ اُن کے زمانے میں وہ اُن کا سخت مخالف تھا، اور اُن کے بعد بھی کئی سال تک اُن کے پیروں کا دشمن بنا رہا۔ پھر جب اس جماعت میں داخل ہو کر اُس نے ایک نیا دین بنانا شروع کیا، اُس وقت بھی اُس نے حضرت عیسیٰؑ کے کسی قول کی سند نہیں پیش کی، بلکہ اپنے کشف و الہام کو بنیاد بنایا۔ اس نئے دین کی تشکیل میں اُس کے پیش نظر بس یہ مقصد تھا کہ دین ایسا ہو جسے عام غیر یہودی (Gentile) دنیا قبول کرے۔ اُس نے اعلان کر دیا کہ ایک عیسائی شریعت یہودی تمام پابندیوں سے آزاد ہے۔ اُس نے کھانے پینے میں حرام و حلال کی ساری قیود ختم کر دیں۔ اُس نے نختے کے حکم کو بھی منسوخ کر دیا، جو غیر یہودی دنیا کو خاص طور پر ناگوار تھا۔ حتیٰ کہ اُس نے مسیحؑ کی اُلوہیت اور اُن کے ابنِ خدا ہونے اور صلیب پر جان سے کر اولادِ آدمؑ کے پیدائشی گناہ کا کفارہ بن جانے کا عقیدہ بھی تصنیف کر ڈالا، کیونکہ عام مشرکین کے مزاج سے یہ بہت مناسب سمجھا تھا۔ مسیحؑ کے ابتدائی پیروں نے ان بدعات کی مزاحمت کی،



مگر سینٹ پال نے جو دروازہ کھولا تھا اُس سے غیر یہودی عیسائیوں کا ایک ایسا زبردست سیلاب اس مذہب میں داخل ہو گیا جس کے مقابلے میں وہ مٹھی بھر لوگ کسی طرح نہ ٹھیر سکے۔ تاہم تیسری صدی عیسوی کے اختتام تک بکثرت لوگ ایسے موجود تھے جو مسیح کی اُلوہیت کے عقیدے سے انکار کرتے تھے۔ مگر چوتھی صدی کے آغاز (۳۲۵ء) میں نیکیا (Nicaea) کا کونسل نے پو پوسی عقائد کو قطعی طور پر مسیحیت کا مسلم مذہب قرار دے دیا۔ پھر رومی سلطنت خود عیسائی ہو گئی، اور قیصر تھیوڈوسیئس کے زمانے میں یہی مذہب سلطنت کا سرکاری مذہب بن گیا۔ اس کے بعد قدی بات تھی کہ وہ تمام کتابیں جو اس عقیدے کے خلاف ہوں، مردود قرار دے دی جائیں، اور صرف وہی کتابیں معتبر ٹھہرائی جائیں جو اس عقیدے سے مطابقت رکھتی ہوں۔ ۳۶۷ء میں پہلی مرتبہ اتھاناسیوس (Athanasius) کے ایک خط کے ذریعے معتبر و مسلم کتابوں کے ایک مجموعے کا اعلان کیا گیا، پھر اس کی توثیق ۳۸۲ء میں پوپ ڈامیسس (Damascus) کے زیرِ صدارت ایک مجلس نے کی، اور پانچویں صدی کے آخر میں پوپ گلاسیئس نے اس مجموعے کو مسلم قرار دینے کے ساتھ ساتھ اُن کتابوں کی ایک فہرست مرتب کر دی جو غیر مسلم تھیں، حالانکہ جن پو پوسی عقائد کو بنیاد بنا کر مذہبی کتابوں کے معتبر اور غیر معتبر ہونے کا یہ فیصلہ کیا گیا تھا اُن کے متعلق کبھی کوئی عیسائی عالم یہ دعویٰ نہیں کر سکا ہے کہ اُن میں سے کسی عقیدے کی تعلیم خود حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے دی تھی۔ بلکہ معتبر کتابوں کے مجموعے میں جو انجیلیں شامل ہیں، خود اُن میں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اپنے کسی قول سے ان عقائد کا ثبوت نہیں ملتا۔

انجیل برناباس ان غیر مسلم کتابوں میں اس لیے شامل کی گئی کہ وہ مسیحیت کے اس سرکاری عقیدے کے بالکل خلاف تھی۔ اس کا مصنف کتاب کے آغاز ہی میں اپنا مقصد تصنیف یہ بیان کرتا ہے کہ ”اُن لوگوں کے خیالات کی اصلاح کی جائے جو شیطان کے دھوکے میں آکر یسوع کو ابن اللہ قرار دیتے ہیں، تختہ کو غیر ضروری ٹھہراتے ہیں، اور حرام کھانوں کو حلال کر دیتے ہیں، جن میں سے ایک دھوکا کھانے والا پو پوس“ بھی ہے۔ وہ بتاتا ہے کہ جب حضرت عیسیٰؑ دنیا میں موجود تھے اُس زمانے میں اُن کے معجزات دیکھ کر سب پہلے مُشرک رومی سپاہیوں نے اُن کو خدا اور بعض نے خدا کا بیٹا کہنا شروع کیا، پھر یہ چھوٹ بنی اسرائیل کے عوام کو بھی لگ گئی۔



اس پر حضرت عیسیٰؑ سخت پریشان ہوئے۔ انہوں نے بار بار نہایت شدت کے ساتھ اپنے متعلق اس غلط عقیدے کی تردید کی، اور ان لوگوں پر لعنت بھیجی جو ان کے متعلق ایسی باتیں کہتے تھے۔ پھر انہوں نے اپنے شاگردوں کو پورے یہودیہ میں اس عقیدے کی تردید کے لیے بھیجا، اور ان کی دُعا سے شاگردوں کے ہاتھوں بھی وہی معجزے صادر کرانے لگے جو خود حضرت عیسیٰؑ سے صادر ہوتے تھے، تاکہ لوگ اس غلط خیال سے باز آجائیں کہ جس شخص سے یہ معجزے صادر ہو رہے ہیں وہ خدا یا خدا کا بیٹا ہے۔ اس سلسلے میں وہ حضرت عیسیٰؑ کی مفصل تفسیریں نقل کرتا ہے، جن میں انہوں نے بڑی سختی کے ساتھ اس غلط عقیدے کی تردید کی تھی، اور جگہ جگہ یہ بتاتا ہے کہ آنجنابؑ اس گمراہی کے پھیلنے پر کس قدر پریشان تھے۔ مزید برآں، وہ اس پوٹوسی عقیدے کی بھی صاف صاف تردید کرتا ہے کہ مسیح علیہ السلام نے صلیب پر جان دی تھی۔ وہ اپنے چشم دید حالات یہ بیان کرتا ہے کہ جب یہود آہ اسکر یوتی یہودیوں کے سردار کاہن سے رشوت لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو گرفتار کرانے کے لیے سپاہیوں کو لے کر آیا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے چار فرشتے آنجنابؑ کو اٹھا لے گئے، اور یہود آہ اسکر یوتی کی شکل اور آواز بالکل وہی کر دی گئی جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تھی۔ صلیب پر وہی چڑھایا گیا تھا نہ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام۔ اس طرح یہ انجیل پوٹوسی مسیحیت کی جڑ کاٹ دیتی ہے، اور قرآن کے بیان کی پوری توثیق کرتی ہے، حالانکہ نزولِ قرآن سے ۱۱۵ سال پہلے اُس کے ان بیانات ہی کی بنا پر مسیحی پادری اسے رد کر چکے تھے۔

اس بحث سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ انجیل برناباس درحقیقت اناجیلِ اربعہ سے زیادہ معتبر انجیل ہے، مسیح علیہ السلام کی تعلیمات اور سیرت اور اقوال کی صحیح ترجمانی کرتی ہے؛ اور یہ عیسائیوں کی اپنی بدقسمتی ہے کہ اس انجیل کے ذریعے سے اپنے عقائد کی تصحیح اور حضرت مسیحؑ کی اصل تعلیمات کو جاننے کا جو موقع اُن کو ملا تھا اُسے محض ضد کی بنا پر انہوں نے کھو دیا۔ اس کے بعد ہم پورے اطمینان کے ساتھ وہ بشارتیں نقل کر سکتے ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں برناباس نے حضرت عیسیٰؑ سے روایت کی ہیں۔ . . . . (اس کے بعد مولانا نے برناباس کے باب ۱۱، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷



## تین شبہات

ان مبات اور مفصل پیشین گوئیوں میں صرف تین چیزیں ایسی ہیں جو بادی النظر میں نگاہ کو کھٹکتی ہیں۔

ایک یہ کہ ان میں اور انجیل برناباس کی متعدد دوسری عبارتوں میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے مسیح ہونے کا انکار کیا ہے؛

دوسری یہ کہ صرف انہی عبارتوں میں نہیں بلکہ اس انجیل کے بہت سے مقامات پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل عربی نام ”محمد“ لکھا گیا ہے، حالانکہ یہ انبیاء کی پیشین گوئیوں کا عام طریقہ نہیں ہے کہ بعد کی آنے والی کسی ہستی کا اصل نام لیا جائے؛

تیسری یہ کہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مسیح کہا گیا ہے۔

## ان شبہات کے جواب

پہلے شبہ کا جواب یہ ہے کہ صرف انجیل برناباس ہی میں نہیں بلکہ لوقا کی انجیل میں بھی یہ ذکر موجود ہے کہ حضرت عیسیٰ نے اپنے شاگردوں کو اس بات سے منع کیا تھا کہ وہ آپ کو مسیح کہیں۔ لوقا کے الفاظ یہ ہیں: ”اُس نے اُن سے کہا: لیکن تم مجھے کیا کہتے ہو؟ پطرس نے جواب میں کہا: خدا کا مسیح۔ اُس نے اُن کو تاکید کر کے حکم دیا کہ یہ کسی سے نہ کہنا۔“ (ب ۲۰ و ۲۱)۔ غالباً اس کی وجہ یہ تھی کہ بنی اسرائیل جس مسیح کے منتظر تھے اُس کے متعلق اُن کا خیال تھا کہ وہ تلوار کے زور سے دشمنانِ حق کو مغلوب کرے گا۔ اس لیے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ وہ مسیح میں نہیں ہوں بلکہ وہ میرے بعد آنے والا ہے۔

دوسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ برناباس کا جو اطالوی ترجمہ اس وقت دنیا میں موجود ہے اُس کے اندر تو حضور کا نام بے شک ”محمد“ لکھا ہوا ہے، مگر یہ کسی کو بھی معلوم نہیں ہے کہ یہ کتاب کن کن زبانوں سے ترجمہ در ترجمہ ہوتی ہوئی اطالوی زبان میں پہنچی ہے۔ ظاہر ہے کہ اصل انجیل برناباس سریانی زبان میں ہوگی، کیونکہ وہ حضرت عیسیٰ اور اُن کے ساتھیوں کی زبان تھی۔ اگر وہ اصل کتاب دستیاب ہوتی تو دیکھا جاسکتا تھا کہ اُس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اسم گرامی کیا لکھا گیا تھا۔ اب جو کچھ قیاس کیا جاسکتا ہے وہ یہ ہے کہ اصل میں تو حضرت عیسیٰ نے



لفظ ”مُنْمَنًا“ استعمال کیا ہوگا..... پھر مختلف مترجموں نے اپنی اپنی زبانوں میں اس کے ترجمے کر دیتے ہوں گے۔ اس کے بعد، غالباً کسی مترجم نے یہ دیکھ کر کہ پیشین گوئی میں آنے والے کا جو نام بتایا گیا ہے وہ بالکل لفظ ”محمد“ کا ہم معنی ہے، آپ کا یہی اسم گرامی لکھ دیا ہوگا اس لیے صرف اس نام کی تصریح یہ شبہ پیدا کر دینے کے لیے ہرگز کافی نہیں ہے کہ پوری انجیل برناباس کسی مسلمان نے جعلی تصنیف کر دی ہے۔

تیسرے شبہ کا جواب یہ ہے کہ لفظ ”مسیح“ درحقیقت ایک اسرائیلی اصطلاح ہے جسے قرآن مجید میں مخصوص طور پر حضرت عیسیٰؑ کے لیے صرف اس بنا پر استعمال کیا گیا ہے کہ یہودی اُن کے مسیح ہونے کا انکار کرتے تھے، ورنہ یہ نہ قرآن کی اصطلاح ہے، نہ قرآن میں کہیں اس کو اسرائیلی اصطلاح کے معنوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اس لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حق میں اگر حضرت عیسیٰؑ نے لفظ مسیح استعمال کیا ہو، اور قرآن میں آپ کے لیے یہ لفظ استعمال نہ کیا گیا ہو تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا کہ انجیل برناباس آپ کی طرف کوئی ایسی چیز منسوب کرتی ہے جس سے قرآن انکار کرتا ہے۔ دراصل بنی اسرائیل کے ہاں قدیم طریقہ یہ تھا کہ کسی چیز یا کسی شخص کو جب کسی مقدس مقصد کے لیے مختص کیا جاتا تھا تو اُس چیز پر یا اُس شخص کے سر پر تیل مل کر اُسے منبرک (Consecrate) کر دیا جاتا تھا۔ عبرانی زبان میں تیل ملنے کے اس فعل کو مسح کہتے تھے، اور جس پر یہ ملا جاتا تھا اُسے مسیح کہا جاتا تھا۔ عبادت گاہ کے ظروف اسی طریقے سے مسح کر کے عبادت کے لیے وقف کیے جاتے تھے، کاہنوں کو کھانت (Priesthood) کے منصب پر مامور کرتے وقت بھی مسح کیا جاتا تھا، بادشاہ اور نبی بھی جب خدا کی طرف سے بادشاہت یا نبوت کے لیے نامزد کیے جاتے تو انہیں مسح کیا جاتا۔ چنانچہ بائبل کی رو سے بنی اسرائیل کی تاریخ میں بکثرت مسیح پائے جاتے ہیں: حضرت ہارونؑ کاہن کی حیثیت سے مسیح تھے، حضرت موسیٰؑ کاہن اور نبی کی حیثیت سے، طاوت بادشاہ کی حیثیت سے، حضرت داؤد بادشاہ اور نبی کی حیثیت سے، ملک صدق بادشاہ اور کاہن کی حیثیت سے، اور حضرت الیسعؑ نبی کی حیثیت سے۔

لے سربانی زبان میں لفظ ”محمدؐ“ کا ہم معنی، جس کا یونانی ترجمہ ”پارکلیٹ“ (Periclytos) ہے۔ (مترجم)



سے مسیح تھے۔ بعد میں یہ بھی ضروری نہ رہا تھا کہ تیل مل کر ہی کسی کو مامور کیا جائے، بلکہ محض کسی مامور من اللہ ہونا ہی مسیح ہونے کا ہم معنی بن گیا تھا۔ مثال کے طور پر دیکھیے اسلاطین باب ۱۹ میں ذکر آیا ہے کہ خدا نے حضرت ایبائس (ایلیاہ) کو حکم دیا کہ حزائیل کو مسح کر کے آرام (دمشق) کا بادشاہ ہو، اور نمسی کے بیٹے یاہو کو مسح کر کے اسرائیل کا بادشاہ ہو، اور الیشع (الیسع) کو مسح کر کے تیری جگہ بنی ہو۔ ان میں سے کسی کے سر پر بھی تیل نہیں لگا گیا۔ بس خدا کی طرف سے ان کی ماموریت کا فیصلہ سنا دینا ہی گویا انہیں مسح کر دینا تھا۔ پس اسرائیلی تصور کے مطابق لفظ مسیح درحقیقت "مامور من اللہ" کا ہم معنی تھا، اور اسی معنی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اس لفظ کو استعمال کیا تھا۔ (لفظ "مسیح" کے اسرائیلی مفہوم کی تشریح کے لیے ملاحظہ ہو سائیکلو پیڈیا آف بلیکل لٹریچر: لفظ "عیسیاہ")



خدا کے دنیا کی طرف بھیجے ہوئے ایک نئے نبی

یسوع، موسوم بہ مسیح، کی سچی انجیل: اُس کے حواری

برناباس کے بیان کے مطابق

یسوع نامی، موسوم بہ مسیح، کے حواری برناباس کی تمام لوگوں کو، جو زمین پر بستے ہیں،

ان اور تسلی کی دعا پہنچے

ان گزرے دنوں میں محبوب ترین خدائے بزرگ و برتر نے اپنے نبی  
یسوع مسیح کی معرفت تعلیم اور معجزوں کی رحمت کے ذریعے ہم سے ملاقات کی، جس کے  
باعث شیطان کے فریب میں آکر، بہت سے لوگ تقویٰ کے بہرہ وپ میں نہایت غیر متقیانہ  
عقائد کی تلقین کر رہے ہیں، یعنی مسیح کو خدا کا بیٹا کہنا، خدا کے تابد حکم ختنہ کو رد کرنا اور  
ہر ناپاک گوشت کو حلال کرنا، انہی میں سے پوگنس بھی فریب خوردہ ہے، جس کا ذکر میں دُکھ  
ہی سے کرتا ہوں۔ اسی سبب سے میں وہ سچائی لکھ رہا ہوں جو میں نے دیکھی اور سنی،  
اُس گفتگو میں جو یسوع سے میں نے کی، تاکہ تم سلامت رہو اور شیطان سے فریب  
کھا کر خدا کے فیصلے سے ہلاک نہ ہو۔ لہذا خبردار رہو ہر اُس شخص سے جو تمہیں نئے  
عقیدے، اُن سے مختلف، سکھاتے جو میں لکھ رہا ہوں، تاکہ تم ابد تک سلامت رہو۔  
خدائے بزرگ تمہارے ساتھ ہو، اور تمہیں شیطان سے اور ہر شر سے محفوظ رکھے۔

آمین۔

۱۔ ان سچے برسوں میں مریم نام داؤد کی نسل اور یہوداہ قبیلے کی ایک کنواری کے پاس

۱۰۔ لے دیکھو سیدائش ب۔  
بہ (سینٹ) پال،

۲۔ تین بگلیوں ب۔ تا ۸

۳۔ دیکھو: کتاب ۲۶ و ۲۷



فرشتہ جبریلِ خدا کی طرف سے آیا۔ یہ گنوا ری، جو پورے تقدّس میں ہر گناہ سے پاک اور بے داغ رہ رہی تھی اور ناز اور روزوں میں مشغول رہتی تھی، ایک دن تنہا تھی، جب اُس کے حجرے میں فرشتہ جبریل داخل ہوا اور اُسے یوں سلام کیا: ”خدا تیرے ساتھ ہو، اے مریم!“

فرشتے کے نمودار ہونے پر وہ گنوا ری گھبرا گئی، مگر فرشتے نے اُسے تسلی دی کہ: ”مریم، خوف نہ کھا، کیونکہ خدا نے تجھ پر فضل کیا ہے، جس نے تجھے ایک نبی کی ماں بنانے کے لیے چن لیا ہے، جسے وہ اسرائیل کی قوم کی طرف بھیجے گا تاکہ وہ دل کی سچائی سے اُس کی شریعت پر چلیں۔“ گنوا ری نے جواب دیا: ”بھلا میں بیٹھے کیوں کر جنوں گی جب کہ میں مرد کو نہیں جانتی؟“

فرشتے نے جواب دیا: ”اے مریم، خدا، جس نے انسان کو بغیر انسان کے بنایا وہ تجھ میں انسان کے بغیر انسان تخلیق کرنے پر قادر ہے، کیونکہ اُس کے لیے کچھ ناممکن نہیں۔“ مریم نے جواب دیا: ”میں جانتی ہوں کہ خدا قادرِ مطلق ہے، لہذا اُس کی مشیت پوری ہو کر رہے گی۔“ فرشتے نے جواب دیا: ”اُس نبی کی حاملہ ہو جا جس کا نام تُو یسوع رکھنا اور اُسے شراب اور نشہ اور مشروب اور ہر ناپاک گوشت سے بچا کر رکھنا، کیونکہ یہ بچہ خدا کا مقدّس ہے۔“ مریم عاجزی سے جھک گئی اور کہا: ”دیکھو، میں خدا کی بندی ہوں۔ تیرا کہا پورا ہو۔“ فرشتہ رخصت ہوا، اور گنوا ری خدا کی حمد کرنے لگی کہ:

۱۔ تو: بے ۶ تا ۵

”اے میری جان، خدا کی عظمت جان،

اور اے میری روح، میرے مخلصی خدا میں شاد کام ہو؛

کیونکہ اُس نے اپنی بندی کی پست حالی پر یہ نظر کی

کہ مجھے تمام قومیں مبارک کہیں گی،

کیونکہ اُس نے، جو قادر ہے، مجھے بڑا بنایا،

سو اُس کا پاک نام مبارک ہو۔

کیونکہ جو اُس سے ڈرتے ہیں اُن کی پشت در پشت تک اُس کی رحمت وسیع ہوتی

ہے۔

اُس نے اپنا ہاتھ توی بنایا اور دل کے تخیل سے تکبر کرنے والوں کو پر اگندہ کر دیا۔



اُس نے طاقت دروں کو اُن کی جگہ سے اُکھاڑ پھینکا، اور عاجزوں کو سر بلند کیا۔

جو بھوکے تھے انھیں اُس نے اچھی چیزوں سے سیر کر دیا،

اور مالداروں کو بھی دست کوٹا دیا:

کیونکہ وہ اُس وعدے کو ہمیشہ یاد رکھتا ہے

جو اُس نے ابرہام اور اُس کے بیٹے سے کیے تھے۔

۲۔ مریم نے خدا کی مشیت جان کر، لوگوں سے ڈرتے ہوئے کہہیں وہ اُس کے حاملہ ہونے

پر اُس کے درپے نہ ہو جائیں، اور اُس کو زینا کے جرم میں سنگسار کر دیں، اپنے لیے اپنی ہی برادری

کا ایک ساتھی چُن لیا، جو یوسف نام ایک بے داغ زندگی کا مرد تھا؛ کیونکہ وہ ایک راستباز آدمی

کی طرح خدا سے ڈرتا تھا اور روزہ اور نماز کے ساتھ اُس کی اطاعت کرتا تھا؛ اور ہاتھ کی محنت

سے روزی کمانا تھا، کیونکہ وہ ایک بڑھتی تھا۔

ایسے آدمی کو کنواری نے جسے وہ جانتی تھی، اپنا ساتھی چُن لیا اور اُسے خدائی مرضی سے

آگاہ کیا۔

یوسف نے جو ایک راستباز شخص تھا، جب معلوم کیا کہ مریم حمل سے ہے تو اُس نے اُسے

چھوڑ دینا ٹھیرایا، کیونکہ وہ خدا سے ڈرتا تھا۔ دیکھو، جب وہ سویا ہوا تھا تو خدا کے فرشتے نے

اُسے طاقت کی کہ: "اے یوسف، تو نے مریم اپنی بیوی کو چھوڑ دینا کیوں ٹھیرایا ہے؟ جان

لے کہ اُس کے بطن میں جو کچھ بنایا جا رہا ہے وہ سب خدا کی مشیت سے ہے۔ یہ کنواری

ایک بیٹا جنے گی جس کا تو بیٹورح نام رکھنا؛ جسے شراب اور نشہ آور مشروب اور ہر ناپاک

گوشت سے بچا کر رکھنا، کیونکہ وہ اپنی ماں کے پیٹ سے خدا کا تقدس ہے۔ وہ خدا کا ایک

نبی ہے جسے اسرائیل کے لوگوں کی طرف بھیجا گیا ہے تاکہ وہ یہوداہ کو خدا کی طرف پھرے اور

تاکہ اسرائیل خداوند کی شریعت پر چل سکے، جیسا کہ موسیٰ کی توریت میں لکھا ہے۔ وہ بڑی

طاقت کے ساتھ آئے گا، جو اُسے خداوند عطا کرے گا، اور بڑے معجزے کر دکھائے گا، جس کے

ذریعے بہت سے نجات پائیں گے۔

یوسف نے خواب سے بیدار ہو کر خدا کا شکر ادا کیا، اور تمام خلوص کے ساتھ خدا کی

۱۔ دیکھو: اشناپ ۲۳ و ۲۴

۲۔ دیکھو: توتاب ۴

۳۔ دیکھو: متی ۱۳: ۵۵

۱۹۔ متی ۱۹

۵۔ دیکھو: متی ۲۰: ۲۳ تا ۲۴

۱۶۔ متی ۲۳



اطاعت کرتے ہوئے مریم کے ساتھ ساری زندگی بسر کی۔

۳۱۔ اُن دنوں میں قیصر اگستس کے فرمان سے یہودیہ میں ہیرودیس بادشاہ تھا اور حناہ اور کاٹھافا سردار کاہنوں کے علاقے پر سپلاٹس حاکم تھا۔ سواگستس کے حکم سے تمام دنیا کی اسم نویسی ہوئی جس کے سبب ہر ایک اپنے ملک چلا گیا، اور انھوں نے اپنے قبیلوں کی معرفت خود کو اسم نویسی کے لیے پیش کیا۔ چنانچہ یوسف ناصروہ سے، جو بکلیل کا ایک شہر ہے، مریم اپنی بیوی کے ساتھ، جو حمل سے بھتی، رخصت ہوا تاکہ بیت لحم جائے رکھ ہی اُس کا شہر تھا، کیونکہ وہ داؤد کی نسل سے تھا، تاکہ وہ قیصر کے حکم کے مطابق نام لکھوائے۔ یوسف بیت لحم پہنچا تو چونکہ وہ شہر چھوٹا تھا، اور جو اجنبی وہاں تھے اُن کا بڑا انبوہ تھا، اُسے جگہ نہ ملی، سو اُس نے شہر کے باہر ایک مکان میں، جو چرواہوں کے قیام کے لیے بنایا تھا، سکونت اختیار کی۔ جب یوسف وہاں رہ رہا تھا تو مریم کے وضع حمل کا وقت آ پہنچا۔ اُس گنواہی کو ایک نہایت تیز روشنی نے گھیر لیا، اور اُس نے بلا تکلیف سچہ جنا، جس کو اُس نے اپنی بانہوں میں لیا، اور اُس کو نہالچے میں لپیٹ کر چرنی میں لٹا دیا، کیونکہ اُس سرائے میں کوئی جگہ نہ بھتی۔ تب اُس سرائے میں فرشتوں کی ایک بڑی تعداد خدا کی تسبیح کرتی اور خدا سے ڈرنے والوں کو سلامتی کا مژدہ سناتی خوشی خوشی آئی۔ مریم اور یوسف نے یسوع کی پیدائش پر خدا کی حمد کی اور بڑی مسرت سے اُسے پالنے لگے۔

۳۲۔ اُس وقت چرواہے اپنے گلے کی رکھوالی کر رہے تھے، جیسا اُن کا دستور ہے۔ اور دیکھو، انھیں ایک نہایت تیز روشنی نے گھیر لیا، جس میں سے ایک فرشتہ اُن کو نظر آیا، جس نے خدا کی تسبیح کی۔ اس اچانک روشنی اور فرشتے کے ظہور کے سبب چرواہے خوف زدہ ہو گئے، جس پر خداوند کے فرشتے نے انھیں تسلی دی کہ: ”دیکھو، میں تمہیں ایک بڑی خوشخبری سناتا ہوں، کہ داؤد کے شہر میں ایک بچہ پیدا ہوا ہے، جو خداوند کا نبی ہے، جو اسرائیل کے گھرانے کے لیے نجات لایا ہے۔ اُس بچے کو تم اُس کی ماں کے پاس، جو خدا کی حمد کر رہی ہے، چرنی میں پاؤ گے۔“ اور جب وہ یہ کہہ چکا تو فرشتوں کی ایک بڑی تعداد خدا کی تسبیح کرتی اور اُن پر جو نیک دل ہیں، سلامتی کا اعلان کرتی آئی۔ جب فرشتے رخصت

۲۱: ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶



ہوئے تو چرواہے آپس میں باتیں کرنے لگے کہ: ”چلو، بیت لحم چلیں، اور اس کلام کی تصدیق کریں جو خدا نے اپنے فرشتے کی معرفت ہم سے کیا ہے۔“ سو بہت سے چرواہے نو مولود بچے کو تلاش کرتے بیت لحم آئے، اور انہوں نے شہر کے باہر بچے کو، جو پیدا ہوا تھا، فرشتے کے قول کے مطابق چرنی میں لیٹا پایا۔ پس انہوں نے اُس کو تعظیم دی، اور جو کچھ انہوں نے سنا اور دیکھا اُس کی ماں کو بتا کر جو کچھ اُن کے پاس تھا دے دیا۔ پس مریم نے اور (اسی طرح) یوسف نے یہ سب باتیں خدا کا شکر کر کے دل نشین کر لیں۔ چرواہے ہر ایک کو بتاتے ہوئے کہ انہوں نے کتنا بڑا واقعہ دیکھا تھا، اپنے گلے کی طرف لوٹ گئے۔ اور یوں یہودیہ کا نام بہاؤی علاقہ خوف سے بھر گیا۔ اور ہر شخص نے اپنے دل میں کہا کہ: ”نہ جانے یہ سچے کیا ہو گا؟“

لے ق: متی ۱۱

۲۲ و ۲۱ ق: لوقا

۳ اجار ۱۲

۳۴ دیکھو: لوقا ۳۴

۹۵ دیکھو: متی ۱۱

۵۔ جب اٹھ دن پورے ہو گئے تو خداوند کی شریعت کے مطابق، جیسا کہ موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہوا ہے، وہ بچے کو اٹھا کر منبہ میں لے گئے کہ اُس کا ختنہ کریں۔ سو انہوں نے بچے کا ختنہ کیا، اور اُس کا نام یسوع رکھا، جیسا کہ اُس کے رحم میں آنے سے پہلے خداوند کے فرشتے نے کہا تھا۔ اور مریم اور یوسف نے سمجھ لیا کہ ضروریہ سچے بہنوں کی نجات اور ہلاکت کا موجب ہو گا۔ پس انہوں نے خدا کا خوف کیا، اور خدا کے خوف کے ساتھ بچے کو رکھا۔

۶۔ یہودیہ کے بادشاہ ہیرودیس کے عہد میں، جب یسوع پیدا ہوا تو مشرق کے علاقوں میں تین مجوسی آسمان کے تاروں کا مشاہدہ کر رہے تھے۔ اُس وقت انہیں بڑی چمک والا ایک ستارہ دکھائی دیا، جس پر وہ آپس میں طے کر کے اُس ستارے کی رہنمائی میں، جو اُن کے آگے آگے چل رہا تھا، یہودیہ آئے، اور ہیرودیس سلیم پہنچ کر پوچھنے لگے کہ یہودیوں کا بادشاہ کہاں پیدا ہوا ہے۔ اور جب ہیرودیس نے یہ سنا تو وہ گھبرا گیا اور سارے شہر میں پھیل چم گئی۔ پس ہیرودیس نے عالم اور فقیہ سب بلوائے، اور کہا: ”مسیح کہاں پیدا ہو گا؟“ انہوں نے جواب دیا کہ وہ بیت لحم میں پیدا ہو گا، کیونکہ نبی نے یوں لکھا ہے: ”اور بیت لحم، تو یہوداہ کے شہریاروں میں کمتر نہیں ہے، کیونکہ تجھ میں سے دو رہنمائے گا جو میری قوم اسرائیل کی رہنمائی کرے گا۔“

۲ میکا ۲



چنانچہ ہیرودیس نے وہ مجوسی بلوائے اور اُن سے اُن کی آمد کے متعلق پوچھا جنہوں نے جواب دیا کہ اُنہوں نے مشرق میں ایک ستارہ دیکھا تھا، جو انہیں رہبری کرتا یہاں لایا، جس کے باعث وہ شخصوں کے ساتھ اس نئے بادشاہ کو، جو اُس ستارے نے ظاہر کیا تھا، سجدہ کرنا چاہتے تھے۔

تب ہیرودیس نے کہا: ”بیت لحم جاؤ اور پوری محنت سے اُس بچے کو ڈھونڈ نکالو! اور جب تم اُس کو پا جاؤ تو آکر مجھے بتاؤ، کیونکہ میں بھی شوق سے آکر اُس کو سجدہ کروں گا۔ اور یہ بات اُس نے فریب سے کہی۔“

۷۔ پس مجوسی یروشلیم سے روانہ ہوئے، اور دیکھو، وہ ستارہ جو اُن پر مشرق میں نمودار ہوا تھا، اُن کے آگے آگے چلنے لگا۔ ستارے کو دیکھ کر مجوسی خوشی سے بھر گئے۔ اور یوں بیت لحم آکر شہر کے باہر اُنہوں نے دیکھا وہ ستارہ اُس سرے پر رک گیا جس میں یسوع پیدا ہوا تھا۔ لہذا مجوسی اُدھر گئے، اور مکان میں داخل ہو کر بچے کو اُس کی ماں کے ساتھ پایا، اور اُنہوں نے جھک کر اُس کو تعظیم دی، اور مجوسیوں نے کنواری کو سارا مہرا سنار، جو اُنہوں نے دیکھا تھا، بچے کو خوشبوئیں، چاندی اور سونے کے ساتھ، نذر کہیں۔

اس پر انہیں خواب میں بچے نے خبردار کیا کہ وہ ہیرودیس کے پاس نہ جائیں۔ سو وہ دوسری راہ سے رخصت ہو کر اپنے گھر واپس آ گئے، اور جو کچھ اُنہوں نے یہودیہ میں دیکھا تھا، کہہ سنایا۔

۸۔ ہیرودیس نے یہ دیکھ کر کہ مجوسی واپس نہ آئے، سمجھا کہ اُنہوں نے اُس کے ساتھ ہمنسی کی باتیں پر اُس نے بچے کو، جو پیدا ہوا تھا، مروادینے کا تہیہ کر لیا۔ پر، دیکھو، جب یوسف سورہا تھا تو خداوند کا فرشتہ اُسے دکھائی دیا، جس نے کہا: ”جلد اٹھ، اور بچے کو اُس کی ماں کے ساتھ لے کر مصر کو چلا جا، کیونکہ ہیرودیس اُسے قتل کرنا چاہتا ہے۔“ یوسف بہت ڈر کر اٹھا، اور مریم کو بچے سمیت ساتھ لیا، اور وہ مصر چلے گئے، اور وہاں وہ ہیرودیس کی موت تک ٹھہرے رہے، جس نے یہ جان کر کہ مجوسیوں نے اُس کے ساتھ ہمنسی کی باتیں کہیں، اُس نے اُنہیں واپس۔ پس سپاہی آئے اور چلنے بچے

۱۷ متی ب ۱۰ تا ۱۲

۱۷ متی ب ۱۶

۱۷ متی ب ۱۳ تا ۱۴

۱۷ متی ب ۱۶ تا ۱۸



وہاں تھے، مارڈالے، جیسا کہ ہیرودیس نے انہیں حکم دیا تھا۔ اس طرح نبی کا قول پورا ہوا کہ: ”راہمہ میں ماتم اور بڑا رونا پڑا ہے؛ راتوں اپنے بیٹوں کو رو رہی ہے مگر اُسے تسلی نہیں ہوتی، کیونکہ وہ نہیں ہیں۔“

۹۔ جب ہیرودیس مر گیا تو دیکھو، خداوند کے فرشتے نے یوسف کو خواب میں دکھائی دے کر کہا: ”یہودیہ میں واپس جا، کیونکہ وہ مر گئے جو بچے کی موت کے خواہاں تھے۔“ پس یوسف بچے کو (جو سات سال کا ہو چلا تھا) مریم کے ساتھ لے کر یہودیہ آگیا، جہاں یہ سن کر کہ ارخلاؤس بن ہیرودیس یہودیہ میں بادشاہی کرتا ہے، وہ یہودیہ میں رہنے سے خائف ہو کر گلیل کو چلا گیا، اور وہ ناصرہ میں بسنے کو چلے گئے۔

وہ بچہ خدا اور لوگوں کے روبرو وقار اور حکمت میں بڑھتا رہا۔

یسوع بارہ برس کی عمر میں مریم اور یوسف کے ساتھ یروشلم گیا تاکہ خداوند کے قانون کے مطابق، جو موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے، وہاں عبادت کرے۔ جب اُن کی نماز تمام ہوئی تو وہ یسوع کو کھوکھو کر روانہ ہوئے، کیونکہ انہوں نے سمجھا کہ وہ اپنے بھائی بندوں کے ساتھ گھر واپس ہو گیا ہوگا۔ لہذا مریم، یوسف کے ساتھ پھر یروشلم لوٹی اور یسوع کو ہم قوموں اور پڑوسیوں میں تلاش کرنے لگی۔ تیسرے دن انہوں نے بڑے کو ہیکل میں عالموں کے درمیان اُن سے شرع کے بارے میں بحث کرتے پایا۔ اور اُس کے سوالات اور جوابات پر ہر ایک یہ کہہ کر تعجب کرتا کہ: ”ایسا علم دین اس میں کیوں کر آگیا، حالاں کہ یہ اتنا چھوٹا ہے، اور پڑھنا بھی نہیں جانتا؟“

یہ تین متی ۱۷: ۵

مریم نے اُسے یہ کہہ کر سرزنش کی کہ: ”بیٹا، تُو نے ہمارے ساتھ کیا کیا؟ دیکھ، میں اور تیرا باپ مل کر تجھے تین دن تک تلاش کرتے رہے۔“ یسوع نے جواب دیا: ”تُو نہیں جانتی کہ خدا کی اطاعت باپ اور ماں پر مقدم ہونی چاہیے؟“ پھر یسوع اپنی ماں اور یوسف کے ساتھ ناصرہ چلا گیا، اور اُن کے ساتھ عاجزی اور احترام سے پیش آتا تھا۔

۱۰۔ جب یسوع تیس سال عمر کا ہوا تو، جیسا اُس نے خود مجھ سے کہا تھا، اپنی ماں کے ساتھ زیتون جھج کرنے کوہ زیتون گیا۔ تب دوپہر کو، جب وہ دعا مانگ رہا تھا، جب ان



الفاظ تک پہنچا: "خداوند، رحم سے ...." تو وہ ایک نہایت تیز نور اور فرشتوں کے لامعدود گروہ میں گھر گیا، جو کہہ رہے تھے: "مبارک ہو خدا!" اور فرشتے جبریل نے اُسے چمکتے آئینے کی طرح ایک کتاب پیش کی، جو یسوع کے دل میں اتر گئی، جس میں اُن باتوں کا علم تھا جو خدا نے کہیں اور کہیں اور جو خدا کی مشیت ہے، یہاں تک کہ ہر بات اُس کے آگے عیاں اور نمایاں ہو گئی، جیسا کہ اُس نے مجھ سے کہا: "برناباس، یقین جان کہ مجھے ہر نبی اور ہر نبوت کا علم ہے، یہاں تک کہ جو کچھ بھی میں کہتا ہوں وہ سب اُسی کتاب میں سے آیا ہے۔"

یسوع نے یہ رزیا دیکھ کر ادبہ جان کر کہ وہ ایک نبی ہے جو اسرائیلی کے گھرانے کی طرف بھیجا گیا ہے، سارا ماجرا اپنی ماں مریم سے بیان کیا اور اُسے بتایا کہ وہ خدا کی حرمت کی خاطر بڑے مصائب جھیلے گا، اور یہ کہ اب وہ اُس کی خدمت کرنے اُس کے ساتھ نہیں رہ سکے گا۔ اس پر مریم نے یہ سن کر جواب دیا: "بیٹا، تیسری پیدائش سے پہلے ہی مجھے سب باتوں کی خبر دی جا چکی تھی۔ پس خدا کا پاک نام مبارک ہو۔" چنانچہ یسوع اُسی دن اپنا منصب نبوت سنبھالنے اپنی ماں سے رخصت ہوا۔

لے تق: قرس ب. ۴۰ تا ۴۵

۱۱۔ یسوع یروشلیم آنے کے لیے پہاڑ سے اترتے ہوئے ایک کوڑھی سے ملا، جس نے خدا کی فیضان سے جان لیا کہ یسوع نبی ہے۔ سو اُس نے اُنسودوں کے ساتھ اُس سے یوں التجا کی کہ: "یسوع، داؤد کے بیٹے، مجھ پر رحم کر۔" یسوع نے جواب دیا: "بھائی، تو کیا چاہتا ہے کہ میں تیرے لیے کروں؟"

کوڑھی نے جواب دیا: "خداوند، مجھے صحت دے۔"

یسوع نے اُسے ملامت کی کہ: "تو احمق ہے۔ خدا سے دعا کر، جس نے تجھے خلق کیا، وہ تجھے صحت عطا کرے گا، کیونکہ میں تو ایک بشر ہوں جیسا تو ہے۔" کوڑھی نے جواب دیا: "میں جانتا ہوں، خداوند، کہ تو بشر ہے، مگر خداوند کا تئوس ہے۔ پس تو خدا سے دعا کر، اور وہ مجھے صحت دے گا۔" تب یسوع نے ٹھنڈا سانس بھر کر کہا: "خداوند، قادرِ محقق خدا، اپنے پاک نبیوں کی محبت کی خاطر اس بیمار شخص کو صحت عطا کر۔" پھر یہ کہہ



کر اُس نے اُس بیمار کو اپنے ہاتھوں خدا کے نام سے چھوا، اور کہا: "اے بھائی، اپنی صحت لے۔" اور جب وہ یہ کہہ چکا تو اُس کا کوڑھ صاف ہو گیا، یہاں تک کہ اُس کا بدن بچے کی طرح ہو گیا۔ جسے دیکھ کر، یعنی یہ کہ وہ تندرست ہو گیا، کوڑھی بڑی آواز سے پکار اٹھا: "اے اسرائیل، ادھر آ، اور اپنے نبی کا استقبال کر، جسے خدا نے تیسری طرف بھیجا ہے۔" یسوع نے اُس سے یہ کہہ کر منت کی: "بھائی، خاموش رہ اور کچھ نہ کہہ۔" مگر جتنا وہ اُس کی منت کرتا اتنا ہی وہ پکارتا کہ: "دیکھو اس نبی کو! دیکھو خدا کے قدوس کو!" ان الفاظ پر بہت سے جو یروشلیم سے باہر جا رہے تھے واپس دوڑے آئے، اور یہ بیان کرتے ہوئے کہ خدا نے یسوع کے ذریعے اُس کوڑھی کے ساتھ کیا کیا تھا، یسوع کے ساتھ یروشلیم میں داخل ہوئے۔

۱۲۔ ان الفاظ سے یروشلیم کا سارا شہر متاثر ہو گیا، جس پر وہ سب ہیکل کی طرف یسوع کو، جو اُس میں عبادت کرنے داخل ہو گیا تھا، دیکھنے کے لیے دوڑے، یہاں تک کہ وہ اُس میں بمشکل سما سکتے تھے۔ لہذا اکاہنوں نے یسوع سے یہ کہہ کر منت کی: "یہ لوگ تجھے دیکھنے اور تیری بات سننے کے خواہش مند ہیں۔ سو تو کنگڑے پر چڑھ جا، اور اگر خدا نے تجھے کلام دیلے تو خداوند کے نام سے تقریر کر۔"

تب یسوع اُس مقام پر چڑھ گیا جہاں سے فقیہ تقریر کیا کرتے تھے۔ اور ہاتھ سے خاموشی کا اشارہ کر کے اپنا منہ کھولا اور کہا:

"مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی بھلائی اور رحمت سے اپنی مخلوق پیدا کرنے کی مشیت کی تاکہ وہ اُس کی تعجید کریں۔"

"مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے تمام قدوسوں اور نبیوں کے سربراہ کو تمام مخلوق سے پہلے پیدا فرمایا تاکہ اُسے دنیا کی نجات کے لیے بھیجے، جیسا کہ اُس نے اپنے بندے داؤد کی زبانی فرمایا کہ: ستارہ صبح سے پہلے قدوسوں کی تابانی میں ہیں نے تجھے پیدا کیا۔"

"مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے فرشتے پیدا کیے تاکہ وہ اُس کی خدمت کریں۔"

"اور مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اعلیٰ اور اُس کے پیروں کو، جنہوں نے اُس

یعنی خدا کا آخری رسول رکھو

اُنندہ الواب

لے زبور مثلاً ۳



کو سجدہ کرنے سے انکار کیا، جسے خدا چاہتا تھا کہ سجدہ کیا جاتے، سزا دی اور مردود کر دیا۔  
 ”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے بشر کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا اور اُسے اپنے کام پر لگایا۔“

”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے انسان کو اپنے مقدس فرمان کی خلافت ورزی پر بہشت سے نکال دیا۔“

”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے انسانی نسل کے پہلے والدین آدم اور حوا کے آنسوؤں پر رحم کی نظر فرمائی۔“

”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے قابلِ قاتل قاتل کو بجا طور پر سزا دی، زمین پر طوفان بھیجا، زمینوں کے دشمنوں کو تتر بتر کیا، منکروں کو تعزیر دی اور ہیکڑوں کو سزا دی۔“

”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے اپنی مخلوق پر رحم کی نظر فرمائی اور اُس کے لیے اُن کے پاس اپنے مقدس نبی بھیجے تاکہ وہ اُس کے رُوبرو حق اور راستی پر چلیں؛ جس نے اپنے خادموں کو ہر بُرائی سے خلاصی دی اور انھیں یہ ملک دیا، جیسا کہ اُس نے ہمارے باپ ابراہام سے اور اُس کے بیٹے سے ہمیشہ کے لیے وعدہ کیا تھا۔ پھر اپنے خادم موسیٰ کی معرفت اُس نے ہمیں اپنی مقدس شریعت عطا کی تاکہ شیطان ہمیں دھوکا نہ دے؛ اور اُس نے ہمیں تمام دوسرے لوگوں سے برگزیدہ کیا ہے۔“

”مگر بھائیو، آج ہم کیا کریں کہ اپنے گناہوں کی سزا نہ پائیں؟“  
 اور پھر یسوع نے پوری قوت سے لوگوں کو ملامت کی کہ وہ خدا کا کلام بھول گئے تھے اور محض خود پسندی کے غلام ہو کر رہ گئے تھے؛ اُس نے کاهنوں کو اُن کی خدا سے غفلت اور اُن کی دنیاوی طمع پر ملامت کی؛ اُس نے فقیہوں کو ملامت کی کہ وہ فاسد عقیدے کی تعلیم دیتے تھے اور خدا کی شریعت کو چھوڑ بیٹھے تھے؛ اُس نے مفتیوں کو ملامت کی کیونکہ وہ اپنی روایات کے ذریعے خدا کے احکام کو بے اثر بنا دیتے تھے۔ اور یسوع نے اس طرح لوگوں سے خطاب کیا کہ چھوٹے سے بڑے تک سب روتے اور رحم کی فریاد کرنے لگے۔

۱۔ دیکھو: پیدائش ۱۱ اور ۱۲  
 ۲۔ دیکھو: پیدائش ۱۱  
 ۳۔ دیکھو: پیدائش ۱۱  
 ۴۔ دیکھو: خروج ۱۲  
 ۵۔ دیکھو: خروج ۱۲  
 ۶۔ تثنیٰ: ۵۵

۷۔ تثنیٰ: ۱۳

۸۔ تثنیٰ: ۳۲ تا ۳۳



اور یسوع سے منت کرنے لگے کہ وہ اُن کے لیے دعا کرے، سو اُسے محض اُن کے کاہنوں اور سرداروں کے، جنہیں اُس دن یسوع سے اُس کے اس طرح کاہنوں، فقیہوں اور مفتیوں کے خلاف بولنے پر دشمنی ہو گئی تھی۔ اور وہ اُس کی موت کے درپے ہو گئے، مگر لوگوں کے خون سے، جنہوں نے اُسے خدا کے نبی کے طور پر قبول کیا تھا، وہ ایک لفظ نہ بولے۔

یسوع نے خداوند خدا کی طرف ہاتھ اٹھائے اور دعا کی اور لوگوں نے روتے ہوئے کہا: "ایسا ہی ہو، اُسے خداوند، ایسا ہی ہو" دعا ختم ہوئی تو یسوع ہیکل سے اُترا، اور اُس دن بہتوں کے ساتھ، جنہوں نے اُس کی پیروی کی، یروشلم سے رخصت ہوا۔

اور کاہنوں نے آپس میں یسوع کو برا بھلا کہا۔

لے دیکھو: متی باب ۲۶

مقس باب ۱۲

یوحنا باب ۵۳

۱۳۔ کچھ دن گزرے تو یسوع کاہنوں کی خواہش کا مفہوم جان کر کوہ زبٹون پر عبادت کرنے چڑھا۔ اور ساری رات عبادت میں گزار کر صبح کو یسوع نے دعا کی: اُسے خداوند، مجھے معلوم ہے کہ فقیہوں کو مجھ سے دشمنی ہے اور کاہن مجھ، تیرے بندے، کو قتل کرنے کے درپے ہیں؛ سو اُسے خداوند، قادرِ مطلق اور راجمِ خدا، اپنی رحمت سے اپنے بندے کی دعا سن اور مجھے کمروں سے محفوظ رکھ، کیونکہ تو ہی میری نجات ہے۔ خداوند، تو جانتا ہے کہ میں تیرا بندہ، سچھی کو چاہتا ہوں۔ خداوند، اپنا کلام کر؛ کیونکہ تیرا کلام برحق ہے، جو ہمیشہ رہے گا۔

لے زنا باب ۱۲

لے یوحنا باب ۱۷

جب یسوع یہ کلمے کہہ چکا تو دیکھو، فرشتہ جبریل اُس کے پاس آیا اور بولا: "اے یسوع، خوف نہ کھا، کیونکہ ہزار ہا ہزار جو آسمان کے اوپر رہتے ہیں، تیرے لباس کی نگہبانی کرتے ہیں، اور تو نہ مرے گا جب تک ہر بات پوری نہ ہو جائے اور دنیا کا خاتمہ نہ آئے گا" یسوع منہ کے بل زمین پر گر پڑا اور کہنے لگا: "اے عظیم خداوند خدا، تیری رحمت مجھ پر کتنی بڑی ہے! خداوند، تو نے جو کچھ مجھے عطا کیا ہے اُس کے عوض میں تجھے کیا پیش کروں؟"

لے تق: زبور ۱۱۶: ۱۲

لے تق: پیدائش باب ۱۰ اور

فرشتے جبریل نے جواب دیا: "اٹھ، یسوع، اور ابراہام کو یاد کر، جو خدا کے حکم کی تعمیل میں اپنے اکلوتے بیٹے اسماعیل کو خدا کے لیے قربان کرنے پر تیار ہو گیا تھا،



اور جب پھری اُس کے بیٹے کو نہ کاٹ سکی تو اُس نے میرے کہنے پر ایک بھیڑیہ قربانی دی۔  
اسی طرح اُسے یسوع، خدا کے بندے، تو بھی کہو۔

یسوع نے جواب دیا، "ہرل و جان، مگر میں برہ کہاں سے لاؤں، جب کہ میرے پاس پیسے نہیں، اور اُسے پُرانا جائزہ ہے؟"

اس پر فرشتے جبریل نے اُس کو ایک بھیڑیہ دکھائی جس کی یسوع نے قربانی دی اور  
خدا کی حمد اور تقدیس کی جو ابد تک جمید ہے۔

۱۴۔ یسوع پہاڑ سے اُترا اور رات کو اکیلا یردن کی پرلی جانب چلا گیا اور  
چالیس دن اور چالیس رات روزہ رکھا، دن یا رات میں کچھ نہ کھایا اور خداوند سے اُن  
لوگوں کی نجات کے لیے مسلسل التجا کرتا رہا جن کی طرف خدا نے اُسے بھیجا تھا۔ اور جب  
چالیس روز گزر گئے تو اُسے بھوک لگی۔ تب شیطان اُسے دکھائی دیا اور بہت سی باتیں  
کر کے اُسے دُرغلا یا، مگر یسوع نے اُسے خدا کے کلام کی طاقت سے بھگا دیا۔ شیطان کے  
چلے جانے پر فرشتے اُسے اور یسوع کو وہ کچھ مہیا کیا جس کی اُسے حاجت تھی۔

یسوع جب بروشلیم کے علاقے کو گھومنا تو لوگوں کو پھر نہایت مسرت ہوئی اور  
اُنھوں نے اُس سے التجا کی کہ وہ اُن کے ساتھ رہے؛ کیونکہ اُس کی باتیں فقیہوں جیسی  
نہ تھیں بلکہ پُر نور تھیں، کیونکہ وہ دل لگتی تھیں۔

یسوع یہ دیکھ کر کہ جو لوگ از سر نو خدا کی شریعت پر دل سے چلنا چاہتے تھے وہ  
بڑی بھاری تعداد میں تھے، پہاڑ پر گیا، اور ساری رات عبادت میں گزار دی، اور جب  
دن نکلا تو وہ پہاڑ پر سے اُترا اور بارہ آدمیوں کو پُنا، جنہیں اُس نے حواری کا لقب دیا،  
جن میں سے یہوداہ بھی تھا جو صلیب پر مارا گیا۔ اُن کے نام یہ ہیں: اندریاس اور اُس  
کا بھائی پطرس ماہی گیر؛ برناباس جس نے یہ تحریر لکھی، اور متی مُصل جو چنگی لینے  
بیٹھا تھا؛ زبدی کے بیٹے یوحنا اور یعقوب، تندی اور یہوداہ؛ برٹھائی اور فلپس؛  
یعقوب اور یہوداہ اسکریوتی فدا۔ ان پر وہ ہمیشہ الہامی اُسرا ظاہر کرتا تھا؛ مگر  
اسکریوتی یہوداہ کو اُس نے جو کچھ خبرات میں آتا تھا اُس کا تحویل دار بنایا، مگر وہ ہر چیز

لے دیکھو: متی بک ۱۱ اور مثلاً

۱۷: ۲۸ و ۲۹

مرقس ب ۲۲

۱۲: ۱۲ و بعد و مثلاً

۱۷: ۲ و تا ۵

مرقس ب ۱۶ تا ۱۹

لوقا ب ۱۲ تا ۱۶

بارج الوقت اناجیل کی دی ہوئی

فہرست میں برناباس اور تندی



میں سے دسواں حصہ چلا لیتا تھا۔

۱۵۔ جب عیدِ خیمِ قریب تھی تو ایک امیر آدمی نے یسوع کو اُس کے شاگردوں اور اُس کی ماں سمیت ایک شادی پر مدعو کیا۔ سو یسوع گیا، اور جب وہ دعوت کھا رہے تھے تو شراب ختم ہو گئی۔ اُس کی ماں نے یسوع سے خطاب کر کے کہا: ”ان کے پاس شراب نہیں رہی۔“ یسوع نے جواب دیا: ”اماں، مجھے اس سے کیا؟“ اُس کی ماں نے نوکروں کو حکم دیا کہ یسوع انہیں جیسا حکم دے ویسا کریں۔ وہاں اسرائیلی رواج کے مطابق نماز کے لیے لہارت کے واسطے پانی کے چھ مشکے رکھے تھے۔ یسوع نے کہا: ”ان مشکوں کو پانی سے بھر دو۔“ نوکروں نے ایسا ہی کیا۔ یسوع نے اُن سے کہا: ”خدا کے نام سے اُن کو پلاؤ جو دعوت کھا رہے ہیں۔“ اس پر نوکر اُسے میرِ مجلس کے پاس لے گئے، جس نے نوکروں کو چھڑکا کہ: ”اے نیکے نوکر، تم نے اچھی شراب اب تک کیوں رکھ چھوڑی تھی؟“ کیونکہ اُسے بالکل معلوم نہ تھا کہ یسوع نے کیا کیا تھا۔

نوکروں نے جواب دیا: ”جناب، یہاں خدا کا ایک مُقدس ہے، اُسی نے پانی کو شراب بنادیا۔“ میرِ مجلس نے سمجھا کہ نوکر نشے میں ہیں، مگر جو یسوع کے پاس بیٹھے تھے وہ سارا واقعہ دیکھ کر میز سے اُٹھے اور یسوع کو تعظیم دی اور کہا: ”بے شک تو خدا کا قدوس ہے، خدا کی طرف سے ہمارے پاس بھیجا ہوا سچا نبی۔“

تب اُس کے شاگردوں کا اُس پر ایمان ہو گیا، اور بہنوں نے اپنے دل میں کہا: ”خدا کی حمد ہو، جس نے اسرائیل پر رحمت کی ہے، اور یہود آہ کے گھرانے سے محبت کے ساتھ ملتا ہے۔ اُس کا پاک نام مبارک ہو۔“

۱۶۔ ایک دین یسوع نے اپنے شاگردوں کو بلا کر جمع کیا اور پہاڑ پر چڑھ گیا، اور جب وہ وہاں بیٹھ گیا تو اُس کے شاگرد اُس کے قریب آ گئے، اور اُس نے اپنا منہ کھولا اور اُن کو یہ کہہ کر تعظیم دی:

”بڑی ہیں وہ نعمتیں جو خدا نے ہمیں عطا فرمائیں۔ سو ضرور ہے کہ ہم اپنے دل کی سچائی کے ساتھ اُس کی خدمت کریں، اور جس طرح نئی نئی مشکوں میں رکھی جاتی ہے اُسی

کی جگہ تو ادرشمعون ثانی درج  
ہیں۔ یہاں جو تندی مذکور ہے  
وہ دوسری ناعیل میں (لوقا ۱۶ تا ۱۸)  
یعقوب کا بیٹا یہوداہ  
مندرج ہے۔  
۵۔ غالباً متن سے کچھ الفاظ  
چھوٹ گئے ہیں۔  
۶۔ لے تق: یوحنا ۶  
۷۔ دیکھو: یوحنا ۱ تا ۱۱

۸۔ لے تق: متی ۲۱ اور مرقا ۱۱

۹۔ لے تق: متی ۲۱ اور مرقا ۱۱



”طرح تم کو بھی نئے انسان بننا ہو گا اگر تم وہی تعلیم لو گے جو میرے منہ سے نکلے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس طرح ایک شخص اپنی آنکھوں سے بیک وقت آسمان اور زمین نہیں دیکھ سکتا اسی طرح خدا اور دنیا سے بیک وقت محبت رکھنا ناممکن ہے۔“

”کوئی شخص کسی طرح دو مالکوں کی، جو باہم دشمن ہوں، خدمت نہیں کر سکتا؛ کیونکہ اگر ایک تم سے محبت رکھے گا تو دوسرا دشمنی کرے گا۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ تم خدا اور دنیا کی خدمت نہیں کر سکتے، کیونکہ دنیا جھوٹ، ہوس اور کینے میں پڑی ہے۔ پس تم دنیا میں سکون نہیں پاسکتے، سوا ازیت اور گھاٹے کے۔ لہذا خدا کی خدمت کرو اور دنیا سے نفرت رکھو، کیونکہ مجھ سے تم اپنی جانوں کے لیے آرام پاؤ گے۔ میری باتیں سنو، کیونکہ میں تم سے حق کہتا ہوں۔“

”بے شک مبارک ہیں وہ جو اس دنیاوی زندگی میں غمگین ہیں، کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔“

”مبارک ہیں غریب، جو دل سے دنیا کی مسترتوں سے نفور ہیں، کیونکہ وہ خدا کی بادشاہت کی مسترتوں سے مالا مال ہوں گے۔“

”بے شک، مبارک ہیں وہ جو خدا کے دسترخوان پر کھاتے ہیں، کیونکہ فرشتے ان کی خدمت کریں گے۔“

”تم زائرین کی طرح سفر میں ہو۔ کیا زائر اپنی راہ میں محلوں اور کھیتوں اور دوسرے دنیوی معاملات سے خود کو زیر بار کرتا ہے؟ ہرگز نہیں؛ وہ تو سڑک پر فائدے اور سہولت والی ہلکی چیزیں لے کر چلتا ہے۔ پس تمھارے لیے یہی مثال ہونی چاہیے؛ اور اگر تم کوئی اور مثال چاہو تو وہ بھی میں دیتا ہوں، تاکہ جو کچھ میں تم سے کہوں وہ کرو۔“

”اپنے دلوں کو دنیوی خواہشوں سے بھاری نہ کر دو کہ؛ ہمیں کون پہننے کو دے گا؟ یا ہمیں کون کھلانے گا؟، بلکہ پھولوں اور درختوں اور پرندوں کو دیکھو جنہیں ہمارا خداوند خدا سیمان کی تمام شان و شوکت سے بڑھ کر شان و شوکت سے پہناتا اور غذا دیتا ہے۔ اور وہ تمہیں بھی غذا پہنچانے پر تادیر ہے، وہ خدا جس نے تمہیں پیدا

۱۳ مئی ب ۱۲۲ دوقابلہ ۱۳



کیا اور اپنی خدمت کے لیے طلب کیا، جس نے چالیس سال تک اپنی قوم بنی اسرائیل پر یہاں تیسہ میں آسمان سے من نازل کیا اور ان کے کپڑوں کو بوسیدہ یا تلف ہونے نہ دیا، دراصل حالیکہ وہ عورتوں اور بچوں کے علاوہ چھ لاکھ چالیس ہزار مرد تھے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے مگر اُس کی رحمت اُن پر، جو اُس سے ڈرتے ہیں، نہ ٹلے گی۔ مگر دنیا کے دولت مند اپنی ثروت میں بھوکے ہیں، اور ہلاک ہوتے ہیں۔ ایک امیر آدمی تھا جس کی پیدوار بڑھ گئی تو اُس نے کہا: 'اے میری جان، میں کیا کروں؟ میں اپنے کھتے ڈھاؤں گا کیونکہ وہ چھوٹے ہیں، اور نئے اور زیادہ بڑے تعمیر کروں گا، سو میری جان، تُو کامراں ہوگی۔ آہ، بد نصیب آدمی! کیونکہ وہ اُسی رات مر گیا۔ اُسے لازم تھا کہ غریبوں کا خیال رکھتا اور اس دنیا کی ناجائز دولت کے بدلے خیرات کو دوست رکھتا، کیونکہ وہ آسمانی بادشاہت میں خزانے لاتی ہے۔

'مجھے ذرا بتاؤ تو، اگر تم اپنا روپیہ کسی ساہوکار کی کوٹھی میں جمع کرو اور وہ تمہیں دس گنا اور بیس گنا واپس دے تو کیا تم ایسے آدمی کو اپنا سب کچھ نہ دے دو گے؟ مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کی محبت میں جو کچھ دو گے یا چھوڑ دو گے اُس کے بدلے تمہیں سو گنا واپس ملے گا اور ہمیشہ کی زندگی۔ پھر سوچ لو، خدا کی خدمت پر تمہیں کتنا متانع رہنا چاہیے۔

۱۷۔ جب یسوع یہ کہہ چکا تو فلیش نے جواب دیا: "ہم خدا کی خدمت پر متانع ہیں، البتہ ہم خدا کو جاننا چاہتے ہیں، کیونکہ یسعیاہ نبی نے کہا ہے: 'یقیناً تُو پوشیدہ خدا ہے'۔ اور خدا نے موسیٰ اپنے خادم سے کہا: 'میں جو ہوں سو میں ہوں'۔"

یسوع نے جواب دیا: "فلیش، خدا وہ بھلاتی ہے جس کے ماسوا کوئی بھلاتی نہیں؛ خدا وہ وجود ہے جس کے ماسوا کوئی موجود نہیں؛ خدا وہ زندگی ہے جس کے ماسوا کوئی زندہ نہیں، اتنا عظیم کہ سب پر محیط ہے اور ہر جگہ ہے۔ وہی اکیلا ہے جس کا کوئی جوڑ نہیں۔ اُس کی کوئی ابتدا نہیں، اور نہ کبھی کوئی انتہا ہوگی۔ مگر ہر چیز کو اُس نے ابتدا دی ہے، اور ہر چیز کو وہ انتہا دے گا۔ اُس کا نہ باپ ہے نہ ماں؛ اُس کے نہ بیٹے ہیں نہ بھائی نہ ساتھی۔ اور چونکہ خدا کا جسم نہیں اس لیے وہ نہ کھاتا ہے نہ سوتا ہے نہ مرنے لگا ہے،

۱۷ اشنا ب ۳

۱۷ اشنا ب ۴

۱۷ اشنا ب ۵، ۳ گنتی ب ۴

۱۷ اشنا ب ۶، یعقوب ب ۱۰

۱۷ اشنا ب ۱۱، ۲۰

۱۷ اشنا ب ۲۹

۱۷ اشنا ب ۸

۱۷ اشنا ب ۱۵

۱۷ اشنا ب ۱۴



نہ چلتا ہے نہ ہلتا ہے، بلکہ بلا انسانی مشابہت کے ابد الابد تک قائم ہے، کیونکہ وہ غیر مجسم، غیر مرکب، غیر مادی، لطیف ترین جوہر ہے۔ وہ اتنا اچھا ہے کہ اچھائی ہی سے محبت رکھتا ہے؛ وہ اتنا عادل ہے کہ جب وہ سزا دیتا یا معاف کرتا ہے تو اس میں کلام نہیں کیا جاسکتا۔ غرض، فلپس، میں سمجھ سے کہتا ہوں کہ تو اسے اس زمین پر نہیں دیکھ سکتا، نہ اُسے پوری طرح جان سکتا ہے؛ مگر اُس کی بادشاہت میں تو اُسے ہمیشہ دیکھا کرے گا؛ اور اسی میں ہماری تمام خوشی اور شان ہے۔“

فلپس نے جواب دیا: ”اُستاد، یہ تو کیا کہتا ہے؟ یقیناً یسعیہ میں لکھا ہے کہ خدا ہمارا باپ ہے۔ پھر اُس کے بیٹے کیونکر نہیں ہیں؟“

لہ یسعیہ ۶: ۱۷ اور ۸

یسوع نے جواب دیا: ”نبیوں کے ہاں بہت سی تمثیلیں لکھی ہیں، سو تو لفظ پر نہ جا بلکہ مفہوم پر دھیان کر۔ کیونکہ تمام نبیوں نے، جو ایک لاکھ چوالیس ہزار ہوئے ہیں، جنہیں خدا نے دنیا میں بھیجا، پردے میں بات کی ہے۔ مگر میرے بعد تمام نبیوں اور قدوسوں کا سرتاج آئے گا اور تمام پردے کی باتوں کو، جو نبیوں نے کیں، واضح کرے گا، کیونکہ وہ خدا کا رسول ہے۔“ اور یہ کہہ کر یسوع نے آہ بھری اور کہا: ”اُسے خداوند خدا، اسرائیل پر رحم کر؛ اور ابراہام اور اُس کی نسل پر نظرِ کرم کر، تاکہ وہ دل کی سچائی کے ساتھ تیری خدمت کریں۔“

اُس کے شاگردوں نے جواب دیا: ”ایسا ہی ہو، اُسے خداوند ہمارے خدا!“ یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ فقیروں اور مسکینوں نے خدا کے سچے پیروں کی نبوتوں کے برعکس اپنی جھوٹی نبوتوں سے خدا کی شریعت کا عدم کر دی ہے؛ پس خدا اسرائیل کے گھرانے اور اس بے دین نسل پر غضب ناک ہے۔“ اُس کے شاگردان الفاظ پر روئے اور کہنے لگے: ”رحم فرما، اُسے خدا، مقدس پر اور مقدس شہر پر رحم فرما اور اُسے قوموں کی دشمنی کے حوالے نہ کر؛ تاکہ تیرے مقدس عہد سے روگرداں نہ ہوں۔“

یسوع نے جواب دیا: ”ایسا ہی ہو، اُسے خداوند ہمارے باپوں کے خدا۔“



۱۸۔ یہ کہہ کر یسوع نے کہا: ”تم نے مجھے نہیں چننا بلکہ میں نے تمہیں چن لیا ہے کہ میرے شاگرد بنو۔ پس اگر دنیا تم سے عداوت کرے گی تو تم پرچ میرے شاگرد ہو گے، کیونکہ دنیا ہمیشہ خدا کے خادموں کی دشمن رہی ہے۔ یاد کرو، دنیا نے مقدس نبیوں کو قتل کیا، اور ایلیاہ کے وقت میں ایزہل نے دس ہزار نبی قتل کیے، یہاں تک کہ غریب ایلیاہ اور نبیوں کے سات ہزار بیٹے، جنہیں آخری اب کے سالار شکر نے چھپا لیا تھا، بمشکل بچ نکلے۔ آہ، حق ناشناس دنیا، جو خدا کو نہیں جانتی! پس تم ڈرو نہیں، کیونکہ تمہارے سر کے بال گنے ہوئے ہیں سو وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ چڑیوں اور دوسرے پرندوں کو دیکھو، جن کا ایک پر بھی خدا کے حکم کے بغیر نہیں جھڑتا۔ پھر کیا خدا ان پرندوں کی خبر گیری انسان سے زیادہ کرے گا، جس کی خاطر اُس نے ہر چیز پیدا کی؟ کیا کوئی آدمی ایسا بھی ہے جو اپنے بیٹے سے زیادہ اپنے جوتوں کی دیکھ بھال کرے؟ ہرگز نہیں۔ پھر تم یہ کیوں سوچو کہ خدا جو پرندوں کی حفاظت کرتا ہے، تمہیں چھوڑ دے گا؟ کسی پیسٹر کا پتہ بھی خدا کے حکم کے بغیر نہیں گزرتا۔

”یقین جانو، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم نے میری باتوں کا لحاظ رکھا تو دنیا تم سے خوف کھائے گی؛ کیونکہ اُسے اپنی بدکرداری کے فاش ہونے کا ڈر نہ ہو تو وہ تم سے دشمنی نہ کرے، مگر اُسے افشا ہونے کا ڈر ہے۔ اس لیے وہ تم سے دشمنی کرے گی اور تمہیں ستائے گی۔ اگر تم دنیا کو اپنی باتوں کا مذاق اڑاتے دیکھو تو بُرا نہ مانا بلکہ یہ سمجھنا کہ کس طرح خدا، جو تم سے بھی بڑا ہے، دنیا اُس کا مذاق اس طرح اڑاتی ہے کہ اُس کی حکمت بھی پاگل پن گنی جاتی ہے۔ اگر خدا اِلم سے دنیا کو برداشت کرتا ہے تو اُسے زمین کی خاک اور مٹی، تم کیوں بُرا مانو؟ اپنے صبر سے تم اپنی جان بچائے رکھو گے۔ پس اگر کوئی تمہارے ایک گال پر ٹھانچہ مارے تو تم اُسے مارنے کے لیے دوسرا گال بھی پیش کر دو۔ بدی کے بدلے بدی نہ کر دو، کیونکہ یہ تو بدترین جانور بھی کرتے ہیں؛ بلکہ بدی کے بدلے بھلائی کرو، اور جو تم سے دشمنی کریں ان کے لیے خدا سے دُعا کرو۔ اگ سے آگ نہیں بجھتی بلکہ پانی سے اسی طرح، میں تم سے کہتا ہوں کہ تم بدی پر بدی سے غالب نہ آ سکو گے، بلکہ بھلائی سے۔“

۱۶ یوحنا ۱۶

۱۷ تئ: یوحنا ۱۹

۱۳ تئ: ۱۔ سلاطین ۱۳ و ۱۴

۱۵ دیکھو: متی ۲۸ تا ۳۰

و مثلاً۔

۱۹ تئ: ۱۹

۳۹ متی ۳۹

۱۔ پطرس ۲

۲۸ متی ۲۸ و ۲۹

۲۱ رومیوں ۲۱



خدا کو دیکھو جو نیک اور بد دونوں پر دھوپ بھیجتا ہے اور اسی طرح بارش۔ پس تم بھی سب بھلائی کرو؛ کیونکہ تو ربیت میں لکھا ہے: "تم پاک بنو، کیونکہ میں، تمہارا خدا، پاک ہوں" تم کھرے بنو، کیونکہ میں کھرا ہوں؛ اور تم کامل بنو، کیونکہ میں کامل ہوں؛ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نوکر اپنے آقا کو خوش رکھنے کے طریقے مد نظر رکھتا ہے، سو وہ ایسا کوئی لباس نہیں پہنتا جو اُس کے آقا کو ناپسند ہو۔ تمہارے لباس تمہارا عزیم اور تمہاری محبت ہیں۔ سو، جہودار! ایسی بات کا عزیم یا محبت نہ رکھنا جو ہمارے خداوند خدا کو ناپسند ہو۔ یقین رکھو کہ خدا کو دنیا کے ٹھاٹھ اور خواہشات ناگوار ہیں، سو تم بھی دنیا سے نفور رہو۔"

۱۹۔ جب یسوع یہ کہہ چکا تو پطرس نے جواب دیا: "اے استاد، دیکھ، ہم نے تیری پیروی کی خاطر سب کچھ چھوڑ دیا ہے، سو ہمارا کیا بنے گا؟"

یسوع نے جواب دیا: "بے شک، تم عدالت کے دن میرے ہم نشین ہو گے اور اسرائیل کے بارہ قبیلوں پر گواہی دو گے۔"

اور یہ کہہ کر یسوع نے آہ بھری اور کہا: "اے خداوند، یہ کیا بات ہے! کہ میں نے بارہ چنے ہیں، اور ان میں سے ایک شیطان ہے؟" تم

شاگرد اس بات پر سخت ملول ہوئے، اور جو یہ لکھ رہا ہے اُس نے یسوع سے چپکے سے پوچھا: "اے آقا، کیا شیطان مجھے بہکائے گا، اور پھر میں لعنتی ٹھیروں گا؟"

یسوع نے جواب دیا: "اتنا ملول نہ ہو، برناباس، کیونکہ جن کو خدا نے دنیا کی تخلیق سے پہلے چن لیا ہے وہ ہلاک نہ ہوں گے۔ خوشی منا، کیونکہ تیرا نام کتاب حیات میں لکھا ہوا ہے۔"

یسوع نے یہ کہہ کر اپنے شاگردوں کو تسلی دی: "ڈرو نہیں، کیونکہ جو مجھ سے دشمنی کرے گا وہ میری بات پر ملول نہیں ہے، کیونکہ اُس میں خدائی احساس نہیں ہے۔"

اُس کے ان الفاظ پر چنے ہوؤں کی تسلی ہو گئی۔ پھر یسوع نے دعا مانگی اور شاگردوں نے کہا: "آمین، ایسا ہی ہو، خداوند خدا سے قادر و رحیم۔"

یسوع عبادت سے فارغ ہو کر اپنے شاگردوں کے ساتھ پہاڑ سے اُتر آئے تو اُسے دس

۲۱ جبار ۲

۲۸ تن: متی ۲۸

۲۸ تن: متی ۲۸

۲۱ جبار ۲

۲۸ تن: متی ۲۸



اے دیکھو: لوقا ۱۲ تا ۱۹

کوڑھی بیٹے جو دُور سے چلا اُٹھے: ”داؤد کے بیٹے، ہم پر رحم کر۔“  
 یسوع نے انہیں اپنے پاس بلایا اور ان سے کہا: ”اے بھائیو، تم مجھ سے کیا چاہتے  
 ہو؟“

وہ سب چلا اُٹھے: ”ہمیں صحت دے۔“  
 یسوع نے جواب دیا: ”آہ، تم کیسے بد نصیب ہو۔ تم اپنی عقل اتنی کھو چکے ہو کہ یہ  
 کہتے ہو: ہمیں صحت دے! دیکھتے نہیں کہ میں تمہاری طرح ایک انسان ہوں۔ اپنے خُدا  
 کو پکارو، جس نے تمہیں پیدا کیا؛ اور وہ جو قادرِ مطلق اور رحیم ہے تمہیں شفا دے  
 گا۔“

کوڑھیوں نے ابدیدہ ہو کر جواب دیا: ”ہم جانتے ہیں کہ تو ہماری طرح انسان ہے  
 مگر خُدا کا تُو دس اور خُداوند کا نبی بھی ہے؛ پس تُو خُدا سے دُعا کر اور وہ ہمیں شفا دے  
 گا۔“

اس پر شاگردوں نے یسوع کی یہ کہہ کر منت کی: ”آقا، ان پر رحم کر۔“ تب یسوع  
 نے کمرہ کر خُدا سے دُعا کی: ”خُداوند، قادرِ رحیم خُدا، رحم فرما اور اپنے بندے کی عرض  
 سن: امد ہمارے باپ ابرہام کی محبت اور اپنے مقدس عہد کے واسطے ان آدمیوں  
 کی! التجا پر ترس کھا اور انہیں صحت بخش دے۔“ یہ کہہ کر یسوع کوڑھیوں کی طرف  
 مڑا اور کہا: ”جاؤ اور خُدا کی شریعت کے مطابق اپنے تئیں کاہنوں کو دکھاؤ۔“

کوڑھی رخصت ہوئے اور راہ میں پاک صاف ہو گئے۔ جس پر ان میں سے ایک خود  
 کو شفا یاب دیکھ کر یسوع کو تلاش کرتا واپس لوٹا، اور وہ اسمعیلی تھا، اور یسوع کو پا کر اُس  
 کی تکریم کو جھک گیا اور کہا: ”بے شک تُو خُدا کا تُو دس ہے۔“ اور شکر کے ساتھ التجا  
 کرنے لگا کہ مجھے اپنا خادم بنا کر قبول کر۔ یسوع نے جواب دیا: ”دس پاک صاف ہوئے۔  
 وہ نو کہاں ہیں؟“ اور اُس نے شفا پانے والے سے کہا: ”میں خدمت لینے نہیں جت  
 کرنے آیا ہوں؛ سو تُو اپنے گھر جا اور چرچا کر کہ خُدا نے تیرے لیے کیا کیا، تاکہ وہ جان  
 لیں کہ ابرہام اور اُس کے بیٹے خُدا کی بادشاہت کے متعلق کیسے ہوئے وعدے پورے

۲۸ متی ۲۳



ہونے کا وقت اُن لگا ہے۔ " شغایاب کو ڈھی رخصت ہوا اور اپنے علاقے میں پہنچ کر اس بات کا چرچا کرنے لگا کہ خدا نے یسوع کی معرفت اُس کے لیے کیا کچھ کیا۔

۲۰۔ یسوع گلیل کی جھیل کو گیا اور ایک جہاز پر سوار ہو کر اپنے شہر ناصره کو روانہ ہوا، اُس وقت جھیل میں ایسا بڑا طوفان آیا کہ جہاز ڈوبنے لگا۔ اور یسوع جہاز کے پیش پر سوراہا تھا۔ تب اُس کے شاگرد اُس کے قریب آئے اور اُسے جگا کر کہنے لگے: "اے آقا، اپنے تئیں بچا، ہم ہلاک ہوئے۔" وہ مخالفت ہوا اور پانی کے شور کے باعث سخت خوف زدہ ہو گئے تھے۔ یسوع اٹھا اور آسمان کی طرف اٹکھیں اٹھا کر کہا: "اے الودہیم ساؤت، اپنے بندوں پر رحم فرما۔" جب یسوع یہ کہہ چکا تو یکایک ہوا ختم گئی اور جھیل ساکن ہو گئی۔ اس پر ملاح ڈر گئے اور کہنے لگے: "اور یہ کون ہے کہ پانی اور ہوا اس کا حکم مانتے ہیں؟"

ناصرہ کے شہر پہنچ کر ملاحوں نے سارے شہر میں وہ سب کچھ کہہ سنایا جو یسوع نے کیا تھا، جس پر وہ مکان جہاں یسوع تھا، شہر کے تمام رہنے والوں سے گھر گیا۔ اور فقیریوں اور مفتنیوں نے اُس کے پاس آکر کہا: "ہم نے سنا جو کچھ تو نے جھیل پر اور یہودیہ میں کام کیے: سو ہمیں بھی کوئی نشان عطا کیا، اپنے وطن میں، دے۔"

یسوع نے جواب دیا: "یہ بے وفائے نشان مانگتی ہے، مگر وہ اسے نہیں ملے گا، کیونکہ کوئی نبی اپنے وطن میں مقبول نہیں ہوتا۔ ایلیاہ کے وقت میں یہودیہ میں بہت سی بیوائیں تھیں مگر وہ کسی کے پاس غذا پانے نہ بھیجی گیا، سوائے صیدا کی ایک بیوہ کے۔ اور الیشع کے وقت میں یہودیہ میں بہت سے کوڑھی تھے، پھر بھی صرغ نمان سوریانی پاک صاف کیا گیا۔"

تب شہر کے لوگ غضب ناک ہو گئے اور اُسے پکڑ کر ایک پہاڑ کی چوٹی پر لے گئے کہ نیچے گر دیں۔ مگر یسوع اُن کے درمیان میں سے چل کر اُن سے رخصت ہو گیا۔

۲۱۔ یسوع کفر ناحوم کو گیا، اور جب وہ شہر کے قریب پہنچا تو دیکھو، قبروں میں سے ایک آدمی نکل کر آیا جس پر ایک بدروح کا قبضہ تھا، یہاں تک کہ وہ کسی زنجیر

۲۴ تا ۲۳ متی: دیکھو

۲۴

۲۴ "رب الافواج"

۳۰ تا ۲۳ متی: دیکھو

۳۸ و ۳۹ متی: دیکھو

۳۸ و ۳۹ متی: دیکھو



سے قابو نہ آتا تھا، اور لوگوں کو بہت نقصان پہنچاتا تھا۔

بدروحیں اُس کے مُنہ سے چلا اُٹھیں؛ اُسے خدا کے تَدُّوس، تو کیوں ہیں وقت سے پہلے ایذا دینے آگیا؟ اور اُنھوں نے اُس سے مَنت کی کہ وہ اُنھیں نہ نکال پھینکے۔

۱۷ متی: ب ۲۹

یسوع نے اُن سے پوچھا کہ وہ کتنی بھین۔ اُنھوں نے جواب دیا: چھ ہزار چھ سو چھیاسٹھ۔ جب شاگردوں نے یہ سنا تو وہ ڈر گئے، اور یسوع سے مَنت کرنے لگے کہ وہاں سے نکل چلے۔ تب یسوع نے کہا: ”تھارا ایمان کہاں ہے؟ ضرور ہے کہ یہ بدروح نکلے، نہ کہ میں۔“ اس پر بدروحیں پکار اُٹھیں: ”ہم نکل آئیں گے، مگر ہمیں اُن سُوروں میں داخل ہونے کی اجازت دے دے۔“ وہاں جھیل کے قریب کنعانیوں کے کوئی دس ہزار سُور چر رہے تھے۔ سو یسوع نے کہا: ”چلو، اور سُوروں میں داخل ہو جاؤ۔“ تب ایک دھاڑ مار کر بدروحیں سُوروں میں گھس گئیں، اور اُنھیں سب کے بل جھیل میں جا گرایا۔ تب جو سُور چر رہے تھے شہر میں بھاگ کر گئے اور جو کچھ یسوع کے ہاتھوں ہوا تھا سب کہہ سُنا یا۔

پچنانچہ شہر کے لوگ آئے اور یسوع اور اُس آدمی کو، جس نے شفا پائی تھی، پایا تو وہ ڈر گئے اور یسوع سے مَنت کرنے لگے کہ ہماری سرحدوں سے چلا جا۔ پچنانچہ یسوع اُن سے رخصت ہوا، اور سُور اور صید کے علاقوں کی طرف چلا گیا۔

اور دیکھو! کنعان کی ایک عورت اپنے دو بیٹوں کے ساتھ اپنے وطن سے چل کر یسوع کی تلاش میں آئی تھی۔ سو اُسے اپنے شاگردوں کے ساتھ آنا دیکھ کر وہ پکار اُٹھی: ”یسوع، داؤد کے بیٹے، میری بیٹی پر رحم کر، جسے بدروح ستاتی ہے۔“

یسوع نے جواب میں ایک نغظ نہ کہا، کیونکہ وہ نامعشُون لوگوں میں سے تھے۔ شاگردوں کو اُس پر ترس آیا اور وہ بولے: ”اُسے آقا، اِن پر رحم کر! دیکھ، یہ کس طرح چہچہاتے اور روتے ہیں!“

یسوع نے جواب دیا: ”میں مَرت اسرائیل کے لوگوں ہی کے لیے بھیجا گیا ہوں۔“ تب وہ عورت مع اپنے بچوں کے، یسوع کے سامنے گئی اور رو کر کہنے لگی: ”اے داؤد



کے بیٹے، مجھ پر رحم کر۔“ یسوع نے جواب دیا: ”بچوں کے ہاتھ سے روٹی لے کر گتوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔“ اور یہ یسوع نے اُن کی ناپاکی کے باعث کہا، کیونکہ وہ نامختون لوگوں میں سے تھے۔

عورت نے جواب دیا: ”اے خداوند، کتنے بھی اپنے مالکوں کی میز سے گرنے والے ٹکڑے کھاتے ہیں۔“ یسوع نے عورت کی بات کو بہت پسند کیا اور کہا: ”اے عورت، تیرا ایمان بہت بڑا ہے۔“ اور آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر خدا سے دعا کی، پھر کہا: ”اے عورت، تیری بیٹی ٹھیک ہو گئی؛ اپنی راہ سلامت چلی جا۔“ عورت رخصت ہوئی اور اپنے گھر پہنچ کر اپنی بیٹی کو خدا کی تعجب سے کرتے پایا۔ جس پر عورت کہہ اٹھی: ”بے شک، اسرائیل کے خدا کے سوا کوئی اور معبود نہیں۔“ اس پر اُس کے سب کنبے والے (خدا کی) شریعت میں، جو موسیٰ کی کتاب میں لکھی ہوئی ہے، داخل ہو گئے۔

۲۲۔ اُس دن شاگردوں نے یسوع سے یہ کہہ کر سوال کیا: ”اے آقا، تُو نے اُس عورت کے جواب میں یہ کیوں کہا کہ وہ کتنے ہیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ایک نامختون آدمی سے کتنا بہتر ہے۔“ اس پر شاگرد ملول ہو گئے اور کہنے لگے: ”بہت سخت لفظ ہیں یہ؛ اور کون انہیں قبول کر سکے گا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے نادانو، اگر تم خیال کرو کہ گتا، جو عقل نہیں رکھتا، اپنے مالک کے لیے کیا کچھ کرتا ہے تو تم میسر اکھا میس جانو گے۔ مجھے بتاؤ، کیا گتا اپنے مالک کے گھر کی نگہبانی کرتا اور ڈاکو کے مقابلے میں اپنی جان خطرے میں ڈالتا ہے؟ ہاں بے شک۔ مگر اُسے ملنا کیا ہے؟ بہت سی مار اور زخم اور تھوڑی روٹی، اور وہ اپنے مالک کے آگے ہمیشہ مسرور شکل رکھتا ہے۔ یہ سچ ہے؟“

”سچ ہے، اے استاد“ شاگردوں نے جواب دیا۔

تب یسوع نے کہا: ”اب سوچو، خدا نے انسان کو کتنا کچھ دیا ہے، مگر تم دیکھو گے کہ وہ کتنا بے ایمان ہے کہ اُس عہد پر قائم نہیں جو خدا نے ابراہام اپنے بندے سے



۱۔ دیکھو: ۱۔ سوسیل کاپ ۳۲

مابعد

کیا تھا۔ یاد کرو جو داؤد نے ساؤل، اسرائیل کے بادشاہ سے جو دیتِ فلسطی کے خلاف کہا تھا۔  
 'میرے آقا، داؤد نے کہا تھا، 'جب تیرا خادم اپنے لگے کی رکھوالی کرتا تھا تو بھیڑیے، رکچے  
 اور شیر آتے اور میرے خادم کی بھیڑیے پکڑ لیتے؛ جس پر تیرا خادم جا کر اُنھیں مار ڈالتا اور بھیڑیے  
 چھڑا لیتا۔ اور یہ نامحزون بھی اُنھی جیسا تو ہے۔ سو تیرا خادم خُداوند اسرائیل کے خُدا کے نام  
 سے جا کر اس ناپاک کو مار ڈالے گا، جو خُدا کی قوم کو فضیلت کرتا ہے۔'  
 تب شاگردوں نے کہا: 'اے اُسناد، ہمیں بتا، کس سبب سے مرد کا ختنہ ضرور  
 ہونا چاہیے؟'

۱۔ تھی: پیدائش کاپ ۱۱

۲۔ زبیر مشکوک۔ غالباً متن

محرّف ہے۔

یسوع نے جواب دیا: 'مُتھارے لیے یہ کافی ہونا چاہیے کہ خُدا نے اس کا حُکم  
 ابراہام کو دیا تھا، یہ کہہ کر کہ: 'ابراہام، اپنی اور اپنے تمام گھرانے کی کھڑی کا ختنہ کر، کہ  
 یہ میرے اور میرے درمیان ہمیشہ کے لیے عہد ہے۔'  
 ۲۳۔ اور یہ کہہ کر یسوع اُس پہاڑ کے قریب ہو بیٹھا جیسے وہ دیکھ رہے تھے۔  
 اور اُس کے شاگرد اُس کی باتیں سُنے اُس کے پاس آگئے۔ تب یسوع نے کہا: 'آدم، پہلے اِس  
 نے جب شیطان کے قریب میں آکر بہشت میں خُدا کا ممنوعہ پھل کھا لیا تو اُس کے جسم نے  
 اُس کی رُوح سے بنادت کی؛ جس پر اُس نے کہا: 'خُدا کی قسم، میں تجھے کاٹ ڈالوں گا؛'  
 اور ایک پتھر کا ٹکڑا توڑ کر اپنا جسم پکڑا تاکہ پتھر کی دھار سے اُسے کاٹے۔ اِس پر فرشتے جبرائیل  
 نے اُسے سرزنش کی۔ اور اُس نے جواب دیا: 'میں نے اسے کاٹنے کے لیے خُدا کی قسم کھائی ہے؛  
 میں جھوٹا ہرگز نہ بنوں گا۔'

'تب فرشتے نے اُسے اُس کے جسم کا زائد حصّہ دکھایا اور وہ اُس نے کاٹ ڈالا۔ اور  
 تب سے، چونکہ ہر آدمی اُس کے جسم سے جسم پاتا ہے سو وہ پابند ہے کہ جو کچھ آدم نے  
 قسم کھا کر عہد کیا اُس کی پاسداری کرے۔ اِسی کی پاسداری آدم نے اپنے بیٹوں سے کرائی،  
 اور کھتنے کا فرض نسل در نسل چلتا رہا۔ مگر ابراہام کے وقت میں زمین پر چند ہی محزون تھے،  
 کیونکہ زمین پر بُت پرستی پھیل گئی تھی۔ سو خُدا نے ابراہام کو کھتنے سے متعلق بات بتائی،  
 اور یہ کہہ کر عہد لیا کہ: 'جس جان کے جسم کا ختنہ نہ ہوگا، میں اپنی قوم میں سے ہمیشہ کے

۱۲۔ تھی: پیدائش کاپ ۱۲



یہ اُسے نکال دوں گا۔“

یسوع کے ان الفاظ پر، جیسادہ روح کے جوش سے بولا، شاگرد خوف سے گلپنے لگے۔ تب یسوع نے کہا: ”خوف اُس کے لیے رہنے دو جس نے اپنی کھڑی کا تختہ نہیں کیا، کیونکہ وہ بہشت سے محروم ہے۔“ اور یہ کہہ کر یسوع کہنے لگا: ”بہتوں کی روح خدا کی خدمت میں مستعد ہے، مگر جسم کمزور ہے۔ پس جو آدمی خدا سے ڈرے اُسے سوچا چاہیے کہ جسم کیا ہے، اور اُس کا آغاز کیا تھا، اور یہ کیا ہو کر رہ جائے گا۔ زمین کی مٹی سے خدا نے جسم بنایا، اور اُس میں زندگی کا دم پھونکا، جیسے پھونکا چاہیے۔ سو جب جسم خدا کی خدمت میں مانع آئے تو اُسے روندنا اور گھونڈنا چاہیے، کیونکہ جو اس دُنیا میں اپنی جان سے عداوت رکھتا ہے وہ اُسے ہمیشہ کی زندگی کے لیے محفوظ رکھے گا۔“

۱۷: ۱۱

۱۷: ۱۲

۱۷: ۱۳

”جسم، جیسا یہاں ہے، اُس کی خواہش ظاہر ہو جاتی ہے۔“ کہ یہ تمام بھلائی کا سخت دشمن ہے؛ کیونکہ یہ صرف گناہ کا خواہش مند ہے۔  
”پھر کیا اپنے ایک دشمن کی تسکین کے لیے آدمی خدا، اپنے خالق، کو راضی رکھنا چھوڑ دے؟ غور کرو، تمام دلی اور نبی خدا کی خدمت کی خاطر جسم کے دشمن ہے ہیں؛ اسی لیے وہ مستعدی اور خوشی کے ساتھ موت سے ہم کنار ہوئے، تاکہ خدا کی موصی، اُس کے بندے، کو دی ہوئی شریعت کی خلاف ورزی نہ کریں، اور باطل اور جھوٹے خداؤں کی خدمت نہ کریں۔“

”یاد کرو ایلیاہ کو، جو پہاڑوں کے ریگستانی مقامات میں بھاگ گیا، جہاں وہ صرف گھاس پر بسر کرتا اور گوسفند کی کھال پہنتا تھا۔ آہ، کتنے دن اُس نے کھانا نہ کھایا! آہ، کتنی سردی اُس نے جھیلی! آہ، کتنی بارشوں نے اُسے شرابور کیا! اور یہ سب سات سال کے عرصے تک، جس کے دوران میں وہ ناپاک ایزبل کی اُس شدید عقوبت کو سہتا رہا!“

”یاد کرو ایشع کو، جو جوہ کی روٹی کھاتا اور نہایت مرٹا جھوٹا پہنتا تھا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو جسم کو روندنے نہ ڈرے اُن سے بادشاہ اور شہر باربر بری طرح خوف زدہ

۱۷: ۱۴



رہے۔ لوگو، جسم کو زندہ کرنے کے لیے یہی کافی ہے۔ لیکن اگر تم مقبروں پر نظر کرو تو جان لو گے کہ جسم کیا چیز ہے۔“

۲۴۔ یہ کہہ کر یسوع روپا اور بولا: ”وائے اُن پر جو اپنے جسم کے بندے ہیں، کہ یقیناً اگلی زندگی میں انہیں اُن کے گناہوں کی عقوبت کے سوا کوئی بھلائی نہ ملے گی۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ایک امیر پیٹو تھا، جسے شکم سیری کے سوا کسی بات کا دھیان نہ تھا، سو وہ ہر روز شاندار ضیافت کرتا تھا۔ اُس کے دروازے پر لعزیز نام ایک غریب آدمی آیا، جو زخموں سے چور تھا، اور اُس پیٹو کی میز سے گرنے والے ٹکڑے بھی کھا لیتا۔ مگر اُسے کسی نے بھی کچھ نہ دیا، بلکہ سب نے اُس کا مذاق اڑایا۔ صرت گتوں کو اُس پر ترس آیا کہ انہوں نے اُس کے زخم چاٹے۔ پھر ایسا ہوا کہ وہ غریب آدمی مر گیا، اور فرشتے اُسے اٹھا کر ابراہام، ہمارے باپ، کی بانہوں میں پہنچا آئے۔ وہ امیر بھی مر گیا، اور شیطان اُسے اٹھا کر ابلیس کی بانہوں میں پہنچا آئے، جس پر سخت ترین کرب کے عالم میں اُس نے دُور سے نظریں اٹھا کر لعزیز کو ابراہام کی بانہوں میں دیکھا۔ تب امیر آدمی پکار اٹھا، اُسے باپ ابراہام، مجھ پر رحم کر، اور لعزیز کو بھیج کہ وہ میری زبان تر کرے، جو اس آگ میں بھلس گئی ہے، اپنی انگلیوں پر ایک قطرہ ہی مجھے لادے؛

”ابراہام نے جواب دیا: بیٹا، یاد رکھ کہ تو نے اُس زندگی میں اپنا بھلائی کا حصہ بالیا اور لعزیز نے بُرائی کا؛ پس اب تو کرب میں رہے گا اور لعزیز سکون میں؛

”امیر آدمی نے پھر پکار کر کہا: اُسے باپ ابراہام، وہاں میرے گھر میں میرے تین بھائی ہیں۔ سو تو لعزیز کو بھیج کہ وہ انہیں میری اس مُصیبت سے آگاہ کرے، تا وہ تائب ہوں اور ادھر نہ آئیں؛

”ابراہام نے جواب دیا: اُن کے پاس موسیٰ اور دوسرے نبی ہیں، وہ اُن کی سنیں؛

”امیر آدمی نے جواب دیا: نہیں، اُسے باپ ابراہام، بلکہ اگر کوئی مردہ اٹھ کھڑا ہونو وہ یقین کر لیں گے؛

”ابراہام نے جواب دیا: جو موسیٰ اور دوسرے نبیوں پر ایمان نہیں لاتا وہ مردوں کا بھی

۱۔ دیکھو: نونائٹ ۳۱ تا ۳۹



یقین نہ کرے گا، چاہے وہ زندہ ہی ہو جائیں؛

”سو دیکھو، آیا وہ غریب مبارک ہیں“ یسوع نے کہا ”جو صبر کرتے ہیں، اور جسم سے دشمنی کرتے ہوئے صرف اُتنے کے خواہش مند ہیں جو ضروری ہو۔ آہا، وہ بد نصیب، جو دوسروں کو تو دفنانے لے جاتے ہیں تاکہ جسم کو کیردوں کی خوراک بننے دیں، مگر خود سچائی نہیں سیکھتے۔ یہاں تک کہ وہ لافانیوں کی طرح دُنیا میں رہتے ہیں، کہ بڑے بڑے مکان بناتے اور بڑی بڑی قمیصیں وصول کرتے اور غرور سے رہتے ہیں۔“

۲۵۔ تب اُس نے جو یہ لکھنا ہے کہا: ”اے اُستاد، تیری باتیں سچی ہیں، او اسی لیے ہم نے تیری پیروی کی خاطر سب کچھ تیج دیا ہے۔“

”سو ہمیں بتا، ہم اپنے جسم سے کیونکر دشمنی کریں؛ کیونکہ اپنے تئیں ہلاک کرنا ناجائز ہے، اور زندہ رہنے کے لیے ہمیں اس کو روزی دینا ہی ہوگی۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اپنے جسم کو گھوڑے کی طرح رکھ، پھر تو اُمن سے رہے گا، کیونکہ گھوڑے کو خوراک ناپ کر دی جاتی ہے، مگر مُشقت بے حساب اور اُسے لگام دی جاتی ہے کہ وہ تیری مرضی پر چلے، وہ باندھا جاتا ہے کہ کسی کو دکھ نہ دے، وہ حقیر مقام پر رکھا جاتا ہے، اور نافرمانی پر پٹیا جاتا ہے؛ سو، اے برناباس، تو بھی ایسا ہی کر، پھر تو ہمیشہ خدا کے ساتھ رہے گا۔“

اور میری باتوں کا بُرا نہ مان، کیونکہ داؤد نبی نے بھی یہی کیا تھا، جیسا کہ وہ اقرار کرتا ہے کہ: ”میں تیرے سامنے گھوڑے کی مانند ہوں، تو بھی میں بربر تیرے ساتھ ہوں۔“

لحزب ۳: ۲۲، ۲۳

”بھلا مجھے بتاؤ، وہ زیادہ غریب ہے جو گھوڑے پر فراع ہے یا وہ جو زیادہ کی ہوس کرتا ہے؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں، اگر دُنیا صحیح الدماغ ہوتی تو کوئی اپنے لیے کچھ نہ بٹورتا، بلکہ سب کچھ مشترک ہوتا۔ مگر اسی میں اُس کا جئون ملوم ہوتا ہے کہ جتنا جتنا وہ بٹورتی ہے اتنا ہی زیادہ کی ہوس کرتی ہے۔ اور جو کچھ وہ بٹورتی ہے وہ دوسروں کی جسمانی راحت کے لیے بٹورتی ہے۔ پس تمہارے لیے اُپر، پوشاک بس ہو، اپنا کیسہ پھینک دو، ہیمیانی ساتھ نہ لو، نہ پاؤں میں جوتیاں۔ اور یہ نہ سوچو کہ: ”ہمارا کیا بنے گا؟“

لحزب ۱: ۱۰، ۱۱



بلکہ خدا کی مرضی کرنے کا خیال رکھو، اور وہ تمہاری ضرورت اس طرح پوری کرے گا کہ تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہوگی۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اس زندگی میں بہت سامان جمع کرنا اس بات کی کئی شہادت ہے کہ دوسری زندگی میں کچھ نہ ملے۔ کیونکہ یہوشلیم جس کا وطن ہے وہ سامریہ میں مکان نہیں بنانا، کہ ان شہروں کے درمیان دشمنی ہے۔ سمجھے تم؟

”جی ہاں“ شاگردوں نے جواب دیا۔

۲۶۔ تب یسوع نے کہا: ”ایک آدمی سفر کر رہا تھا۔ اُس نے چلتے چلتے ایک کھیت میں، جو پانچ سو روپوں میں بکاؤ تھا، ایک خزانہ پایا۔ اُس آدمی نے یہ جانتے ہی کھیت خریدنے کے لیے اپنا چغہ بیچ دیا۔ کیا یہ قرین عقل ہے؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”جو اس کا یقین نہ کرے پاگل ہے۔“

اس پر یسوع نے کہا: ”تم بھی پاگل ہو گے اگر اپنی روح، جس میں محبت کا خزانہ ہے، خریدنے کے لیے اپنا نفس خدا کے حوالے نہ کر دو، کیونکہ محبت بے نظیر خزانہ ہے، کیونکہ جس نے خدا سے محبت رکھی خدا اُس کا ہو گیا، اور جس کا خدا ہو گیا اُس کی ہر چیز ہو گئی۔“

پطرس نے جواب دیا: ”اے اُستاد، خدا سے سچی محبت کس طرح کی جاتے؟“

”یہ بتا۔“

یسوع نے جواب میں کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس نے خدا کی محبت میں اپنے باپ اور ماں اور خود اپنی جان اور بچوں اور بیوی سے دشمنی نہ کی ایسا آدمی خدا کی محبت کا حقدار نہیں۔“

پطرس نے جواب دیا: ”اے اُستاد، موسیٰ کی کتاب میں خدا کی شریعت میں لکھا ہے: ”اپنے باپ کا احترام کر، تاکہ تو زمین پر عرصے تک رہے، اور وہ مزید کہتا ہے: ”ملعون ہو وہ بیٹا جو اپنے باپ اور ماں کا کھانا نہ مانے، اسی لیے خدا نے حکم دیا کہ ایسا

۳۔ خروج ۲۰

۴۔ استثنا ۲۰



لے اشتناک ۲۱ تا ۲۸

نافرمان بیٹا لوگوں کے غضبِ شہر کے دروازے کے آگے سنگسار کیا جائے۔ پھر بھلاؤ ہمیں باپ اور ماں سے دشمنی کرنے کا حکم کیوں کر دیتا ہے؟“

لے تق: یوحنا ۱۴ ۲۲

لے پیدا شد ۱

یسوع نے جواب دیا: ”میرا ہر لفظ سچ ہے، کیونکہ وہ میرا نہیں خدا کا ہے، جس نے مجھے اسرائیل کے گھرانے کی طرف بھیجا ہے۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کچھ تمہاری ملک میں ہے وہ تمہیں خدا نے عطا کیا ہے؛ سو پھر کون زیادہ گراں قدر ہے، عطیہ یا عطا کرنے والا؟ اگر تیرے باپ اور ماں اور دوسری ہر چیز تیری خدا کی خدمت میں راستے کا پتھر ہے تو انہیں دشمنوں کی طرح چھوڑ دے۔ کیا خدا نے ابراہام سے یہ نہ کہا تھا کہ اپنے باپ اور گھنے کے گھرانے سے چلا جا، اور اُس سرزمین میں آکر آباد ہو جو میں تجھے اور تیری نسل کو دوں گا؟ اور خدا نے یہ کیوں کہا تھا؟ صرف اس لیے کہ ابراہام کا باپ بُت ساز تھا، جو جھوٹے خدا بناتا اور بُت تھا۔ اسی سے اُن میں یہاں تک دشمنی ہو گئی کہ باپ اپنے بیٹے کو جلا دینے پر آمادہ ہو گیا۔“

پطرس نے جواب دیا: ”تیری باتیں سچی ہیں؛ سو میں منت کرتا ہوں، ہمیں بتا کہ ابراہام نے اپنے باپ کو کس طرح زچ کیا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”ابراہام سات سال کا تھا جب وہ خدا کی جستجو کرنے لگا۔ سو ایک دن اُس نے اپنے باپ سے کہا: ”ابا، آدمی کس نے بنایا؟“

”احق باپ نے جواب دیا: ”آدمی نے؛ کیونکہ تجھے میں نے بنایا، اور مجھے میرے باپ نے بنایا۔“

”ابراہام نے جواب دیا: ابا، ایسا تو نہیں ہے؛ کیونکہ میں نے ایک بوڑھے کو رو رو کر کہتے سنا: ”اے میرے خدا، تُو نے مجھے بچے کیوں نہ دئے؟“

”اُس کے باپ نے جواب دیا: یہ سچ ہے، بیٹا، کہ آدمی کو آدمی بنانے میں خدا مدد کرتا ہے، مگر وہ اس میں خود ہاتھ نہیں ڈالتا؛ بس اتنا ضروری ہے کہ آدمی اپنے خدا سے دعائیں مانگے اور اُسے برے اور بھیڑیں چڑھائے، تو اُس کا خدا اُس کی مدد کرے گا؛



”ابرہام نے جواب میں کہا: خدا رکھتے ہیں، آبا۔“

”بوڑھے نے جواب دیا: بے گنتی ہیں، بیٹا۔“

”تب ابرہام نے کہا: آبا، اگر میں ایک خدا کی خدمت کروں اور دوسرا مجھے ضرر پہنچانا چاہے، کہ میں اُس کی خدمت نہیں کرتا، تو میں کیا کروں گا؟ ہر صورت میں اُن کے درمیان ناچاقی ہوگی، اور یوں خداؤں میں جنگ چھڑ جائے گی۔ اور اگر اتفاق سے جو خدا مجھے ضرر پہنچانا چاہتا ہے وہ میرا پسے خدا کو قتل کر دے تو میں کیا کروں گا؟ یہ یقینی ہے کہ وہ مجھے بھی قتل کر دے گا۔“

”بوڑھے نے ہنس کر جواب دیا: بیٹا، ڈر نہیں، کیونکہ کوئی خدا دوسرے خدا سے جنگ نہیں چھیڑتا، بلکہ بڑے معبود میں خدائے کبیر بقل کے علاوہ ایک ہزار خدا اور ہیں، اور میں اب ستر برس کا ہونے آیا، پھر بھی میں نے کبھی نہ دیکھا کہ کسی خدا نے دوسرے خدا کو مارا ہو۔ اور بے شک تمام آدمی ایک ہی خدا کی خدمت نہیں کرتے، بلکہ کوئی آدمی کسی کی خدمت کرتا ہے اور کوئی کسی کی۔“

”ابرہام نے جواب میں کہا: تو اُن کی آپس میں صلح رہتی ہے؟“

”اُس کے باپ نے کہا: ہاں، رہتی ہے۔“

”تب ابرہام نے کہا: آبا، خدا کیسے ہوتے ہیں؟“

”بوڑھے نے جواب دیا: بے وقوف، میں روز ایک خدا بناتا ہوں جسے میں اوروں کے ہاتھ بیچ کر روٹی خریدتا ہوں، اور تو نہیں جانتا خدا کیسے ہوتے ہیں!، اور اُس وقت وہ ایک بُت بنا رہا تھا۔ یہ، وہ بولا، چوبِ نخل کا ہے، وہ زیتون کا، یہ ننھا سا ہاتھی دانت کا ہے، دیکھ، کتنا نفیس ہے! ایسا نہیں لگتا جیسے یہ زندہ ہو؟ سچ اُنچ اس میں بس سانس کی گسر ہے!“

”ابرہام نے جواب میں کہا: اچھا، تو آبا، خدا بغیر سانس کے ہوتے ہیں؟ پھر وہ سانس دیتے کس طرح ہیں؟ اور خود بے جان ہوتے ہوئے جان عطا کس طرح کرتے ہیں؟ آبا، یہ یقینی ہے کہ یہ خدا نہیں!“



”بوڑھے نے ان الفاظ پر جھٹلا کر کہا: اگر تو سیانی عمر کا ہوتا تو میں اس کٹھاڑے سے تیرا سر چاڑھ دیتا۔ بس خاموش رہ، تو ابھی نا سمجھ ہے!“

ابراہام نے جواب دیا: ”ابا، اگر خدا انسان بنانے میں مدد کرتے ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آدمی خدا بنائیں؟ اور اگر خدا اکڑی کے بنے ہوتے ہیں تو لکڑی کا جلنا بڑا گناہ ہوا۔ مگر، ابا، یہ بتا یہ کیا بات ہے کہ تو نے اتنے بہت سے خدا بنائے مگر خداؤں نے اتنے بہت سے بچے بنانے میں تیری مدد نہ کی کہ تو دنیا کا سب سے طاقت ور آدمی بن جاتا؟“

”باپ اپنے بیٹے کی یہ باتیں سن کر آپے سے باہر ہو گیا: بیٹا کسے کیا؟ ابا، کیا دنیا کبھی انسان کے بغیر بھی تھی؟“

”ہاں، بوڑھے نے جواب دیا: ”کیوں بھلا؟“

”کیونکہ، ابراہام نے کہا، مجھے معلوم تو ہو کہ پہلا خدا کس نے بنایا؟“

”رنکل جا میرے گھر سے!“ بوڑھے نے کہا ”اور مجھے جلدی سے یہ خدا بنالینے دے۔ اور مجھ سے بات نہ کر، کیونکہ جب تجھے جھوک لگتی ہے تو تجھے روٹی درکار ہوتی ہے، باتیں نہیں!“

”ابراہام نے کہا: ”اچھا خدا ہے کہ تو اپنی مرضی سے اُسے تراشتا ہے مگر وہ اپنے ننیں بچا نہیں سکتا!“

”تب بوڑھا بہت غصہ ہوا اور بولا: ساری دنیا کہتی ہے کہ یہ خدا ہے، اور تو، احمق شخص، کہتا ہے کہ نہیں ہے۔ اپنے خداؤں کی قسم، اگر تو پورا مرد ہوتا تو میں تجھے مار ڈالتا، اور یہ کہہ کر اُس نے ابراہام کے گھونٹے اور لاتیں ماریں اور اُسے گھر سے نکال باہر کیا۔“

۲۷۔ بوڑھے کے پاگل پن پر شاگرد ہنسنے لگے، اور ابراہام کی فراست پر حیران رہ گئے۔ مگر یسوع نے انہیں یہ کہہ کر علامت کی: ”تم نبی کا قول بھول گئے جس نے کہا ہے: ”اب کی سنہی آنے والے رونے کی نقیب ہے۔ اور یہ بھی کہ: ”تو وہاں نہ جا جہاں سنہی ہو،



بکہ وہاں بیٹھ جہاں رونا ہو، کیونکہ یہ زندگی مُصیبتوں میں گزرتی ہے،“ پھر یسوع نے کہا: ”موسیقی کے وقت میں، تم جانتے نہیں کہ دوسروں پر ہنسنے اور مذاق اڑانے پر خدا نے مصر کے بہت سے آدمیوں کو مکروہ جانور بنا دیا تھا؛ خبردار، کسی حال میں کسی پر نہ ہنسا، کیونکہ تم یقیناً اس کے بدلے روؤ گے۔“

شاگردوں نے جواب دیا: ”ہم اُس بوڑھے کے پاگل پن پر ہنسنے تھے۔“ تب یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں، ہر ایک کو اپنے ہی جیسے سے اُلفت ہوتی ہے، اور اُسی میں اُسے مسرت ملتی ہے۔ سو اگر تم پاگل نہ ہوتے تو پاگل پن پر نہ ہنستے۔“

انھوں نے جواب دیا: ”خدا ہم پر رحم فرمائے۔“

یسوع نے کہا: ”ایسا ہی ہو۔“

تب فلپس نے کہا: ”اے اُستاد، یہ کیونکر ہو کہ ابراہیم کا باپ اپنے بیٹے کو جلا دینے پر آمادہ ہو گیا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”ایک دن، جب ابراہیم بارہ برس کا ہو گیا تھا، اُس کے باپ نے اُس سے کہا: ”کل تمام خداؤں کا توبہ ہا رہے، سو ہم بڑے مُعبَد کو چلیں گے اور میرے بڑے خدا اِبل کے لیے نذر لے جائیں گے۔ اور تو اپنے لیے ایک خدا پسند کر لینا، کہ اب تیری وہ عمر ہے کہ تیرا بھی کوئی خدا ہو؛“

”ابراہیم نے مکر سے جواب دیا: ”خوشی سے، آبا، اور یوں صبح تڑکے وہ اُدر سبھوں سے پہلے مُعبَد گئے۔ مگر ابراہیم اپنے چچنے کے نیچے ایک گٹھاڑ اچھپا کر لے گیا۔ اس پر، مُعبَد میں داخل ہو کر، جب بھیڑ بڑھی تو ابراہیم مُعبَد کے ایک اندھیرے حصے میں ایک بُت کے پیچھے چھپ گیا۔ اُس کا باپ جب چلنے لگا تو سمجھا کہ ابراہیم اُس سے پہلے گھر چلا گیا، سو وہ اُسے ڈھونڈنے نہ ٹھیرا۔“

۲۸۔ ”جب ہر ایک مُعبَد سے رخصت ہو گیا تو پوجاری بھی مُعبَد بند کر کے چلے گئے۔ تب ابراہیم نے گٹھاڑ اچھڑا اور تمام بتوں کے پاؤں کاٹ ڈالے، سوائے بڑے



بُت بعل کے۔ اُس کے قدموں پر اُس نے گھسٹا رکھ دیا، بُتوں کے بلے کے درمیان، کیونکہ بُت پرانے، اور کٹروں سے بنے ہوئے تھے سو کٹڑے کٹڑے ہو گئے تھے۔ اس کے بعد ابراہام معبد سے جانے لگا تو کچھ آدمیوں نے دیکھ لیا اور شبہ کیا کہ وہ معبد سے کچھ چرانے گیا تھا۔ سو انہوں نے اُسے پکڑ لیا، اور معبد آکر جب انہوں نے اپنے خداؤں کو یوں پاش پاش دیکھا تو وہ بین کرتے ہوئے پکڑے: 'جلد آؤ، لوگو، اُسے مار ڈالیں جس نے ہمارے خداؤں کو مار ڈالا، تب وہاں کوئی دس ہزار آدمی پجاریوں کے ساتھ دوڑے آئے اور ابراہام سے پوچھنے لگے کہ اُس نے اُن کے خداؤں کو کیوں توڑ ڈالا۔

"ابراہام نے جواب دیا: 'تم احمق ہو! کیا کوئی آدمی خدا کو مار سکتا ہے؟ ان کو تو اس بڑے خدا نے قتل کیا ہے۔ وہ گھسٹا نہیں دیکھتے جو اُس کے قدموں کے پاس پڑا ہے؟ یہ یقینی ہے کہ اُسے ساجھی گوارا نہیں!'

"تب وہاں ابراہام کا باپ آپنچا، جو ابراہام کی اُن کے خداؤں کے خلاف بہت سی گفتگو میں یاد کر کے اور اُس گھسٹے کو پہچان کر جس سے ابراہام نے بُت پاش پاش کیے تھے، پکارا تھا: 'یہ میرا یہ ناخلف بیٹا ہی ہے جس نے ہمارے خداؤں کو مارا ہے، کیونکہ یہ گھسٹا میرا ہے!، اور اُس نے اُن کو وہ سب کچھ کہہ سنایا جو اُس کے اور اُس کے بیٹے کے درمیان گزرا تھا۔

"چنانچہ اُن لوگوں نے بڑی مقدار میں لکڑی اکٹھی کی، اور ابراہام کے ہاتھ پاؤں باندھ کر کٹڑیوں پر ڈال دیا، اور نیچے آگ لگا دی۔

"مگر، دیکھو! خدا نے اپنے فرشتے کی معرفت آگ کو حکم دیا کہ وہ اُس کے خادم ابراہام کو نہ جلائے۔ آگ بڑے غضب سے بھڑک اٹھی، اور جنہوں نے ابراہام کو موت کی سزا دی تھی اُن میں سے کوئی دو ہزار کو جلا دیا۔ ابراہام نے خود کو آزاد پایا، کیونکہ خدا کافر شتہ اُسے اُس کے باپ کے گھر کے پاس اٹھالایا، اور اُس نے دیکھا کہ اُسے کون اٹھالایا، اور یوں ابراہام موت سے بچ گیا۔"

۲۹۔ تب فلپس نے کہا: 'بڑا فضل ہے خدا کا اُس پر جو اُس سے محبت رکھتے۔'



ہیں تباہ استاد، ابراہیم نے خدا کو کیونکر جانا؟

یسوع نے جواب دیا: "اپنے باپ کے گھر کے قریب پہنچ کر ابراہیم گھر میں جاتے ڈرا: سو وہ گھر سے کچھ فاصلے پر ہٹ گیا اور ایک نخل تلے بیٹھ گیا۔ یوں وہاں تنہائی میں اُس نے اپنے آپ سے کہا: ضرور ہے کہ خدا ایسا ہو جو آدمی سے بڑھ کر جان اور طاقت رکھتا ہو، کیونکہ وہ آدمی کو بناتا ہے، اور بغیر خدا کے آدمی کو آدمی نہیں بنا سکتا؛ اس کے بعد تاروں اور چاند اور سورج پر نظر ڈال کر اُس نے سوچا کہ یہی خدا ہیں۔ مگر اُن کو حرکات سے تغیر پذیر دیکھ کر اُس نے کہا: ضرور ہے کہ خدا حرکت نہ کرے، اور اُسے بادل نہ چھپا سکیں، ورنہ آدمی نابود ہو جاتیں؛ اس کے بعد، جب وہ یوں تشویش میں تھا تو اُس نے اپنا نام پکارا جاتے سنا: "ابراہیم!، پس اُس نے گھوم کر دیکھا اور کسی کو نہ پا کر کہا: "یقیناً میں نے اپنا نام "ابراہیم!، پکارا جاتے سنا ہے؛ اس کے بعد اسی طرح دوبار اور اُس نے اپنا نام پکارا جاتے سنا: "ابراہیم!،

"اُس نے جواب میں کہا: مجھے کس نے پکارا؟"

تب اُس نے کہتے سنا: "میں خدا کا فرشتہ جبریل ہوں۔"

"اس پر ابراہیم خوف زدہ ہو گیا؛ مگر فرشتے نے یہ کہہ کر اُسے تسلی دی: "درمت ابراہیم! کہ تو خدا کا خلیل ہے؛ جب تو نے آدمیوں کے خداؤں کو پاش پاش کیا تو تجھے فرشتوں اور نبیوں کے خدا نے اپنا برگزیدہ بنالیا، یہاں تک کہ اب تو کتاب حیات میں درج ہو گیا ہے۔"

"تب ابراہیم بولا: "میں فرشتوں اور مقدس نبیوں کے خدا کی خدمت کس طرح

کروں؟"

"فرشتے نے جواب دیا: اُس چشمے پر جا اور اپنے تئیں دھو، کیوں کہ خدا تجھ سے کلام

کرنا چاہتا ہے۔"

"ابراہیم نے جواب میں کہا: بھلا میں اپنے تئیں کس طرح دھوؤں؟"

"تب فرشتے نے اپنے تئیں اُس پر ایک خوب صورت نوجوان کی شکل میں ظاہر کیا،



اور اُس چشتے میں اپنے تئیں دھویا، اور کہا: اے ابراہام، اسی طرح اپنے تئیں تو بھی کر۔  
”جب ابراہام خود کو دھو چکا تو فرشتے نے کہا: اُس پہاڑ پر جا، کہ خدا تجھ سے  
وہاں کلام کیا جاتا ہے۔“

”ابراہام پہاڑ پر چڑھ گیا، جیسا فرشتے نے اُس سے کہا تھا، اور وہاں دو زانو بیٹھ  
کر اپنے آپ سے کہا: ”فرشتوں کا خدا مجھ سے کب کلام کرے گا؟“  
”اُس نے ایک نرم آواز اپنے کو پکارتے سنی: ”ابراہام!“  
”ابراہام نے اُس کے جواب میں کہا: ”مجھے کس نے پکارا؟“  
”آواز نے جواب دیا: اے ابراہام، میں ہوں تیرا خدا۔“  
”ابراہام نے خوب منہ بہ منہ کر اپنا منہ زمین کی طرف جھکایا اور کہا: ”تیرا خادم، جو خاک  
اور رکھ لئے، تجھے کیوں کر سنے!“

پیدائش ۲۷

”تب خدا نے کہا: ”ڈر نہیں، بلکہ اٹھ، کہ میں نے تجھے اپنا خادم چن لیا ہے، اور میں  
تجھے برکت دوں گا اور تجھے بڑھا کر ایک بڑی قوم بناؤں گا۔ پس تو اپنے باپ کے گھروں  
اپنے نانے داروں کے بیچ سے چلا جا، اور اُس زمین پر بسنے کے لیے آجو میں تجھے اور تیری  
نسل کو عطا کروں گا۔“

پیدائش ۲۸

”ابراہام نے جواب دیا: ”خداوند، میں یہ سب کچھ کروں گا، پر میری حفاظت  
کر کہ کوئی اور خدا مجھے ضرر نہ پہنچائے۔“

”تب خدا گویا ہوا اور کہا: ”میں ہوں تنہا خدا، اور میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔  
میں ڈھیر کر دیتا اور جوڑ دیتا ہوں؛ میں ہی مارتا اور جلاتا ہوں؛ میں ہی جہنم میں ڈالتا ہوں  
اور میں ہی اُس سے نکالتا ہوں، اور کوئی نہیں جو میرے ہاتھوں سے اپنے تئیں چھڑائے؛  
پھر خدا نے اُس سے نختنے کا عہد لیا؛ اور یوں ہمارے باپ ابراہام نے خدا کو جانا۔“  
اور یہ کہہ کر یسوع نے ہاتھ اٹھائے اور عرض کی: ”بزرگی اور حمد، خدا یا، تیری ہی  
ہو۔ آمین!“

پیدائش ۳۱

۴۰۔ ہماری قوم کے تیو ہار، عبید نیام، پر یسوع پر و شمیم گیا۔ یہ دیکھ کر فقیر ہوں



اور فریسیوں نے مشورہ کیا کہ اُس کی باتوں میں اُسے پھانسی لے۔

چنانچہ اُس کے پاس ایک عالم آیا اور بولا: "اُستاد، ابدی زندگی پانے کے لیے میں کیا کروں؟"

یسوع نے جواب میں کہا: "تو ریت میں کیا لکھا ہے؟"

اُس اُزمنے والے نے جواب دیا کہ: "خداوند اپنے خدا سے اور اپنے پڑوسی سے محبت کر۔ تو اپنے خدا سے تمام چیزوں سے بڑھ کر، اپنے سارے دل اور دماغ کے ساتھ محبت کر، اور اپنے پڑوسی سے اپنی مانند۔"

یسوع نے جواب دیا: "تو نے خوب جواب دیا، سو میں کہتا ہوں، تو جا اور ایسا ہی کر، اور تجھے ابدی زندگی مل جائے گی۔"

اُس نے اُس سے کہا: "اور میرا پڑوسی کون ہے؟"

یسوع نے نظریں اٹھا کر جواب دیا: "ایک آدمی یروشلم سے لعنت زدہ باز تلمیرے شہر یریسحو کو جا رہا تھا۔ اُس آدمی کو رہزنوں نے پکڑ کر گھائل کیا اور سامان چھین لیا، پھر وہ اُسے ادھ موچھوڑ گئے۔ اتفاق سے ایک کاہن ادھر سے گزرا، اور وہ زخمی آدمی کو دیکھ کر بغیر سلام کیے گزر گیا۔ اسی طرح ایک لادوی گزرا اور بغیر کچھ بولے چلا گیا۔ اتفاق سے ایک سامری کا (بھی) ادھر سے گزر ہوا، جسے زخمی آدمی کو دیکھ کر ترس آیا، اور اُس نے اپنے گھوڑے سے اتر کر زخمی کو سنبھالا اور مئے سے اُس کے زخم دھوئے اور اُن پر مرہم لگایا، اور اُس کے زخم باندھ کر اُسے تسلی دیتے ہوئے اپنے گھوڑے پر دھرا۔ پھر شام کو سرائے پہنچ کر اُسے بھٹیاریے کے حوالے کیا، اور اگلی صبح اُٹھ کر اُس نے کہا: اس آدمی کی خبر گیری کر، میں تجھے پورا معاوضہ دوں گا، اور زخمی کو بھٹیاریے کے لیے سونے کے چار سیکے پیش کر کے کہا: ڈھارس رکھ، مکہ میں جلد ہی واپس آؤں گا اور تجھے اپنے گھر لے چلوں گا۔"

"بتا، یسوع نے کہا: "ان میں سے کون پڑوسی تھا؟"

عالم نے کہا: "وہ جس نے رحم کھایا۔"

۱۵ متی ۲۲

۱۵ دیکھو: لوقا ۱۵

۲۶ دیکھو: یسوع ۲۶

اور اسلاطین ۳۴



تب یسوع نے کہا: "تُو نے ٹھیک جواب دیا، پس جا اور ایسا ہی کر۔"  
عالم لاجواب ہو کر چلا گیا۔

۳۱۔ پھر یسوع کے پاس کاہن آئے اور کہنے لگے: "استاد، کیا قیصر کو جزیہ دینا روا ہے؟" یسوع یہوداہ کی طرف مڑا اور بولا: "تیرے پاس کچھ رقم ہے؟" اور اپنے ہاتھ میں ایک پیسہ لے کر یسوع کاہنوں کی طرف مڑا اور اُن سے کہا: "اس پیسے پر ایک تصویر ہے: بتاؤ یہ تصویر کس کی ہے؟"

اُنھوں نے جواب دیا: "قیصر کی۔"  
یسوع نے کہا: "پھر جو قیصر کا ہے وہ قیصر کو دو اور جو خدا کا ہے وہ خدا کو دو۔"  
تب وہ لاجواب ہو کر چلے گئے۔

اور دیکھو، ایک صوبیدار قریب آیا، اور کہا: "آقا، میرا بیٹا بیمار ہے، میرے بڑھاپے پر رحم کر!"

یسوع نے جواب دیا: "خداوند اسرائیل کا خدا تجھ پر رحم کرے!"  
وہ آدمی جانے لگا، تو یسوع نے کہا: "میرا انتظار کر، کہ میں تیرے بیٹے کے لیے دعا کرنے تیرے گھر آؤں گا۔"

صوبیدار نے جواب دیا: "آقا، میں اس لائق نہیں کہ تُو، خدا کا نبی، میرے گھر آئے۔  
میرے لیے تیری یہ بات کافی ہے جو تُو نے میرے بیٹے کے تندرست ہونے کے لیے کہی ہے؛ کیونکہ تیرے خدا نے تجھے ہر بیماری پر مختار بنایا ہے، جیسا کہ اُس کے فرشتے نے مجھے خواب میں بتایا۔"

تب یسوع نے بہت تعجب کیا، اور بھڑکی طرف مڑ کر کہا: "دیکھو اس اجنبی کو، کہ اس کا ایمان اُس سب سے بڑھ کر ہے جو میں نے اسرائیل میں پایا۔" اور صوبیدار کی طرف مڑ کر اُس نے کہا: "سلامت چلا جا، کیونکہ خدا نے اُس ایمان کے بدلے جو اُس نے تجھے عطا کیا ہے، تیرے بیٹے کو شفا بخش دی۔"

صوبیدار اپنی راہ چلا گیا، اور شکر پر اُس کے نوکر بے، جنھوں نے اُسے

یہودی متی ۲۵: ۱ تا ۲۷

دیکھو متی ۲۵: ۱ تا ۱۳

دیکھو: یوحنا ۱: ۵ تا ۵۲



بتایا کہ کس طرح اُس کا بیٹا اچھا ہو گیا۔

اُس آدمی نے پوچھا: "اُس کی تپ کس گھڑی اُتری؟"

اُنھوں نے کہا: "کل چھٹی گھڑی اُس کی حرارت جاتی رہی۔"

اُس آدمی نے جان لیا کہ جب یسوع نے کہا تھا: "خداوند اسرائیل کا خدا تجھ پر رحم کرے" اُس کے بیٹے نے صحت پائی۔ اس پر وہ آدمی ہمارے خدا پر ایمان لے آیا، اور اپنے گھر میں جا کر اپنے تمام خداؤں کو بھڑا لے، یہ کہہ کر کہ: "اسرائیل کا خدا ہی اکیلا سچا اور زندہ خدا ہے۔" پس اُس نے کہا: "جو اسرائیل کے خدا کی عبادت نہ کرے گا وہ میری روٹی نہیں کھانے پائے گا۔"

۶۲۔ ایک عالم شرع نے یسوع کو رات کے کھانے پر بلایا تاکہ اُسے آزمائے۔ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ وہاں گیا۔ اور بہت سے فقیہ اُسے آزمانے کے لیے اُس گھر میں اُس کے منتظر تھے۔ جو اریز کے گھر کے گرد اپنے ہاتھ دھوئے بغیر بیٹھ گئے۔ فقیہوں نے یسوع سے مخاطب ہو کر کہا: "تیرے شاگرد ہمارے بزرگوں کی روایات پر کیوں عمل نہیں کرتے کہ روٹی کھانے سے پہلے اپنے ہاتھ نہیں دھوتے؟"

یسوع نے جواب دیا: "اور میں تم سے پوچھتا ہوں، کس سبب سے تم نے اپنی روایات پر عمل کرنے کی خاطر خدا کے حکم کو ٹالی دیا ہے؟ تم غریب باپوں کے بیٹوں سے کہتے ہو: اپنی منتیں مقدس کو پیش کر دے اور وہ اُس حقیر کو بچے کو، جس سے اپنے باپوں کی مدد کر سکتے، منتوں میں دے دیتے ہیں۔ اور جب اُن کے باپ رقم لینا چاہیں تو بیٹے پکار اٹھتے ہیں: "یہ رقم تو خدا کی نذر ہے، جس سے باپ مشکل میں پڑ جاتے ہیں۔ اُسے جھوٹے فقیہوں، یہاں کارو، کیا خدا یہ رقم کام میں لاتا ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ خدا کو کھانے کی حاجت نہیں جیسا کہ وہ داؤد نبی کی معرفت فرماتا ہے: "کیا میں ساندوں کا گوشت کھاؤں گا اور بھیڑوں کا خون پیوں گا؟ میرے لیے حمد کی قربانی گزران، اور میرے حضور اپنی منتیں مان؛ کیونکہ اگر میں جھوٹا ہوں گا تو تجھ سے کچھ نہ مانگوں گا، جب کہ تمام چیزیں میرے ہاتھ میں ہیں، اور بہشت کی فراوانی میرے پاس ہے۔ یہاں کارو، تم اپنا کبیسہ بھرنے کے لیے یہ کرتے ہو، اور اسی لیے

۲۵ نومبر ۵۰: ۱۳۱۳ اور ۱۲



تُم سدا ب اور پودینے پر ذہ کی دیتے ہو۔ آہ، بد نصیبو! کہ تُم دُوسروں کو صالت تیریں راہ دکھاتے ہو، جس سے خود نہیں جاؤ گے۔

۱۔ اصل عبارت مشکوک ہے۔

”فقیر اور مُفقیو، تُم دُوسروں کے کندھوں پر ناقابلِ برداشت بوجھ لاتے ہو، مگر آپ انہیں اپنی ایک انگلی سے بھی ہلانا نہیں چاہتے۔“

غالباً یوں ہے ”جو تُم خود نہیں دیکھو گے“

”میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ دُنیا میں ہر بدی بزرگوں کے حیلے سے داخل ہوئی ہے۔ بناؤ، دُنیا میں بُست پرستی کو بزرگوں کے رواج کے سوا کس نے داخل کیا؟ کیونکہ ایک بادشاہ تھا جسے اپنے باپ سے، جس کا نام بعل تھا، بے انتہا محبت تھی۔ سو جب باپ مر گیا تو اُس کے بیٹے نے اپنی تسلی کے لیے اپنے باپ کی سی شبیہ بنوائی اور شہر کے چوک بازار میں لگوا دی۔ اور اُس نے حکم جاری کیا کہ جو بھی اُس مورت کے قریب پندرہ ہاتھ کے فاصلے تک آ پہنچے وہ اُمن میں رہے گا اور کوئی اُسے کسی بنا پر بھی ضرر نہیں پہنچائے گا۔ سو اس فائدے کے باعث، جو بد معاشوں کو اُس مورت سے پہنچتا تھا، وہ اُس کے آگے لگی اور پھول نذر گزارنے لگے، اور سقوطی ہی مدت میں یہ نذریں رقم اور خوراک میں بدل گئیں، یہاں تک کہ اُس کو احتراماً خدا کہنے لگے۔ یہ بات رواج سے تبدیل ہو کر قانون بن گئی، یہاں تک کہ بعل کا بُست ساری دُنیا میں پھیل گیا، اور خدا نے یسعیہ نبی کی معرفت اس کا کس قدر ماتم کیا ہے کہ: ”سچ مچ یہ لوگ عبادت میری عبادت کرتے ہیں، کیونکہ انہوں نے میری شریعت، جو انہیں میرے بندے موسیٰ کی معرفت دی گئی تھی، مار ڈکڑی ہے، اور اپنے بزرگوں کی روایات پر چلنے لگے ہیں۔“

۲۔ دیکھو: متی ۲۵: ۲ تا ۲۰ بحوالہ

یسعیہ ۱۳

”میں تُم سے سچ کہتا ہوں کہ کندھے ہاتھوں سے روٹی کھانا آدمی کو ناپاک نہیں کرتا، کیونکہ جو آدمی کے اندر جاتی ہے، آدمی کو ناپاک نہیں کرتی، بلکہ وہ جو آدمی سے نکلتی ہے، آدمی کو ناپاک کرتی ہے۔“

اس پر ایک فقیر نے کہا: ”اگر میں سور کا یا کوئی اور خبیث گوشت کھاؤں تو کیا وہ میرے ضمیر کو ناپاک نہیں کریں گے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”نافرمانی آدمی کے اندر نہیں جاتی بلکہ آدمی میں سے نکلتی ہے“



اُس کے دل میں سے : سو اس لیے جب وہ حرام غذا کھائے گا تو ناپاک ہو جائے گا۔“  
تب ایک مُفتی نے کہا : ”اُستاد، تُو نے بُت پرستی کے خلاف بُت کچھ کہا، جیسے  
اسرائیل کے لوگ بُت رکھتے ہوں، اور یوں تُو نے ہم پر بے جا الزام لگایا۔“  
یسوع نے جواب دیا : ”میں خوب جانتا ہوں کہ آج اسرائیل میں لکڑی کی مُورتیں  
نہیں ہیں، مگر زندہ مُورتیں ہیں۔“

تب تمام نقیبوں نے حصّہ ہو کر جواب میں کہا : ”تو ہم بُت پرست ہوئے؟“  
یسوع نے جواب دیا : ”میں تم سے سچ کہتا ہوں، خُدا کا حکم یہ نہیں ہے کہ : تُو  
عبادت کر، بلکہ : تُو خُداوند اپنے خُدا سے اپنی ساری جان اور اپنے سارے دل اور  
اپنے سارے دماغ کے ساتھ محبت کر، کیا یہ صحیح ہے؟“ یسوع نے کہا۔  
”صحیح ہے۔“ ہر ایک نے جواب دیا۔

۳۳۔ تب یسوع نے کہا : ”یقیناً آدمی جس سے محبت رکھتا ہے، جس کی خاطر وہ اُس کے  
سوا ہر چیز کو چھوڑ دیتا ہے، وہ اُس کا خُدا ہوتا ہے۔ اس طرح زانی کے لیے بُت کبھی  
ہے، پیٹو اور شرابی کے لیے بُت اُس کا اپنا جسم ہے، اور حرّیص کے لیے بُت چاندی  
اور سونا ہے، اور اسی طرح ہر گناہ گار کا بُت ہے۔“  
تب وہ جس نے اُسے دعوت دی تھی، بولا : اُستاد، سب سے بڑا گناہ کونسا  
ہے؟“

یسوع نے جواب میں کہا : ”مکان کی سب سے بڑی تباہی کونسی ہے؟“  
ہر ایک خاموش رہا، تو یسوع نے اپنی اُنکلی سے بُنیاد کی طرف اشارہ کیا اور کہا : ”اگر بُنیاد  
اُکھڑ جائے تو مکان فوراً اس طرح گر کر تباہ ہو جاتا ہے کہ اُس کو پھر سے تعمیر کرنا پڑ جاتا  
ہے، لیکن اگر کوئی اور حصّہ ٹوٹ جائے تو اُس کی مرمت ہو سکتی ہے۔ اسی طرح، میں تم  
سے کہتا ہوں، کہ بُت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے، کیونکہ یہ آدمی کو ایمان اور لہذا خُدا  
سے بالکل محروم کر دیتی ہے، یہاں تک کہ اُس میں کوئی رُوحانی رغبت نہیں رہتی۔ مگر  
وہ ہر گناہ انسان کو رحم پانے کا امیدوار چھوڑ دیتا ہے : سو اس لیے میں کہتا ہوں کہ



بُت پرستی سب سے بڑا گناہ ہے۔

یسوع کی تفسیر پر سب حیران رہ گئے، کیونکہ وہ جان گئے کہ اُس پر کسی رُخ سے حملہ نہیں ہو سکتا۔

پھر یسوع کہے گیا: ”یاد کرو جو خدا نے فرمایا اور جو موسیٰ اور یسوع نے توریت میں لکھا، تب تم جان لو گے یہ گناہ کتنا سنگین ہے۔ خدا نے اسرائیل سے مخاطب ہو کر کہا: تو اپنے لیے کوئی مورت نہ بنانا، اُن چیزوں کی جو آسمان میں ہیں، نہ اُن چیزوں کی جو آسمان کے نیچے ہیں، نہ اُن چیزوں کی مورت بنانا جو زمین کے اوپر ہیں، نہ اُن کی جو زمین کے نیچے ہیں، نہ اُن کی جو پانی کے اوپر ہیں، نہ اُن کی جو پانی سے نیچے ہیں کیونکہ میں تیرا خدا ہوں، قوی اور غیور، جو اس گناہ پر باپوں سے اور اُن کی اولاد سے چوتھی پشت تک انتقام لوں گا، یاد کرو، جب ہماری قوم نے بچھڑا بنایا، اور جب اُسے پوجا تو کس طرح خدا کے حکم سے یسوع اور بنی لاوی نے تلوار لی اور اُن میں سے ایک لاکھ بیس ہزار قتل کر دیئے جو خدا سے رحم کے طالب نہ ہوئے۔ کتنا ہولناک فیصلہ ہے خدا کا بت پرستوں کے حق میں!“

۱۔ خروج باب ۲۰ تا ۲۶ و اشتنا

ب ۹ و ۸

۲۔ خروج باب ۵

۳۔ دیکھو: خروج باب ۲۰ تا ۲۶

۲۰ و ۲۶

۴۔ دیکھو: متی باب ۲۰ تا ۲۳

و مشکہ

۳۴۔ اُس دروازے کے آگے ایک شخص اکھڑا ہوا جس کا ہاتھ اس طرح سوکھ گیا تھا کہ وہ اُس سے کام نہ لے سکتا تھا۔ اس پر یسوع نے خدا کی طرف رجوع کر کے دعا کی اور پھر کہا: ”تاکہ تم جان لو کہ میری باتیں سچی ہیں، میں کہتا ہوں: اُسے شخص، خدا کے نام سے اپنا ناکارہ ہاتھ پسار دے،“ اُس نے اُسے پوری طرح پسار دیا، جیسے اُس پر کبھی کوئی روگ ہی نہ تھا۔

تب وہ خدا کے خوف کے ساتھ کھانے لگے۔ اور یسوع نے ہتھوڑا سا کھا کر پھر کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کسی شہر کو جلا دینا اس سے بہتر ہے کہ وہاں کوئی بُرا رواج پھیلا دیا جائے۔ کیونکہ اس کے باعث خدا زمین کے شہریاروں اور بادشاہوں پر غضب ناک ہوتا ہے جنہیں اُس نے بدکار یوں کو مٹانے کے لیے تلوار عطا کی ہے۔“

اس کے بعد یسوع نے کہا: ”جب تجھے دعوت دی جائے تو یاد رکھ، سب سے اُدنی



جگہ نہ جا بیٹھنا، تاکہ اگر میزبان کا تجھ سے بڑا دوست آجائے تو میزبان تجھ سے یہ نہ کہے کہ: اٹھ اور بیٹھے جا بیٹھ، جو تیرے لیے شرمندگی ہو۔ بلکہ جا کر سب سے حقیر جگہ بیٹھ، تاکہ جس نے تجھے دعوت دی وہ اگر کہے: اٹھ، دوست، اور یہاں اُدپر آکر بیٹھ، کیونکہ تب تیری بڑی عزت ہوگی؛ کیونکہ جو بھی خود کو بلند بنانا ہے، پست کیا جائے گا، اور جو خود کو پست کرتا ہے، بلند کیا جائے گا۔

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ شیطان اپنے غرور کے سوا کسی گناہ پر مردود نہیں ہوا۔ جیسا کہ یسعیاہ نبی اُس کو ملامت کرتے ہوئے ان الفاظ میں کہتا ہے: دَاۤءِیَیْس، تُو جو فرشتوں کا جمال تھا اور سویرے کی طرح روشن تھا، کس طرح آسمان سے گر پڑا؛ یقیناً تیرا غرور زمین پر آگرا۔“

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی اپنے مصائب جان لے تو وہ یہاں زمین پر سدا رویا کرے اور اپنے تئیں سب چیزوں سے زیادہ ذلیل گنے۔ سب سے پہلا انسان اپنی بیوی کے ساتھ خدا سے رحم کی التجا کرتے ہوئے کسی اور سبب سے ایک سو سال تک لگاتار نہیں رونا رہتا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ اپنے غرور کے باعث وہ کہاں گر پڑے۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے شکر ادا کیا؛ اور اُس دن یروشلم میں یہ بات پھیل گئی کہ یسوع نے کتنی بڑی باتیں کہی تھیں اور وہ معجزہ جو اُس نے دکھایا تھا، یہاں تک کہ لوگوں نے خدا کے پاک نام کی تقدیس کر کے شکر ادا کیا۔

مگر فقہیہ اور کاہن یہ جان کر کہ وہ بزرگوں کی روایات کے خلاف تقریر کرتا تھا، اور زیادہ دشمنی سے بھل اُٹھے۔ اور فرعون کی طرح انھوں نے اپنا دلی سخت کر لیا؛ چنانچہ وہ اُسے قتل کرنے کا موقع تلاش کرنے لگے، مگر نہ پاسے۔

۳۵۔ یسوع یروشلم سے رخصت ہو کر یرون کے پار ریگستان میں گیا؛ اور اُس کے شاگردوں نے، جو اُس کے گرد بیٹھے تھے، یسوع سے کہا: ”اے اُستاد، ہمیں بتا، شیطان کس طرح غرور کے باعث گرا، کیونکہ ہم نے تو سمجھا ہے کہ وہ نافرمانی کی بدولت گرا، اور اس لیے کہ وہ ہمیشہ آدمی کو بدی کرنے پر اکساتا ہے۔“

لے یسعیاہ ۱۲

لے خروج ۱۲



یسوع نے جواب دیا: "خدا نے مٹی کا ایک تودہ پیدا کیا اور اُسے پچیس ہزار سال تک کچھ کیے بغیر رہنے دیا؛ شیطان جو گویا فرشتوں کا کاہن اور سردار تھا، اپنی عظیم دانائی سے، جو اُسے حاصل تھی، جان گیا کہ خدا اس مٹی کے تودے سے ایک لاکھ چوالیس ہزار نبوت کے نشان زدہ نکالے گا اور خدا کا رسول بھی، جس کی روح اُس نے ہر چیز سے ساٹھ ہزار سال پہلے پیدا کی تھی۔ پس برسم ہو کر اُس نے فرشتوں کو یہ کہہ کر دیکھا: دیکھو، ایک دن خدا چاہے گا کہ ہم اس مٹی کی تعظیم کریں۔ پس سوچو کہ ہم روح ہیں، اس لیے ہمیں ایسا کرنا زیبا نہیں۔"

"اس پر بہتوں نے خدا کو چھوڑ دیا۔ اس کے بعد خدا نے ایک دن، جب سب فرشتے جمع تھے، کہا: ہر کوئی جو مجھے اپنا خداوند جانتا ہے، فی الفور اس مٹی کو سجدہ کرے۔" وہ جو خدا سے محبت رکھتے تھے، جھک گئے، مگر شیطان نے اُن کے ساتھ، جو اُس کے ہم خیال تھے، کہا: اے خداوند، ہم روح ہیں، سو یہ انصاف نہیں کہ ہم اس مٹی کو سجدہ کریں؛ یہ کہتے ہی شیطان بھیاںک اور ڈراؤنی شکل کا ہو گیا، اور اُس کے پیرو بھی مہیب بن گئے؛ کیونکہ اُن کی بغاوت پر خدا نے اُن کا حس، جو اُس نے انہیں پیدا کرتے وقت عطا کیا تھا، چھین لیا۔ اس پر مقدس فرشتوں نے جب ہر اٹھا کر دیکھا کہ شیطان اور اُس کے پیرو کتنے دہشت ناک عفریت بن گئے تھے تو انہوں نے خوف کے مارے اپنا چہرہ زمین کی طرف جھکا لیا۔

"تب شیطان نے کہا: اے خداوند، تُو نے نار انصافی سے مجھے مہیب بنایا، مگر میں اس پر راضی ہوں، کیونکہ میں چاہتا ہوں کہ جو کچھ تُو کرے اُسے نابود کر دوں۔" اور دوسرے شیطانوں نے کہا: اے ابلیس، اُسے خداوند مت کہہ، کیونکہ خداوند تُو ہے۔

"تب خدا نے شیطان کے پیروؤں سے کہا: توبہ کرو، اور مجھے خدا اپنا خالق

مانو۔

"انہوں نے جواب دیا: ہم نے تیری جو عبادت کی اُس سے توبہ کرتے ہیں،



کیونکہ تو عادل نہیں، مگر شیطان عادل اور معصوم ہے، اور وہ ہمارا خداوند ہے۔  
 ”تب خدا نے فرمایا: اے ملعونو، میرے سامنے سے دور ہو جاؤ، کیونکہ تمھارے

لیے میرے پاس رحم نہیں ہے۔“

”اور چلتے ہوئے شیطان نے اُس مٹی کے تودے پر ٹھوک دیا، اور وہ ٹھوک  
 فرشتے جبریل نے کچھ مٹی سمیت اٹھا لیا، سو اسی وجہ سے اب آدمی کے پیٹ میں ناف  
 ہوتی ہے۔“

۳۶۔ شاگرد فرشتوں کی بنادت پر بہت حیران ہوتے۔

تب یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو دعا نہیں مانگتا وہ شیطان سے  
 زیادہ شریک ہے، اور زیادہ عذاب بھگتے گا۔ کیونکہ شیطان کے زوال سے پہلے اُس کے  
 سامنے خوف کی کوئی مثال نہ تھی، اور نہ خدا نے کوئی نبی ہی اُسے توبہ کی دعوت دینے  
 بھیجا تھا، مگر آدمی — اب جب کہ تمام نبی اچکے ہیں، سوائے خدا کے رسول کے،  
 جو میرے بعد آئے گا کہ یہی خدا کی مشیت ہے، اور یہ کہ میں اُس کی راہ تیار کروں —  
 تو، میں کہتا ہوں، آدمی، اگرچہ اُس کے سامنے خدا کے انصاف کی بے شمار مثالیں ہیں  
 بے فکر زندگی گزارتا ہے، بغیر کسی خوف کے، جیسے کوئی خدا ہی نہیں۔ ایسوں ہی کے  
 بارے میں داؤد نبی نے کہا: ”احمق اپنے دل میں کہتا ہے کہ کوئی خدا نہیں، اسی لیے  
 وہ بگڑ گئے، اور نفرت انگیز کام کیے، ان میں کوئی نیکو کار نہیں؛

۱۔ زبور ۱۴: ۱

۲۔ تثنیٰ: متی ۲۳: ۸ و ۹

۳۔ تثنیٰ: متی ۲۳: ۸ و ۹

۴۔ اسسوتیل ۲۳: ۸ و ۹

۵۔ امثال ۲۶: ۲

۶۔ تثنیٰ: متی ۲۳: ۸ و ۹

”اے میرے شاگردو، دعا برابر مانگتے رہا کرو، تاکہ تم پاؤ۔ کیونکہ جو ڈھونڈتا ہے  
 وہ پاتا ہے، اور جو کھٹکھٹاتا ہے اُس کے لیے کھولا جاتا ہے، اور جو مانگتا ہے اُسے ملتا ہے۔  
 اور اپنی دعا میں بہت بولنے پر دھیان نہ دو، کیونکہ خدا دل کو دیکھتا ہے؛ جیسا کہ اُس نے سلیمان  
 کی معرفت فرمایا: ”اے میرے بندے، اپنا دل مجھے دے؛ میں تم سے سچ کہتا ہوں،  
 خدا تے زندہ کی قسم، شہر کے ہر حصے میں یہاں گاہ بہت دعا مانگتے ہیں، تاکہ لوگ انھیں دیکھیں  
 اور ولی سمجھیں؛ مگر ان کا دل شرارت سے بھرا ہوتا ہے، سو وہ جو کچھ مانگتے ہیں اُس  
 سے غرض نہیں رکھتے۔ ضرور ہے کہ تُو دل سے دعا مانگے، اگر تُو چاہتا ہے کہ خدا اُسے



قبول کرے۔ بھلا تباؤ، رومی حاکم یا ہیرو دیس سے بات کرنے کو نجاتے گا، جب تک وہ یہ نہ سمجھ لے کہ کس کے پاس جاتا ہے اور کیا کرنا چاہتا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں۔ اور جب آدمی سے بات کرنے کے لیے آدمی یہ کچھ کرتا ہے تو خدا سے بات کرنے اور اپنے گناہوں پر اُس کی رحمت مانگنے اور ساتھ ہی جو کچھ اُس نے عطا کیا ہے اُس کا شکرا ادا کرنے کے لیے آدمی کو کیا کرنا چاہیے؟

۱۔ ساخت بد نما۔ غالباً متر۔  
مختر ہے۔

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہت تھوڑے صحیح دُعا مانگتے ہیں، اس لیے شیطان اُن پر غالب رہتا ہے، کیونکہ خدا اُنہیں نہیں پسند کرتا جو ہونٹوں سے اُس کی تعجید کرتے ہیں: جو معبد میں اپنے ہونٹوں سے رحم کے طالب ہوتے ہیں، پر اُن کا دل انصاف کے لیے پکارتا ہے۔ ایسا ہی اُس نے یسعیاہ نبی سے فرمایا کہ: ”ان لوگوں کو میرے سامنے سے دُور کر دو جو میرے لیے تکلیف دہ ہیں، کیونکہ یہ ہونٹوں سے میری تعجید کرتے ہیں، مگر ان کا دل مجھ سے دُور ہے۔“ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی بغیر سوچے سمجھے دُعا مانگتا ہے وہ خدا کا مذاق اُڑاتا ہے۔

۲۔ یسعیاہ ۲۹: ۱۳

یسعیاہ ۲۹: ۱۴

”بھلا کون ہیرو دیس سے یوں بات کرنے جائے گا کہ اُس کی پیٹھ اُس کی طرف ہو، اور اُس کے آگے پیٹھ اُس حاکم کی تعریف کرے، جس کا وہ جانی دشمن ہے؟ یقیناً کوئی نہیں۔ اس سے کم وہ آدمی نہیں کرتا جو دُعا کرنے جاتے اور اپنے تئیں تیار نہ کر لے۔ وہ اپنی پیٹھ خدا کی طرف موڑ لیتا ہے اور منہ شیطان کی طرف، اور اُس کی تعریف کرتا ہے۔ کیونکہ اُس کے دل میں بدکاری سے محبت ہوتی ہے، جس پر وہ بچھتا تا نہیں۔

”اگر کوئی تجھ کو زخمی کر کے اپنے ہونٹوں سے تجھ سے کہے: ”مجھے معاف کر، اور اپنے ہاتھوں سے تجھے ضرب لگائے تو تو اُسے گلے سے ملے اور اسی طرح کیا خدا اُن پر رحم کرے گا جو ہونٹوں سے کہیں: ”خداوند، ہم پر رحم کر، اور اپنے دلوں سے بدکاری کو عزیز رکھیں اور نئے نئے گناہوں کا خیال کریں؟“

۳۷۔ یسوع کی باتوں پر شاگرد روتے، اور اُس سے منت کرنے لگے کہ: ”اے

ہمیں دُعا کرنا سکھلا۔“

۳۔ توما ۱



یسوع نے جواب دیا: ”سوچو تم کیا کرو گے اگر رومی حاکم تمہیں قتل کرنے کو پکڑ لے، سو تم وہی کرو جب دُعا مانگنے لگو۔ اور تمہارے الفاظ یہ ہوں: اے خداوند ہمارے خدا، تیرے پاک نام کی تقدیس ہو، تیری بادشاہت ہم میں آئے، تیری مرضی سدا پوری ہو، اور جیسی وہ آسمان میں ہے، زمین پر بھی ہو، ہمیں روز کی روٹی دے، اور ہمارے گناہ معاف فرما، جس طرح ہم انہیں معاف کرتے ہیں جو ہمارا قصور کرتے ہیں، اور ہمیں آزمائش میں نہ پڑنے دے، بلکہ ہمیں بدی سے نجات دے، کیونکہ تو ہی تنہا ہمارا خدا ہے جس کا جلال اور حرمت ہمیشہ ہے۔“

۳۸۔ تب یوستائے جواب میں کہا: اُستاد، ہمیں اپنی ہمارت کرنے دے جیسا خدا نے موسیٰ کی معرفت حکم دیا۔“

یسوع نے کہا: ”تم سمجھتے ہو کہ میں تو ریت اور نبیوں کی کتابوں کو مٹانے آیا ہوں؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں، خدا تے زندہ کی قسم، میں اُسے مٹانے نہیں بلکہ اُس پر عمل کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ ہر نبی نے خدا کی تو ریت اور اُس سب پر، جو خدا نے دوسرے نبیوں کی معرفت بتایا ہے، عمل کیا ہے۔ خدا تے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، کوئی بھی، جو چھوٹے سے چھوٹے حکم کو، جس سے خدا راضی ہو، توڑتا ہے، وہ خدا کی بادشاہت میں سب سے کمزور ہوگا، کیونکہ وہاں اُس کا کوئی حصہ نہ ہوگا۔ نیز، میں تم سے کہتا ہوں، خدا کی تو ریت کا ایک حرف بھی توڑنا سنگین ترین گناہ ہے۔ مگر میں تمہیں سمجھاتا ہوں کہ اُس پر عمل کرنا ضروری ہے جو خدا نے یسعیاہ نبی کی معرفت ان الفاظ میں کہا: اپنے آپ کو دھو اور پاک ہو جاؤ، اپنے خیالات میری آنکھوں کے سامنے سے دور کرو۔“

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ سمندر کا سارا پانی بھی اُسے نہ دھو سکے گا جو اپنے دل سے بدکاری عزیز رکھتا ہے۔ اور مزید میں تم سے کہتا ہوں کہ کوئی خدا کو راضی کرنے والی دُعا نہیں کر سکتا اگر وہ دھو یا دھو نہ ہو، بلکہ اپنی روح پر ریت پرستی جیسے گناہ کا بوجھ لا دے گا۔“



”سچ مچ، یقین جانو، اگر آدمی خدا سے اس طرح دعا مانگے جیسے اُس کے شایان ہے تو وہ جو مانگے اُسے مل جائے۔ یاد کرو خدا کے بندے موسیٰ کو، جس نے اپنی دعا سے مصر پر عذاب بُلایا، بحیرہ احمر کو کھولا، اور اُس میں فرعون اور اُس کا لشکر ڈوب گیا۔ یاد کرو یسوع کو، جس نے سورج کو ٹھیرا دیا، سمویل کو، جس نے فلسطینیوں کے لاتعداد شکر کو ڈرا کر مار بھگا دیا، ایلیاہ کو، جس نے آسمان سے آگ برساتی تھی؛ الیشع کو جس نے ایک مردہ جلا اٹھایا، اور کہتے ہی دوسرے پاک نبیوں کو جنہوں نے دعا سے جو مانگا وہ سب پایا۔ مگر وہ لوگ اپنے معاملوں میں اپنا فائدہ مد نظر نہ رکھتے تھے، بلکہ صرف خدا اور اُس کی حرمت“

۱۔ خروج ۱۵

۲۔ یسوع ۱۲ و ما بعد

۳۔ اسمویل ۱ و ما بعد

۴۔ اسلاطین ۳۶ و ما بعد

۵۔ ۲۔ اسلاطین ۳۲ و ما بعد

۳۹۔ تب یوحنا نے کہا: ”اے استاد، تُو نے اچھی باتیں کہیں، مگر ابھی ہم یہ نہ جان پائے کہ آدم غرور سے کس طرح گناہ کا رُہوا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”جب خدا نے شیطان کو نکال دیا، اور فرشتے جبرئیل نے مٹی کا وہ تودہ پاک کر دیا جس پر شیطان نے تھوکا تھا، تو خدا نے ہر چیز، جو جاندار ہے، پیدا کی، وہ جانور جو اڑتے ہیں اور وہ جو چلتے اور پیرتے ہیں، اور اُس نے دُنیا کو اُن سب سے سجایا جو اس میں ہیں۔ ایک دِن شیطان بہشت کے دروازوں کے پاس آیا، اور گھوڑوں کو گھاس چرنے دیکھ کر اُن کو بتایا کہ اگر مٹی کے اس تودے میں جان پڑ گئی تو تمہارے لیے سخت مشقت ہوگی، لہذا تمہارا فائدہ اس میں ہے کہ مٹی کے اس ڈھیر کو اس طرح روندو کہ یہ کسی کام کا نہ رہے۔ گھوڑے بھڑک اُٹھے، اور اُس مٹی کے ٹکڑے کو جو سوسنوں اور گلوں کے درمیان پڑا تھا، پامال کرنے کے لیے بے ستھاد دوڑنے کو ہوتے۔ اس پر خدا نے مٹی کے اُس ناپاک جُز کو، جس پر شیطان کا تھوک پڑا تھا، جسے جبرئیل نے تُو سے پر سے اُٹھایا تھا، جان بخشی اور گناہنا کھڑا کیا، جس نے بھونک کر گھوڑوں کو ڈرا دیا اور وہ بھاگ گئے۔ تب خدا نے انسان کو روح بخشی، اُس وقت تمام پاک فرشتوں نے گایا: ”تیرا پاک نام مبارک ہو، اے ہمارے خداوند خدا؛“

”جب آدم اُٹھ کھڑا ہوا تو اُس نے ہوا میں ایک تحریر دیکھی جو سورج کی طرح چمکتی تھی، کہ: ”خدا ایک ہی ہے، اور محمد خدا کا رسول ہے؛ اس پر آدم نے اپنا منہ



✓ کھولا اور کہا: اے خداوند میرے خدا، میں تیرے انکار گزار ہوں کہ تو نے میری تخلیق کی تقدیر فرمائی، مگر میں منت کرتا ہوں، مجھے بتا، ان الفاظ کا کیا مطلب ہے: "محمد خدا کا رسول ہے" کیا مجھ سے پہلے اور انسان بھی ہوئے ہیں؟

"تب خدا نے کہا: مرحبا، اے میرے بندے آدم۔ میں تجھے بتانا ہوں کہ تو پہلا انسان ہے جسے میں نے پیدا کیا۔ اور وہ جسے تو نے (مُدرج) دیکھا ہے، تیرا بیٹا ہے، جو دنیا میں اب سے بہت سال بعد آئے گا، اور میرا رسول ہوگا، جس کے لیے میں نے نام چیزیں پیدا کی ہیں جو آئے گا تو دنیا کو نور بخشنے کا: جس کی روح میرے ہر چیز پیدا کرنے سے ساٹھ ہزار سال پہلے ملکوتی شان میں رکھی گئی تھی۔

"آدم نے خدا کی منت کی کہ: خداوند، یہ تحسیر میرے ہاتھوں کی انگلیوں کے ناخنوں پر درج فرما دے۔ تب خدا نے پہلے انسان کے انگوٹھوں پر یہ تحریر درج کر دی: دائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا: خدا ایک ہی ہے، اور بائیں انگوٹھے کے ناخن پر لکھا تھا: محمد خدا کا رسول ہے: تب پہلے انسان نے پدرانہ شفقت سے یہ الفاظ چومے اور اپنی انگلیوں پر لکھیں اور کہا: مبارک ہو وہ دن جب تو دنیا میں آئے:

"انسان کو خدا نے اکیلا دیکھ کر کہا: یہ اچھا نہیں کہ یہ اکیلا ہے۔ چنانچہ اُس نے اُسے سُلا دیا، اور اُس کے دل کے پاس سے ایک پسلی لی، اور اُس کی جگہ گوشت بھر دیا۔ اُس پسلی سے اُس نے حوا بنائی، اور اُسے آدم کی بیوی بنا کر اُسے دے دیا، اُس نے دونوں کو بہشت کا مالک بنایا، اور اُن سے کہا: دیکھو، میں تمہیں ہر پھل کھانے کو دیتا ہوں، سوائے سیبوں اور ختمے کے۔ اور کہا: خبردار، یہ پھل کسی حال میں نہ کھانا، کیونکہ تم ناپاک ہو جاؤ گے، یہاں تک کہ میں تمہیں یہاں سے رہنے دوں گا، بلکہ نکال دوں گا، اور تم بہت مصائب بھگتو گے۔

۴۰۔ "جب شیطان کو یہ معلوم ہوا تو وہ طیش سے پاگل ہو گیا۔ سو وہ بہشت کے دروازے کے قریب آیا، جس پر ایک مہیب سانپ دربان تھا۔ اُس کی ٹانگیں اُٹھ کی سی تھیں، اور اُس کے پیروں کے گھر ہر طرف سے اُترے جیسے تیز تھے۔ اُس سے اس

۱۷: ۲۱: یوحنا ۳

۱۷: ۲۱: یوحنا ۹

انگوٹھے اپنی

۱۷: ۲۱: یوحنا ۱۸

۱۷: ۲۱: یوحنا ۱۸

انگوٹھوں پر



دُشمن نے کہا: ”مجھے بہشت میں داخل ہونے دے۔“  
 ”سانپ نے جواب میں کہا: میں کیونکر تجھے داخل ہونے دوں، مجھے تو خدا نے  
 تجھے دُور بھگانے کا حکم دیا ہے۔“

”شیطان نے جواب دیا: تو دیکھتا ہے خدا تجھ سے کتنا پیار کرتا ہے کہ اُس نے  
 تجھے ایک مٹی کے تھوڑے کی، جو انسان ہے، درباری کے لیے بہشت سے باہر رکھا ہے۔  
 سو اگر تو مجھے بہشت میں لے جائے تو میں تجھے انا خوفناک بنا دوں گا کہ ہر ایک تجھ سے بھاگے  
 گا، اور پھر تو اپنی خوشی سے اندر جا کر ٹھیر جائیو۔“

”تب سانپ نے کہا: تو میں تجھے اندر کیونکر پہنچاؤں؟“

”شیطان نے کہا: تو بڑا ہے، سوا پنا منہ کھول، تو میں تیرے پیٹ میں گھس  
 جاؤں گا، اور پھر تو بہشت کے اندر جا کر مجھے مٹی کے اُن دونوں تھوڑوں کے پاس رکھ  
 دیجیو، جو زمین پر نئے نئے چل رہے ہیں۔“

”تب سانپ نے ایسا ہی کیا، اور شیطان کو سوا کے پاس رکھ دیا، کیونکہ اُس کا  
 خاوند آدم سورہا تھا۔ شیطان عورت کے سامنے ایک خوبصورت فرشتے کے روپ میں  
 آیا، اور اُس سے کہا: تم کس لیے وہ سیب اور غلہ نہیں کھاتے؟“

اے دیکھو: پیدائش ۳: ۱ و ۲

”سوا نے جواب دیا: ہمارے خدا نے ہم سے کہا ہے کہ انھیں کھا کر ہم ناپاک ہو جائیں  
 گے، سو پھر وہ ہمیں بہشت سے نکال دے گا۔“

”شیطان نے جواب دیا: وہ سچ نہیں کہتا۔ تو جان لے کہ خدا شریر اور حاسد  
 ہے، سو وہ ہمیں نہیں برداشت کرتا، بلکہ ہر ایک کو غلام بنا کر رکھتا ہے۔ تبھی اُس نے  
 تم سے ایسا کہا ہے، کہ کہیں تم اُس کے برابر نہ ہو جاؤ۔ پر اگر تو اور تیرا ساتھی میسری  
 صلاح پر عمل کر دو تو دوسروں کی طرح ان پھلوں میں سے بھی کھاؤ، اور پھر تم اوروں کے  
 ماتحت نہ رہو گے، بلکہ خدا کی طرح بھلائی اور بُرائی جان لو گے، اور جو چاہو گے کرو گے،  
 کیونکہ تم خدا کے برابر ہو جاؤ گے۔“

”تب سوا نے اُن پھلوں میں سے لے کر کھایا، اور جب اُس کا خاوند جاگا تو اُس



نے، جو کچھ شیطان نے کہا تھا، کہہ سنایا؛ اور اُس نے بیوی کے پیش کرنے پر وہ پھل لیے اور کھائے۔ پھر جب وہ کھانا پیٹ میں جانے لگا تو اُسے خدا کی بات یاد آگئی؛ سو کھانے کو روکنے کے لیے اُس نے اپنا ہاتھ اپنے حلق میں ڈال دیا، جہاں ہر آدمی کے نشان ہوتا ہے۔

۱۹۔ دیکھو: پیدائش ۲، تا ۱۹

۴۱۔ ”تب دونوں کو معلوم ہوا کہ وہ ننگے ہیں؛ پس شرم کے مارے انہوں نے انجیر کی پتیاں لیں اور اپنے پوشیدہ حصّوں کے لیے پوشش بنائی۔ جب اُدھا دِن گزر گیا تو دیکھو، خدا انہیں دکھائی دیا اور اُس نے آدم کو پکارا کہ: ”آدم، تو کہاں ہے؟“

”اُس نے جواب دیا: ”خداوند، میں نے تیرے حضور سے اپنے تئیں چھپایا کیونکہ میں اور میری بیوی ننگے ہیں، سو ہمیں تیرے حضور حاضر ہوتے شرم آتی ہے۔“

”تب خدا نے کہا: ”اور کس نے تمہاری معصومیت چھین لی، سوائے اس کے کہ تم نے وہ پھل کھا لیا جس کے سبب تم ناپاک ہو گئے، اور اب بہشت میں نہیں رہ سکتے؟“

”آدم نے جواب دیا: اے خداوند، اس عورت نے جو تو نے مجھے دی ہے، مجھے کھانے کی ترغیب دی، سو میں نے اُس میں سے کھا لیا۔“

”تب خدا نے عورت سے کہا: ”تُو نے اپنے خاوند کو یہ غذا کھانے کو کیوں دی؟“

”سو اُنے جواب دیا: ”شیطان نے مجھے فریب دیا، سو میں نے کھالی۔“

”اور وہ مردود ادھر کیسے داخل ہوا؟“ خدا نے کہا۔

”سو اُنے جواب دیا: ”ایک سانپ جو شمالی دروازے پر کھڑا رہتا ہے، اُسے میرے پاس لایا۔“

”تب خدا نے آدم سے کہا: ”چونکہ تُو نے اپنی بیوی کی آواز پر کان دھرا اور وہ پھل کھا لیا تو تیرے کاموں سے زمین لعنتی ہوئی۔ وہ تیرے لیے اُونٹ کٹا رہے اور کانٹے اُگائے گی، اور تُو اپنے مُنہ کے پسینے کی روٹی کھائے گا۔ اور بادرکھ کہ تُو خاک ہے اور خاک ہی میں لوٹ جائے گا۔“



”اور اُس نے حوآ سے یہ کہہ کر خطاب کیا: اور تُو، جس نے شیطان کی بات پر کان دھرا اور وہ غذا اپنے خاوند کو دی، مرد کی حکمرانی میں رہے گی، جو تجھے غلام کی طرح رکھے گا، اور تُو تکلیف کے ساتھ بچوں کی حاملہ ہوگی۔“

”اور سانپ کو طلب کر کے خُدا نے فرشتے میکائیل کو بلایا، جو خُدا کی تلوار اٹھائے رہتا ہے، (اور) کہا: پہلے اس شریر سانپ کو بہشت سے نکال دے، اور باہر لے جا کر اس کی ٹانگیں کاٹ دے: کہ اگر یہ چلنا چاہے تو زمین پر اپنا بدن گھسیٹ کر چلے۔“

اس کے بعد خُدا نے شیطان کو طلب کیا، جو ہنستا ہوا آیا، اور اُس نے اُس سے کہا: مردود، چونکہ تُو نے انھیں فریب دیا اور انھیں ناپاک کر دیا، سو میرا حکم ہے کہ ان کی اور ان کی تمام اولاد کی ہر نجاست جس پر وہ سچے دل سے تائب ہوں اور میری خدمت کریں، ان کے بدن سے نکل کر تیرے مُنہ کے ذریعے تجھ میں جائے، اور تُو ناپاک کی سے شکم سیر ہو۔“

شیطان نے ایک مہیب چیخ ماری اور کہا: چونکہ تُو مجھے اور بھی بدتر بنایا چاہتا ہے، سو میں بھی اپنے تبتیں وہ کچھ بناؤں گا جو میرے بس میں ہوں،

”تب خُدا نے کہا: ملعون، میرے حضور سے دُور ہو! تب شیطان رخصت ہوا۔“

اس کے بعد خُدا نے آدم (اور) حوآ سے، جو دونوں رو رہے تھے، کہا: تم بہشت سے چلے جاؤ اور تُو بہ کرو، اور تمھاری اُس نہ لڑے، کیونکہ میں تمھارا بیٹا اس حال میں بھیجوں گا کہ تمھاری نسل شیطان کی حکومت نوحِ انسانی سے دُور کر دے گی: کیونکہ وہ میرا رسول، جو آئے گا، اُسے میں سب چیزیں عطا کروں گا۔“

”خُدا نے اپنے تبتیں پوشیدہ کیا، اور فرشتے میکائیل نے انھیں بہشت سے باہر کر دیا۔ اس پر آدم نے گھوم کر بچاٹک پر لکھا دیکھا: خُدا ایک ہی ہے، اور محمد اُس کا رسول ہے۔“ اس پر اُس نے رو کر کہا: خُدا کی مرضی ہو۔ اے میرے بیٹے کہ تُو جلد آئے اور ہمیں مُصیبت سے بچھڑکا دے۔“

”سو اس طرح“ یسوع نے کہا ”شیطان اور آدمِ عز و رک کے باعث گناہ گار ہوئے: ایک، آدمی سے دشمنی کر کے، اور دوسرا اپنے تبتیں خُدا کے برابر بننے کی خواہش کرنے



ے۔“

۴۲۔ اس تقریر کے بعد شاگرد روئے، اور یسوع بھی رو رہا تھا، کہ انھوں نے بہتوں کو دیکھا جو اُس کی تلاش میں آئے تھے، کیونکہ سردار کاہنوں نے آپس میں صلاح کی تھی کہ اُس کی باتوں میں اُسے پھانسیں۔ سو انھوں نے لاویوں اور کچھ فقہیوں کو بھیجا تھا کہ اُس سے سوال کریں کہ: ”تو کون ہے؟“

لے تی: مرقس ب ۱۳

لونا ب ۵۴

یسوع نے اقرار کیا اور سچ بات کہی: ”میں مسیح نہیں ہوں۔“  
انھوں نے کہا: ”کیا تو ایلیاہ یا یرمیاہ یا کوئی اور قدیم نبی ہے؟“  
یسوع نے جواب دیا: ”نہیں۔“

پھر انھوں نے کہا: ”تو کون ہے؟“ تاہم جنھوں نے ہمیں بھیجا ہے ہم انھیں گواہی دے سکیں۔“

لے دیکھو: یوحنا ب ۱۰، ۲۴

۷ یسعیاہ ب ۳

تب یسوع نے کہا: ”میں ایک آواز ہوں جو سارے یہودیہ میں پکارتی ہے کہ: خداوند کے رسول کے لیے راہ تیار کرو، جیسا یسعیاہ کی کتاب میں لکھا ہے۔“

انھوں نے کہا: ”اگر تو مسیح نہیں، نہ ایلیاہ نہ کوئی نبی تو تو نئے عقیدے کیوں سکھاتا اور مسیح سے زیادہ اپنا چرچا کرتا ہے؟“

۷ تی: یوحنا ب ۳۶

یسوع نے جواب دیا: ”جو مجھے خدا میرے ہاتھ سے کراتا ہے اُن سے ظاہر ہے کہ میں وہی کتا ہوں جو خدا کی مرضی ہے، نہ میں فی الواقع اپنے تئیں وہ کہلاتا ہوں جس کا تم ذکر کرتے ہو۔ کیونکہ میں اس لائق نہیں کہ خدا کے اُس رسول کی جرابوں کے بند یا جوتیوں کے تسمے کھول سکوں جسے تم مسیح کہتے ہو، جو مجھ سے پہلے بنایا گیا، اور میرے بعد آئے گا، اور سچائی کا کلام لائے گا، کہ اُس کے دین کی انتہا نہ ہوگی۔“

لاوی اور فقہیہ لا جواب ہو کر چلے گئے، اور سردار کاہنوں کو سب کچھ کہہ سنایا، جنھوں نے کہا: ”اُس کی نشیت پر شیطان ہے جو اُسے سب کچھ بتاتا ہے۔“

۷ تی: متی ب ۲۲

تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمھاری قوم کے سردار اور بزرگ میرے خلاف موقع کی تاک میں ہیں۔“



تب پطرس نے کہا: "اس لیے اب تُو یروشلم میں کبھی نہ جانا۔"

اس پر یسوع نے اُس سے کہا: "تُو نادان ہے، اور نہیں جانتا کہ تُو کیا کہتا ہے؟ کیونکہ ضرور ہے کہ میں بہت سی اذیتیں سہوں، کیونکہ اسی طرح تمام نبیوں اور خدا کے قدوسوں نے سہی ہیں۔ مگر ڈر نہیں، کیونکہ وہ بھی ہوں گے جو ہمارے ساتھ ہیں اور وہ بھی جو ہمارے خلاف ہیں۔"

۱۷: ۲۰ متی ۲۰

۱۷: ۲۱ دیکھو: متی ۲۱ آتا، مثلاً

اور یہ کہہ کر یسوع رخصت ہوا اور تابور کے پہاڑ کو گیا، اور اُس کے ساتھ پطرس اور یعقوب اور یوحنا اُس کا بھائی مع اُس کے جو یہ لکھتا ہے، پہاڑ پر چڑھے، وہاں اُس کے اُوپر ایک بڑا نور چمکا اور اُس کے کپڑے برف جیسے سفید ہو گئے اور اُس کا چہرہ سورج سا چمکنے لگا، اور دیکھو: موسیٰ اور ایلیاہ یسوع سے اُن سب باتوں کا ذکر کرتے ہوئے آئے جو ہماری نسل پر اور مقدس شہر پر آکر رہیں گی۔

پطرس گویا ہوا اور بولا: "آقا، یہاں رہنا اچھا ہے۔ سو اگر تیری مرضی ہو تو ہم یہاں تین ٹھیمے بنادیں، ایک تیرے لیے، ایک موسیٰ کے لیے اور ایک ایلیاہ کے لیے۔" اور جب وہ یہ کہہ رہا تھا تو وہ ایک سفید بادل میں چھپ گئے، اور انھوں نے ایک آواز سنی جو کہہ رہی تھی: "دیکھو میرا بندہ، جس سے میں خوب راضی ہوں، اس کی سنو۔"

شاگرد خوف زدہ ہو گئے اور مردوں کی طرح زمین پر اوندھے منہ گر پڑے۔ یسوع گیا اور اپنے شاگردوں کو یہ کہہ کر اٹھایا: "ڈرو نہیں، کیونکہ خدا تم سے محبت رکھتا ہے، اور اُس نے یہ کیا ہے تاکہ تم میری باتوں کا یقین کرو۔"

۴۳۔ یسوع اُتر کر اُن آٹھ شاگردوں کے پاس گیا جو پہلے اُس کے منتظر تھے۔

اور اُن چاروں نے اُن آٹھ سے جو کچھ دیکھا تھا بیان کیا: اور یوں اُس دن اُن کے دل سے یسوع کے متعلق سارا شک دور ہو گیا، سوائے یہوداہ اسکریوتی کے، جس کا ایمان ہی نہ تھا۔ یسوع پہاڑ کے دامن میں بیٹھ گیا، اور سب نے جنگلی پھل کھائے، کیونکہ اُن کے پاس روٹی نہ تھی۔

تب اندریاس نے کہا: "تُو نے مسیح کی بہت سی باتیں ہمیں بتائیں، سو مہربانی سے



ہیں سب کچھ صاف بتا دے۔ اور اسی طرح دوسرے شاگردوں نے بھی اُس کی منت کی۔  
 یحنا نچہ یسوع نے کہا: ”جو کوئی کچھ کرتا ہے کسی مقصد سے کرتا ہے جس میں وہ تسکین  
 پاتا ہے۔ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا، چونکہ وہ کامل ہے، تسکین کا محتاج نہیں، تسکین  
 خود اُس کے پاس ہے۔ سو اُس نے کرنے کا ارادہ کیا تو سب چیزوں سے پہلے اپنے رسول  
 کی روح پیدا کی، جس کے لیے اُس نے سب کچھ پیدا کرنا طے کیا، تاکہ مخلوق کو خدا میں مسرت  
 اور برکت ملے، جس سے اُس کے رسول کو اُس کی تمام مخلوقات میں، جنہیں اُس نے اُس  
 کا غلام بنایا ہے، خوشی حاصل ہو۔ اور ایسا کیونکر ہے، سوائے اس کے کہ اُس کی مرضی  
 یہی ہے؟

”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر نبی جب آیا ہے خدا کی رحمت کا نشان صرف ایک قوم کے  
 لیے لایا ہے۔ اور اسی لیے اُن کا کلام نہ بھینلا، سوائے اُن لوگوں تک کے جن کی طرف وہ بھیجے  
 گئے تھے۔ پر خدا کا رسول، جب وہ آئے گا تو خدا اُسے گویا اپنے ہاتھ کی مہر عطا کرے گا کہ  
 وہ دنیا کی اُن تمام قوموں کے لیے، جو اُس کا دین قبول کریں گی، نجات اور رحمت لائے گا۔  
 وہ بے دینوں پر طانت کے ساتھ آئے گا، اور بُت پرستی مٹا دے گا، یہاں تک کہ وہ  
 شیطان کو مہموت کر دے گا؛ کیونکہ خدا نے ابراہام سے یہی وعدہ کیا تھا کہ: ”دیکھ، تیری  
 نسل میں میں زمین کے تمام قبیلوں کو برکت دوں گا؛ اور جس طرح، اُسے ابراہام، تو نے  
 بُت پاش پاش کیے، اسی طرح تیری نسل بھی کرے گی۔“

یعقوب نے جواب میں کہا: اے اُستاد، ہمیں بتا کہ یہ وعدہ کس میں کیا گیا تھا؛ کیونکہ یہودی  
 کہتے ہیں ”اصحاق میں، اور اسمعیل کہتے ہیں ”اسمعیل میں“

یسوع نے جواب دیا: ”داؤد کس کا بیٹا تھا اور کس نسل سے؟“

یعقوب نے جواب دیا: ”اصحاق کا؛ کیونکہ اسحاق یعقوب کا باپ تھا، اور یعقوب  
 یہوداہ کا باپ تھا، جس کی نسل سے داؤد ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”اور خدا کا رسول، جب وہ آئے گا تو کس کی نسل سے ہوگا؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”داؤد کی۔“



لے زبور ۱۱۰: ۲۱

اس پر یسوع نے کہا: "تم اپنے تئیں دھوکا دیتے ہو؛ کیونکہ داؤد روح کے جوش میں اُسے آقا کہتا ہے، جیسا کہ اُس کا قول ہے: خدا نے میرے آقا سے کہا، تو میرے دہنے ہاتھ بیٹھ، جب تک میں تیرے دشمنوں کو تیرے پاؤں کی چوکی نہ کر دوں۔ خدا تیرا عطا بھیجے گا جو تیرے دشمنوں کے درمیان حکمرانی کرے گا، اگر خدا کا رسول، جسے تم مسیح کہتے ہو، داؤد کا بیٹا ہوتا تو داؤد اُسے آقا کیونکر کہتا؟ یقین کرو، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ وعدہ اسمعیل میں تھا، نہ کہ اِصحق میں۔"

۴۴۔ اس پر شاگردوں نے کہا: "اُسے استاد، موسیٰ کی کتاب میں یوں لکھا ہے کہ یہ وعدہ اِصحق میں کیا گیا تھا۔"

لے دیکھو: پیدائش ۲۱

یسوع نے کراہ کر جواب دیا: "ایسا ہی لکھا ہے، مگر موسیٰ نے نہیں لکھا، نہ یسوع نے لکھا، بلکہ ہمارے ربیوں نے، جو خدا سے نہیں ڈرتے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر تم فرشتے جبریل کے الفاظ پر غور کرو تو تم ہمارے نقیبوں اور عالموں کا بغض جان لو گے۔ کیونکہ فرشتے نے کہا: 'ابراہم، ساری دنیا جان لے گی کہ خدا تجھ سے کتنی محبت رکھتا ہے؛ پر دنیا یہ کیونکر جانے کہ تجھے خدا سے کتنی محبت ہے؟ یقیناً یہ ضروری ہے کہ تو خدا کی محبت کے لیے کچھ کر۔' ابراہم نے جواب دیا: 'دیکھو، خدا کا بندہ، جو کچھ خدا کی مرضی ہو کرنے کو تیار ہے۔'

لے نفس و تنق: پیدائش ۲۲

"تب خدا نے ابراہم سے فرمایا: 'اپنا بیٹا، اپنا پہلوٹھا، اسمعیل لے، اور پہاڑ پر اُکرا اُس کی قربانی دے۔' سو اِصحق پہلوٹھا کیونکہ ہوا، کہ جب اِصحق پیدا ہوا تو اسمعیل سات سال کا تھا۔"

تب شاگردوں نے کہا: "ہمارے عالموں کا فریب ظاہر ہے؛ سو ہمیں سچ بات بتا، کیونکہ ہم جانتے ہیں کہ تونڈرا کی طرف سے بھیجا گیا ہے۔"

تب یسوع نے جواب دیا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ شیطان خدا کی شریعت باطل کرنے کی تاک میں رہتا ہے؛ سو اُس نے اپنے پیروؤں، یعنی ریاکاروں اور بدکاروں کے ساتھ — اَوّل الذکر نے فاسد عقیدے اور ثانی الذکر نے ذلیل زندگی کی بدولت — آج تقریباً سب باتیں ایسی آلودہ کر دی ہیں کہ سچائی مشکل سے ملتی ہے۔ وائے ان ریاکاروں



پر کہ اس دنیا کی تعریف ان کے لیے دوزخ میں ذلت اور عذاب بن جائے گی۔

✓ پس میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا کا رسول ایک شان ہے جو تقریباً سب کو، جنہیں خدا نے بنایا ہے، مسرت بخشنے لگا، کیونکہ وہ آراستہ ہے فہم اور صلاح کی روح سے، عقل اور طاقت کی روح سے، خوف اور محبت کی روح سے، دانائی اور اعتدال کی روح سے؛ وہ آراستہ ہے سخاوت اور رحم کی روح سے، انصاف اور تقویٰ کی روح سے، شرافت اور صبر کی روح سے، جو اُسے خدا نے اپنی تمام مخلوقات سے تین گنی زیادہ عطا کی ہیں۔ کیا ہی مبارک ہے وہ وقت جب وہ دنیا میں آئے گا! یقیناً جانو، میں نے اُسے دیکھا ہے اور اُس کی تعظیم کی ہے، جیسے ہرنبی نے اُسے دیکھا ہے؛ کیونکہ اُسی کی روح سے خدا نے انہیں نبوت دی، اور جب میں نے اُسے دیکھا تو میری روح تسکین سے بھر گئی، یہ کہہ کر کڑے لے، خدا تیرے ساتھ ہو اور وہ مجھے اس لائق بنائے کہ میں تیری جوئی کا تسمہ کھول سکوں، کیونکہ یہ پاکر میں ایک بڑا نبی اور خدا کا قدوس ہو جاؤں گا۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا۔

۴۵۔ تب فرشتہ جبریل یسوع کے پاس آیا اور اُس سے اس طرح بات کی کہ

ہم نے بھی اُس کی آواز سنی جس نے کہا: ”اٹھ اور یروشلیم کو جاب!“

چنانچہ یسوع رخصت ہو کر یروشلیم گیا۔ اور سببت کے دن وہ ہیکل میں داخل ہوا اور لوگوں کو تعلیم دینے لگا۔ اس پر لوگ ہیکل کی طرف دوڑے، سح سردار کاہن اور دوسرے کاہنوں کے، جو یسوع کے قریب آکر بولے: ”اے استاد، ہمیں بتایا گیا ہے کہ تو ہماری بدگوئی کرتا ہے، سو خبردار رہ، مبادا تجھ پر کوئی آفت آئے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں ریاکاروں کی بدگوئی کرتا ہوں؛ پس اگر تم ریاکار ہو تو میں تمہارے خلاف بولتا ہوں۔“

انہوں نے جواب میں کہا: ”ریا کار کون ہوتا ہے؟ ہمیں صاف بتا۔“

یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی ایک اچھا کام کرنے تاکہ لوگ اُسے دیکھیں، وہی ریاکار ہے، کیونکہ اُس کا کام دین میں نہیں اترتا جسے لوگ دیکھ نہیں



سکتے، سودہ اُس میں ہر ناپاک خیال اور ہر گندی خواہش چھوڑ جاتا ہے۔ جانتے ہو ریا کار کون ہے؟ وہ جو اپنی زبان سے خدا کی خدمت کرتا ہے مگر اپنے دل سے انسانوں کی خدمت کرتا ہے۔ آہ بد نصیب انسان! کہ مرکروہ اپنا تمام اجر کھودیتا ہے۔ اسی معاملے میں داؤد نبی کہتا ہے: ”شہر یاروں پر بھروسہ نہ کرو، (یہ) انسانوں کی اولاد پر، جن میں نجات نہیں؛ کیونکہ مرنے پر اُن کے خیالات فنا ہو جاتے ہیں، بلکہ موت سے پہلے ہی وہ اپنے تئیں اجر سے محروم پاتے ہیں، کیونکہ جیسا خدا کے نبی ایوب نے کہا: ”انسان ڈھل سکتا ہے تو وہ کبھی ایک حال پر قرار نہیں پکڑتا، سو اگر آج وہ تیری مدد کر رہا ہے تو کل تیری مذمت کرے گا، اور اگر آج وہ تجھے انعام دینے پر آمادہ ہے تو کل تجھے ٹوٹنے پر تیار ہو جائے گا۔ سودا سے ریا کاروں پر، کیونکہ اُن کا اجر باطل ہے۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میں کھڑا ہوں، ریا کار رہن ہے اور بے حرمتی کا مرتکب ہوتا ہے، اس طرح کہ وہ شرع کا استعمال خوشنما کر دکھاتا ہے، اور خدا کی حرمت چراتا ہے، جو ابد تک محمود اور محترم ہے۔“

سورہ زبور ۱۴۶: ۳ و ۴

۲ تہی: ایوب، باب ۲

”میں تم سے مزید کہتا ہوں کہ ریا کار کا ایمان نہیں ہوتا، کیونکہ اگر وہ یقین رکھتا کہ خدا سب کچھ دیکھتا ہے اور خوفناک فیصلے سے بدچلنی کی سزا دے گا تو وہ اپنے دل کو پاک کرتا، جسے وہ گناہ سے پر رکھتا ہے، کیونکہ اُس کا ایمان نہیں ہوتا۔ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ ریا کار ایک قبر کی مانند ہے جو باہر سے سفید، پر اندر گندگی اور مکوڑوں سے بھری ہوتی ہے۔ پس اسے کاہنوا، اگر تم خدا کی خدمت اس لیے کرتے ہو کہ خدا نے تمہیں پیدا کیا اور وہ تم سے خدمت طلب کرتا ہے تو میں تمہارے خلاف نہیں بولتا، کیونکہ تم خدا کے خادم ہو؛ پر اگر تم یہ سب نفع کے لیے کرتے ہو اور یوں ہیکل میں بازار کی طرح خرید و فروخت کرتے ہو، بلا لحاظ اس کے کہ خدا کی ہیکل عبادت کا گھر ہے نہ کہ مالی تجارت کا گھر، تم ڈاگوؤں کی کھوہ بنا دیتے ہو؛ اگر تم یہ سب انسانوں کے خوش کرنے کے لیے کرتے ہو، اور خدا کو اپنے دماغ سے نکال چکے ہو؛ تب میں تمہارے خلاف چکار کر کہتا ہوں کہ تم شیطان کی اولاد ہو، نہ کہ ابراہیم کی، جس نے خدا کی محبت میں اپنے باپ کا گھر چھوڑ دیا،

۲ تہی: باب ۲، ۲

۲ تہی: یوحنا ۱۶

۲ تہی: متی ۱۳ اور مشد

۲ تہی: یوحنا ۲۴ تا ۲۸ و مشد



اور اپنے بیٹے کو ذبح کرنے پر تیار ہو گیا۔ واسے تم پر، کاہنوں اور عالمو، اگر تم ایسے ہو، کیونکہ خدائے تم سے کہانت چھین لے گا۔“

۱۷ دیکھو: متی ۲۳ تا ۴۱ و ۴۲

۴۴ یسوع پھر گویا ہوا اور بولا: ”میں اٹھارے اگے ایک مثال رکھتا ہوں۔ ایک مکان میں تھا جس نے ایک تانکستان لگایا اور اُس کی باڑھ بنائی کہ جانوروں سے پامال نہ ہو۔ اور اُس کے بیچ میں اُس نے شراب کے لیے بھٹی بنائی اور پھر باغبانوں کو ٹھیکے پر دے دیا۔ اُس کے بعد جب شراب جمع کرنے کا وقت آیا تو اُس نے اپنے نوکر بھیجے، جنہیں باغبانوں نے دیکھا تو کچھ کو سنگسار کیا اور کچھ کو جلا دیا، اور اوروں کو چھری سے پھاڑ ڈالا۔ اور ایسا انھوں نے کئی بار کیا۔ بتاؤ، تانکستان کا مالک باغبانوں سے کیا سلوک کرے گا؟“

ہر ایک نے جواب دیا: ”وہ انہیں بُری طرح ہلاک کرے گا، اور اپنا تانکستان دوسرے باغبانوں کو دے دے گا۔“

پس یسوع نے کہا: ”تم جانتے نہیں کہ تانکستان اسرائیل کا گھر تھا ہے، اور باغبان یہودہ اور یروشلم کے لوگ ہیں؟ واسے تم پر، کیونکہ خدائے تم پر غضب ناک ہے کہ تم نے خدا کے بیوں کو قتل کر ڈالا، یہاں تک کہ آخری اب کے وقت میں خدا کے مُقتدسوں کو کوئی ذبح کرنے والا بھی نہ ملتا تھا۔“

اور جب وہ یہ کہہ چکا تو سردار کاہنوں نے اُسے پکڑنا چاہا، مگر وہ عام لوگوں سے ڈرتے تھے، جو اُس کی تحسین کرتے تھے۔

۱۷ متی: ۲۶

۱۷ دیکھو: لوقا ۱۰ تا ۱۶

تب یسوع نے ایک عورت کو دیکھ کر، جس کا سر پیدائش کے وقت سے زمین کی طرف جھکا رہتا تھا، کہا: ”اے عورت، خدا کے نام سے اپنا سر اٹھا، تاکہ یہ جان لیں کہ میں حق کہتا ہوں، اور یہ کہ اُس کی مرضی ہے کہ میں اس کا اعلان کروں۔“

تب وہ عورت خدا کی تعجیب کرتی ہوئی پوری جان سے سیدھی اٹھ کھڑی ہوئی۔ سردار کاہن چچ اٹھا: ”یہ شخص خدا کا بھیجا ہوا نہیں، کہ یہ سببت کا لحاظ نہیں کرتا، کیونکہ اس نے آج ایک اپاہج کو شفا دی ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”بھلا بتاؤ، کیا سببت کے دن بات کرنا اور دوسروں کی



نجات کے لیے دُعا کرنا جائز نہیں ہے؟ اور تم میں سے کون ہے کہ اگر سبت کو اُس کا گدھا یا بیل کھائی میں گر پڑے تو وہ اُس کو اُس میں سے سبت کے دن نہ نکال لے؟ یقیناً کوئی نہیں۔ پس کیا میں اسرائیل کی ایک بیٹی کو صحت دے کر سبت توڑنے کا مرتکب ٹھہروں گا؟ یقیناً یہیں تیری ریاکاری ظاہر ہو گئی! آہ، کتنے ہیں جو دوسروں کی آنکھ میں نہکا چھینے سے ڈرتے ہیں، حالانکہ اُن کا اپنا سر کاٹنے کو شہتیر تیار ہے! آہ کتنے ہیں جو چوٹی سے ڈرتے ہیں پر ہاتھی کی پروا نہیں کرتے!“

لے رہی کسی قدر مبہم ہے،  
تق: متی ب ۴ وہ

اور یہ کہہ کر وہ ہمیکل سے نکل آیا، پر کاہن غصے کے مارے باہم پیچ و تاب کھانے لگے، کیونکہ وہ اُسے پکڑ کر اُس پر اپنی من مانی نہ کر سکے، جس طرح اُن کے باپوں نے خدا کے مقدسوں کے ساتھ کیا تھا۔

۴۷۔ یسوع اپنے منصب نبوت کے دوسرے سال یروشلیم سے رخصت ہو کر ناتین کو گیا۔ سوجب وہ شہر کے پھاٹک کے نزدیک پہنچا تو لوگ ایک یوہ کے اکلوتے بیٹے کو قبرستان لیے جاتے تھے، جس پر ہر ایک رو رہا تھا۔ سوجب یسوع آپہنچا تو لوگ جان گئے کہ گلیل کا نبی یسوع آگیا، اور وہ اُس مُردے کے لیے اُس کی منت کرنے لگے کہ وہ نبی ہونے کے باعث اُسے اٹھا کھڑا کرے، اور اُس کے شاگردوں نے بھی منت کی۔ تب یسوع بڑھت ڈرا، اور خدا کی طرف رجوع کر کے بولا: ”اے خداوند، مجھے دُنیا سے اٹھالے، کیونکہ دُنیا پاگل ہے، اور یہ مجھے خدا ہی کہا چاہتے ہیں!“ اور یہ کہہ کر وہ رویا۔

لے دیکھو: روقا ب ۱۶ تا ۱۷

تب فرشتہ جبریل آیا اور بولا: ”اے یسوع، ڈر مت، کیونکہ خدا نے تجھے ہر روگ پر اختیار عطا کیا ہے، یہاں تک کہ تو خدا کے نام سے جس بات کا حکم دے گا وہ پوری ہو گی۔“ اس پر یسوع نے آہ بھری اور کہا: ”تیری مرضی پوری ہو، خداوند خدا اے قادر و رحیم!“ اور یہ کہہ کر وہ مُردے کی ماں کے پاس گیا اور شفقت کے ساتھ اُس سے کہا: ”عورت، رومت!“ اور مُردے کا ہاتھ پکڑ کر اُس نے کہا: ”اے جوان، میں تجھ سے کہتا ہوں، خدا کے نام سے چنگا اٹھ کھڑا ہو!“

تب وہ لڑکا جی اٹھا، جس پر سب خوفزدہ ہو کر کہنے لگے: ”خدا نے ہمارے درمیان



ایک بڑا نبی اُٹھایا ہے، اور وہ اپنی قوم سے ملا ہے۔“

۴۸۔ اُن دنوں رومیوں کی فوج یہودیہ میں تھی، کہ ہمارا وطن ہمارے باپ دادوں کے گناہوں کی بدولت اُن کا ملک تھا۔ اُن رومیوں کا دستور تھا کہ جو بھی عام لوگوں کے فائدے کی کوئی نئی بات کرتا اُسے خدا کہتے اور اُسے پوجتے۔ پس اُن سپاہیوں میں سے کچھ جو ناتین میں تھے، کبھی ایک کو کبھی دوسرے کو علامت کرنے لگے کہ: ”مٹھارے خداؤں میں سے ایک مٹھارے پاس آیا ہے، اور تم اُس کا چرچا نہیں کرتے۔ اگر ہمارا کوئی خدا ہمارے پاس آتا تو ہم اپنا سب کچھ اُسے دے ڈالتے۔ اور دیکھو، ہم اپنے خداؤں سے کتنا ڈرتے ہیں کہ اُن کی موتیوں کو اپنے مال کا بہترین حصہ دے دیتے ہیں۔“ اس طرح کی باتوں سے شیطان نے ایسا اُکسایا کہ اُس نے ناتین کے لوگوں میں بڑا فتنہ کھڑا کر دیا۔ پر یسوع ناتین میں بالکل نہ ٹھہرا، بلکہ کفر سخوم جانے کو مڑ گیا۔ ناتین میں اتنا اختلاف ہوا کہ کچھ نے کہا: ”وہ ہمارا خدا ہے جو ہم سے ملنے آیا؛ اور وہ نے کہا: خدا تو غیب ہے، اُسے کسی نے نہیں دیکھا، اُس کے خادم موتی نے بھی نہیں؛ پس وہ خدا نہیں بلکہ اُس کا بیٹا ہے۔“ کچھ اور نے کہا: ”وہ نہ خدا ہے نہ خدا کا بیٹا، کیونکہ خدا کا جسم نہیں کہ اُس کے اولاد ہو؛ پر وہ خدا کا ایک بڑا نبی ہے۔“

اور شیطان نے ایسا درغلایا کہ یسوع کے منصب نبوت کے تیسرے سال ہماری قوم پر اُس کی بدولت بڑی تباہی اُٹھا چاہتی تھی۔

یسوع کفر سخوم میں گیا؛ جس پر وہاں کے باسیوں نے جب اُسے پہچانا تو اپنے جتنے مریض تھے سب کو جمع کر کے اُس مکان کے برآمدے کے آگے لا بیٹھایا جس میں یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ مقیم تھا۔ اور یسوع کو باہر بلا کر اُن کی صحت کے لیے منت کرنے لگے۔ تب یسوع نے یہ کہہ کر اُن میں سے ہر ایک پر اپنے ہاتھ رکھے کہ: ”اسرائیل کے خدا، اپنے پاک نام سے اس بیمار کو شفا عطا کر؛“ جس پر ہر ایک صحت پاب ہو گیا۔

سبت کے دن یسوع عبادت خانے میں داخل ہوا، اور اُس کی تقریر سننے نام لوگ اُدھر دوڑے آئے۔

۴۹۔ اُس دن نقیبہ نے داؤد کا وہ مزبور پڑھا جس میں داؤد کہتا ہے: ”جب مجھے

لے دیکھو: رفس: باب ۲۲ تا ۲۴  
ومثلہ

۲: ۷۵، ۷۶



موقع ملے گا تو میں راستی سے عدالت کروں گا۔" تب، انبیاء کی تلاوت ہو چکنے کے بعد یسوع اٹھا، اور اپنے ہاتھوں سے خاموشی کا اشارہ کیا، اور اپنا منہ کھول کر اس طرح کہنے لگا: "بھائیو! تم نے ہمارے باپ داؤد نبی کی کہی ہوئی بات سنی، کہ جب اُسے موقع ملے گا وہ راستی سے عدالت کرے گا۔ میں تمہیں سچ بتاتا ہوں کہ بہت سے حکم لگاتے ہیں، پر اپنے اس حکم میں صرف اس سبب سے خطا کرتے ہیں کہ وہ اُس پر حکم لگاتے ہیں جو اُن کے حسب مرضی نہیں، اور جو اُن کے حسب مرضی ہو اُس پر وہ وقت سے پہلے حکم لگاتے ہیں۔ اسی لیے ہمارے باپوں کا خدا ہم سے اپنے نبی داؤد کی زبانی پکار کر کہتا ہے کہ: راستی سے حکم لگاؤ، اُسے انسانوں کے بچو، سو بد نصیب ہیں وہ جو سڑک کے موڑوں پر بیٹھ جاتے ہیں، اور اس کے سوا کچھ نہیں کرتے کہ گزرنے والوں پر یہ کہہ کر حکم لگائیں کہ: وہ حسین ہے، یہ بد صورت ہے، وہ اچھا ہے، یہ بُرا ہے۔ دانتے اُن پر کہ وہ خدا کے ہاتھ سے اُس کے فیصلے کا عصا خود لے لیتے ہیں، جو کہتا ہے: میں ہی گواہ اور قاضی ہوں، اور میں اپنی بزرگی کسی کو نہ دوں گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہ اُس چیز کی گواہی دیتے ہیں جو اُنھوں نے نہ دیکھی نہ فی الواقع سنی، اور قاضی مقرر ہوئے بغیر فیصلے کرتے ہیں۔ پس یہ زمین پر خدا کی آنکھوں کے آگے قابل نفرت ہیں، جو ان پر آخری دن ہولناک فیصلہ کرے گا۔ دانتے تم پر، دانتے تم پر، جو بُرائی کی تعریف کرتے اور بدی کو نیکی کہتے ہو، کیونکہ تم خدا کو خطا وار ٹھیراتے ہو، جو بھلائی کا خالق ہے، اور شیطان کو نیکی قرار دیتے ہو جو تمام بدی کی جڑ ہے، سو چو، تمہیں کیا سزا ملے گی، اور یہ کہ خدا کے فیصلے میں پڑنا خوفناک ہے جو تب اُن پر آئے گا جو روپے کے بدلے شرریوں کو بے قصور ٹھیراتے ہیں اور مہتمبوں اور بیواؤں کے معاملے کا فیصلہ نہیں کرتے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ شیاطین بھی ایسوں کے خلاف فیصلے پر کانپ اٹھیں گے، اتنا ہولناک وہ ہوگا۔ تو، اُسے انسان، جو قاضی بنایا گیا ہے، کسی بات کا لحاظ نہ کر، نہ رشتہ داروں کا نہ دوستوں کا، نہ عزت کا نہ نفع کا، بلکہ خدا کے خوف سے صرف سچائی پر پوری طرح نظر رکھ، جسے تو سخت ترین کوشش سے تلاش کرتا، کیونکہ یہ تجھے خدا کی عدالت میں محفوظ رکھے گا۔ پر میں تجھے خبردار کرتا

لے زبور (۹)

لے یسعیاہ ۲۰

لے تن یسعیاہ ۲۳



ہوں کہ جو رحم کے بغیر فیصلہ کرتا ہے اُس کا فیصلہ رحم کے بغیر ہوگا۔

۵۰۔ • بتا، اے انسان، تُو جو دوسروں کی غیب جوئی کرتا ہے، کیا تُو نہیں جانتا کہ

تمام انسانوں کی اصل ایک ہی مٹی سے ہے؟ کیا تُو نہیں جانتا کہ کوئی نیک نہیں سوائے اکیلے

خدا کے ہے؟ پس ہر انسان جھوٹا اور گناہ گار ہے۔ یقین کر، اے انسان، کہ اگر تُو کسی تصور پر دوسروں کو

سزا دیتا ہے تو تیرا اپنا دل سزا پانے کے لائق ہے۔ آہ، کتنا خطرناک ہے قاضی بننا! آہ، اپنے

غلط فیصلے کے باعث کتنے برباد ہوئے! شیطان نے بشر کو اپنے سے حقیر تر بنانچا، تُو اُس نے خدا

اپنے خالق، سے بناوت کی؟ جس کے باعث وہ شقی ہوا، جس کا علم مجھے اُس سے گفتگو کر کے

ہوا۔ ہمارے پہلے والدین نے شیطان کی گفتگو کو اچھا جانچا، سو وہ بہشت سے نکال پھینکے

گئے، اور اُن کی ساری نسل مجرم ٹھہری۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، خدا سے زندہ کی قسم، جس

کے حضور میں کھڑا ہوں، غلط فیصلہ تمام گناہوں کا باپ ہے۔ کیونکہ کوئی بلا ارادہ گناہ نہیں

کرتا، اور کوئی اُس کا ارادہ نہیں کرتا جسے وہ نہیں جانتا۔ پس افسوس ہے گناہ گار پر جو اپنے

فیصلے سے گناہ کو معقول اور بھلائی کو نامعقول ٹھہراتا ہے۔ یقیناً وہ ناقابلِ برداشت سزا

بھگتے گا جو خدا دنیا کی عدالت کرنے آئے گا۔ آہ، غلط فیصلے کے باعث کتنے ہلاک ہوئے

اور کتنے ہلاکت کے قریب آ پہنچے! فرعون نے موسیٰ اور اسرائیل کے لوگوں کو ناپسندیدہ

جانچا۔ سادل نے داؤد کو موت کا سزاوار ٹھہرایا۔ انجی اب نے ایلہا پر حکم لگایا، سو کہ نضر

نے اُن تین بچوں پر، جو اُن کے جھوٹے خداؤں کی پرستش نہیں کرتے تھے۔ اُن دہ بزرگوں

نے سوئے پر حکم لگایا، اور تمام بُت پرست امیروں نے نبیوں پر حکم لگایا۔ آہ، خدا کا فیصلہ

ہولناک ہے! قاضی ہلاک ہوتا ہے اور ملزم بچا لیا جاتا ہے۔ اور اے انسان، ایسا کس

لیے؟ اگر اس لیے نہیں کہ وہ بے دھڑک بے گناہوں پر حکم لگا دیتے ہیں؟ پھر کتنے نیک،

غلط فیصلے کے باعث ہلاکت تک آ پہنچے، یہ ظاہر ہے یوسف کے بھائیوں سے، جنہوں

نے اُسے مصریوں کے ہاتھ بیچ ڈالا، اور ہارون اور موسیٰ کی بہن مریم سے، جنہوں نے اپنے

بھائی پر حکم لگایا۔ ایوب کے تین دوستوں نے خدا کے بے گناہ دوست ایوب پر حکم لگایا۔

داؤد نے مغیبرست اور اوریہا پر حکم لگایا۔ خورس نے دانی ایل پر حکم لگایا کہ شیروں کی

۱۷۔ تَق: رومیوں بے، او باعد

۱۸۔ تَق: توتا بے ۱۹

۱۹۔ تَق: رومیوں بے ۲۰

۲۰۔ تَق: نزد بے ۲۱

۲۱۔ ۱۔ سویل بے ۲۲

۲۲۔ ۱۔ سلاطین بے ۲۳

۲۳۔ دانی ایل بے ۲۴

۲۴۔ پیدا شد بے ۲۵

۲۵۔ تَق: تَق بے، او باعد

۲۶۔ ایوب بے

۲۷۔ ۲۔ سویل بے ۲۸

۲۸۔ تَق: ۲۔ سویل بے ۲۹

۲۹۔ تَق: دانی ایل بے ۳۰



لے متی ب ۱

خُوراک بنے؛ اور بہت سے اور بھی جو اسی باعثِ ہلاکت کے قریب اُن لگے تھے۔ پس میں  
تُم سے کہتا ہوں؛ عدالت نہ کرو، تُم پر بھی عدالت نہ ہوگی۔“

اور تب یسوع نے جب تقریر ختم کی تو بہتوں نے اُسی وقت اپنے گناہوں پر ماتم  
کرنے ہوئے توبہ کی طرف رجوع کیا، اور وہ سب کچھ چھوڑ کر اُس کے ساتھ چلنے پر آمادہ ہو  
گئے۔ پر یسوع نے کہا؛ ”اپنے گھروں میں رہو، اور گناہ ترک کر دو اور خُوت کے ساتھ خُدا کی  
خِدمت کرو، تو تُم سچا لیے جاؤ گے؛ کیونکہ میں خِدمت لینے نہیں آیا بلکہ خِدمت کرنے کے لیے،  
اور یہ کہہ کر وہ عبادت خانے اور شہر سے نکل گیا، اور دُعا کرنے صُحرا میں چلا گیا، کیونکہ وہ  
تنہائی بہت پسند کرتا تھا۔“

لے متی: متی ب ۲۸

۱۵۔ جب وہ خُداوند سے دُعا کر چکا تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آئے اور کہنے  
لگے؛ ”اے اُستاد، دو باتیں ہمیں معلوم ہو جائیں؛ ایک یہ کہ تُو نے شیطان سے کس طرح بات  
کی، جو، بقول تیرے، بہر حال شقی ہے؛ دوسری یہ کہ عدالت کے دن خُدا حساب کرنے کیوں  
کر آئے گا۔“

یسوع نے جواب دیا؛ ”میں تُم سے سچ کہتا ہوں، مجھے شیطان پر اُس کا زوال جان کر  
ترس آیا، اور مجھے نوح انسان پر ترس آیا جسے وہ گناہ پر درغلتا ہے۔ اس لیے میں نے اپنے  
خُدا کے حضور عبادت کی اور روزے رکھے، جس نے اپنے فرشتے جبرائیل کی معرفت مجھ سے  
کلام کیا؛ ”تُو کیا چاہتا ہے، اے یسوع، اور تیری کیا التجا ہے؟“ میں نے جواب دیا؛ ”خُداوند  
تُو جانتا ہے کہ شیطان کس بدی کا سبب ہے، اور یہ کہ اُس کے درغلانے سے بہترے ہلاک ہوتے  
ہیں؛ خُداوند، وہ تیری مخلوق ہے، جسے تُو نے پیدا کیا؛ سو، خُداوند، اُس پر رحم کر۔“  
”خُدا نے جواب دیا؛ ”یسوع، دیکھ، میں اُسے معاف کر دوں گا۔ اُس سے بس  
اتنا کہلوادے؛“ ”خُداوند، میرے خُدا، میں نے گناہ کیا، مجھ پر رحم فرما۔“ اور میں اُسے معاف  
کر دوں گا اور اُسے اُس کے پہلے حال پر لے آؤں گا؛

”میں بہت خوش ہوا“ یسوع نے کہا ”جب میں نے یہ سنا، اور یقین کر لیا کہ میں  
نے یہ صلح کرا دی۔ پس میں نے شیطان کو بلایا، جو یہ کہتا ہوا آیا؛ ”اے یسوع میں تیرے



یہ کیا کر دے؟

”میں نے جواب دیا: تو اپنے لیے کر، اے شیطان، کیونکہ مجھے تیری خدمت پسند نہیں، بلکہ تیرے ہی بھلے کے لیے میں نے تجھے بلایا ہے۔“

”شیطان نے جواب دیا: تجھے میری خدمت درکار نہیں، نہ تجھے تیسری؛ کیونکہ میں تجھ سے افضل ہوں، پس تو میری خدمت کرنے کے لائق نہیں۔“ — تو جو مٹی ہے جب کہ میں روح ہوں۔“

”دیہ بات چھوڑ، میں نے کہا، اور بتا، کیا یہ بہتر نہ ہو کہ تو اپنے پہلے سُن اور اپنی پہلی حیثیت پر لوٹ آئے۔ یہ جان لے کہ عدالت کے دن فرشتہ میکائیل تجھے خدا کی تلوار سے ایک لاکھ بار مارے گا، اور ہر وار تجھے دس جہنموں کی آذیت دے گا۔“

”شیطان نے جواب دیا: اُس دن دیکھا جائے گا کہ کس سے کیا بن پڑتا ہے؛ یقیناً میرے طرف دار بہت سے فرشتے اور قوی ترین بُت پرست ہیں، جو خدا کو پریشان کر دیں گے، اور وہ جان لے گا کہ اُس نے ایک حقیر مٹی (کے ٹکڑے) کی خاطر مجھے دُور کر کے کتنی بڑی غلطی کی۔“

”تب میں نے کہا: اے شیطان، تو ذہن کا بودا ہے، اور نہیں جانتا کہ تو کیا کہہ رہا ہے۔“

”تب شیطان نے تمسخر سے سر ہل کر کہا: ”خیر، آؤ، میرے اور خدا کے درمیان صلح ہو جائے، سو، اے یسوع، تو کیا کہتا ہے کہ کیا جائے، کیونکہ تو تو ذہن کا کامل ہے۔“

”میں نے جواب دیا: صرف دو کلمے کہنے ہیں۔“

”شیطان نے جواب میں کہا: ”کون سے کلمے؟“

”میں نے جواب دیا: یہ: میں نے گناہ کیا؛ مجھ پر رحم کر۔“

”شیطان نے تب کہا: ”ہاں، میں شوق سے صلح کروں گا اگر یہ کلمے خدا مجھ سے کہے۔“

”چل مجھ سے دُور ہو، میں نے کہا، اے ملعون، کہ تو تمام ظلم اور گناہ کا موجد ہے۔“

لے ساخت بُہم



پر خدا عادل اور ہر گناہ سے پاک ہے :

”شیطان چھینٹا ہوا رخصت ہوا اور بولا : ایسا نہیں ہے، اے یسوع، بلکہ تو خدا

کو خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولتا ہے :

”اب سوچو : یسوع نے کہا، ”وہ رحم کیونکر پاتے۔“

انہوں نے جواب دیا : ”ہر گز نہیں، آقا، کیونکہ وہ سخت دل ہے۔ اب ہمیں

خدا کی عدالت کی بابت بتا۔“

۵۲۔ ”خدا کا روزِ عدالت ایسا خوفناک ہوگا کہ، میں تم سے سچ کہتا ہوں، مجرم

اپنے خلاف خدا کو غضب میں بولنا سننے کی نسبت دس جہنم بآسانی قبول کر لیں گے۔ ان

کے خلاف تمام مخلوق اشیاء گواہ ہوں گی۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ نہ صرف مجرم

ڈریں گے بلکہ دل اور خدا کے برگزیدہ بھی، یہاں تک کہ ابراہام کو اپنی راست بازی پر

بھروسہ نہ ہوگا، اور ایوب کو اپنی بے گناہی پر اعتماد نہ ہوگا۔ اور میں کیا کہوں، خدا کا

رسول بھی خوفزدہ ہوگا، کیونکہ خدا اپنا جلال ظاہر کرنے کے لیے اپنے رسول کا حافظہ

محو کر دے گا، یہاں تک کہ اُسے یاد نہ رہے گا کہ خدا نے اُسے سب چیزیں عطا کی ہیں۔

میں تم سے سچ کہتا ہوں، دل کی بات بتاؤں، میں کانپتا ہوں، کیونکہ دنیا مجھے خدا کہے گی،

اور اس کے لیے مجھے جواب دہی کرنا ہوگی۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری

روح قائم ہے، میں ایک فانی بشر ہوں، جیسے اور انسان ہیں، کیونکہ اگرچہ خدا نے مجھے

اسرائیل کے گھرانے پر معذوروں کی صحت اور گناہ گاروں کی اصلاح کے لیے نبی بنایا ہے،

میں خدا کا بندہ ہوں، اور تم اس کے گواہ ہو کہ کس طرح میں ان شریر لوگوں کے خلاف

بولتا ہوں جو میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد شیطان کے اثر سے میری انجیل کی

سچائی باطل کر دیں گے۔ پر میں خاتنے کے قریب پھر آؤں گا، اور میرے ساتھ حنوک اور ایلیاہ

آئیں گے، اور ہم شریریوں کے خلاف گواہی دیں گے جن کا خاتمہ لعنتی ہوگا۔“

اور یہ بات کہہ کر یسوع نے آنسو بہائے، جس پر اُس کے شاگرد چلا کر روئے۔ اور

آوازیں اُٹھتی کر کے کہا : ”معاف کر، اے خداوندِ خدا، اور اپنے معصوم بندے پر رحم کر۔“



یسوع نے جواب میں کہا: "آمین، آمین۔"

لے تے: متی ۲۶ تا ۳۱

۵۴۔ "وہ دن آنے سے پہلے" یسوع نے کہا "دنیا پر بڑی تباہی آئے گی، کہ جنگ ہوگی، ایسی سفاک اور بے رحم کہ، لوگوں کی جتنی بندی کے باعث باپ بیٹے کو قتل کرے گا اور بیٹا باپ کو قتل کرے گا۔ جس سے شہر نیست ہو جائیں گے اور ملک ویران ہو جائے گا۔ وہاں ایسی آتیں آئیں گی کہ مردوں کو دفنانے لے جانے والا کوئی نہ ملے گا۔ سو وہ حیوانوں کی خوراک بننے چھوڑ دیئے جائیں گے۔ جو زمین پر چر رہے ہیں گے ان پر خدا ایسا قحط لائے گا کہ روٹی سونے سے قیمتی ہو جائے گی، اور وہ ہر طرح کی ناپاک چیزیں کھائیں گے۔ آہ، وہ بد نصیب زمانہ، جب بمشکل کوئی پرکتے سنا جائے گا: میں نے گناہ کیا: اے خدا، مجھ پر رحم کر، بلکہ مہیب آوازوں سے وہ اُس کے خلاف کفر بکس گے جو اب تک محمود اور مبارک ہے۔ اس کے بعد پندرہ دن تک، جوں جوں وہ دن قریب آئے گا، زمین کے باسیوں پر ہر روز ایک ہولناک نشانی آئے گی۔ پہلے دن سورج اپنی راہ پر بے نور، بلکہ کپڑے کے رنگ جیسا سیاہ ہو کر چلے گا، اور اس طرح کرے گا جیسے قریب مرگ بیٹے کے لیے باپ کراہتا ہے۔ دوسرے دن چاند خون بن جائے گا، اور زمین پر خون شبنم کی طرح گرے گا۔ تیسرے دن ستارے دشمن فوجوں کی طرح آپس میں لڑتے معلوم ہوں گے۔ چوتھے دن پتھر اور چٹانیں سفاک دشمنوں کی طرح آپس میں ٹکرائیں گی۔ پانچویں دن ہر لپدا اور بوٹی لہو روئے گی۔ چھٹے دن سمندر اپنی جگہ چھوڑے بغیر اٹھ کر ڈیڑھ سو یا تھوڑا سا اُچھا ہو جائے گا، اور سارا دن دیوار کی طرح کھڑا رہے گا۔ ساتویں دن، اس کے برخلاف، وہ اتنا نیچے اتر جائے گا کہ بمشکل دکھائی دے گا۔ آٹھویں دن پرندے اور زمین اور پانی کے جانور باہم سمٹ کر جمع ہو جائیں گے اور دھاڑیں اور چیخیں ماریں گے۔ نویں دن اونوں کا طوفان آئے گا، اتنا ہولناک اور ایسی تباہی لائے گا کہ جانداروں میں مشکل سے دسواں حصہ بچے گا۔ دسویں دن ایسی خوفناک کڑک اور گرج ہوگی کہ ایک تہائی پہاڑ ٹوٹ کر ٹھس جائیں گے۔ گیارہویں دن ہر دریا اٹا جا رہی ہوگا، اور اُس میں پانی نہیں، خون بہے گا۔ بارہویں دن ہر مخلوق شے کراہے اور چیخے گی۔ تیرہویں دن آسمان کا فذ کی طرح



پیسٹ دیا جائے گا، اور اُس سے ایسی آگ بر سے گی کہ ہر جاندار شے مر جائے گی۔ چودھویں دن ایسا ہولناک زلزلہ آئے گا کہ پہاڑوں کی چوٹیاں ہوا میں پرندوں کی طرح اُٹین گی، اور ساری زمین چٹیل میدان بن جائے گی۔ پندرہویں دن مقدس فرشتے مر جائیں گے، اور صرف خدا زندہ رہ جائے گا، جس کی حمد اور تعجید ہو۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے اپنے منہ پر دو ہتھ مارا، اور پھر زمین پر سر دے پڑا۔ پھر سر اٹھا کر اُس نے کہا: ”معاون ہو ہر وہ جو میرے کلام میں یہ داخل کرے کہ میں خدا کا بیٹا ہوں۔“ ان الفاظ پر شاگرد مردوں کی طرح زمین پر گر پڑے، جس پر یسوع نے انہیں یہ کہہ کر اٹھایا: ”ہمیں اب خدا سے ڈرنا چاہیے، اگر ہم اُس دن ڈرنا نہیں چاہتے۔“

۵۴۔ ”جب یہ نشانیاں ہو چکیں گی تو دنیا پر چالیس سال تاریکی چھائی رہے گی، جب تنہا خدا زندہ ہوگا، جو ابد تک محمود اور مجید ہو۔ جب یہ چالیس سال گزر جائیں گے تو خدا اپنے رسول کو زندہ کرے گا، جو پھر سورج کی طرح، مگر ہزار سورجوں جیسا تابندہ، اُٹھے گا۔ وہ بیٹھ جائے گا مگر بات نہ کرے گا، کیونکہ وہ گویا بے خود سا ہوگا۔ پھر خدا اپنے چاروں برگزیدہ فرشتے اُٹھائے گا، جو خدا کے رسول کو تلاش کریں گے، اور اُسے پا کر اُس جگہ کے چار اطراف پر اُس کی نگہبانی کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس کے بعد خدا تمام فرشتوں کو جلائے گا، جو خدا کے رسول کے گرد ٹھانوں کی طرح چکر لگاتے آئیں گے۔ اس کے بعد خدا اپنے تمام نبیوں کو زندگی بخشے گا، جو آدم کے پیچھے ایک ایک کر کے خدا کے رسول کا ہاتھ آکر چڑھیں گے، اور اپنے تئیں اُس کی پناہ میں سونپ دیں گے۔ پھر خدا تمام برگزیدوں کو زندہ کرے گا، جو پکار اُٹھیں گے: اے محمد، ہمارا خیال رکھو، اُن کی پکاروں پر خدا کے رسول کا رحم جاگ اُٹھے گا، اور وہ اُن کی نجات پر اندیشہ مند ہو کر سوچے گا کہ وہ کیا کرے۔ پھر خدا ہر مخلوق شے کو زندگی دے گا، اور وہ اپنے سابق وجود پر لوٹ آئیں گی، پر، ساتھ ہی، ہر ایک کو بولنے کی طاقت بھی ہوگی۔ پھر خدا تمام مجرموں کو زندہ کرے گا، جن کے اُٹھتے ہی، اُن کی بدستینی کے باعث خدا کے تمام مخلوق ڈر جائیں گے،

۱۔ ”یہ شہد کی مکھیوں“



اور پکار اٹھیں گے: ہمیں اپنے رحم سے محروم نہ کرنا، اے خداوند ہمارے خدا! اس کے بعد خدا شیطان کو جلا اٹھائے گا، جس کے نظریے پر اس کی مہیب شکل سے ڈر کے مارے ہر مخلوق مردے کی مانند ہو جائے گا۔ خدا کرے "یسوع" نے کہا، "کہ میں اس عفریت کو اس دن نہ دیکھنے پاؤں۔ صرف خدا کا رسول ایسی شکلوں سے خوف نہ کھائے گا، کیونکہ وہ صرف خدا سے ڈرے گا۔"

لے تن: ۱- کرنتھیوں ۱۵: ۵۲

"تب وہ فرشتہ جس کے زینے کی آواز پر سب جی اٹھیں گے، اپنا زینہ سینگا پہر جائے گا، جس میں کہے گا: اے مخلوق، حساب دینے آؤ، کیونکہ تمہارا خالق تم سے حساب لینا چاہتا ہے۔ تب آسمان کے بچوں بیچ، وادی ہوسنط کے اوپر، ایک جگہ گاتا تخت نمودار ہو گا، جس کے اوپر ایک سفید بادل چھایا ہو گا، جس پر فرشتے پکار اٹھیں گے: مبارک ہو تو، ہمارے خدا، جس نے ہمیں پیدا کیا، اور ہمیں شیطان کے زوال سے بچایا۔ تب خدا کا رسول ڈسے گا، کیونکہ وہ دیکھے گا کہ کسی نے خدا سے جیسی چاہیے تھی ویسی محبت نہیں کی۔ کیونکہ جو سنے گا ایک سکتے لینا چاہے اس کے پاس ساٹھ پیسے مزدور ہوں۔ سو اگر اس کے پاس ایک ہی پیسہ ہو تو وہ اس کا مبادلہ نہیں کر سکتا۔ پر اگر خدا کا رسول بھی ڈسے گا تو بدکاروں کا کیا حال ہو گا جو شرارت سے بھرے ہوئے ہیں؟

لے تن: یوہا ۱: ۱۲

لے مکاشفہ ۱: ۱۱

۵۵۔ "خدا کا رسول تمام نبیوں کو جمع کرنے جائے گا، جن سے وہ منت کرے گا کہ اس کے ساتھ چل کر اہل ایمان کے لیے خدا سے دعا کریں۔ اور ہر ایک خوف کے مارے غدر کرے گا، خدا سے زندہ کی قسم، میں بھی وہاں نہ جاؤں گا، کیونکہ مجھے معلوم ہے جو معلوم ہے۔ تب خدا یہ دیکھ کر اپنے رسول کو یاد دلائے گا کہ اس نے اس کی محبت میں سب چیزیں پیدا کیں، سوئیوں اس کا ڈر جاتا رہے گا، اور وہ تخت کے پاس محبت اور ادب سے جائے گا، جب کہ فرشتے گاتے ہوں گے: مبارک ہو تیرا پاک نام، اے خدا، ہمارے خدا!"

یہ وہ

۶۔ اور جب وہ تخت کے قریب پہنچے گا تو خدا اپنے رسول سے (اپنا ذہن) کھولے گا، جیسے ایک دوست دوست سے، جب وہ بہت مدت سے بیٹے ہوں۔ بولنے



میں پہلے خدا کا رسول کرے گا، جو کہے گا: 'میں تیری پرستش اور تجھ سے محبت کرتا ہوں'، اُسے میرے خدا، اور اپنے سارے دل اور جان سے تیرا شکر ادا کرتا ہوں کہ تُو نے مجھے پیدا فرمایا کہ تیرا خادم بنوں، اور میری محبت میں سب کچھ بنایا، تاکہ میں تجھ سے سب چیزوں کی خاطر اور سب چیزوں میں اور سب چیزوں سے بڑھ کر محبت کروں؛ سو، اُسے میرے خدا، اپنے تمام مخلوقوں کو اپنی حمد کرنے دے؛ تب خدا کی تمام پیدا کی ہوئی چیزیں کہیں گی: 'ہم تیرا شکر ادا کرتے ہیں، خداوند، اور تیرے پاک نام کی تقدیس کرتے ہیں'۔ 'میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تب شیاطین اور مجرم مع ابلیس کے اتنا روئیں گے کہ اُن میں سے ایک کی آنکھوں سے دریائے یردن سے بھی زیادہ پانی بہے گا۔ تُو بھی وہ خدا کو نہ دیکھ پائیں گے۔

"اور خدا اپنے رسول سے کلام کرے گا کہ: 'تیرا انا مبارک، اُسے میرے وفادار بندے؛ سو مانگ جو تُو چاہے، کہ تجھے سب کچھ ملے گا'، خدا کا رسول جواب دے گا: 'اُسے خداوند مجھے یاد ہے کہ جب تُو نے مجھے پیدا کیا تھا تو فرمایا تھا کہ میری محبت میں تُو دنیا اور بہشت اور فرشتے اور انسان بنایا جانتا ہے، تاکہ وہ مجھ، تیرے بندے، کے واسطے سے تیری تعجب کریں۔ سو خداوند خدا نے رحیم و عادل، 'میں تیری منت کرتا ہوں کہ اپنے خادم سے اپنا کیا ہوا وعدہ یاد فرما'۔

"اور خدا، جیسے ایک دوست و دست سے ہنسی کرتا ہے، فرمائے گا: 'کیا تیرے پاس اس بات کے گواہ ہیں، اُسے میرے دوست محمد؟' اور وہ ادب سے کہے گا: 'ہاں، خداوند، تب خدا جواب میں کہے گا: 'جا اور انہیں بلا، اُسے جبریل'۔ فرشتہ جبریل خدا کے رسول کے پاس آئے گا، اور کہے گا: 'آتا، تیرے گواہ کون ہیں؟' خدا کا رسول جواب دے گا: 'وہ ہیں آدم، ابراہیم، اسمعیل، موسیٰ، داؤد اور یسوع، مریم کا بیٹا'۔

"تب فرشتہ جا کر ان مذکور گواہوں کو بلائے گا، جو ڈرتے ہوئے اُدھر جائیں گے۔ اور جب وہ حاضر ہو جائیں گے تو خدا اُن سے کہے گا: 'میرا رسول جس بات کا دعویٰ کرتا ہے وہ تمہیں یاد ہے؟' وہ جواب میں کہیں گے: 'کیا بات، اُسے خداوند؟'،



خدا فرمائے گا: 'یہ کہ میں نے اس کی محبت میں سب چیزیں بنائیں، تاکہ سب چیزیں اُس کے واسطے سے میری حمد کریں۔ تب اُن میں سے ہر ایک جواب دے گا: 'خداوند، ہمارے پاس تین گواہ ہم سے بہتر ہیں۔ اور خدا جواب دے گا: 'یہ تین گواہ کون ہیں؟' تب موسیٰ کہے گا: 'پہلا وہ کتاب ہے جو تُو نے مجھے عطا کی۔ اور داؤد کہے گا: 'دوسرا وہ کتاب ہے جو تُو نے مجھے دی۔ اور جو تُو سے مخاطب ہے، کہے گا: 'خداوند، ساری دنیا نے شیطان کے بہکانے سے مجھے تیرا بیٹا اور تیرا صاحبی کہا، مگر جو کتاب تُو نے مجھے دی اُس نے سچ سچ کہا کہ میں تیرا بندہ ہوں۔ اور جو تیرا رسول دعویٰ کرتا ہے یہ کتاب اُس کی تصدیق کرتی ہے۔ تب خدا کا رسول گویا ہو کر کہے گا: 'اے خداوند، جو کتاب تُو نے مجھے دی ہے وہ بھی یہی کہتی ہے۔ اور جب خدا کا رسول یہ کہہ چکے گا تو خدا فرمائے گا: 'جو کچھ میں نے اب کیا اس لیے کیا کہ ہر ایک جان لے کہ میں تجھے کتنا عزیز رکھتا ہوں۔ اور جب وہ یہ کہہ چکے گا تو خدا اپنے رسول کو ایک کتاب عطا کرے گا، جس میں خدا کے تمام برگزیدوں کے نام درج ہیں۔ تب ہر مخلوق خدا کی تقدیس کرے گا کہ: 'مجھے کو، اے خدا، جلال اور عزت ہو، کیونکہ تُو نے ہمارے تریس اپنے رسول کو دیا ہے۔'

۵۶۔ "خدا اپنے رسول کے ہاتھ میں وہ کتاب کھولے گا، اور اُس کا رسول اُس میں سے پڑھ کر تمام فرشتوں اور نبیوں اور سب برگزیدوں کو بلائے گا، اور ہر ایک کی پیشانی پر خدا کے رسول کی نشانی لکھی ہوگی۔ اور کتاب میں بہشت کی شان لکھی ہوگی۔

"تب خدا کے دہنے ہاتھ ہر ایک چلا جائے گا، خدا کے برابر خدا کا رسول بیٹھے گا، اور اُس کے بدنہی بیٹھیں گے، اور نبیوں کے بعد ولی بیٹھیں گے، اور ولیوں کے بعد نیکوکار بیٹھیں گے، اور نب فرشتہ نرسنگا سجا کر ابلیس کو عدالت کے لیے طلب کرے گا۔

۵۷۔ "تب وہ بد سخت آئے گا، اور ہر مخلوق بدترین زبان میں اُس کو ملزم ٹھہرائے گی۔ جس پر خدا فرشتے میکائیل کو بلائے گا، جو اُسے خدا کی تلوار سے ایک لاکھ بار مارے گا۔ وہ ابلیس کو مارے گا، اور ہر وار دس جہنموں کے برابر سخت ہے، اور سب سے پہلے

۱۷ تن: مکاشفہ ۲ دہ ۴

۱۷ تن: متی ۲۳



وہی سقر میں ڈالا جائے گا۔ فرشتہ اُس کے پیسروں کو بلائے گا، اور اُن پر بھی اسی طرح ظامت اور الزام لگائے جائیں گے۔ جس پر خدا کے حکم سے فرشتہ میکائیل کچھ کو سو بار ضرب لگائے گا، کچھ کو پچاس، کچھ کو بیس، کچھ کو دس، کچھ کو پانچ بار۔ اور نب وہ سقر میں اُتر جائیں گے، کیونکہ خدا اُن سے کہے گا: ”جہنم ہی تمہارا ٹھکانا ہے، اے ملعونو!“

”اس کے بعد عدالت کے لیے تمام کافر اور بدکار بلائے جائیں گے، جن کے خلاف سب سے پہلے تمام انسان سے کمتر مخلوق اُنھیں گے، اور خدا کے آگے شہادت دیں گے کہ کس طرح اُنھوں نے ان انسانوں کی خدمت کی، اور کس طرح اُنھوں نے خدا اور اُس کے مخلوق کی بے شرمی کی۔ اور ہر نبی بھی اُن کے خلاف شہادت دینے اُٹھے گا، جس پر خدا کی طرف سے اُنھیں جہنمی شعلوں کی سزا دی جائے گی۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اُس ہولناک دن کوئی نیکی یا نیکی یا خیال بے سزا نہ رہے گا، تم سے سچ کہتا ہوں کہ بالوں کا کرتہ سورج کی طرح چمکے گا، اور ہر جوں، جو کسی آدمی پر خدا کی محبت میں چڑھی ہوگی، موتی بن جائے گی۔ ہاں، تین اور چار گنا مبارک ہیں غریب جنھوں نے سچی غریبی میں دل سے خدا کی خدمت کی ہوگی، کیونکہ اس دنیا میں وہ دنیوی نیکروں سے فارغ رہتے ہیں، اور اس لیے بھدت سے گناہوں سے آزاد ہوں گے، اور اُس دن اُنھیں حساب دینا نہ پڑے گا کہ اُنھوں نے دنیا کی دولت کس طرح خرچ کی، بلکہ وہ اپنے صبر اور اپنی غریبی کا اجر پائیں گے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر دنیا یہ جان لے تو وہ ارغواں کی جگہ بالوں کا کرتہ، سونے کی جگہ جوتیں، دعوتوں کی جگہ روزے پسند کرے۔

”جب سب کا حساب ہو چکے گا تو خدا اپنے رسول سے کہے گا: دیکھ، اے میرے دوست، ان کی شرارت، یہ کتنی بڑی رہی ہے، کیونکہ میں، ان کے خالق، نے تمام مخلوق چیزیاں ان کی خدمت پر لگائیں، اور انہوں نے تمام باتوں میں میری بے حوصی کی۔ سو یہ عین انصاف ہے کہ میں ان پر رحم نہ کر دوں، خدا کا رسول جواب دے گا: یہ سچ ہے، خداوند ہمارے پر جلال خدا، تیرے دوستوں اور خادموں میں سے ایک بھی ان پر رحم کرنے کو تجھ سے نہ کہہ سکے گا، بلکہ میں، تیرا بندہ، سب سے پہلے ان پر انصاف لگتا ہوں!“

۱۷: ۲۶



”اور اُس کے یہ بات کہتے ہی تمام فرشتے اور نبی مع خدا کے تمام برگزیدوں کے  
بلکہ میں برگزیدوں کو کیا کہوں۔۔۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ کھڑیاں اور  
لکھیاں، پتھر اور ریت تک بدکاروں کے خلاف پکار اٹھیں گے اور انصاف طلب کریں  
گے۔

”تب خدا ہر جاندار کو، جو آدمی سے کم تر ہے، زمین پر ٹھائے گا، اور بدکاروں کو  
جہنم میں بھیجے گا، جو جاتے ہوئے زمین کو دیکھیں گے، جس پر گتے اور گھوڑے اور دوسرے  
حقیر جانور جا پہنچیں گے۔ اس پر وہ کہیں گے: ’اے خداوند خدا، ہمیں بھی زمین پر ٹھانا  
دے۔ پر وہ جو مانگیں گے انہیں عطا نہ ہوگا۔“

۵۸۔ جب یسوع بول رہا تھا تو شاگرد بری طرح رونے لگے۔ اور یسوع بھی

بہت آنسوؤں سے رویا۔

پھر جب یوحنا روچکا تو بولا: ”اے استاد، دو باتیں ہم جاننا چاہتے ہیں۔  
ایک یہ کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ خدا کا رسول، جو رحم اور شفقت سے بھرا ہوا ہے، اُس  
دن مجسموں پر ترس نہ کھائے، جب کہ وہ بھی اُسی مٹی سے ہیں جس سے وہ خود ہے؟  
دوسری یہ کہ یہ کیسے سمجھ میں آئے کہ میکائیل کی تلوار دس جہنموں جتنی شدید ہے، تب کیا  
جہنم ایک سے زیادہ ہیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”تم نے سنا نہیں داؤد نبی کیا کہتا ہے کہ کس طرح راستنہاد  
گناہ گاروں کی ہلاکت پر تنہا رہیں گے اور یہ کہہ کر اُس کا مذاق اڑائیں گے کہ: ’میں نے وہ  
آدمی دیکھا جس نے اپنی طاقت اور اپنی دولت سے اُس لگائی اور خدا کو بھول گیا۔‘  
میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ابراہام اپنے باپ کا مذاق اڑائے گا، ایزاک تمام مردود لوگوں  
کا، اور یہ اس لیے ہو گا کہ برگزیدہ ایسے کارل اور نندا سے متوجہ ہو کر اٹھیں گے کہ وہ اُس  
کے انصاف کے خلاف اپنے ذہنوں میں ذرا خیال بھی نہ لائیں گے، سو ان میں سے  
ہر ایک انصاف طلب کرے گا، اور سب سے بڑھ کر خدا کا رسول۔ خدا نے زندہ  
کی قسم، جس کے حضور میں کھڑا ہوں، اب اگرچہ میں نور انسان پر ترس کھا کر دتا ہوں

لغت حق: دہرہ ۵۲: ۷



اُس دن میں رحم کے بغیر اُن کے خلاف انصاف طلب کروں گا جو میرے کلام کی حقارت کرتے ہیں، اور سب سے بڑھ کر اُن کے خلاف جو میری انجیل کو ناپاک کرتے ہیں۔

۵۹۔ "جہنم ایک ہی ہے، اُسے میرے شاگردو، اور اُس میں مجرم ابد تک سزا

پائیں گے۔ تو بھی اُس کے سات طبقے یا خطے ہیں، ایک سے ایک گہرا، اور سب سے

گہرے میں جائے گا زیادہ بڑی سزا پائے گا۔ تو بھی ذریتے میکائیل کی توار کی بابت میری

بات سچ ہے، کیونکہ جو ایک گناہ کرتا ہے، ایک جہنم کا سزاوار ہوتا ہے، اور جو دو گناہ کرتا

ہے دو جہنموں کا سزاوار ہوتا ہے۔ سو ایک ہی جہنم میں مجرم ایسی سزا محسوس کریں گے

گو یا وہ دس میں یا سو میں یا ہزار میں ہوں، اور خدا کے قادر اپنی طاقت سے اور اپنے

انصاف کے باعث اعلیٰ کو ایسی سزا چکھائے گا گو یا وہ دس لاکھ جہنموں میں ہو، اور باقی

ہر ایک کو اُس کی بدکاری کے موافق۔"

تب پطرس نے جواب دیا: "اے اُستاد، سچ ہے کہ خدا کا انصاف بڑا ہے،

اور آج اس گفتگو نے مجھے ملول کر دیا ہے، سو ہم مشقت کرتے ہیں کہ آرام کر، اور کل میں

بتانا کہ جہنم کیسا ہے۔"

یسوع نے جواب دیا: "اے پطرس، تو مجھ سے آرام کرنے کو کہتا ہے، اے

پطرس، تو نہیں جانتا تو کیا کہہ رہا ہے، ورنہ تو یہ بات نہ کہتا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں

کہ اس زندگی میں آرام پارسانی کے لیے نہ رہے، اور ایسی آگ جو ہر نیک کام کو محسوس کر دیتی

ہے۔ پھر کیا تم بھول گئے کہ سلیمان، خدا کے نبی، نے تمام نبیوں سمیت سستی کی مذمت

کی ہے؟ سچ ہے جو وہ کہتا ہے: "کاہل سردی کے ڈر سے زمین نہ جوتے گا، پس گرمی

میں وہ بھیک مانگے گا۔ اسی لیے اُس نے کہا: جو کچھ تیرا ہاتھ کر سکتا ہے، بغیر آرام لیے

کر لے۔ اور جو ایوب، خدا کا سب سے معصوم دوست، کہتا ہے: جس طرح پرندہ

اڑنے کے لیے پیدا ہوا ہے، انسان کام کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا

ہوں، میں آرام کو سب باتوں سے بڑھ کر برا جانتا ہوں۔"

۶۰۔ "جہنم ایک ہے، اور بہشت کے اُلٹ ہے، جیسے جہاں اگر می کے اُلٹ

۱۔ امثال ۲۶

۲۔ واعظ ۱۰

۳۔ تین: ایوب ۲۰



ہے، اور ٹھنڈی حرارت کے۔ پس جو جہنم کے مصائب بیان کرے، ضرور ہے کہ اُس نے  
خدا کی نعمتوں والی بہشت کو دیکھا ہو۔

”آہ وہ کافروں اور مردودوں کے لیے خدا کے انصاف سے ہلاکت کا مقام،  
جس کے بارے میں ایوب، خدا کے دوست، نے کہا: ”وہاں کوئی ترتیب نہیں، بلکہ ہمیشہ  
رہنے والا خوف“، اور یسعیاہ نبی مردودوں کے خلاف کہتا ہے: ”اُن کا شعلہ کبھی نہ بجھے  
گا، نہ اُن کا کپڑا مرے گا، اور دائرہ ہمارے باپ، نے رونے، نہ اُن پر سحلی اور  
گوند اور بڑا طوفان برے گا۔“ آہ بد نصیب گناہگار، تب انھیں لذیذ گوشت، قیمتی پوشاک،  
نرم سچیں اور سریلے سنگیت کہنے مکروہ لگیں گے! ہلاکتی جھوک، بھڑکنے شعلے، بھلستی جھجھل  
اور شدید جھٹوتیں مع بڑی طرح رونے کے انھیں کتنا بد حال بنائیں گے!“

اور پھر یسوع نے غم ناک کراہ نکال کر کہا: ”سچ یہ ہے کہ ایسی دردناک آفتیں بھگتنے سے  
پیدا ہی نہ ہونا اچھا ہوتا۔ کیونکہ خیال کرو، ایک آدمی کے جسم کا ہر عضو تکلیف میں مبتلا ہو  
اور کوئی نہ ہو جو اُس پر ترس کھائے، بلکہ سب اُس کی ہنسی اڑائیں، بتاؤ، یہ بڑی تکلیف  
نہ ہوگی؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”سب سے بڑی۔“

تب یسوع نے کہا: ”تو جہنم (کے مقابلے) میں یہ آسائش ہے۔ کیونکہ میں تمہیں سچ بتاتا  
ہوں کہ اگر خدا ایک پڑے میں وہ تمام دکھ رکھے جو تمام انسانوں نے اس دنیا میں بھگتے اور عدا  
کے دن تک بھگتیں گے، اور دوسرے میں جہنم کے دکھ کی ایک ہی گھڑی، تو مجرم بلاشبہ  
دنیوی تکلیفوں کو پسند کریں گے، کیونکہ دنیوی تکلیفیں انسان کے ہاتھ سے آتی ہیں، پر  
دوسری شیطانوں کے ہاتھ سے، جو رحم سے بالکل خالی ہیں۔ اُف بد نصیب گناہ گاروں  
کو وہ کتنی دردناک آگ دیں گے! آہ، کتنی کڑکڑاتی سردی، جو اُن کے شکلوں کو دھیمہ نہ  
کرے گی! کیسا دانت پینا اور پسکنا اور رونا! کیونکہ یہ دن کا پانی اُن آنسوؤں سے کم ہے  
جو ہر اُن کی آنکھوں سے بہیں گے۔ اور یہیں اُن کی زبانیں تمام مخلوق اسٹیا کو کو پس  
گی، مع اپنے باپ اور ماں، اور اپنے خالق کے، جو ابد تک مبارک ہے۔“



۶۱۔ یہ کہہ کر یسوع نے اپنے شاگردوں کے ساتھ، موسیٰ کی کتاب میں لکھی ہوئی خدا کی شریعت کے مطابق اپنے تئیں دھویا، اور پھر انھوں نے نماز پڑھی۔ اور شاگردوں نے اسیا لؤل دیکھ کر اُس دن اُس سے بالکل بات نہ کی، بلکہ ہر ایک اُس کے کلام سے ہشت ہو گیا۔

تب یسوع نے شام (کی نماز) کے بعد اپنا منہ کھولی کر کہا: "خاندان کا کون باپ سوئے گا اگر وہ جان جائے کہ گھر میں چور کھسا چاہتا ہے؟ یقیناً کوئی نہیں؛ وہ تو پاسبانی کرے گا اور چور کو مار ڈالنے کے لیے تیار کھڑا رہے گا۔ پھر کیا تم جانتے نہیں کہ ابلیس ایک دھاڑتے شیر کی طرح ہے جو ہر طرف ڈھونڈتا پھرتا ہے کہ کس کو پھاڑ کھائے؟ یوں وہ آدمی سے گناہ کراتا ہے۔ ایم، تم سے پہلے آتا ہوں کہ اگر آدمی ایک سوداگر کی طرح عمل کرے تو اُس دن اُسے کچھ ڈرنہ ہوگا، کیونکہ وہ خوب تیار ہوگا۔ ایک آدمی تھا جس نے اپنے پڑوسیوں کو روپیہ دیا کہ وہ اُس سے بیوپار کریں، اور نفع منصفانہ تناسب سے بانٹ لیا جائے۔ اور کچھ نے خوب بیوپار کیا کہ انھوں نے روپیہ دگنا کر لیا۔ مگر کچھ نے روپیہ اُس کی بدگوئی کرتے ہوئے، جس نے انھیں روپیہ دیا تھا، اُس کے دشمن کی خدمت میں استعمال کیا۔ اب بتاؤ، جب پڑوسی قرض داروں کو حساب کے لیے بلاتے گا تو کیا گزرے گی؟ یقیناً وہ ان کو انعام دے گا جنہوں نے ٹھیک طرح بیوپار کیا، پڑوسیوں پر اُس کا غصہ ملامت بن کر ظاہر ہوگا۔ اور تب وہ انھیں قانون کے موافق سزا دے گا۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، پڑوسی خدا ہے، جس نے آدمی کو وہ سب کچھ دیا جو اُس کے پاس ہے، خود جان سمیت، تاکہ اس دنیا میں (آدمی) اچھی طرح رہے تو زندہ کو حمد ملے اور آدمی کو بہشت کی نعمت۔ کیونکہ جو اچھی طرح رہتے ہیں وہ اپنے نمونے سے اپنا روپیہ دگنا کرتے ہیں، کیونکہ گناہگار ان کا نمونہ دیکھ کر توبہ کی طرف پلٹتے ہیں؛ پس جو آدمی اچھی طرح رہتے ہیں وہ بڑے اجر سے نوازے جائیں گے۔ مگر شریر گناہگار، جو کچھ انھیں خدا نے دیا ہے، اُسے اپنے گناہوں سے ادھا کر لیتے ہیں، کہ خدا کے دشمن ابلیس کی خدمت میں زندہ گزارتے، خدا سے گھر کرتے اور دوسروں کو ستاتے ہیں۔ بتاؤ

۱۔ تق: توبہ ۳۹

۲۔ ۱۔ پطرس ۲۔ ۱۰

۳۔ تق: توبہ ۱۳ اور بعد



اُن کی سزا کیا ہوگی؟

”بے اندازہ ہوگی“ شاگردوں نے کہا۔

۶۲۔ تب یسوع نے کہا: ”جو اچھی زندگی گزارے وہ اُس سوداگر سے مثال

لے جو اپنی دکان کو تالالگا کر رکھتا اور بڑی محنت سے اُس کی نگہبانی کرتا ہے۔ اور پھر جو

چیزیں وہ خرید کر بیچتا ہے اُس سے نفع کمانا چاہتا ہے؛ کیونکہ اگر وہ دیکھے کہ اُس سے اُسے

گھٹا ہوگا تو وہ نہ بیچے گا، نہیں، اپنے بھائی کے ہاتھ بھی نہیں۔ اسی طرح تم بھی کرو؛ کیونکہ

پس یہ ہے کہ تمہاری جان سوداگر ہے اور بدن دکان ہے؛ سو جو کچھ وہ سوا سوں کے ذریعے

باہر لیتا ہے اُسے وہ خریدتا اور بیچتا ہے۔ اور محبتِ رؤپیہ ہے۔ سو دیکھو اپنی محبت سے

تم کوئی چھوٹے سے چھوٹا خیال، جس سے تمہیں نفع نہ ہو سکے، نہ بیچنا نہ خریدنا بلکہ خیال

گفتگو اور عمل سب کو خدا کی محبت کے لیے بنانا؛ کیونکہ یوں تمہیں اُس دن امن ملے گا۔ میں

تم سے پس کہتا ہوں کہ بہتیرے نماز پڑھنے کے لیے طہارت کرتے ہیں، بہتیرے روزے

رکھتے اور خیرات کرتے ہیں، بہتیرے پڑھتے اور دوسروں کو تلقین کرتے ہیں، جن کا انجام

خدا کے نزدیک بُرا ہے؛ کیونکہ وہ بدن پاک کرتے ہیں، دل نہیں، وہ منہ سے چیتے ہیں،

دل سے نہیں؛ وہ گوشت سے پرہیز کرتے ہیں اور اپنے تئیں گناہوں سے بھرتے ہیں؛ وہ

دوسروں کو وہ چیزیں دیتے ہیں جو اُن کے کام کی نہیں، تاکہ اچھے سمجھے جائیں؛ وہ مطالعہ

کرتے ہیں تاکہ تقصیر کرنا سیکھیں نہ کہ عمل کرنا؛ وہ دوسروں کو اُس کے خلاف تلقین کرتے

ہیں جو وہ خود کرتے ہیں، اور یوں وہ اپنی ہی زبان سے لعنتی ٹھہرتے ہیں۔ خدا سے زندہ

کی قسم، یہ خدا کو اپنے دلوں سے نہیں جانتے؛ کیونکہ اگر وہ جانتے تو اُس سے محبت

کرتے؛ اور چونکہ آدمی نے جو کچھ پایا ہے خدا سے پایا ہے، اس لیے اُسے سب کچھ

خدا کی محبت میں صرف کرنا چاہیے۔

۶۳۔ چند دن بعد یسوع سامریوں کے ایک شہر کے پاس سے گزرا، اور انھوں نے اُسے

شہر میں داخل نہ ہونے دیا، نہ شاگردوں کے ہاتھ روٹی بیچی۔ اس پر یسوع اور یوحنا نے

کہا: ”اُستاد تیسری مرضی ہو تو ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ان لوگوں پر آسمان سے آگ

لے جملے کی ساخت مبہم

لے دیکھو: نواقج ۵۲ تا ۵۵



نازل کرے؟

یسوع نے جواب دیا: ”تم نہیں جانتے تم کس روح سے بہک گئے ہو کہ ایسا کہتے ہو۔ یاد رکھو کہ خدا نے عینوہ کو ہلاک کرنے کا فیصلہ کیا، کیونکہ اُس نے اُس شہر میں ایک بھی نہ پایا جو خدا سے ڈرتا ہو، جو ایسا شریر تھا کہ خدا نے یوناہ نبی اُس شہر کو بھیجنے کے لیے بلایا۔ تو وہ اُن لوگوں کے خوف سے ترسوس بھاگا چاہتا تھا، جس پر خدا نے اُسے سمندر میں ڈلوا دیا، اور ایک مچھلی سے پکڑا کر عینوہ کے قریب، پھنکوا دیا۔ اور اُس نے وہاں تبلیغ کی تو لوگ توبہ کی طرف پلٹ آئے، سو خدا نے اُن پر رحم کیا۔

۱۔ دیکھو: یوناہ بات ۴

”دائے اُن پر جو انتقام کے لیے پکارتے ہیں، کیونکہ وہ انہی پر آئے گا، کیونکہ ہر شخص میں خدا کے انتقام کا سبب موجود ہے۔ بھلا بتاؤ تو، کیا یہ شہر اس کے لوگوں سمیت تم نے پیدا کیا ہے؟ کیسے پاگل ہو تم، سرگز نہیں۔ کیونکہ تمام مخلوق بل کر عدم سے ایک نئی مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے، اور یہی تخلیق ہے۔ اگر مبارک خدا، جس نے یہ شہر پیدا کیا، اب اسے پالتا ہے تو تم کیوں اس کی تباہی چاہتے ہو؟ کیوں نہ تم نے کہا: ”اُستاد، اگر تیری مرضی ہو تو ہم خداوند اپنے خدا سے دعا کریں کہ یہ لوگ توبہ کی طرف پلٹیں؟“ یقیناً یہ مناسب عمل ہے مگر شاگرد کا، کہ جو بدی کریں اُن کے حق میں خدا سے دعا کرنا۔ یہی ہا بل نے کیا، جب اُس کے بھائی، خدا کے ملعون، قاتل نے اُسے قتل کیا۔ یہی ابراہام نے فرعون کے لیے کیا، جس نے اُس کی بیوی اُس سے چھین لی، اور جسے اسی لیے خدا کے فرشتے نے قتل نہ کیا، بلکہ صرف بیمار ڈال دیا۔ یہی زکریا نے کیا، جب وہ ناپرہیزگار بادشاہ کے حکم سے ہیکل میں قتل کیا گیا۔ یہی یرمیاہ، یسعیاہ، حزقی ایل، دانی ایل اور داؤد اور تمام خدا کے ولیوں اور مقدس نبیوں نے کیا۔ بتاؤ، اگر ایک بھائی پاگل ہو جائے تو کیا تم اسے قتل کر دو گے کہ اُس نے گایاں بکیں اور جو اُس کے قریب آیا اُنہیں مارا؟ سرگز ایسا نہ کر دو گے، بلکہ تم تو اُس کی بیماری کے لیے موزوں دوا سے اُس کی صحت بحال کرنے کی کوشش کرو گے۔

۲۔ تن و تض: پیدائش ۱۵

و ما بعد

۶۴۔ ”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، گناہگار جب



کسی آدمی کو ستانا ہے تو وہ ذہن کا بودا ہوتا ہے۔ کیونکہ بتاؤ، ایسا کوئی ہے جو اپنے دشمن کا لبادہ پھاڑنے کے لیے اپنا سر پھوڑے؟ پھر وہ صبح الذہن کیونکر ہو سکتا ہے جو اپنے تئیں خدا، اپنی جان کے سر سے جدا کر لے تاکہ اپنے دشمن کے بدن کو آزار پہنچائے؟

”بتا، اے انسان، تیرا دشمن کون ہے؟ یقیناً تیرا بدن اور ہر وہ جو تیری مدد کرتا ہے۔ سو اگر تو صبح الذہن ہوتا تو ان کا ہاتھ چومتا جو تجھے گالیاں دیتے ہیں، اور ان کو تجھے پیش کرتا جو تجھے ستاتے اور بہت پیٹتے ہیں؛ کیونکہ، اے انسان، کیونکہ جتنا زیادہ تو اپنے گناہوں کے بدلے اس زندگی میں گالیاں کھاتا اور ستایا جاتا ہے اتنا ہی کم عدالت کے دن تیرے ساتھ ایسا ہوگا۔ پر بتا، اے انسان، اگر دیہوں اور خدا کے نبیوں کو دنیا نے ستایا اور بدنام کیا، اگرچہ وہ معصوم تھے، تو اے گناہگار، تجھ سے کیا سلوک ہوگا؟ اور اگر انہوں نے سب کچھ سبر سے سہا، اور اپنے ستانے والوں کے حق میں دعا کی، تو اے انسان، تجھے جو جہنم کا سزا دار ہے، کیا کرنا چاہیے؟ بتاؤ، اے میرے شاگردو، تم نہیں جانتے کہ سمعی نے خدا کے خادم داؤد نبی پر لعنت کی اور پتھر مارے؟ پھر کیا کہا داؤد نے ان سے جو سمعی کو قتل کیا چاہتے تھے؟ اے یوآب، تجھے کیا پورا کہ تو سمعی کو قتل کیے دیتا ہے؟ اے مجھ پر لعنت کرنے دے، کہ یہ خدا کی مرضی ہے، جو اس لعنت کو برکت میں بدل دے گا، اور ایسا ہی ہوا؛ کیونکہ خدا نے داؤد کا صبر دیکھا، اور اُسے اُس کے اپنے بیٹے ابی سلوم کے ستانے سے نجات دی۔

لے دیکھو ۲ ہمریل بتا ۱۲

”یقیناً خدا کی مرضی کے بغیر ایک پتہ نہیں بتا۔ سو جب تو تنگی میں ہو تو ایسے نہ سوچ کہ تو نے کتنا دکھ اٹھایا، نہ اُس کو جس نے تجھے ایذا دی؛ بلکہ یہ خیال کر کہ اپنے گناہوں کے بدلے تو جہنم کے عفریتوں کے ہاتھوں کتنی آذیت کا سزا دار ہے۔ تم اس شہر سے ناراض ہو کہ اس نے ہمیں نہ ٹھیرایا، نہ ہمیں روٹی بھیجی۔ بتاؤ، کیا یہ لوگ تمہارے غلام ہیں؟ کیا تم نے انہیں یہ شہر دیا ہے؟ کیا تم نے انہیں ان کا غلہ دیا ہے؟ یا اُسے کاٹنے میں تم نے ان کی مدد کی ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ تم اس زمین میں اجنبی ہو اور غریب۔ پھر یہ کیا بات تو کہتا ہے؟“



دونوں شاگردوں نے جواب دیا: ”آقا، ہم نے گناہ کیا؛ خدا ہم پر رحم فرمائے۔“  
اور یسوع نے جواب دیا: ”ایسا ہی ہو۔“

لے دیکھو: یوحنا ۱۶

لے پاؤ بلیقہ (برناباس)

۶۵۔ عیدِ فصح قریب آگئی تھی، یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ یروشلم کو گیا۔ اور وہ بیت حسدا نامی حوض پر گیا۔ اور اُس حمام کا یہ نام اس لیے تھا کہ خدا کا فرشتہ روزانہ پانی پلاتا تھا، اور جو کوئی اُس کے پلنے کے بعد پانی میں سب سے پہلے اتر جاتا وہ ہر قسم کی بیماری سے شفا پاتا۔ پس بیماریوں کی ایک بڑی تعداد حوض کے کنارے جس کے پانچ برآمدے تھے، ٹھہری رہتی۔ اور یسوع نے ایک ایسا جی آدمی کو وہاں دیکھا، جو اڑتیس برس سے، خطرناک بیماری میں مبتلا، وہاں تھا۔ یسوع نے خدائی الہام سے یہ جان کر اُس بیمار آدمی پر ترس کھایا، اور اُس سے کہا: ”کیا تجھے چنگا کر دیا جائے؟“  
ایسا جی آدمی نے جواب دیا: ”آقا، میرے پاس کوئی آدمی نہیں کہ جب فرشتہ پانی پلائے تو مجھے اُس میں ڈال دے، بلکہ جب میں آتا ہوں تو مجھ سے پہلے کوئی اور آکر اُس میں اتر جاتا ہے۔“

تب یسوع نے آسمان کی طرف اُنکھیں اٹھائیں اور کہا: ”خداوند ہمارے خدا، ہمارے باپوں کے خدا، اس ایسا جی آدمی پر رحم فرما۔“  
اور یہ کہہ کر یسوع نے کہا: ”بھائی، خدا کے نام سے چنگا ہو جا؛ اور اپنا بستر اٹھالے۔“

تب ایسا جی آدمی خدا کی حمد کرتا اٹھا، اور اپنا بستر اپنے کندھے پر رکھ کر خدا کی حمد کرتا اپنے گھر چلا گیا۔

جنہوں نے اُسے دیکھا وہ پکار اٹھے: ”یہ سبت کا دن ہے؛ تیرے لیے اپنا بستر اٹھانا روا نہیں۔“

اُس نے جواب دیا: ”جس نے مجھے چنگا کیا اُس نے مجھ سے کہا: ”اپنا بستر اٹھالے“ اور اپنی راہ اپنے گھر چلا جا۔“  
تب انہوں نے اُس سے پوچھا: ”وہ کون ہے؟“



اُس نے جواب دیا: "میں اُس کا نام نہیں جانتا۔"

اِس پر اُنھوں نے اُس میں کہا: "وہ یسوع نامی ہی ہوگا۔" اوروں نے کہا: "نہیں، وہ تو خدا کا تئیسواں ہے، پر جس نے یہ کیا ہے وہ کوئی شریر آدمی ہے کہ وہ سب کو تڑوا رہا ہے۔"

اور یسوع ہیکل میں گیا، اور ایک بڑی بھڑاس کی باتیں سننے اُس کے قریب آگئی؛ جس پر کاہن حسد سے جل اُٹھے۔

۴۴۔ اُن میں سے ایک اُس کے پاس یہ کہتا ہوا آیا: "نیک استاد، تو اچھائی اور سچائی سکھاتا ہے؛ سو مجھے بتا کہ ہمشت میں خدا ہمیں کیا اجر دے گا؟"

یسوع نے جواب دیا: "تو مجھے نیک کہتا ہے، اور نہیں جانتا کہ نیک صرف خدا ہے، جیسا ایوبؑ؛ خدا کے دوست، نے کہا: "ایک دن کا بچہ بھی پاک نہیں ہے؛ بلکہ فرشتے بھی خدا کے حضور بے خطا نہیں ہیں۔" اُس نے یہ بھی کہا: "جسم گناہ کو جذب کرتا اور بدی چوستا ہے جیسے اسفنج پانی چوستا ہے۔"

اِس پر کاہن لا جواب ہو کر سچپ ہو گیا۔ اور یسوع نے کہا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں؛ گفتگو سے بڑھ کر خطرناک کوئی شے نہیں۔ کہ سیمعان نے یوں کہا: "زندگی اور موت زبان کے قابو میں ہیں۔"

اور وہ اپنے شاگردوں کی طرف مڑا اور کہا: "اُن سے خبردار رہو جو تمہیں مبارک کہتے ہیں، کیونکہ وہ تمہیں دھوکا دیتے ہیں۔ زبان سے ابلیس نے ہمارے پہلے والدین کو مبارک کہا، پر اُس کے کلام کا انجام دردناک ہوا۔ اِسی طرح مصر کے حکیموں نے فرعون کو مبارک کہا۔ اِسی طرح جولیت نے فلسطینیوں کو مبارک کہا۔ اِسی طرح چار سو چھوٹے نبیوں نے آخری اب کو مبارک کہا؛ پر اُن کی تعریفیں باطل تھیں، کہ جن کی تعریفیں کی گئیں وہ اپنے تعریف کرنے والوں سمیت ہلاک ہوئے۔ سو خدا نے یسعیاہؑ کی معرفت بلا سبب یہ نہیں کہا: "میری قوم، جو تجھے مبارک کہتے ہیں وہ تجھے دھوکا دیتے ہیں۔"

"وائے تم پر، فقیہو اور فریسیو؛ وائے تم پر، کاہنوا اور لاویو، کیونکہ تم نے خداوند

۱۹۔ تئ: یوحنا ۱۰

۲۰۔ تئ: ایوب ۱۵

۲۱۔ تئ: ایوب ۱۶

۲۲۔ امثال ۲۱

۲۳۔ سلاطین ۶



کی قربانی کو آلودہ کر دیا، کہ جو قربانی کرنے آتے ہیں وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا بھی آدمی کی طرح پکا ہوا گوشت کھاتا ہے۔

۶۷۔ کیونکہ تم اُن سے کہتے ہو: اپنی بھیڑوں اور سانڈوں اور بڑوں میں سے اپنے خدا کے مقدس کے لیے لاؤ، اور سب نہ کھا جاؤ، بلکہ تمہارے خدا نے جو شخصیں دیا ہے اُس کا ایک حصہ اُسے دو، اور تم انھیں قربانی کی ابتدا کے بارے میں نہیں بتاتے، کہ یہ ہمارے باپ ابرہام کے بیٹے کو زندگی بخشے جانے کی گواہی کے لیے ہے، تاکہ ہمارے باپ ابرہام کا ایمان اور فرمانبرداری اور وہ وعدے جو اُس سے خدا نے کیے اور جو برکت اُسے دی، کبھی نہ بھلائے جائیں۔ پر حنّتی ایل نبی کی معرفت خدا فرماتا ہے: اپنی قربانیاں میرے آگے سے ہٹا دو، تمہارے ذبیحے میرے نزدیک مردود ہیں، کیونکہ وہ وقت قریب ہے جب وہ ہو گا جس کا ذکر ہمارے خدا نے ہو سینگے نبی کی معرفت یوں فرمایا: میں نابرگزیدہ قوم کو برگزیدہ کہوں گا، اور جیسا وہ حنّتی ایل نبی میں کہتا ہے: خدا اپنی قوم سے ایک تیا عہد کرے گا، اُس عہد کے موافق نہیں جو اُس نے تمہارے باپوں سے کیا تھا، جسے اُنہوں نے نہ بنایا، اور وہ اُن سے سنگین دل نکال کر انھیں نیا دل دے گا، اور یہ سب اس لیے ہو گا کہ تم اب اُس کی شریعت میں نہیں چلتے۔ اور تمہارے پاس گنجی ہے پر کھولتے نہیں، بلکہ جو اُس میں چلیں، تم اُن پر راہ بند کرتے ہو۔

۱۳ ہے ہو سینگے ۱۳

۲۶ حنّتی ایل نبی ۲۶

۵۷ لے تین: لوقا ۵۷

کاربن یہ سب باتیں سردار کاربن کو، جو تھیکل کے قریب کھڑا تھا، بتانے کے لیے جانے لگا، پر یسوع نے کہا: ظہیر، کہ میں تیرے سوال کا جواب دوں گا۔

۶۸۔ تو مجھ سے سوال کرتا ہے کہ میں تجھے بتاؤں، خدا ہمیں بہشت میں کیا دے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو اجرت کی فکر کرتے ہیں وہ مالک سے محبت نہیں رکھتے۔ ایک چرواہا، جس کے پاس بھیڑوں کا گھم ہو، جب بھیڑیا آتے دیکھتا ہے تو انھیں بچانے کی تیاری کرتا ہے، اس کے برخلاف، اگر جب بھیڑیا دیکھتا ہے تو بھیڑوں کو چھوڑ کر بھاگ جاتا ہے۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میں کھڑا ہوں، اگر ہمارے باپوں کا خدا تمہارا خدا ہوتا تو تم یہ خیال نہ کرتے کہ: مجھے خدا کیا دے گا؟ بلکہ تم کہتے،

۱۲۱ لے دیکھو: یوحنا ۱۲۱



لے تی: زبور ۱۱۶: ۱۲

جیسا کہ داؤد، اُس کے نبی، نے کہا: "میں خُدا کو کیا دُوں اُس کے بدلے جو اُس نے مجھے عطا کیا ہے؟"

"میں تم سے تشیل میں بات کروں گا تا کہ تم سمجھو۔ ایک بادشاہ تھا جسے شرک پر ایک آدمی، چوروں کے ہاتھوں لٹا ہوا ملا، جسے اُنھوں نے ٹھیک طور پر زخمی کر دیا تھا، اور اُسے اُس پر تریس آیا، اور اپنے غلاموں کو حکم دیا کہ اُس آدمی کو اٹھا کر شہر لے چلیں اور اُس کی خبر گیری کریں، سو یہ اُنھوں نے پوری شدہ ہی سے کیا۔ اور بادشاہ کو اُس زخمی سے بڑی محبت ہو گئی، یہاں تک کہ اُس نے اپنی بیٹی اُس کے نکاح میں دے دی، اور اُسے اپنا وارث بنایا۔ سر یقیناً یہ بادشاہ نہایت رحم دل تھا؛ پر وہ آدمی غلاموں کو بیٹنا، دواؤں سے چھڑتا، اپنی بیوی کو ذلیل کرتا، بادشاہ کو گالیاں دیتا اور اُس کے نمک حلاوت کو اُس کے خلاف بغاوت پر اکساتا۔ اور جب بادشاہ کسی خدمت کو کہتا تو وہ یہی کہا کرتا: "بادشاہ مجھے عوض میں کیا دے گا؟" پس جب بادشاہ نے یہ سنا تو اُس نے ایسے ناشکرے آدمی سے کیا کیا؟"

سب نے جواب دیا: "دائے اُس پر، کیونکہ بادشاہ نے اُس سے سب کچھ چھین لیا، اور اُسے دردناک سزا دی۔"

تب یسوع نے کہا: "اُسے کا بہنو اور فقیہ اور فریسیو، اور تُو، اُسے سردار کا بہن جو میری آواز سنتا ہے، میں تمہارے لیے اُسی کا اعلان کرتا ہوں جو خُدا نے تم سے اپنے نبی یسعیاہ کی سرفت کہا ہے: "میں نے غلاموں کو پالا اور پردان چھڑھایا، پر اُنھوں نے مجھ سے نفرت کی۔"

"وہ بادشاہ ہمارا خُدا ہے، جس نے اسرائیل کو اس دُنیا میں مصائب سے پرہیزایا، اور اس لیے اُسے اپنے غلاموں یوسف، موسیٰ اور ہارون کے حوالے کیا، جنھوں نے اُس کی خبر گیری کی۔ اور ہمارے خُدا کو اُس سے ایسی محبت ہو گئی کہ اسرائیل کے لوگوں کی خاطر اُس نے سب کو تباہ کیا، فرعون کو ڈوبایا، اور کنعانیوں اور یدانیوں کے ایک سر بیس بادشاہوں کو ہلاک کیا، اُس نے انھیں اپنی شریعت دی اور نام اُس (زمین) کا وارث بنایا جس میں ہماری قوم رہتی ہے۔"

لے تی و تفس: یسوع ۲۲



”پر اسرائیل نے اس کا کیا اثر لیا؟ کتنے نبی اس نے قتل کیے؛ کتنی نبوتیں اس نے ناپاک  
 کیں؛ کس طرح خدا کی شریعت کو اس نے توڑا؛ کتنے اس کے باعث خدا سے پھر گئے اور بتوں  
 کی عبادت کرنے چل دیئے، تمھارے ہی قصور سے، اے کاہنوں! اور کس طرح تم اپنے سین  
 سے خدا کی بے حرمتی کرتے ہو! اور اب مجھ سے پوچھتے ہو: ہمیں بہشت میں خدا کیا دے  
 گا؟ تمہیں مجھ سے پوچھنا تھا؛ کہ وہ کیا سزا ہوگی جو خدا تمہیں جہنم میں دے گا؛ اور پھر سچی  
 توبہ کے لیے تم کیا کرو کہ خدا تم پر رحم فرمائے؛ کیونکہ یہ ہیں تمہیں بتا سکتا ہوں، اور اسی کے لیے  
 میں تمھارے پاس بھیجا گیا ہوں۔“

۶۹۔ ”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میں کھڑا ہوں، تم مجھ سے خوشامد نہ  
 پاؤ گے، بلکہ سچائی۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں، توبہ کرو اور خدا کی طرف پھرو، جیسے ہمارے  
 باپوں نے گناہ کرنے کے بعد کیا، اور اپنا دل سخت مت کر لو۔“  
 کاہن اُس کی تقریر پر غنیمت و غضب سے جل گئے، مگر عام لوگوں کے درمیان وہ ایک  
 لفظ نہ بولے۔

اور یسوع کہے گیا: ”اے مفتیو، اے فقہرو، اے فریسیو، اے کاہنوں! بتاؤ تم سرداروں  
 کی طرح گھوڑے چاہتے ہو، پر جنگ پر جانا نہیں چاہتے؛ تم غورتوں کی طرح نفیس کپڑے  
 چاہتے ہو، پر کاتنا اور پیچھا پالنا نہیں چاہتے؛ تم بھیت کی پیداوار چاہتے ہو، پر زمین جوتنا  
 نہیں چاہتے؛ تم سمندر کی مچھلیاں چاہتے ہو، پر ماہی گیری کو نکلنا نہیں چاہتے؛ تم  
 شہریوں کی طرح عزت چاہتے ہو، پر جمہوریہ کی ذمہ داری نہیں چاہتے؛ اور تم کاہنوں کی  
 حیثیت سے وہ بکی اور پہلے چل چاہتے ہو، پر خدا کی حقیقی خدمت کرنا نہیں چاہتے پھر  
 خدا تم سے کیا سلوک کرے گا، جب کہ تم ہر بھلائی چاہتے ہو اور بُرائی کوئی نہیں؛ میں تم  
 سے یہ کہتا ہوں کہ خدا تمہیں وہ جگہ دے گا جہاں تمہیں ہر بُرائی ملے گی اور بھلائی کوئی  
 نہیں۔“

اور جب یسوع یہ کہہ چکا تو اُس کے پاس ایک آسیب زدہ لایا گیا جو نہ بول اور  
 دیکھ سکتا تھا، اور جس نے بھی محروم تھا۔ اس پر یسوع نے اُن کا ایمان دیکھ کر اپنی



انکھیں آسمان کی طرف اٹھائیں اور کہا: ”خداوند ہمارے باپوں کے خدا، اس بیمار آدمی پر رحم کر اور اسے شفا دے، تاکہ یہ لوگ جانیں کہ تو نے مجھے بھیجا ہے۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے بدروح کو یہ کہہ کر نکل جانے کا حکم دیا: ”ہم اسے خداوند خدا کے نام کی طاقت سے، اے نابکار، اس آدمی سے نکل جا۔“

بدروح نکل گئی اور وہ گونگا بولنے اور اپنی آنکھوں سے دیکھنے لگا۔ جس پر ہر ایک خوف زدہ ہو گیا، پر قہیروں نے کہا: ”یہ شیطانوں کے سردار بعزربوب کی طاقت سے شیطانوں کو نکالتا ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”جس بادشاہت میں بھی پھوٹ پڑتی ہے وہ اپنے تئیں برباد کر لیتی ہے، اور مکان پر مکان گرتا ہے۔ اگر ابلیس کی طاقت سے ابلیس نکالا جاتے تو اس کی بادشاہی کیونکر قائم رہے گی؟ اور اگر تمہارے بیٹے اس نوشتے سے ابلیس کو نکالتے ہیں جو شیماں نبی نے انہیں دیا تو وہ تصدیق کرتے ہیں کہ میں ابلیس کو خدا کی طاقت سے نکالتا ہوں۔ خدا سے زندہ کی قسم، رُبح القدس کے خلاف کفر، اس اور اگلے جہان میں بے رعایت سزا پائے گا، کیونکہ شریر انسان اپنی ہی مرضی سے لعنت کو جانتے بوجھتے اپنے تئیں ملعون بناتا ہے۔“

اور یہ کہہ کر یسوع ہیکل سے باہر نکل گیا، اور عام لوگوں نے اس کی تکریم کی، کیونکہ وہ تمام بیمار لوگ، جنہیں وہ اکٹھا کر سکتے تھے، لے آئے، اور یسوع نے دعا کر کے سب کو صحت دے دی: جس پر اس دن یروشلم میں رومی سپاہ نے ابلیس کے بہکانے سے عام لوگوں کو یہ کہہ کر اُکسایا کہ یسوع اسرائیل کا خدا ہے، جو اپنی قوم سے ملنے آیا ہے۔

۷۔ نوح کے بعد یسوع یروشلم سے رخصت ہوا، اور قیسریہ فیلیپی کی مدد میں داخل ہوا۔ جس پر فرشتے جبرئیل نے جب اسے اس نقتے کی خبر دی جو عام لوگوں میں پھیلنے لگا تھا تو اس نے شاگردوں سے پوچھا کہ: ”لوگ مجھے کیا کہتے ہیں؟“

انہوں نے کہا: ”بعض کہتے ہیں تو ایلیاہ ہے، بعض یرمیاہ، اور بعض اور پُرانے نبیوں میں سے کوئی نبی۔“

لے تو وقص: متی ۳، ۲۰، ۲۱



یسوع نے جواب میں کہا: "اور تم، تم کیا کہتے ہو کہ میں کیا ہوں؟"

پطرس نے جواب دیا: "تو مسیح، خدا کا بیٹا ہے۔"

تب یسوع برہم ہوا، اور غصے سے یہ کہہ کر جھڑکا: "نکل جا اور مجھ سے دور ہو،

کیونکہ تو شیطان ہے اور مجھے انبیا دینا چاہتا ہے۔"

اور اُس نے باقی گیارہ کو بھی یہ کہہ کر تنبیہ کی: "خرابی ہے تمہاری اگر تم، عقیدہ

رکھو، کیونکہ میں نے ایسوں کے لیے، جو یہ عقیدہ رکھیں، خدا سے بڑی لعنت لے رکھی

ہے۔"

اور وہ پطرس کو نکال پھینکا چاہتا تھا، جس پر اُن گیارہ نے اُس کے لیے یسوع کی

منت کی، جس نے اُسے نکال تو نہ دیا، پر اُسے یہ کہہ کر جھڑکا: "خبردار، آئندہ ایسے کلمے

نہ کہنا، کیونکہ خدا تجھے ملعون کر دے گا۔"

پطرس رو پڑا، اور بولا: "آقا، میں نے حماقت سے یہ کہا، سو خدا سے منت کر

کہ وہ مجھے معاف فرمائے۔"

تب یسوع نے کہا: "اگر ہمارے خدا نے نہ چاہا کہ موسیٰ اپنے خادم کو اپنے

تئیں دکھائے، نہ ایلیاہ کو، جسے وہ اتنا چاہتا تھا، نہ کسی اور نبی کو، تو کیا تم سمجھتے ہو

کہ خدا اپنے تئیں اس بے ایمان نسل پر ظاہر کرے گا؟ پر کیا تم نہیں جانتے کہ خدا نے

عَدَم سے تمام چیزیں ایک ہی کلمے سے پیدا کیں، اور تمام انسانوں کی اصل ایک مٹی

کے ٹکڑے سے ہے؟ پھر خدا کیونکر انسان سے مُشاہدہ ہو گا؟ خرابی ہے اُن کی جو

ابلیس سے دھوکا کھاتے ہیں! "

اور یہ کہہ کر یسوع نے پطرس کے لیے خدا سے دعا کی، جب کہ وہ گیارہ اور پطرس

روتے اور رکتے جاتے تھے: "ایسا ہی ہو، ایسا ہی ہو، اے مبارک خداوند، ہمارے

خدا۔"

اس کے بعد یسوع رخصت ہوا اور گلیل میں چلا گیا، تاکہ یہ بالکل خیال، جو اُس کے

بارے میں عام لوگ رکھنے لگے تھے، فرو ہو جائے۔

لے قی و قیض: متی باب ۲۳



۱۔ یسوع اپنے وطن میں پہنچا تو گلیل کے پورے علاقے میں مشہور ہو گیا کہ یسوع وہی نامور آیا ہے۔ جس پر انھوں نے کوشش سے بیمار ڈھونڈے اور انھیں اُس کے پاس لائے اور منت کی کہ وہ انھیں اپنے ہاتھوں سے چسودے۔ اور بھڑکتی بڑی مٹی کہ ایک مفلوج مالدار آدمی نے، دروازے میں سے لے جائے نہ جاسکے کی وجہ سے اُس مکان کی چھت پر اپنے تئیں چڑھوا یا جس میں یسوع تھا، اور چھت اُدھڑا کر چاروں طرف سے اپنے تئیں اُتر کر یسوع کے سامنے لا ڈلوا یا۔ یسوع لمحہ بھر کو مذبذب رہا، پھر اُس نے کہا: "بھائی، مت ڈر، کہ تیرے گناہ مُعاف ہوئے۔"

یہ سن کر ہر ایک کو بُرا لگا، اور وہ بولے: "اور یہ کون ہے جو گناہ مُعاف کرتا ہے؟" تب یسوع نے کہا: "خدا سے زندہ کی قسم، گناہ مُعاف کرنے کے قابل میں نہیں ہوں، نہ کوئی آدمی ہے، بلکہ صرف خدا ہی مُعاف کرتا ہے۔ پر خدا کا خادم ہوتے ہوئے میں اُس سے آدموں کے گناہوں کے لیے مُنت کر سکتا ہوں: سو میں نے اس بیمار آدمی کے لیے اُس سے مُنت کی ہے، اور مجھے یقین ہے کہ خدا نے میری دُعا سن لی ہے۔ پس تاکہ تم سچائی جان لو، میں اس بیمار آدمی سے کہتا ہوں: ہمارے باپوں کے خدا، ابراہام اور اُس کے بیٹوں کے خدا کے نام سے چنگا اٹھ کھڑا ہوا،" اور جب یسوع یہ کہہ چکا تو بیمار آدمی چنگا اٹھ کھڑا ہوا، اور خدا کی تعجید کرنے لگا۔

تب عام لوگوں نے یسوع سے مُنت کی کہ وہ ان بیماروں کے لیے، جو باہر کھڑے تھے، خدا سے عرض کرے۔ اس پر یسوع اُن کے پاس باہر گیا، اور اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا: "خداوند، شکروں کے خدا، زندہ خدا، سچے خدا، مقدس خدا، جو کبھی نہ مرے گا، ان پر رحم فرما!" جس پر ہر ایک نے جواب میں کہا: "آمین۔" اور یہ کہا باچا تو یسوع نے بیماروں پر اپنے ہاتھ رکھے، اور ان سب کو تندرستی مل گئی۔

اس پر وہ خدا کی تعجید کرنے لگے، یہ کہہ کر: "خدا نے اپنے نبی کی معرفت ہم سے مُلاقات کی، اور ایک بڑا نبی خدا نے ہماری طرف بھیجا ہے۔"

۲۔ رات کو یسوع نے اپنے شاگردوں سے راز میں گفتگو کی، کہ: "میرے



لے تق: وقاب ۳۱

سچ کہتا ہوں کہ ابلیس تمہیں گیموں کی طرح پھینکنا چاہتا ہے، پر میں نے خدا سے تمہارے لیے منت کی ہے، اور تم میں سے کوئی ہلاک نہ ہوگا۔ سو اسے اُس کے ہر مجھے پھنسا یا پھنسا ہے۔ اور یہ اُس نے یہود آہ کو کہا، کیونکہ فرشتے جبرائیل نے اُسے بتا دیا تھا کہ کس طرح یہود آہ کا ہنوں سے ساز باز رکھنا تھا، اور جو کچھ یسوع کہتا اُس کی اطلاع انہیں پہنچا دیتا تھا۔

تب ابدیدہ ہو کر جو یہ کہتا ہے، یسوع کے قریب ہوا اور کہنے لگا: "اے استاد، مجھے بتا، وہ کون ہے جو تجھے دغا دے گا؟"

یسوع نے جواب میں کہا: "اے برناباس، تیرے لیے اُسے جاننے کا یہ وقت نہیں، پر جلد ہی وہ شریر اپنے تئیں ظاہر کر دے گا، کیونکہ میں دُنیا سے رخصت ہو جاؤں گا۔" تب حواری رو کر کہنے لگے: "اے استاد، تو ہمیں کیوں چھوڑ جائے گا؟ یہ کہیں بہتر ہے کہ ہم مرجائیں اس سے کہ تو ہمیں چھوڑ جائے؟"

۲ یوحنا باب ۲

یسوع نے جواب دیا: "تمہارا دل نہ گھبراتے، نہ تم خوف زدہ ہو: کیونکہ میں نے تمہیں پیدا نہیں کیا، بلکہ خدا، ہمارا خالق، جس نے تمہیں پیدا کیا، تمہیں بچائے گا۔ رہا میں، تو میں اب دُنیا میں خدا کے رسول کے لیے راہ تیار کرنے آیا ہوں، جو دُنیا کے لیے نجات لائے گا۔ پر خبردار، دھوکا نہ کھانا، کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی آئیں گے جو میرا کلام لیں گے اور میری انجیل کو ناپاک کریں گے۔"

۳ تق: متی باب ۲۴

تب اندریاس نے کہا: "استاد، ہمیں کوئی نشان بتا، کہ ہم اُسے جان لیں۔" یسوع نے جواب دیا: "وہ تمہارے وقت میں نہ آئے گا، بلکہ تمہارے چند سال بعد آئے گا، جب میری انجیل کا قدم کر دی جائے گی، یہاں تک کہ بمشکل تیس ایمان دار رہ جائیں گے۔ اُس وقت خدا دُنیا پر رحم فرمائے گا، سو وہ اپنا رسول بھیجے گا، جس کے سر کے اوپر ایک سفید بادل چھایا رہے گا، جس سے وہ خدا کا برگزیدہ جان لیا جائے گا، اور خدا اُسے کے ذریعے دُنیا پر ظاہر ہوگا۔ وہ بے دیونوں پر بڑی طاقت کے ساتھ آئے گا، اور زمین پر بہت پرستی کو نصیب کرے گا۔ اور اس سے مجھے مسرت ہے، کیونکہ







سے بہکائے۔ پس انسانوں کو کتنا چوکنا رہنا چاہیے، خاص کر اس لیے کہ اُس کا حامی خود انسان کا جسم ہے، جسے گناہ ایسا پسند ہے جیسے تپ کے مریض کو پانی۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر آدمی خدا سے ڈرے تو وہ سب پر فتح پائے گا، جیسے داؤد اُس کا نبی کہتا ہے: "خدا اپنے فرشتوں کو تجھ پر نگران بنا دے گا، جو تیری راہوں کی حفاظت کریں گے، تاکہ شیطان تجھے ٹھوکر نہ کھلائے۔ ہزار تیرے بائیں ہاتھ کریں گے، اور دس ہزار تیرے دہنے ہاتھ، تاکہ وہ تیرے قریب نہ آنے پائیں۔"

لے زبور ۹۱: ۱۱ و ۱۲ و ۱۳

"اس کے علاوہ ہمارے خدا نے بڑی محبت سے اسی داؤد کی معرفت ہماری حفاظت کا وعدہ کیا، یہ کہہ کر: 'میں تجھے وہ سمجھ دوں گا جو تجھے تعلیم دے گی، اور تیری راہوں میں، جن پر تو چلے گا، میں اپنی نظر تجھ پر رکھوں گا۔' پر میں کیا کہوں؟ اُس نے یسعیاہ کی معرفت کہا ہے: 'کیا ماں اپنے رحم کے بچے کو بھول سکتی ہے؟ پر میں تجھ سے کہتا ہوں کہ وہ چاہے تجھے بھول جائے، میں تجھے نہ بھولوں گا۔'

لے زبور ۸: ۳۲

لے یسعیاہ ۴۹: ۱۵

"تب، بتاؤ، ابلیس سے کون ڈرے گا، جب اُس کی نگرانی کے لیے فرشتے ہوں اور پناہ کے لیے زندہ خدا؟ تو بھی یہ ضروری ہے جیسا کہ نبی سلیمان کہتا ہے، کہ: 'تو، میرے بیٹے، جو خداوند سے ڈرنے لگا ہے، ترغیبوں کے لیے اپنی جان تیار رکھ۔' میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انسان کو ساہوکار کی طرح، جو روپے پر کھتا ہے، اپنے خیالوں کو رکھنا چاہیے، کہ وہ خدا، اپنے خالق، کا گناہ نہ کرے۔"

۷۴۔ "دنیا میں ایسے آدمی ہوتے ہیں، اور ہیں، جو خیال کو گناہ کرنے سے نہیں روکتے؛ یہ سب سے بڑی گمراہی پر ہیں۔ بتاؤ، ابلیس نے کس طرح خطا کی؟ یہ یقینی ہے کہ اُس نے یہ خیال کر کے گناہ کیا کہ وہ انسان سے افضل ہے۔ سلیمان نے یہ خیال کر کے خطا کی کہ خدا کے تمام مخلوق کو دعوت پر بلائے، جس پر ایک مچھلی نے اُس کی اصلاح کی کہ جو کچھ اُس نے تیار کیا تھا سب کھا گئی، اسی لیے داؤد ہمارا باپ بے سبب نہیں کہتا کہ اپنے دل میں بلندی کی خواہش آنسوؤں کی دادی میں پہنچاتی ہے۔ اور کس لیے

لے زبور ۸۴: ۶ و ۷



۱۶ یسایہ ب

۱۷ مثال ب

خدا یسایہ اپنے نبی کی معرفت پکارتا ہے کہ: "اپنے بُرے خیال میری آنکھوں سے دُور کرو۔" اور کس غرض سے سلیمان کہتا ہے: "اپنی پوری کوشش سے اپنے دل کی حفاظت کر۔" خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، یہ سب بُرے خیالوں کے بخلاف کہا گیا ہے جن سے گناہ سرزد ہوتا ہے، کیونکہ خیال کے بغیر گناہ ممکن نہیں۔ بھلا بتاؤ: جب کسان تانگن لگانا ہے تو کیا وہ گہرے پودے لگاتا ہے؟ ہاں بے شک۔ ایسا ہی ابلیس کرتا ہے، جو گناہ کی پود لگانے میں اٹکھ یا کان پر نہیں دُرکتا، بلکہ دل میں جا پہنچتا ہے جو خدا کا مسکن ہے۔ جیسا کہ اُس نے موسیٰ اپنے خادم کی زبانی کہا: "دیس اُن میں رہوں گا تاکہ وہ میری شریعت پر چلیں۔"

۱۸ تثنیٰ: احبار پ ۱۱ اور ۱۲

"بھلا بتاؤ، اگر سرودیس بادشاہ تمہیں ایک مکان رکھوالی کے لیے دے جس میں وہ رہنا چاہتا ہو تو کیا تم پیلاٹس، اُس کے دشمن، کو اُس میں داخل ہونے یا اپنا سامان اُس میں رکھنے دو گے؟ ہرگز نہیں۔ پھر تم ابلیس کو اس سے بھی کہیں کم اپنے دل میں گھسنے یا اُس میں اپنے دُشمن سے رکھنے دو؟ جبکہ ہمارے خدا نے تمہیں تمہارا دل رکھوالی کے لیے دیا ہے، جو اُس کا مسکن ہے۔ سو دیکھو، کہ ساہوکار روپے کو چاہتا ہے کہ آیا تمہارے تصویر ٹھیک ہے، چاندی کھری ہے یا کھوٹی، اور آیا وہ تول میں پورا ہے: اسی لیے وہ اُسے اپنے ہاتھ میں بار بار اُلٹا پلٹتا ہے۔ آہ، پاگل دنیا! تو اپنے کاروبار میں کتنی سیانی ہے، کہ دن کے آخر میں تو خدا کے بندوں کو ملامت کرے گی اور اُن پر غفلت اور لاپرواہی کا حکم لگائے گی، کیونکہ بلاشبہ تیرے بندے خدا کے بندوں سے زیادہ سیانے ہیں۔ بھلا بتاؤ، کون ہے جو خیال کو اسی طرح پرکھتا ہے جیسے ساہوکار چاندی کے سکے کو؟ یقیناً کوئی نہیں۔"

۱۹ تثنیٰ: رقا ب ۸

۵۔ تب یعقوب نے کہا: "اے اُستاد، خیال کا پرکھنا کیونکر سکے (کے پرکھنے) جیسا ہے؟"

یسوع نے جواب دیا: "خیال کی کھری چاندی پر ہیزگاری ہے، کیونکہ ہیزگار خیال شیطان کی طرف سے آتا ہے۔ ٹھیک تصویر مقدسوں اور نبیوں کی مثالی ہے، جس کی پیروی ہمیں کرنا چاہیے؛ اور خیال کی تول خدا کی محبت ہے جس سے سب کام کرنے چاہئیں۔"



اسی لیے وہ دشمن تھارے پڑوسی کے خلاف ناپرہیزگار خیالات لائے گا، دنیا کے موافق (خیالات)، تاکہ جسم کو ناسد بنائے؛ دنیا کی محبت کے (خیالات)، تاکہ خدا کی محبت کو خراب کرے۔“

جرتلمائی نے جواب میں کہا: ”اے استاد، ہم کیا کریں کہ کم سود چیں تاکہ ہم غریب میں نہ پڑیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”تھارے لیے دو باتیں ضروری ہیں۔ پہلی یہ کہ خوب ریاضت کرتے رہو، اور دوسری یہ کہ باتیں کم کرو؛ کیونکہ کاہلی وہ سچو سچو ہے جس میں ہر ناپاک خیال جمع ہوتا ہے، اور بہت باتیں کرنا وہ اسفنج ہے جو گناہوں کو کھینچ لیتا ہے۔ سو ضرور ہے کہ نہ صرف تھارا کام کرتے رہنا ہی بدن کو مشغول رکھتے، بلکہ جان بھی عبادت میں مشغول رہے۔ کیونکہ اُسے لازم ہے کہ عبادت سے کبھی نہ رُکے۔“

”میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں؛ ایک شخص تھا جو بد معاملہ تھا، سو کوئی بھی، جو اُسے جانتا، اُس کے کھیت جوتے نہ جاتا۔ اس پر اُس نے شریر آدمی کی طرح کہا: ”میں بازار جا کر کاہلوں کو تلاش کروں گا جو کچھ نہیں کر رہے، سو وہ میسرے تاکوں کی جتنائی کرنے آجائیں گے۔“ یہ آدمی اپنے گھر سے نکلا، اور بہت سے اجنبیوں کو پایا جو کاہلی میں کھڑے تھے، اور مفلس تھے۔ اُن سے اُس نے بات کی، اور اپنے تاکستان کو لے گیا۔ پر کوئی بھی، جو اُسے جانتا تھا اور اُس کا کام کر چکا تھا، وہاں نہ گیا۔“

”وہ جو بد معاملہ ہے، ابلیس ہے؛ کیونکہ وہ کام دیتا ہے، اور اُس کے بدلے آدمی اُس کی خدمت میں ابدی اگ پاتا ہے۔ سو وہ بہشت سے نکل گیا ہے، اور مزدوروں کی تلاش میں بھٹتا ہے۔ یقیناً وہ اپنے کام پر انہیں لگاتا ہے جو کاہلی کھڑے ہیں، چاہے جو بھی ہوں، اور خاص کر وہ جو اُسے نہیں جانتے۔ پس کسی کے لیے یہ کسی طرح بھی کافی نہیں کہ بدی سے بچنے کے لیے بدی کو جانے، بلکہ ضرور ہے کہ نیک کام کرے تاکہ اُس پر غالب آئے۔“

۱۷۔ ”میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں؛ ایک آدمی تھا جس کے تین تاکستان تھے، جو اُس نے تین کسانوں کو ٹھیکے پر دے دیے۔ پہلا چونکہ تاکستان کو کاشت کرنا نہ جانتا تھا تو



اُس تارکستان نے پتوں کے سوا کچھ نہ دیا۔ دوسرے نے تیسرے کو سکھایا کہ تارکستان کی کاشت کیسے کی جائے؛ اور اُس نے خوب توجہ سے اُس کی باتیں سُنیں؛ اور اُس نے اپنی کاشت کی جیسے اُس نے اُسے بتایا، یہاں تک کہ تیسرے کا تارکستان بہت پھل لایا۔ پر دوسرے نے اپنا تارکستان بن کاشت کیا ہوا چھوڑ دیا، کہ سارا وقت باتیں کرنے میں گنوا دیا۔ جب تارکستان کے مالک کو لگان ادا کرنے کا وقت آیا تو پہلے نے کہا: 'مالک، میں نہیں جانتا کہ تارکستان کی کاشت کیسے کی جائے؛ اس لیے مجھے اس سال کوئی پھل نہ ملا۔'

'مالک نے جواب دیا: 'اے بیوقوف، کیا تو دنیا میں اکیلا رہتا ہے کہ تو نے میرے دوسرے کاشت کار سے نہ پوچھ لیا، جو زمین کاشت کرنا خوب جانتا ہے؟ یقیناً تجھے لگان ادا کرنا ہوگا!'

'اور یہ کہہ کر اُس نے اُسے قید میں مشقت کرنے ڈال دیا جب تک وہ اپنے مالک کو ادائیگی نہ کر دے؛ پر اُس نے اُس کی سادہ لوحی پرترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا، یہ کہہ کر: 'دور ہو، کہ اب میں اپنے تارکستان پر سچے کبھی کام نہ کرنے دوں گا۔ تیرے لیے یہی کافی ہے کہ میں تیرا دینا معاف کرتا ہوں۔'

'دوسرا آیا، جس سے مالک نے کہا: 'جَم جَم آ، میرے کاشت کار! کہاں ہیں وہ پھل جو تجھ پر میرے دینے آتے ہیں؟ یقیناً چونکہ تو تاک تراشی خوب جانتا ہے تو جو تارکستان میں نے تجھے دیا تھا خوب پھل لایا ہوگا؛

'دوسرے نے جواب دیا: 'اے مالک، تیرا تارکستان ہارتا ہے، کیونکہ میں نے شاخ تراشی نہ کی، نہ زمین کی تلائی کی؛ بلکہ تارکستان پھل ہی نہیں لایا، سو میں تجھے ادا نہیں کر سکتا۔'

'اس پر مالک نے تیسرے کو بلایا اور حیرت سے کہا: 'تو نے تو مجھ سے کہا تھا کہ اس سچے آدمی نے، جسے میں نے دوسرا تارکستان دیا تھا، تجھے اُس تارکستان کی کاشت کرنا خوب سکھایا جو میں نے تجھے دیا تھا۔ پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو تارکستان میں نے اسے دیا تھا پھل نہ لائے، جب کہ زمین ایک ہی ہے؟'



”تیسرے نے جواب دیا: ”مالک، تارکستان ورت باتیں کرنے سے کاشت نہیں ہو جاتے، بلکہ جو اُس کا پھلنا چاہے وہ ایک گرتا روز پسینے میں بھگوئے۔ پھر، اُسے مالک، تیسرے کاشت کار کاتارکستان کیسے پھل لاتے، اگر وہ کام نہ کرے بلکہ باتیں کرنے میں وقت گزاردے، یقیناً، اُسے مالک، اگر اس نے خود اپنی باتوں پر عمل بھی کیا ہوتا (حالانکہ) میں نے، جو اتنی باتیں نہیں کر سکتا، تجھے دو سال کا لگان دے دیا ہے، تو یہ تجھے تارکستان کا پانچ سال کا لگان دے دیتا۔“ مالک برہم ہو گیا، اور کاشت کار سے طنزاً کہا: ”سو تو نے تو بڑا کام کیا کہ شاخیں نہ چھانٹیں نہ زمین ہموار کی، جس پر تو بڑے در انعام کا مستحق ہے!“ اور اپنے نوکروں کو بلا کر اُسے بے زحمتی سے پٹوایا۔ اور پھر اُس نے اُسے قید میں ڈال دیا، ایک بے رحم نوکر کی نگرانی میں، جو اُسے روز پٹیتا، اور اُس کے دوستوں کی التجاؤں پر بھی اُسے ہرگز رہا کرنے پر آمادہ نہ ہوا۔

۷۷۔ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ عدالت کے دن بہتر سے خدا سے کہیں گے: خداوند ہم نے تیری شریعت کے موافق تبلیغ کی اور تعلیم دی: اُن کے خلاصہ پتھر تک پکارا اٹھیں گے، جب تم اوروں کو تبلیغ کرتے تھے تو اپنی ہی زبان سے تم اپنے تئیں مجرم ٹھہراتے تھے، اُسے سیاہ کارو۔“

”خدا نے زندہ کی قسم“ یسوع نے کہا ”جو سچائی جانتا ہے اور عمل اُس کے خلاصہ کرتا ہے، ایسی سنگین سزا پائے گا کہ ابلیس کو بھی اُس پر ترس اُہی جاتے گا۔ بھلا بتاؤ، کیا خدا نے ہمیں تو ریت جاننے کے لیے دی ہے یا عمل کرنے کے لیے؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمام معرفت کی غایت وہ حکمت ہے جو اپنے علم کے مطابق عمل بھی کرے۔“

”بتاؤ، اگر کوئی میز پر بیٹھا ہو اور اپنی آنکھوں سے لذیذ کھانے دیکھے، پر اپنے ہاتھوں سے ناپاک چیزیں پسند کر کے کھائے تو کیا وہ پاگل نہ ہو گا؟“

”ہاں، بے شک“ شاگردوں نے کہا۔

تب یسوع نے کہا: ”آہ اے انسان، اُن سب پاگلوں سے بڑھ کر پاگل ہے کہ اپنی عقل سے تو آسمان کو جانتا ہے، اور اپنے ہاتھوں سے زمین پسند کرتا ہے۔ اپنی



عقل سے خدا کو جانتا ہے، اور اپنی رغبت سے دنیا کی خواہش کرتا ہے؛ اپنی عقل سے بہشت کی نعمتیں جانتا ہے، اور اپنے کاموں سے جہنم کی بدبختیاں اختیار کرتا ہے۔ واہ بہادر سپاہی، کہ تلوار چھوڑ جاتا ہے اور پیام لے کر لڑنے جاتا ہے! بھلا تم جانتے نہیں کہ جو رات میں سفر کرتا ہے اُسے روشنی درکار ہوتی ہے، نہ محض روشنی دیکھنے کے لیے، بلکہ اچھی ٹرک دیکھنے کے لیے، تاکہ بحفاظت سرائے تک جا پہنچے؟ آہ، بد نصیب دنیا، کہ ہزار گنا نفرت اور کراہت کے لائق ہے؛ کیونکہ ہمارے خدا نے اپنے پاک نبیوں کی معرفت ہمیشہ چاہا کہ اُسے وہ راہ جاننے کی توفیق بخشے جو اُس کے وطن اور آرام گاہ تک لے جائے؛ مگر تو، اے شریر، نہ صرف یہ کہ جانا نہیں چاہتا بلکہ اس سے بدتر یہ کہ تو نے روشنی سے نفرت کی! سچی ہے وہ اُونٹ کی مثل کہ اُسے صاف پانی پینا پسند نہیں، کیونکہ وہ اپنا بدنما چہرہ دیکھنا نہیں چاہتا۔ ایسا ہی بے دین کرتا ہے جو بدی کرتا ہے؛ کیونکہ وہ نور سے نفرت کرتا ہے تاکہ ہو کہ اُس کے بُرے کاموں کا علم ہو۔ پر جو حکمت حاصل کرے، اور نہ صرف یہ کہ نیک عمل نہ کرے، بلکہ اس سے بدتر یہ کہ اُسے بدی میں لگائے، وہ اُس کی مانند ہے جو عظیموں کو عطا کرنے والے کے قتل کرنے کا آلہ بنائے۔

۲۰ لے تن: یوحنا ۲۰

۸۔ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا کو ابلیس کے زوال پر ترس نہ آیا، تو بھی آدم کے زوال پر (ترس آیا)۔ سو تمہارے لیے یہ کافی ہو کہ اُس کی ابتر حالت جان لو جو نیکی جانتا اور بدی کرتا ہے۔“

تب اندریاس نے کہا: ”یہ اچھی بات ہے کہ علم کو چھوڑ دیا جائے، تاکہ ایسی حالت میں نہ مُبتلا ہوا جائے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اگر دنیا سورج کے بغیر، آدمی آنکھوں کے بغیر اور روح عقل کے بغیر اچھی ہے تو لا علم ہونا بھی اچھا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ روٹی دنیوی زندگی کے لیے اتنی اچھی نہیں جتنا علم ابدی زندگی کے لیے ہے۔ تم جانتے نہیں کہ علم حاصل کرنا خدا کا ایک حکم ہے؛ کیونکہ خدا یوں فرماتا ہے: ”اپنے بزرگوں سے پوچھ، وہ تجھے علم دیں گے۔“ اور سررعبیت کے بارے میں خدا فرماتا ہے: ”دیکھ، میرا فرمان تیری آنکھوں کے

۲۱ لے اشتنا ۲۱

۲۲ لے تن: اشتنا ۲۲

۱۹۳۱۸



سامنے ہوا اور جب تُو بیٹھے، اور جب تُو چلے، اور تمام اوقات میں، اُس پر دھیان رکھ؛ پھر، آیا علم نہ سیکھنا اچھا ہے، یہ تُو اب جان گئے ہو گے۔ اہ، وہ بد بخت جو حکمت کا دشمن ہے، کیونکہ وہ ابدی زندگی کھودے گا۔“

یعقوب نے جواب میں کہا: ”اے استاد، ہم جانتے ہیں کہ ایوب نے کسی استاد سے نہ پڑھا۔ نہ ابراہام نے؛ تُو بھی وہ مقدس اور نبی ہو گئے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”میں تُو سے سچ کہتا ہوں کہ جو دُلہا کے گھر کا ہے اُسے شادی پر بلانے کی ضرورت نہیں ہوتی، کیونکہ وہ اُسی گھر میں رہتا ہے جس میں شادی ہوتی ہے؛ مگر اُن کو جو گھر سے دور ہیں۔ بھلا تُو جانتے نہیں کہ خدا کے نبی خدا کے فضل اور رحمت کے گھر میں ہوتے ہیں، سو خدا کی شریعت اُن میں ظاہر ہوتی ہے؛ جیسا کہ داؤد ہمارا باپ اس بارے میں کہتا ہے: ”اُس کے خدا کی شریعت اُس کے دل میں ہے؛ اِس لیے اُس کی راہ نہ کھڑی جائے گی۔“ میں تُو سے سچ کہتا ہوں کہ ہمارے خدا نے انسان کی تخلیق میں نہ محض اُسے امتیاز پیدا کیا بلکہ اُس کے دل میں ایک نور بھی داخل کر دیا جو اُسے دکھائے کہ خدا کی خدمت کرنا لازم ہے۔ سو اگر گناہ کے بعد یہ نور تاریک بھی ہو جائے تو بھی یہ بجھتا نہیں۔ کیونکہ ہر قوم میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ خدا کی خدمت کرے، اگرچہ وہ خدا کو کھو بیٹھے ہیں اور باطل اور جھوٹے خداؤں کی خدمت کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ یہ ضروری ہے کہ آدمی کو خدا کے نبیوں کی تعلیم دی جائے، کیونکہ اُن کا نور صاف ہے جو خدا کی صیح خدمت کر کے ہمارے وطن بہشت جانے کی راہ دکھا سکتا ہے؛ ٹھیک ویسے ہی جیسے کسی کی آنکھیں دکھتی ہوں تو اُس کی رہبری اور مدد ضروری ہے۔“

۷۹۔ یعقوب نے جواب میں کہا: ”اور نبی ہمیں کیوں کر تعلیم دیں گے جب کہ وہ مر چکے؛ اور اُس کو کیونکر تعلیم دی جائے گی جسے نبیوں کا علم ہی نہیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اُن کی تعلیم کبھی ہوتی ہے، سو اُس کا مطالعہ کیا جائے، کیونکہ وہ تحریر (تیرے) لیے نبی کی جگہ ہے۔ واقعی میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جو نبوت سے دشمنی رکھتا ہے وہ نہ صرف نبی کا دشمن ہے بلکہ خدا کا بھی دشمن ہے جس نے نبی بھیجا۔“

لے زبور ۳۷: ۳۱

۲۷ تنقیدات ۱۶



پر اُن کے بازے میں، جنہیں نبی کا علم نہیں، جیسے کچھ قومیں ہیں، میں تمہیں بتانا ہوں کہ اگر اُن علاقوں میں ایسا آدمی رہتا ہو جو اپنے دل کی رہنمائی کے موافق زندگی گزار رہا ہو، کہ دوسروں سے وہ نہ کرتا ہو جو دوسروں سے اپنے لیے نہ چاہے، اور اپنے پڑوسی کو وہ دیتا ہو جو اوروں سے لینا چاہے، سو ایسا آدمی خدا کی رحمت سے محروم نہ رہے گا۔ اس لیے پہلے نہیں تو مرتے وقت خدا اپنی رحمت سے اُسے اپنی شریعت دکھادے گا اور عطا کرے گا۔ شاید تم خیال کرو کہ خدا نے شریعت کی محبت کی خاطر شریعت عطا کی ہے؟ یقیناً یہ صحیح نہیں، بلکہ خدا نے اپنی شریعت اس لیے دی ہے کہ انسان خدا کی محبت میں نیک کام کرے۔ پس اگر خدا کو ایسا آدمی ملے جو اُس کی محبت میں نیکی کرتا ہے تو کیا وہ اُس سے نفرت کرے گا؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ اُس سے محبت اُن سے بڑھ کر کرے گا جنہیں اُس نے شریعت عطا کی ہے۔ میں تمہیں ایک مثال دیتا ہوں: ایک آدمی تھا جس کے قبضے میں بڑی املاک تھیں؛ اور اُس کی قلمرو میں ایک بنجر زمین تھی، جس میں صرف نیکی چیزیں اُگتی تھیں۔ سو ایک دن جب وہ اُس بنجر زمین میں گزر رہا تھا تو اُس نے اُن نیکی پودوں میں ایک پودا دیکھا جس میں لذیذ پھل لگے تھے۔ اس پر اُس آدمی نے کہا: بھلا یہ پودا یہاں اتنے لذیذ پھل کیونکر دیتا ہے؟ میں ہرگز ایسا نہ کروں گا کہ اسے کٹوا کر دوسروں کے ساتھ آگ میں جھونک دوں۔ اور اپنے نوکروں کو بلا کر اُس نے اُسے اکھڑوایا اور اپنے باغ میں لگوا لیا۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ جو راست بازی کے کام کرتے ہیں، خواہ وہ کہیں ہوں، ہمارا خدا اُن کو جہنم کے شعلوں سے محفوظ رکھے گا۔

۱۔ یسوع مسیح

۸۰۔ "بتاؤ، ایوب عوفیٰ میں بُت پرستوں کے درمیان رہتا تھا یا کہیں اور؟

اور طوفان کے وقت کے متعلق موسیٰ کیا لکھتا ہے؟ بتاؤ۔ وہ لکھتا ہے: "نوح نے واقعی

۲۔ پیدائش ۸

خدا کے حضور فضل پایا۔ ہمارے باپ ابراہام کا باپ بے دین تھا، کیونکہ وہ باطل خدا

۳۔ پیدائش ۱۳

بنانا اور پوجنا تھا۔ نوح نے زمین کے خبیث ترین لوگوں کے درمیان رہتا تھا۔ دانی ایل جب

۴۔ تثنیٰ ۱۰ دانی ایل ۶ و مابعد

بچہ تھا تو حنینا، عزریاہ اور میسیا ایل کے ساتھ اس حال میں ہو کہ نظر کا قیدی بنا کہ وہ دو سال

کے تھے جب پکڑے گئے، اور وہ بُت پرست نوکروں کی بھڑکے درمیان پرورش پاتے



۱۱۔ تین گلیتوں بٹ ۱۱

رہے۔ خدا تے زندہ کی قسم، جس طرح آگ سوکھی چیزوں کو زیتون اور سرو اور کھجور میں فرق کیے بغیر جلاتی اور انہیں آگ بنا ڈالتی ہے، اُسی طرح جو کوئی راست بازی سے کام کرے، ہمارا خدا ایہودی اور سکوتی، یونانی اور اسمعیلی پر بلا امتیاز رحم کرتا ہے۔ ہر، اے یعقوب، تیرا دل ہمیں نہ ٹھیرے، کیونکہ خدا نے جہاں نبی بھیجا تو یہ بالکل لازمی ہے کہ تو اپنا فیصلہ رد کر دے اور نبی کی پیروی کرے، اور یہ نہ کہے: "وہ ایسا کیوں کہتا ہے؟" وہ کس لیے یوں منع کرتا اور حکم دیتا ہے؟ بلکہ یہ کہہ: "خدا کی مرضی یوں ہے۔ یوں ہی خدا کا حکم ہے۔" بھلا خدا نے موسیٰ سے کیا کہا تھا جب اسرائیل نے موسیٰ سے دشمنی کی تھی؟ انہوں نے تجھ سے نہیں بلکہ مجھ سے دشمنی کی ہے۔

۱۲۔ اسوئیل بٹ ۱۲

تین خروج بٹ ۸

"میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ انسان اپنی زندگی کا سارا وقت گفتگو اور پڑھائی سیکھنے میں نہ گزارے، بلکہ ٹھیک طرح کام کرنا سیکھنے میں۔ بھلا بتاؤ، ہیرودیس کا کون نوکر ہوگا جو یہ نہ سیکھے گا کہ پوری کوشش سے اُس کی اچھی طرح خدمت کر کے اُسے خوش رکھے۔ وائے دنیا پر، کہ وہ بدن کو خوش رکھنا سیکھتی ہے جو مٹی اور گوبر ہے، اور خدا کی خدمت کرنا نہیں سیکھتی، بلکہ بھول جاتی ہے، جس نے سب چیزیں بنائیں، جو ابد تک مبارک ہے۔"

۸۱۔ "بتاؤ، کیا کاہنوں کا یہ بڑا گناہ ہوگا کہ جب وہ خدا کے عہد کا صندوق لے جائے

ہوں تو اُسے زمین پر گرادیں؟"

یہ سن کر شاگرد لرز گئے، کیوں کہ انہیں معلوم تھا کہ خدا نے عزرہ کو خدا کا صندوق غلطی سے چھوئے پر ہلاک کر دیا تھا۔ اور انہوں نے کہا: "ایسا گناہ سنگین تر یہی ہوگا۔" تب یسوع نے کہا: "خدا تے زندہ کی قسم، اس سے بھی بڑا گناہ خدا کا کلام بھلا دینا ہے، جس سے اُس نے سب چیزیں پیدا کیں، جس کی معرفت وہ تجھے ابدی زندگی عطا کرتا ہے۔"

۱۳۔ سیوتیل بٹ ۱۳

۱۴۔ یوحنا ۲ وزیر ۲: ۳۳

اور یہ کہہ کر یسوع نے دعا کی: اور دعا کے بعد اُس نے کہا: "کل ہمیں سامریہ جانا ہے کہ یہی خدا کے مقدس فرشتے نے مجھ سے کہا ہے۔" ایک دن، صبح تڑکے یسوع اُس گنویں کے پاس گیا جو یعقوب نے بنایا اور اپنے



۲۰ تا ۲۴

بیٹے یوسف کو دیا تھا۔ اس پر یسوع نے، کہ سفر سے تھکا ہوا تھا، اپنے شاگردوں کو کھانا خریدنے شہر بھیجا۔ اور پھر کنوئیں کے برابر منڈیر کے پتھر پر بیٹھ گیا۔ اور، دیکھو، سامریہ کی ایک عورت پانی بھرنے کنوئیں پر آئی۔

یسوع نے اُس عورت سے کہا: ”مجھے پانی پلا دے۔“ عورت نے جواب دیا: ”بھلا تجھے شرم نہیں آتی کہ تُو عبرانی ہو کر مجھ سے، جو سامری عورت ہوں، پانی مانگتا ہے؟“ یسوع نے جواب دیا: ”اے عورت، اگر تُو جانتی کہ جس نے تجھ سے پانی مانگا وہ کون ہے تو شاید تُو اُس سے پینے کو مانگتی۔“

عورت نے جواب میں کہا: ”بھلا تُو مجھے پینے کو کیسے دے گا، کہ تیرے پاس پانی بھرنے کے لیے نہ برتن ہے نہ رستی، اور کنواں گہرا ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے عورت، جو کوئی اس کنوئیں سے پانی پیتا ہے، اُس کو پھر پیاس لگتی ہے، پر جو کوئی وہ پانی پیے جو میں دیتا ہوں، اُسے پھر کبھی پیاس نہیں لگتی؛ بلکہ وہ اُنھیں پینے کو دیتے ہیں جنہیں پیاس ہو، یہاں تک کہ وہ ابدی زندگی تک آپہنچتے ہیں۔“

تب عورت نے کہا: ”اے آقا، اپنا یہ پانی مجھے بھی دے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”جا، اپنے شوہر کو بلالو، میں تم دونوں کو پینے کے لیے دوں گا۔“

عورت بولی: ”میں بے شوہر ہوں۔“

یسوع نے جواب دیا: ”تُو نے واقعی سچ کہا، کیونکہ تُو پانچ شوہر کر چکی ہے، اور جس کے پاس تُو اب ہے وہ تیرا شوہر نہیں۔“

یہ سن کر عورت دم بخود رہ گئی، اور بولی: ”آقا، اب مجھے معلوم ہوا کہ تُو نبی ہے؛ سو میں رست کرتی ہوں، مجھے یہ بتا: عبرانی کو وہ صیہون پر اُس سبیل میں عبادت کرتے ہیں جو سلیمان نے یروشلم میں بنائی، اور کہتے ہیں کہ یہاں کے سوا خدا کا فضل اور رحمت کہیں نہیں ملتی۔ اور ہماری قوم کے لوگ ان پہاڑوں پر عبادت کرتے ہیں، اور کہتے ہیں کہ صرف سامریہ



کے پہاڑوں ہی پر عبادت کی جائے۔ سو کون سچے عبادت گزار ہیں؟“

۸۲۔ تب یسوع نے ایک اہ بھری، اور رو کر کہا، ”وائے تجھ پر، یہودیہ، کہ تو

یہ کہہ کر فخر کرتا ہے؛ خداوند کی سبیل، خداوند کی سبیل؛ اور زندگی اس طرح گزارتا ہے

جیسے کوئی خدا نہ ہو؟ دنیا کے عیشوں اور فائدوں میں پوری طرح غرق؛ کیوں کہ یہ عورت

عدالت کے دن تجھے جہنم میں پہنچوائے گی؛ کیوں کہ یہ عورت خدا کے حضور فضل اور رحمت

پانے کا طریقہ جاننا چاہتی ہے۔“

اور عورت کی طرف مڑ کر اُس نے کہا؛ ”اے عورت، تم سامری لوگ اُس کی عبادت

کرتے ہو جسے تم جانتے نہیں، پر ہم عبرانی اُس کی عبادت کرتے ہیں جسے ہم جانتے ہیں۔ میں

تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ خدا روح اور سچائی ہے، سو روح اور سچائی ہی میں اُس کی عبادت

کی جانی چاہیے۔ کیونکہ خدا کا عہد یروشلیم میں سلیمان کے مقدس میں ہوا تھا، نہ کہ کہیں اور۔

پر میرا یقین کر، ایک وقت آئے گا جب خدا اپنی رحمت ایک اور شہر میں دے گا، اور

ہر جگہ سچائی میں اُس کی عبادت کرنا ممکن ہوگا۔ اور خدا رحمت سے سچی عبادت ہر جگہ پر

قبول فرمائے گا۔“

عورت نے جواب دیا؛ ”ہم مسیح کے منتظر ہیں؛ جب وہ آئے گا تو ہمیں تعلیم دے

گا۔“

یسوع نے جواب میں کہا؛ ”عورت، تو جانتی ہے کہ مسیح ضرور آئے گا؟“

اُس نے جواب دیا؛ ”ہاں، آتا۔“

تب یسوع خوش ہوا اور کہا؛ ”جہاں تک میں دیکھتا ہوں، اے عورت،

تو ایماندار ہے؛ سو جان لے کہ مسیح کے دین میں ہر شخص، جو خدا کا برگزیدہ ہے، بچایا جائے

گا؛ پس ضرور ہے کہ تجھے مسیح کے آنے کا علم ہو۔“

عورت نے کہا؛ ”اے آقا، شاید تو ہی مسیح ہے۔“

یسوع نے جواب دیا؛ ”بے شک میں اسرائیل کے گھرانے کی طرف نجات کا نبی

بنا کر بھیجا گیا ہوں؛ مگر میرے بعد ساری دنیا کی طرف خدا کا بھیجا ہوا مسیح آئے گا؛ جس کے

حقیق: یرمیاہ ۴

لے دیکھو: یوحنا ۱۶: ۲۶



یہ خدائے دنیا بنائی ہے۔ اور تب ساری دنیا میں خدا کی عبادت ہوگی، اور رحمت ملے گی، یہاں تک کہ بخش کا سال، جو اب ہر سو برس آتا ہے، مسیح کی بدولت ہر سال اور ہر جگہ آنے لگے گا۔“

تب عورت نے اپنا گھڑا چھوڑا، اور شہر کی طرف دوڑی کہ جو کچھ اُس نے یسوع سے سنا تھا اُس کی خبر دے۔

۸۳۔ جس وقت وہ عورت یسوع سے باتیں کر رہی تھی تو اُس کے شاگرد آئے، اور تعجب کرنے لگے کہ یسوع ایک عورت سے یوں باتیں کر رہا تھا، تو بھی کسی نے اُس سے نہ کہا: ”تو اس طرح ایک سامری عورت سے کیوں گفتگو کرتا ہے؟“  
اس کے بعد جب عورت چلی گئی تو اُنہوں نے کہا: ”آقا، آ اور کھا۔“  
یسوع نے جواب دیا: ”میں اور یہی کھانا کھاؤں گا۔“

تب شاگردوں نے آپس میں کہا: ”شاید کسی راہ گیر نے یسوع سے بات کی ہے اور اُس کے لیے کھانا لینے گیا ہے۔“ اور اُنہوں نے اُس سے جو لکھتا ہے، یہ کہہ کر پوچھا: ”کیا یہاں کوئی اچکا ہے، اے برناباس، جو استاد کے لیے کھانا لائے؟“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، کہا: ”یہاں کوئی اور نہیں آیا سوائے اُس عورت کے جسے تم نے دیکھا، جو پانی بھرنے پر خالی برتن لائی تھی۔“ تب شاگرد حیران ہوئے، اور یسوع کے قول کے نتیجے کے منتظر رہے۔ اس پر یسوع نے کہا: ”تم جانتے نہیں کہ سچا

کھانا خدا کی مرضی کرنا ہے؛ کیونکہ وہ روٹی نہیں بلکہ جو انسان کو فوت پہنچاتی اور اُسے زندگی دیتی ہے، بلکہ خدا کا کلام۔ اُس کی مرضی سے۔ سو اسی سبب سے مقدس فرشتے نہیں کھاتے بلکہ صرف خدا کی مرضی سے غذا پا کر جیتے ہیں، اور اسی طرح ہم، موسیٰ اور ایلیاہ اور ایک اور بھی، چالیس دن اور چالیس راتیں بغیر کھاتے رہے ہیں۔“

اور اپنی آنکھیں اٹھا کر یسوع نے کہا: ”کتنی میں کتنی دیر ہے؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”تین مہینے۔“

یسوع نے کہا: ”بھلا دیکھو، پہاڑ غلے سے کیسا سفید ہو رہا ہے؛ میں تم سے چ

لے دیکھو: یوحنا ۴: ۴۲ تا ۴۴

۲۷: ۱۸، اشنا ۲: ۲۱

۱۸: ۱۸، یوحنا ۴: ۱۸

۱۸: ۱۸، یوحنا ۴: ۱۸



’منا ہوں کہ آج ایک بڑی فصل کاٹی جانے والی ہے۔‘ اور پھر اُس نے اُس بھڑکی طرف اشارہ کیا جو اُسے دیکھنے آئی تھی۔ کیونکہ اُس عورت نے شہر میں جا کر سارے شہر میں پھیل چا دی۔ یہ کہہ کر: ’اے گوداؤ! ایک نئے نبی کو دیکھو جو خدا نے اسرائیل کے گھرانے کی طرف بھیجا ہے! اور اُس نے انہیں وہ سب کچھ کہہ سنا یا جو اُس نے یسوع سے سنا تھا۔ پس جب وہ نزدیک آئے تو انہوں نے یسوع سے منت کی کہ اُن کے پاس ٹھہرے! اور وہ شہر میں داخل ہوا اور وہاں تمام بیماروں کو چنگا کرتا اور خدا کی بادشاہی کے بارے میں تعلیم دیتا دو دن ٹھہرا۔

تب شہریوں نے اُس عورت سے کہا: ’تو نے جو کچھ کہا تھا ہمیں اُس سے بڑھ کر اُس کے کلام اور معجزوں پر یقین آگیا! کیونکہ وہ بے شک خدا کا قدوس ہے، ایک نبی جو اُن کی نجات کے لیے بھیجا گیا ہے جو اُس پر ایمان لائیں۔‘

ادھی رات کی نماز کے بعد شاگرد یسوع کے قریب آئے، اور اُس نے اُن سے کہا: ’مسیح، خدا کے رسول، کے وقت میں یہ رات ہر سال جشن کی ہوگی۔ جو اب ہر سو برس آتا ہے۔ سو میں نہیں چاہتا کہ ہم سوئیں، بلکہ آؤ، دعا کریں، اپنے سر سوبار جھکائیں، اپنے خدا سے قادر و رحیم کی عبادت کریں، جو ابد تک مبارک ہے، اور پھر ہر بار کہیں: ’میں اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی ہمارا اکیلا خدا ہے، جس کی نہ ابتدا ہے نہ کبھی انتہا ہوگی! کیونکہ تو نے اپنی رحمت سے سب چیزوں کو اُن کی ابتدا بخشی، اور اپنے انصاف سے تو سب کو انتہا دے گا! جس کی انسانوں میں کوئی مشابہت نہیں، کیونکہ اپنی لامحدود نیکی میں تو نہ حرکت سے متاثر ہے نہ کسی عارضے سے۔ ہم پر رحم فرما، کہ تو نے ہمیں پیدا کیا ہے، اور ہم تیرے ہاتھ کے عمل ہیں۔‘

۸۴۔ دعا مانگ کر یسوع نے کہا: ’آؤ، خدا کا شکر ادا کریں، کیونکہ اُس نے ہمیں اس رات بڑی رحمت عطا کی ہے! کہ اُس نے وہ وقت بھیجے کہ اُسے اسی رات میں گزے گا، اس طرح کہ ہم نے خدا کے رسول کے ساتھ مل کر نماز پڑھی ہے۔ اور میں نے اُس کی آواز سنی ہے۔‘

’یہ نماز پڑھ کر‘



یہ سن کر شاگردوں نے بڑی خوشی کی، اور کہا: "اُستاد، ہمیں آج رات کچھ احکام سکھا"۔

تب یسوع نے کہا: "تم نے بلسان میں گوہر ملا ہوا دیکھا ہے؟" انھوں نے جواب دیا: "نہیں آقا، کوئی ایسا پاگل نہیں جو یہ بات کرے۔" "اب میں تمہیں بتانا ہوں کہ دنیا میں اس سے بھی بڑے پاگل ہیں" یسوع نے کہا "کیونکہ وہ خدا کی خدمت کے ساتھ دنیا کی خدمت ملتے ہیں۔ اتنا کہ بہتر ہے بے اوزار زندگی والے۔ ابلیس سے دھوکا کھا گئے ہیں، جس کے باعث وہ خدا کی نظر میں مردود ہو گئے ہیں۔ بتاؤ، جب تم نماز کے لیے اپنے تئیں دھو تے ہو تو کیا تم احتیاط کرتے ہو کہ کوئی ناپاک چیز تمہیں نہ چھوئے؟ ہاں بے شک۔ پر جب تم نماز پڑھتے ہو تو کیا کرتے ہو؟ تم خدا کی رحمت سے اپنی رُوح گناہوں سے پاک کرتے ہو۔ پھر کیا جب تم نماز پڑھ رہے ہو تو دنیاوی چیزوں کی بات کرنا پسند کرو گے؟ خیال رکھو کہ ایسا نہ کرنا، کیونکہ ہر دنیوی کلام اُس کی رُوح پر، جو بولے، شیطان کا گوبر بن جاتا ہے۔"

تب شاگرد کانپ گئے، کیونکہ وہ رُوح کے جوش سے بولا تھا، اور انھوں نے کہا: "اے اُستاد، ہم کیا کریں اگر ہم نماز پڑھ رہے ہوں اور کوئی دوست ہم سے بات کرنے آجائے؟"

یسوع نے جواب دیا: "اُسے انتظار کرنے دے اور نماز پوری کر۔" برنابائی نے کہا: "پر کیا ہو اگر وہ ناراض ہو کر چلا جائے، جب وہ دیکھے کہ ہم اُس سے نہیں بولتے؟"

یسوع نے جواب دیا: "اگر وہ ناراض ہو جائے تو یقین کر دو وہ تمہارا دوست نہ ہو گا نہ ایمان والا، بلکہ کافر اور ابلیس کا ساتھی۔ بتاؤ، اگر تم ہیرودیس کے اصطفیل کے ساتھی سے بات کرنے جاؤ، اور اُسے ہیرودیس کے کان میں بات کرتے پاؤ، تو کیا تم برا مانو گے اگر وہ تمہیں انتظار کراتے؟ ہرگز نہیں، بلکہ تمہیں اپنے دوست کو بادشاہ کا مقرب دیکھ خوشی ہوگی۔ کیا یہ سچ ہے؟"



شاگردوں نے جواب دیا: ”یہ بالکل سچ ہے“

تب یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو نماز پڑھتا ہے وہ خدا سے باتیں کرتا ہے۔ پھر کیا یہ درست ہوگا کہ تم انسان سے بات کرنے کے لیے خدا سے بات کرنا چھوڑ دو؟ کیا یہ درست ہوگا کہ تمہارا دوست اس سبب سے ناراض ہو کہ تمہیں اُس سے زیادہ خدا کا احترام ہے؟ یقیناً جانو کہ اگر وہ ناراض ہو جب تم اُسے انتظار میں رکھو تو وہ شیطان کا اچھا خادم ہے۔ کیونکہ شیطان یہی چاہتا ہے کہ انسان کی خاطر خدا کو چھوڑ دیا جائے۔ خدا نے زندہ کی قسم، جو خدا سے ڈرتا ہے اُسے ہر نیک کام میں اپنے تئیں دُنیا کے کاموں سے الگ کر لینا چاہیے، تاکہ نیک کام خراب نہ ہو۔“

۸۵۔ ”جب کوئی آدمی بدی کرتا ہے یا بدی بولتا ہے، اگر کوئی اُس کی

اصلاح کرے اور ایسے کام کو روکے تو ایسا شخص کیا کرتا ہے؟“ یسوع نے کہا۔  
شاگردوں نے جواب دیا: ”وہ ٹھیک کرتا ہے، کیونکہ وہ اُس خدا کی خدمت کرتا ہے جو ہمیشہ بدی کو روکنا چاہتا ہے، جیسے کہ سورج جو ہمیشہ تاریکی کو بھگا دینا چاہتا ہے۔“

یسوع نے کہا: ”اور اس کے خلاف، میں تمہیں بتانا ہوں، کہ جب کوئی نیک کام یا نیک باتیں کرتا ہے تو جو کوئی اُسے ایسے ذریعے سے جو اُس سے بہتر نہ ہو روکنا چاہتا ہے وہ شیطان کی خدمت کرتا ہے، بلکہ اُس کا ساتھی بن جاتا ہے۔ کیونکہ شیطان کسی اور کام پر توجہ نہیں دیتا سوائے اس کے کہ ہر اچھی بات میں مڑکاوٹ بنے۔“

”پر اب میں تم سے کیا کہوں؟ میں تم سے وہی کہوں گا جو مقدس اور خدا کے دوست سلیمان نبی نے کہا: ”ہزار میں سے، چھبیس تم جانتے ہو، تمہارا دوست ایک ہی ہوگا۔“

لے تق: ۲۴، امثال ۲۴

تب متی نے کہا: ”تب تو ہم کسی سے محبت کرنے کے قابل ہی نہ ہوں گے۔“  
یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تمہارے لیے کسی چیز سے



نفرت کرنا روا نہیں، سوائے صرت گناہ کے: تم تو ابلیس سے بھی خدا کے مخلوق کے طور پر نفرت نہیں کر سکتے بلکہ خدا کے دشمن کے طور پر۔ جانتے ہو کیوں؟ میں تمہیں بتاؤں: چونکہ وہ خدا کا ایک مخلوق ہے، اور جو کچھ خدا نے خلق کیا وہ اچھا اور کامل ہے۔ چنانچہ جو مخلوق کو بُرا جانتا ہے وہ خالق کو بھی بُرا جانتا ہے۔ پر دوست ایک انوکھی چیز ہے، جو آسانی سے نہیں ملتا، مگر آسانی سے کھویا جاتا ہے۔ کیونکہ دوست جس سے بے انتہا محبت کرے اُس پر اعتراض گوارا نہ کرے گا۔ خبردار اور محتاط رہو، اور اُسے دوست نہ بناؤ، جو اُس سے محبت نہیں کرتا جس سے تم محبت کرتے ہو۔ جانتے ہو، دوست کے کیا معنی ہیں؟ دوست کے معنی کچھ نہیں مگر رُوح کا طبیب۔ سو جس طرح اچھا طبیب، جو بیماریوں سے واقف ہو اور اُن کے لیے دوائیں دینا جانتا ہو، کسی کو شاذ ہی ملتا ہے، اُسی طرح دوست بھی شاذ ہوتے ہیں جو خطاؤں سے واقف ہوں اور نیکی کی طرف رہنمائی کرنا جانتے ہوں۔ پر بُرائی یہ ہے کہ بُہتیرے ہیں جن کے ایسے دوست ہیں جو اپنے دوست کی خطائیں نہ دیکھنے کا حیلہ کرتے ہیں؛ بعض انہیں معذور ٹھہراتے ہیں؛ بعض دُنیا کی راہ سے اُن کی حمایت کرتے ہیں؛ اور اس سے بدتر یہ کہ ایسے دوست بھی ہیں جو اپنے دوست کو خطا کرنے کی دعوت اور اُس میں مدد بھی دیتے ہیں، جس کا انجام اُن کی اپنی شرارت کا سا ہو گا۔ خبردار، ایسے لوگوں کو دوست نہ بنانا، کیوں کہ یہ سچ مچ رُوح کے دشمن اور قاتل ہیں۔

۸۶۔ "تیرا دوست ایسا ہو کہ جیسی وہ تیری اصلاح کرنی چاہے ویسی اصلاح خود بھی قبول کرے؛ اور جیسے وہ چاہے کہ خدا کی محبت میں تو تمام چیزیں چھوڑ دے ویسے ہی اُسے یہ بھی کافی ہو کہ خدا کی خدمت میں تو خود اُسے چھوڑ دے۔

"پر بتاؤ، اگر کوئی آدمی خدا سے محبت کرنا نہ جانتا ہو تو وہ اپنے آپ سے محبت کرنا کیوں کر جانے گا؛ اور اپنے آپ سے محبت کرنا نہ جانتا ہو تو اوروں سے محبت کرنا کیوں کر جانے گا؟ یقیناً یہ ناممکن ہے۔ سو جب تم کسی کو اپنا دوست بنانا چاہے (کیوں کہ وہ انتہائی غریب ہے جس کا کوئی دوست نہیں) تو دیکھو، سب سے پہلے

✓  
احمد



نہ اُس کے عُمده نسب کا خیال کر، نہ اُس کے عُمده خاندان کا، نہ اُس کے عُمده مکان کا، نہ اُس کے عُمده لباس کا، نہ اُس کی عُمده شباہت کا، اور نہ اُس کی عُمده باتوں کا، کیونکہ تو اُسانی سے دھوکا کھا جائے گا۔ بلکہ یہ دیکھ کہ وہ کتنا خدا سے ڈرتا ہے، کتنا دُنیوی چیزوں سے نفرت رکھتا ہے، کتنا نیک کاموں سے محبت رکھتا ہے، اور سب سے بڑھ کر کتنا وہ خود اپنے جسم کا دشمن ہے اور یوں تو اُسانی سے سچا دوست پالے گا! اگر وہ سب باتوں سے زیادہ خدا سے ڈرتا ہو، اور دُنیا کی فضولیات سے نفرت رکھے! اگر وہ ہمیشہ نیک کاموں میں مصروف رہے، اور جانی دشمن کی طرح اپنے ہی تن سے دشمنی رکھے۔ پھر بھی تو ایسے دوست سے اس طرح محبت نہ رکھ کہ تیسری محبت اُسی میں ٹھیر جائے، کیونکہ (یوں) تُو بُت پرست ہو جائے گا۔ بلکہ اُس سے یوں محبت رکھ جیسے خدا نے تجھے ایک تحفہ عطا کیا ہے، کیونکہ اس طرح خدا (اُسے) اور نعمت سے نوازے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس نے سچا دوست پایا اُس نے بہشت کی نعمتوں میں سے ایک نعمت پالی، بلکہ یہی بہشت کی گنجی ہے۔“

لے زہرہ مشکوک

”ندّی نے جواب میں کہا: ”پر اتفاق سے اگر کسی کا دوست ہو جو ایسا نہ ہو جیسا تُو نے کہا؟ وہ کیا کرے؟ کیا وہ اُسے چھوڑ دے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”وہ ویسا ہی کرے جیسا جہاز راں جہاز سے کرتا ہے، کہ جب تک وہ دیکھتا ہے کہ وہ نفع بخش ہے، اُسے چلاتا ہے، پر جب وہ دیکھتا ہے کہ وہ گھاٹا ہے تو اُسے چھوڑ دیتا ہے۔ سو تُو بھی اپنے دوست کے ساتھ، جو تجھ سے بدتر ہو، ایسا ہی کر: جن باتوں میں وہ تیرے لیے رنج وہ ہو، اُسے چھوڑ دے، اگر تُو نہ چاہتا ہو کہ خدا کی رحمت تجھے چھوڑ دے۔“

۸۷۔ ”ٹھوکروں کے باعث دُنیا پر افسوس۔ یہ تو ہو کر رہے گا کہ ٹھوکریں آئیں

۲۷ دیکھو: متی ۲۶: ۹

کیونکہ ساری دُنیا شرارت میں پڑی ہوئی ہے۔ تُو بھی وائے اُس آدمی پر جس کے ذریعے ٹھوکر آئے۔ آدمی کے لیے یہ بہتر ہو کہ اُس کی گردن میں چکی کا پاٹ باندھ کر اُسے سمندر کی گہرائیوں میں ڈبو دیا جائے، اس سے کہ وہ اپنے پڑوسی کو ٹھوکہ کھلائے۔ اگر تیری آنکھ تجھے



ٹھوکر کھلائے تو اُسے نکال ڈال؛ کیونکہ تیرے لیے یہ بہتر ہے کہ تُو کا ناہو کر بہشت میں جاتے، اس سے کہ دونوں آنکھوں سمیت جہنم میں جاتے۔ اگر تیرا ہاتھ یا پیر تجھے ٹھوکر کھلائے تو ایسا ہی کر؛ کیونکہ یہ بہتر ہے کہ تُو آسمانی بادشاہی میں لنگڑا یا ٹنڈا ہو کر جائے، اس سے کہ ہاتھوں اور پیروں سمیت جہنم میں جاتے۔“

شمعون، موسوم بہ پطرس نے کہا: ”آقا، یہ میں کیسے کروں؟ ضرور ہے کہ تھوڑی مدت میں میں پارہ پارہ ہو جاؤں گا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اے پطرس، جسمانی فراست دُر کر، تُو فوراً ہی سچائی پا لے گا۔ کیونکہ جو تجھے تعلیم دیتا ہے وہ تیری آنکھ ہے، اور جو تجھے کام کرنے میں مدد دیتا ہے تیرا پیر ہے، اور جو تیری ہر طرح کی خدمت کرتا ہے تیرا ہاتھ ہے۔ سو جب یہ تیرے لیے گناہ کا مقام بنیں تو ان کو چھوڑ دے؛ کیونکہ تیرے لیے یہ بہتر ہے کہ تُو بہشت میں نادان، تھوڑے کاموں کے ساتھ اور غریب جائے، اس سے کہ جہنم میں دانا، بہت کاموں کے ساتھ اور مالدار جائے۔ جو چیز بھی تجھے خدا کی خدمت سے روکے اُسے پرے پھینک، جیسے آدمی ہر چیز کو جو اُس کی نظر میں رُکاوٹ بنے پرے پھینک دیتا ہے۔“

لے دیکھو: سنی جے ۱۷: ۱۵

ادیر کہہ کر یسوع نے پطرس کو اپنے قریب بلایا، اور اُس سے کہا: ”اگر تیرا بھائی تیرا گناہ کرے تو جا کر اُس کو سمجھا۔ اگر وہ مان جائے تو خوشی منا، کیونکہ تُو نے اپنے بھائی کو پایا، اور اگر وہ دُرست نہ ہو تو دو گواہ بلالو اور پھر سے اُس کو سمجھا؛ اور اگر وہ نہ مانے تو جا کر کلیسیا سے کہہ؛ اور اگر وہ پھر بھی باز نہ آئے تو اُسے بے ایمان جان، اور تنہا تُو اُس حجت کے نیچے بھی نہ رہ جس کے تلے وہ رہنا ہو، تُو اُس میں رپھی نہ کھا جس پر وہ بیٹھا ہو، اور تُو اُس سے بات نہ کر؛ یہاں تک کہ اگر تجھے معلوم ہو کہ چلنے میں وہ اپنا پیر کہاں رکھتا ہے تو تُو چلنے میں اپنا پیر بھی وہاں نہ رکھ۔“

۸۸۔ ”پر خبردار، کہ تُو اپنے تئیں بہتر نہ سمجھ بیٹھنا، بلکہ یوں کہنا: پطرس، پطرس،

اگر خدا اپنے فضل سے تیری مدد نہ کرتا تو تُو اُس سے بھی بدتر ہوتا۔“

نورانی سے لکھا ہے



پطرس نے جواب میں کہا: "میں اُسے کس طرح سمجھاؤں؟"  
 یسوع نے جواب دیا: "اُسی طرح جیسے تُو چاہے کہ کوئی تجھے سمجھائے۔ اور جس  
 طرح تیری خواہش ہو کہ تجھے برداشت کیا جائے دیے ہی دوسروں کو برداشت کر۔ یقین  
 جان، پطرس، میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ جتنی بار تُو اپنے بھائی کو شفقت سے سمجھائے گا،  
 تجھے خدا کی شفقت ملے گی، اور تیری باتیں کچھ نہ کچھ پھل لائیں گی؛ پر اگر تُو درشتی سے  
 ایسا کرے گا تو تجھے خدا کے انصاف سے درشت سزا ملے گی، اور تجھے کوئی پھل  
 نہ ملے گا۔ بتا، پطرس: وہ مٹی کے برتن جن میں غریب اپنا کھانا پکاتے ہیں — کیا وہ  
 انہیں پتھروں اور لوہے کے ہتھوڑوں سے دھوئے ہیں؟ ہرگز نہیں، بلکہ گرم پانی سے۔ لوہے  
 سے برتن ٹوٹ جاتے ہیں، لکڑی کی چیزیں آگ سے جل جاتی ہیں؛ پر انسان کی اصلاح شفقت  
 سے ہوتی ہے۔ سو جب تُو اپنے بھائی کو سمجھائے تو اپنے آپ سے کہہ: اگر خدا میری مدد  
 کرے تو آج جو اُس نے کیا ہے، کل میں اُس سے بدتر کروں گا۔"

لے دیکھو: متی ۲۱

پطرس نے جواب میں کہا: "اُسے اُستاد، میں اپنے بھائی کو کتنی بار مُعاف کروں؟"  
 یسوع نے جواب دیا: "جتنی بار تُو چاہتا ہو کہ وہ تجھے مُعاف کرے۔"  
 پطرس نے کہا: "سات بار روز؟"

یسوع نے جواب دیا: "صرف سات نہیں، ستر گنا سات بار روز تُو اُسے  
 مُعاف کر، کیونکہ جو مُعاف کرتا ہے اُسے مُعافی ملے گی، اور جو سزا دیتا ہے وہ سزا  
 پائے گا۔"

تب اُس نے جو یہ بکھتا ہے کہا: "وائے شہریاروں پر! کہ وہ جسم میں  
 بھائی گئے۔"

یسوع نے یہ کہہ کر اُسے علامت کی: "تُو بے وقوف ہو گیا ہے، برناباس، جو تُو  
 نے یہ بات کہی۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ بدن کے لیے غسل، گھوڑے کے لیے دھانہ  
 اور جہاز کے لیے سُکھان اتنا ضروری نہیں جتنا ریاست کے لیے رئیس ضروری ہے۔  
 اور پھر کس سبب سے خدا نے موسیٰ، یسوع، سمویل، داؤد اور سلیمان اور اُور ہتھوں کو



یہ عطا کیا جو فیصلے کرتے تھے؟ ایسوں ہی کو خدا نے گناہ کی بیخ کنی کے لیے تلوار دی ہے۔  
تب اُس نے جو یہ لکھتا ہے، کہا: ”بھلا سزا دینے اور مُعاف کرنے کا فیصلہ کیوں  
کر دیا جائے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”ہر کوئی قاضی نہیں ہوتا؛ کیونکہ، اُسے برناباس، صرف  
قاضی کے تئیں اوروں کو سزا دینے کا حق پہنچتا ہے۔ اور قاضی بھی مجرم کو اس  
طرح سزا دے جیسے باپ اپنے بیٹے کا سڑا ہوا عضو کاٹ دینے کا حکم دیتا ہے، تاکہ  
پورا بدن نہ سڑ جائے۔“

۸۹۔ پطرس نے کہا: ”میں اپنے بھائی کے تائب ہونے کا کب تک انتظار  
کروں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”جب تک تُو چاہے کہ تیرا انتظار کیا جائے؟“  
پطرس نے جواب دیا: ”ہر کوئی یہ نہیں سمجھے گا؛ سو ہمیں ذرا اور صاف  
بتا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اپنے بھائی کا انتظار کر جب تک خدا اُس کا  
انتظار کرے۔“  
”وہ یہ بھی نہ سمجھیں گے“ پطرس نے کہا۔

یسوع نے جواب دیا: ”اُس کا انتظار کر جب تک اُسے توبہ کرنے کا وقت  
ملے۔“

تب پطرس ملول ہو گیا، اور دوسرے بھی، کیونکہ وہ مطلب نہ سمجھے۔ اس پر  
یسوع نے کہا: ”اگر تمھاری سمجھ ٹھیک ہوتی اور تم جانتے کہ تم خود گنہگار ہو تو تم  
گنہگار کے لیے رحم سے اپنے دل کو دُور کر دینے کا کبھی خیال بھی نہ کرتے۔ سو اس  
لیے میں تمھیں صاف صاف بتاتا ہوں کہ گنہگار کا انتظار، کہ وہ توبہ کرے، تب تک  
کرنا چاہیے جب تک اُس کے دانتوں تلے سانس لینے والی جان ہے، کیونکہ اسی طرح  
ہمارا خدا تے قوی و رحیم اُس کا انتظار کرتا ہے۔ خدا نے یہ نہ کہا: ”جس گھڑی گناہ کار روزہ



لے تن: (۲) حزقی ایل ۲۷

رکھے، خیرات کرے، نماز پڑھے اور زیارت کو جائے، میں اُسے مُعاف کر دوں گا؛ کیونکہ یہ کام بہتیرے کر چکے ہیں اور ہمیشہ کے لیے ملعون ہوئے۔ بلکہ اُس نے فرمایا: جس گھڑی گناہ گار اپنے گناہوں پر ماتم کرے گا، میں اپنی طرف سے اُس کے گناہوں کو پھیرا دینے رکھوں گا، تم سمجھے؟“ یسوع نے کہا۔

شاگردوں نے جواب دیا: ”کچھ ہم سمجھے، اور کچھ نہیں“

یسوع نے کہا: ”کون سا حصہ تم نہیں سمجھے؟“

انہوں نے جواب دیا: ”کہ بہتیرے جو نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے رہے ملعون

ہوئے۔“

تب یسوع نے کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ریاکار اور اُمّی خدا کے دوستوں سے زیادہ نمازیں پڑھتے، زیادہ خیرات دیتے اور زیادہ روزے رکھتے ہیں۔ پر چونکہ اُن کا ایمان نہیں ہوتا اس لیے وہ خدا کی محبت میں توبہ کرنے کے قابل نہیں ہوتے، سو یوں وہ ملعون ہو جاتے ہیں۔“

تب یوحنا نے کہا: ”خدا کی محبت میں ہمیں ایمان کی بابت تعلیم دے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اب وقت ہے کہ ہم تڑکے کی نماز پڑھیں۔“ اس پر وہ اٹھے، اور اپنے تئیں دھو کر ہمارے خدا کی نماز پڑھنے لگے، جو ابد تک مبارک ہے۔

۹۰۔ جب نماز ہو چکی تو اُس کے شاگرد پھر یسوع کے قریب ہو گئے، اور اُس نے اپنا منہ کھولا اور کہا: یوحنا، پاس آجا، کہ آج میں تجھے اُس کی بابت سب کچھ بتاؤں گا جو تو نے پوچھا ہے۔ ایمان ایک مہر ہے جو خدا اپنے برگزیدوں پر لگاتا ہے۔ یہ مہر اُس نے اپنے رسول کو دی، جس کے ہاتھوں سے ایمان نے، جو برگزیدہ ہے، ایمان حاصل کیا۔ کیونکہ جیسے خدا ایک ہے اسی طرح ایمان ایک ہے۔ اسی لیے خدا نے سب چیزوں سے پہلے اپنا رسول پیدا کر کے اُسے ہر چیز سے پہلے ایمان دیا، جو گویا خدا کی اور جو کچھ خدا نے کیا اور کہا اُس کی شبیہ ہے۔ سو یوں جو کوئی اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہے،



اُس سے بہتر ایمان دار ایمان سے سب چیزیں دیکھتا ہے؛ کیونکہ انکھیں غلطی کر سکتی ہیں، بلکہ تقریباً ہمیشہ غلطی کرتی ہیں، پر ایمان کبھی غلطی نہیں کرتا، کہ اُس کی بنیاد خدا اور اُس کا کلام ہے۔ یقین جان کہ ایمان سے خدا کے سب برگزیدہ نجات پاتے ہیں۔ اور یہ یقینی ہے کہ ایمان کے بغیر کسی کا بھی خدا کو راضی کرنا ممکن نہیں۔ اسی لیے ابلیس روزوں اور نماز، خیرات اور زیارتوں کو ختم کرنے کی کوشش نہیں کرتا، بلکہ وہ تو بے ایمانوں کو ایسا کرنے پر اکساتا ہے، کیونکہ اُسے یہ دیکھ کر خوشی ہوتی ہے کہ آدمی کام کرے اور اجرت نہ پائے۔ پر وہ پوری محنت سے کوشش کرتا ہے کہ ایمان کا خاتمہ کر دے، اسی لیے ایمان ہی کی حفاظت بڑی کوشش سے کرنی چاہیے، اور سب سے محفوظ طریقہ یہ ہوگا کہ کس لیے، کو ترک کر دیا جائے جب کہ کس لیے، نے انسانوں کو بہشت سے نکالا، اور ابلیس کو حسین ترین فرشتے سے مہیب عفریت میں بدل دیا۔“

تب یوحنا نے کہا: ”بھلا ہم کس لیے، کیوں کر ترک کریں، جب کہ یہ علم کا

دروازہ ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”نہیں، بلکہ کس لیے، بہتم کا دروازہ ہے۔“

اس پر یوحنا خاموش رہا، اور یسوع نے مزید کہا: ”اُسے انسان، جو یوحنا جانتا ہے کہ خدا نے ایک بات کہی ہے تو فی الواقع تو کون ہے جو یہ کہے: اُسے خدا، تو نے کس لیے یوں کہا؛ تو نے کس لیے یوں کیا؟ کیا مٹی کا برتن بھی اپنے گھار سے کہے: تو نے مجھے پانی رکھنے کو کس لیے بنایا، نہ کہ بلسان رکھنے کو؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں، ہر ترغیب کے مقابلے میں یہ ضروری ہے کہ اپنے تئیں اس کلام سے تقویت دو کہ: خدا نے یوں فرمایا ہے؛ یوں خدا نے کیا ہے؛“ خدا کی یوں مرضی ہے؛ کیونکہ ایسا کر کے تو سلامت رہے گا۔“

۹۱۔ اُس زمانے میں یسوع کی بابت تمام یہودیہ میں بڑا ہنگامہ ہو گیا؛ کیونکہ رومی

سپاہ نے، ابلیس کے عمل سے، عبرانیوں کو یہ کہہ کر اکسایا کہ یسوع خدا ہے جو ان سے ملاقات کو آیا ہے۔ اس پر اتنا بڑا فتنہ اٹھا کہ چلتے کے دنوں کے قریب سارے یہودیہ نے ہتھیار



اُٹھائیے، یہاں تک کہ بیٹا باپ کے خلاف پایا گیا اور بھائی بھائی کے خلاف، کیونکہ کچھ کہتے تھے کہ یسوع خدا ہے جو دنیا میں آیا ہے؛ دوسرے کہتے: "نہیں، بلکہ وہ خدا کا بیٹا ہے" اور کچھ اور کہتے تھے: "نہیں، خدا تو انسانی مشابہت نہیں رکھتا، اور اس لیے بیٹے نہیں بنتا؛ بلکہ ناصربہ کا یسوع خدا کا ایک بیٹا ہے۔"

اور یہ اُن بڑے معجزوں کے باعث ہوا جو یسوع نے کیے۔

اس پر، لوگوں کو خاموش کرنے کے لیے، مزدوری ہوا کہ کاہن کھانت کی پوشاک پہنے، خدا کا پاک نام قیتا غرامات پشانی پر لگائے، جلوس میں سوار ہو کر چلے۔ اور اسی طرح حاکم پلاطس اور ہیرودیس بھی سوار ہو کر چلے۔

عظیم نام

اس پر مہزفہ میں دو دولاکھ شمشیر بردار آدمیوں کی تین فوجیں جمع ہوئیں۔ ہیرودیس نے اُن سے بات کی، مگر وہ خاموش نہ ہوئے۔ تب حاکم اور سردار کاہن نے خطاب کیا کہ: "بھائیو، یہ لڑائی ابلیس کے عمل سے چھڑی ہے، کیونکہ یسوع زندہ ہے، اور اسی کی طرف ہمیں رجوع کرنا چاہیے، اور اُس سے پوچھنا چاہیے کہ وہ اپنی بابت گواہی دے، اور تب اُس کے قول کے موافق اُس کا اعتبار کرنا چاہیے۔"

پس اس بات پر وہ سب خاموش ہوئے، اور اپنے ہتھیار رکھ کر سب ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے، یہ کہہ کہہ کر کہ: "بھائی، مجھے معاف کر!"

چنانچہ اُس دن ہر ایک نے دل میں نشان لیا کہ یسوع کا اعتبار کیا جائے، جیسا کچھ وہ کہے۔ اور حاکم اور سردار کاہن کی طرف سے اُس کے لیے بڑے انعام پیش کیے گئے جو اکر اطلاع دے کہ یسوع کہاں ملے گا۔

۹۲۔ اُس زمانے میں ہم یسوع کے ساتھ مقدس فرشتے کے کہنے پر کوہ سینا چلے گئے تھے۔ اور وہاں یسوع نے اپنے شاگردوں سمیت چلتے کے روزے رکھے۔

جب یہ ہو چکا تو یسوع یرושلم جانے کے لیے دریائے یردن کے قریب پہنچا۔ اور اُسے اُن میں سے ایک نے دیکھ لیا جن کا عقیدہ تھا کہ یسوع خدا ہے۔ اس پر اُس نے نہایت خوشی سے برابر چلاتے ہوئے کہ: "ہمارا خدا آتا ہے!" جا کر پورے شہر میں کھلبلی مچا



دی کہ: "اے یروشلیم، ہمارا خدا آتا ہے؛ اُس کے استقبال کے لیے تیار ہو!" اور اُس نے گواہی دی کہ اُس نے یسوع کو یردن کے قریب دیکھا ہے۔

تب شہر سے ہر ایک چھوٹا بڑا یسوع کو دیکھنے چل پڑا، یہاں تک کہ شہر خالی ہو گیا، کیوں کہ عورتیں بھی گود میں بچے اٹھاتے چل دیں، اور کھانے کا سامان بھی لے کر بھول گئیں۔

جب یہ دیکھا تو حاکم اور سردار کاہن سوار ہوئے اور ہیرودیس کو ایک قاصد بھیجا، کہ وہ بھی اسی طرح یسوع کو تلاش کرنے سوار ہوا، تاکہ لوگوں کا فتنہ فرو کیا جاسکے۔ اِس پر انھوں نے دو دن تک یردن کے قریب بیابان میں اُسے تلاش کیا، اور تیسرے دن دوپہر کی گھڑی کے قریب اُسے پایا، جب وہ اپنے شاگردوں کے ساتھ نماز کے لیے عوسسی کی کتاب کے مطابق طہارت کر رہا تھا۔

یسوع نے پھڑک کر دیکھ کر، جس نے زمین کو لوگوں سے ڈھک دیا تھا، بڑا تعجب کیا، اور اپنے شاگردوں سے کہا: "شاید ابلیس نے یہودیہ میں فتنہ اٹھا دیا ہے۔ خدا کی مرضی ہو کہ وہ ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے جو اُسے گناہ گاروں پر ہے۔"

اور جب وہ یہ کہہ چکا تو پھر قریب آئی، اور جب انھوں نے اُسے پہچان لیا تو چلانے لگے: "خوش آمدید، اے ہمارے خدا!" اور وہ اُسے سجدہ کرنے لگے جیسے خدا کو۔ جس پر یسوع بڑے زور سے کراہا اور بولا: "اے پاگلو، میرے سامنے سے دُور ہو، کیونکہ مجھے خوف ہے مُبادا زمین پھٹ کر مجھے تم سمیت مٹھا لے کر وہ کلام کی بدولت نکل لے!" اِس پر لوگ دسہشت زدہ ہو کر رونے لگے۔

۹۳۔ تب یسوع نے خاموشی کی علامت میں اپنا ہاتھ اٹھا کر کہا: "اے اسرائیلیو، یقیناً تم نے مجھ، ایک بشر، کو اپنا خدا کہہ کر بڑا گناہ کیا ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ خدا اِس کے باعث مُقدس شہر پر بھاری بلانا ل کر دے، کہ اُسے اجنبیوں کی غلامی میں دے دے۔ آہ، ابلیس پر ہزار بار لعنت، جس نے تمہیں اِس پر اکسایا۔"

اور یہ کہہ کر یسوع نے اپنے منہ پر دو ہتھ مارا، جس پر رونے کا ایسا شور اٹھا کہ



کوئی نہ سُن سکتا تھا کہ یسوع کیا کہہ رہا تھا۔ اِس پر اُس نے پھر خاموشی کی علامت کے طور پر اپنا ہاتھ اٹھایا، اور لوگ اپنے رونے سے چُپ ہوئے تو وہ پھر بولا: "میں اُسمان کے آگے اقرار کرتا ہوں، اور ہر چیز کو، جو زمین پر رہتی ہے، گواہ کرتا ہوں کہ تم نے جو کچھ کہا اُس سے میں بُری ہوں؛ اِس لیے کہ میں بشر ہوں، ایک فانی ماں کا بچہ، خُدا کے حُکم کے تابع، دُوسرے آدمیوں کی طرح کھانے اور سونے، سردی اور گرمی کے مصائب میں مُبتلا۔ سو جب خُدا عدالت لگاتے گا تو میرا کلام تلوار کی طرح (اُن میں سے) ایک ایک کو گھسنے کا جن کا عقیدہ ہو کہ میں بشر سے بڑھ کر کچھ ہوں۔"

اور یہ کہہ کر یسوع نے گھڑسواروں کی ایک بڑی بھڑکی بھی، جس میں اُس نے دیکھا کہ حاکم، بیرو دیس اور سردار کاہن کے ساتھ آ رہا تھا۔

تب یسوع نے کہا: "شاید یہ بھی پاگل ہو گئے ہیں۔"

جب حاکم وہاں بیرو دیس اور سردار کاہن کے ساتھ آیا تو ہر ایک اُتر پڑا، اور انھوں نے یسوع کے گرد حلقہ بنا لیا، یہاں تک کہ سپاہ اُن لوگوں کو، جو یسوع کی کاہن سے بائیں سُننے کے خواہاں تھے، نہ ہٹا سکی۔

یسوع ادب سے کاہن کے قریب آیا، مگر وہ خود یسوع کے آگے جھک کر اُس کو سجدہ کیا چاہتا تھا، کہ یسوع پکار اُٹھا: "خبردار اُس سے جو تُو کرتا ہے، زندہ خُدا کے کاہن! ہمارے خُدا کا گناہ نہ کر۔"

کاہن نے جواب دیا: "تیرے نشان اور تیری تعلیم سے یہودیہ اتنا متاثر ہو گیا ہے کہ وہ پکار اُٹھے ہیں کہ تُو خُدا ہے؛ سو لوگوں کے اصرار پر میں رومی حاکم اور بادشاہ بیرو دیس کے ساتھ ادھر آیا ہوں۔ سو ہم اپنے دل سے تیری مَنت کرتے ہیں کہ تُو اِس فتنے کو دفع کر کے عظیم ہو جو تیری بددلت اُٹھا ہے۔ کیونکہ کچھ کہتے ہیں تُو خُدا ہے، کچھ کہتے ہیں تُو خُدا کا بیٹا ہے، اور کچھ کہتے ہیں تُو نبی ہے۔"

یسوع نے جواب دیا: "اور تُو، اُسے خُدا کے سردار کاہن، گونے یہ فتنہ کیوں نہ فرد کیا؟ کیا تیرا بھی دماغ پھر گیا ہے؟ کیا تجھ میں اور خُدا کی تُو ریت اتنی ہی فراموش ہو



لگی ہیں، اے بد نصیب یہودیہ، ابلیس کے فریب خوردہ!“

۹۴۔ اور یہ کہ کر یسوع نے پھر کہا: ”میں آسمان کے آگے اقرار کرتا ہوں، اور ہر چیز کو، جو زمین پر رہتی ہے، گواہ کرتا ہوں کہ جو کچھ لوگوں نے میرے بارے میں کہا، کہ میں بشر سے بڑھ کر کچھ ہوں، اُس سے میں بڑی ہوں۔ کیوں کہ میں ایک بشر ہوں، ایک عورت کا بیٹا، خدا کے حکم کے تابع؛ دوسرے آدمیوں کی طرح یہاں رہتا ہوں؛ اور عام مصائب کا شکار۔ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، اے سردار کاہن، تو نے جو کہا وہ کہہ کر بڑا گناہ کیا۔ خدا کی مرضی ہو کہ اس گناہ کے باعث مقدس شہر پر کوئی بلائے عظیم نہ ٹوٹ پڑے۔“

تب کاہن نے کہا: ”خدا ہمیں معاف کرے، اور تو بھی ہمارے لیے دعا کر۔“

تب حاکم اور ہیرودیس نے کہا: ”صاحب، یہ ناممکن ہے کہ بشر وہ کچھ کرے جو تو کرتا ہے؟ سو اس لیے ہم نہیں سمجھتے جو تو کہتا ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”جو تم کہتے ہو سچ ہے، کیونکہ خدا انسان میں بھلائی کرتا ہے جیسے کہ ابلیس بدی کرتا ہے۔ کیونکہ آدمی ایک دکان کی مانند ہے، جس میں جو بھی اُس کی اجازت سے داخل ہوتا ہے وہ اُس میں کام اور فروخت کرتا ہے، پر مجھے بتا، اے حاکم، اور تو، اے بادشاہ، تم یہ اس لیے کہتے ہو کہ تم ہماری توریت سے نابلد ہو؛ کیونکہ اگر تم ہمارے خدا کا عہد نامہ اور پیمانہ پڑھو تو دیکھو گے کہ موسیٰ نے ایک لالچی سے پانی کو خون، خاک کو پستو، شبنم کو طوفان اور روشنی کو تاریکی بنا دیا تھا۔ اُس نے مصر میں مینڈک اور بچہ لٹا دیے، جنہوں نے زمین ڈھکی لی، اُس نے پہلو ٹٹھے قتل کیے، اور سمندر پھاڑ دیا، جس میں اُس نے فرعون کو ڈبو دیا۔ ان میں سے میں نے کچھ نہیں کیا۔ اور موسیٰ کو ہر ایک ماننا ہے کہ وہ اس وقت مُردہ ہے۔ یسوع نے سورج ساکن کر دیا، اور یروشلیم کھول دیا، جو میں نے ابھی تک نہیں کیا۔ اور یسوع کو ہر ایک ماننا ہے کہ وہ اس وقت مُردہ ہے۔ ابلیہا نے آسمان سے آنکھوں دیکھتے آگ اتاری، اور بارش، جو میں نے نہیں کیا۔ اور ابلیہا کو ہر ایک ماننا ہے کہ وہ ایک بشر ہے۔ اور (اسی طرح) اور بہت سے بیبیوں، مقدس

۱۔ دیکھو: خروج ۱۶ و ۱۷

۲۔ دیکھو: یسوع ۱۲ و ۱۳  
۱۶ و ۱۷

۳۔ دیکھو: ایسلاطین ۳۸ و ۳۹

۴۔ دیکھو: ایسلاطین ۴۱ و ۴۲



انسانوں، خدا کے دیہوں نے کیا، جنہوں نے خدا کی طاقت سے وہ باتیں کر دکھائیں جو ان کی عقلوں میں نہیں آسکتیں جو ہمارے خدا سے قادر و رحیم کو نہیں جانتے، جو ابد تک مبارک ہے۔“

۹۵۔ چنانچہ حاکم اور کاہن اور بادشاہ نے یسوع سے مسیحیت کی کہ لوگوں کو مطمئن کرنے کی خاطر تو ایک اُدنچی جگہ چڑھ جا اور لوگوں سے خطاب کر۔ تب یسوع اُن بارہ پتھروں میں سے ایک پر گیا، جنہیں یسوع نے یردن کے پیچ میں سے بارہ قبیلوں کو لینے کے لیے کہا تھا، جب تمام اسرائیلی اُس پر سے ٹھٹھاک قدم گزر گئے تھے؛ اور بلند آواز سے کہنے لگا: "ہمارا کاہن ایک اُدنچی جگہ چڑھ جائے جہاں سے وہ میری باتوں کی تصدیق کر سکے۔" اِس پر کاہن وہاں چلا گیا؛ جس سے یسوع نے واضح طور پر کہا، کہ ہر ایک سُن سکے: "زَندہ خُدا کے عہد اور پیمان میں لکھا ہے کہ ہمارے خُدا کی نِرا بتدا تھی، نہ کبھی انتہا ہو گی۔"

اے رکھو: بشورم ہے ۸

۲۰۲۰ء تک: زبورو ۲: ۹۰

کاسین نے جواب دیا: "ہاں، اُس میں یہی لکھا ہے۔"  
یسوع نے کہا: "اُس میں لکھا ہے کہ خدا نے محض اپنے کلام سے سب چیزیں  
پیدا کیں۔"

۳۷۲: زبور ۳۳: ۶

”یہی بات ہے“ کاہن نے کہا۔  
 یسوع نے کہا: ”اُس میں لکھا ہے کہ خُدا نظر نہ آنے والا اور انسان کے ذہن  
 سے پوشیدہ ہے، کیونکہ وہ بے حجم، غیر مرکب اور نامُتغیر ہے۔“  
 ”سچ سچ، ایسا ہی ہے“ کاہن نے کہا۔  
 یسوع نے کہا: ”اُس میں لکھا ہے کہ آسمانوں کے آسمان میں بھی وہ نہیں سما سکتا،  
 کیونکہ ہمارا خُدا لا محدود ہے۔“

۲۷۔ اسلامیین نے

”سُليمان نبی نے یہی کہا تھا، اُسے یسوع“ کا بہن نے کہا۔  
 یسوع نے کہا: ”اُس میں لکھا ہے کہ خُدا بے نیاز ہے، کیونکہ وہ کھاتا نہیں، سوتا  
 نہیں، اور کسی نقص میں مبتلا نہیں ہوتا۔“



”ایسا ہی ہے“ کاہن نے کہا۔

یسوع نے کہا: ”اُس میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہر جگہ ہے، اور یہ کہ اُس کے سوا کوئی

خدا نہیں، جو توڑ ڈالتا اور جوڑ دیتا ہے، اور جو چاہتا ہے کرتا ہے۔“

”یہی لکھا ہے“ کاہن نے جواب دیا۔

تب یسوع نے اپنے ہاتھ اٹھا کر کہا: ”خداوند، ہمارے خدا، یہی ہے میرا ایمان

جس کے ساتھ میں تیری عدالت میں حاضر ہوں گا، ہر ایک کے خلاف گواہی کے طور پر جو اس

کے خلاف عقیدہ رکھتے۔“ اور لوگوں کی طرف مڑ کر اُس نے کہا: ”توبہ کرو، کیونکہ جو کچھ کاہن

نے کہا ہے کہ یہ خدا کے ابدی عہد، موسیٰ کی کتاب، میں لکھا ہے اُس سے تم اپنا گناہ دیکھ

سکتے ہو: کیونکہ میں ایک نظر آنے والا بشر ہوں، اور ایک مُشت خاک، جو زمین پر چلتا ہے،

دوسرے انسانوں کی طرح فانی۔ اور میری ابتدا بھی تھی، اور انتہا بھی ہوگی، اور میں ایسا (ہوں) کہ

ایک نئی مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتا۔“

اس پر لوگوں نے روتے ہوئے آواز بلند کی، اور کہا: ”خداوند ہمارے خدا، ہم نے تیرا

گناہ کیا ہے: ہم پر رحم کر۔“ اور اُن سبھوں نے یسوع سے مینت کی کہ تو مقدس شہر کی سلامتی

کے لیے دُعا کر، کہ ہمارا خدا غضب ناک ہو کر اُسے روندے جانے کے لیے قوموں کے

حوالے نہ کر دے۔ اس پر یسوع نے اپنے ہاتھ اٹھا کر مقدس شہر اور خدا کی قوم کے لیے دُعا

کی، جب کہ ہر ایک پکار رہا تھا: ”ایسا ہی ہو“ ”آمین“

۹۶۔ جب دُعا ختم ہوئی تو کاہن نے بلند آواز سے کہا: ”ٹھیک، یسوع، اپنی قوم کو خاموش

کرنے کے لیے ہم جانا چاہتے ہیں تو کون ہے۔“

۹۷۔ یسوع نے جواب دیا: ”میں ہوں یسوع، مریم کا بیٹا، داؤد کی نسل سے، ایک بشر

جو فانی ہے اور خدا سے ڈرتا ہے، اور میرا مقصد ہے کہ عزت اور جلال خدا ہی کے

لیے ہو۔“

۹۸۔ کاہن نے جواب میں کہا: ”موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے کہ ہمارا خدا ہمارے پاس

مسیح بھیجے گا، جو ہمیں بتائے گا کہ خدا کی مرضی کیلئے ہے، اور دنیا کے لیے خدا کی رحمت

لے تن: اشنا ب ۳۹



لائے گا۔ سو میں منت کرتا ہوں، ہمیں سچ بتا، کیا تو ہی خدا کا وہ مسیح ہے جس کا ہمیں انتظار ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”یہ سچ ہے کہ خدا نے ایسا وعدہ کیا ہے، پر یقیناً میں وہ نہیں ہوں، کیونکہ وہ مجھ سے پہلے بنا ہے، اور میرے بعد آئے گا۔“

کاہن نے جواب میں کہا: ”تیرے کلام اور نشانیوں سے ہمیں بہ طور یقین ہے کہ تو خدا کا نبی اور قدوس ہے، سو میں تجھ سے تمام یہودیہ اور اسرائیل کے نام پر منت کرتا ہوں کہ خدا سے محبت کی خاطر ہمیں بتا کہ مسیح کس طور پر آئے گا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، میں وہ مسیح نہیں ہوں جس کا انتظار دنیا کی تمام قوموں کو ہے، جیسا کہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے وعدہ کیا تھا کہ: ”تیری نسل میں میں زمین کی تمام قوموں کو برکت دوں گا۔“ پر جب خدا مجھے دنیا سے اٹھالے گا تو ابلیس، ناپرسیدہ گاروں کو یہ یقین دلا کر، کہ میں خدا اور خدا کا بیٹا ہوں، پھر یہ ملعون فتنہ اٹھائے گا، جس سے میرا کلام اور میری تعلیم ناپاک ہو جائے گی، یہاں تک کہ مشکل میں ایک صاحب ایمان رہ جائیں گے جس پر خدا دنیا پر رحم فرمائے گا، اور اپنا رسول بھیجے گا، جس کے لیے اُس نے سب چیزیں بنائی ہیں؛ جو دھن سے طاقت کے ساتھ آئے گا، اور موتوں کو موت پرستوں سمیت برباد کر دے گا؛ جو ابلیس سے وہ غلبہ چھین لے گا جو اُسے انسانوں پر ہے۔ وہ اپنے ساتھ خدا کی رحمت اُن کی نجات کے لیے لائے گا جو اُس پر ایمان لائیں گے، اور مبارک ہے وہ جو اُس کے کلام پر ایمان لائے گا۔“

۹۷۔ ”گو میں اُس کے موزے کھولنے کے لائق نہیں ہوں، پر مجھے خدا کا فضل و رحمت ملی کہ اُسے دیکھوں۔“

تب کاہن نے حاکم اور بادشاہ سمیت جواب میں کہا: ”اے یسوع، خدا کے قدوس، اپنے تئیں ملول نہ کر، کیونکہ ہمارے وقت میں یہ فتنہ اب نہ ہوگا، کیونکہ ہم مقدس رومی سنات کو اس طرح رکھیں گے کہ سلطانی فرمان کے ذریعے اب کوئی تجھے خدا یا خدا کا بیٹا نہ

لے عبس شیوخ (senate)

✓  
صغیر کی آمد  
کی جو  
✓

لحق: پیدائش ۱۸

علامہ محبوب خدا



کہنے پائے گا۔

تب یسوع نے کہا: ”مٹھاری باتوں سے میری تسلی نہیں ہوتی، کیونکہ جہاں تم کو نور کی امید ہے، تاریکی آئے گی؛ بلکہ میری تسلی اُس رسول کے آنے میں ہے جو میرے باپ سے میں ہر فاسد خیال مٹاتے گا، اور اُس کا دین پھیل کر تمام دنیا پر حاوی ہو جائے گا، کیونکہ یہی وعدہ خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کیا ہے، اور جس بات سے مجھے تسلی ہے وہ یہ ہے کہ اُس کے دین کی حد نہ ہوگی، بلکہ خدا کی طرف سے ناشکستہ ہے گا۔“

کاہن نے جواب میں کہا: ”کیا خدا کے رسول کے آنے کے بعد اور نبی آئیں گے؟“  
یسوع نے جواب دیا: ”اُس کے بعد خدا کے بھیجے ہوئے سچے نبی نہ آئیں گے، مگر جھوٹے نبیوں کی بڑی تعداد آئے گی، جس کا مجھے رنج ہے۔ کیونکہ ابلیس انہیں خدا کے سچے انصاف کے مطابق اٹھائے گا، اور وہ اپنے تئیں میری بشارت کے پردے میں چھپائیں گے۔“

ہیروڈیس نے جواب میں کہا: ”یہ خدا کا سچا انصاف کیسے ہوا کہ ایسے ناپرہیزگار آدمی آئیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”یہی انصاف ہے کہ جو اپنی نجات کے لیے سچائی پر ایمان نہ لائے وہ اپنی ہلاکت کے لیے کسی جھوٹ پر ایمان لے آئے۔ اسی لیے میں تم سے کہتا ہوں کہ دنیا نے سدا سچے نبیوں سے دشمنی اور جھوٹوں سے محبت کی ہے، جیسا کہ میکایاہ اور یرمیاہ کے زمانے میں دیکھا جاسکتا ہے۔ کیونکہ ہر کسی کو اپنا ہی جیسا پسند ہوتا ہے۔“

تب کاہن نے کہا: ”وہ مسیح کیا کہلایا جائے گا، اور کس نشان سے اُس کا آنا ظاہر ہوگا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اُس مسیح کا نام تامل تعریف ہے، کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا جب اُس نے اُس کی روح پیدا کی، اور اُسے مخلوقتی شان میں رکھا۔ خدا نے کہا: ”محمد، انتظار کر؛ کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، دنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہوں، جن کو میں تجھے تختے میں دیتا ہوں، یہاں تک کہ جو تجھے مبارک کہے

لے تن (۹) یرمیاہ ۲۸



گامبارک ہوگا، اور جو تجھے کو سے گالعتی ہوگا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسول  
نجات بنا کر بھیجوں گا، اور تیرا کلام سچا ہوگا، یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے،  
پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔ سو اُس کا پاک نام محمد ہے۔“  
تب پھر نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا: ”اے خدا، ہمیں اپنا رسول بھیج، اے  
محمد، دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔“

۹۸۔ اور یہ کہہ کر پھر کاہن کے ساتھ اور حاکم، ہیرودیس کے ساتھ، یسوع اور  
اُس کے دین کے بارے میں بڑے اختلافات لیے رخصت ہوئے۔ جس پر کاہن نے حاکم  
سے مذمت کی کہ مردم میں سنات کو سارا معاملہ مکہ بھیجے، حاکم نے ایسا ہی کیا؛ چنانچہ سنات کو  
اسرائیل پر ترس آیا، اور اُس نے فرمان جاری کیا کہ یسوع ناصری، یہودیوں کے نبی، کو کوئی  
خدا یا خدا کا بیٹا نہ کہے، ورنہ موت کی سزا پائے گا۔ یہ فرمان تانبے پر کندہ کر کے ہیکل  
میں لگا دیا گیا۔

جب پھر کاہن حصہ رخصت ہو گیا تو کوئی پانچ ہزار آدمی، علاوہ عورتوں اور  
بچوں کے، رہ گئے، جو سفر سے ماندہ اور دونوں سے بغیر روٹی کے تھے، کیونکہ یسوع کو  
دیکھنے کے شوق میں لانا بھول گئے تھے، سودہ بنا سکتی کھا ہے تھے۔ اس لیے  
وہ اوروں کی طرح چلے جانے کے قابل نہ تھے۔

اے دیکھو: یوحنا ۱۲ اور ۱۳

تب یسوع کو یہ دیکھ کر اُن پر ترس آیا، اور فلپس سے اُس نے کہا: ”ہم ان کے لیے  
روٹی کہاں سے لائیں کہ یہ بھوکوں نہ مر جائیں؟“

فلپس نے جواب دیا: ”آقا، سونے کے دو سو سکوں سے بھی اتنی روٹی نہ  
خریدی جاسکے گی کہ ہر ایک ذرا ذرا سی چکھ ہی لے۔“ تب اندریاس نے کہا: ”یہاں ایک  
نپتے کے پاس پانچ نان اور دو مچھلیاں ہیں، مگر اتنے بہتوں میں اس سے کیا ہوگا؟“  
یسوع نے جواب دیا: ”جمع کو بٹھاؤ“ اور وہ گھاس پر پچاس پچاس اور چالیس چالیس  
ہو کر بیٹھ گئے۔ اس کے بعد یسوع نے کہا: ”خدا کے نام سے!“ اور اُس نے روٹی لی  
اور خدا سے دعا کی اور تب روٹی توڑ کر شاگردوں کو دی، اور شاگردوں نے جمع کو دی؛



اور ایسا ہی مچھلیوں کے ساتھ کیا۔ ہر ایک نے کھایا اور ہر ایک سیر ہو گیا۔ تب یسوع نے کہا: ”جو بیچ رہا اُسے جمع کرو۔“ سو شاگردوں نے وہ ٹکڑے جمع کیے، اور بارہ ٹوکریاں بھر لیں۔ اس پر ہر ایک نے اپنا ہاتھ اپنی آنکھوں پر رکھ کر کہا: ”میں جاگتا ہوں یا خواب دیکھتا ہوں؟“ اور وہ سب کے سب ایک گھنٹے کے عرصے تک اس عظیم معجزے پر گویا مجذوب رہے۔

اس کے بعد یسوع نے، جب وہ خدا کا شکر ادا کر چکا تو انھیں رخصت کیا، مگر بہتر آدمی ایسے تھے جو اُسے چھوڑ کر جانے پر راضی نہ ہوئے؛ پس یسوع نے اُن کا ایمان دیکھ کر انھیں شاگرد بنا لیا۔

۲۷ متن مبہم

۹۹۔ یسوع نے یردن کے قریب تیرو میں بیابان کے ایک ویران حصے کے اندر ہٹ کر اُن بہتر کو اُن بارہ سمیت یکجا بلوایا، اور جب وہ ایک پتھر پر بیٹھ گیا تو انھیں اپنے قریب بٹھایا۔ اور اُس نے ایک آہ بھر کر اپنا منہ کھولا اور کہا: ”آج ہم نے یہودیہ میں اور اسرائیل میں بڑی خرابی دیکھی ہے، وہ جی ایسی کہ میرا دل خدا کے خوف سے اب تک میرے سینے میں کانپتا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا اپنی حرمت کے بارے میں غیور ہے، اور اسرائیل کو عاشق کی طرح چاہتا ہے۔ تم جانتے ہو کہ جب کوئی جوان کسی خاتون کو چاہتا ہے، اور وہ اُسے نہیں چاہتی، بلکہ کسی اور کو، تو وہ طیش میں آ کر اپنے رقیب کو مار ڈالتا ہے۔ اسی طرح، میں تمھیں بتاتا ہوں، خدا بھی کرتا ہے؛ کہ جب اسرائیل نے کسی چیز سے پیار کیا جس کے باعث وہ خدا کو بھولا تو خدا نے اُس چیز کو نیست کر دیا۔ بھلا خدا کو یہاں زمین پر کھانت اور مقدس ہیکل سے زیادہ عزیز کیا ہے؟ تو بھی یرمیاہ نبی کے وقت میں، جب لوگ خدا کو بھول گئے، اور صرف ہیکل پر فخر کرنے لگے، کیونکہ اُس جیسا پوری دنیا میں کچھ نہ تھا، تو خدا نے نبوکدنصر شاہ بابل کے ذریعے اپنا غضب اُٹھایا، اور ایک لشکر سے اُسے مقدس شہر پر قابض کرایا، اور پاک ہیکل سمیت اُسے جلا دیا، یہاں تک کہ جن مقدس چیزوں کو خدا کے نبی چھوٹے ہوئے بھی کانپتے تھے وہ نجاست بھرے زندیقوں کے قدموں تلے روندی گئیں۔“

۳۷ متن یرمیاہ

۳۸ متن یرمیاہ

۳۹ متن: نوحہ

”ابراہام نے اپنے بیٹے اسماعیل کو جتنا درست تھا اُس سے ذرا زیادہ چاہا، جس



پر خدا نے ابراہام کے دل سے یہ غلط محبت ختم کرنے کے لیے حکم دیا کہ وہ اپنے بیٹے کو ذبح کر دے: اور وہ یہ کر ڈالتا اگرچہ چھری کام کرتی۔

”داؤد نے ابی سلوم کو شدت سے چاہا، سو خدا نے ایسا ہونے دیا کہ بیٹا باپ سے باغی ہوا، اور اپنے بالوں سے لٹک کر یوآب کے ہاتھوں مارا گیا۔ اُن پر خدا کا خوفناک فیصلہ، کہ ابی سلوم کو سب چیزوں سے زیادہ اپنے بال عزیز تھے، اور وہی اُسے لٹکانے کی رستی بن گئے!“

”بے گناہ ایوب اپنے سات بیٹوں اور تین بیٹیوں کو (ذرا زیادہ) چاہنے لگا تھا، سو خدا نے اُسے ابلیس کے ہاتھ میں ڈے دیا، جس نے نرمٹ اُسے اُس کے بیٹوں اور اُس کی دولت سے ایک دن میں محروم کر دیا بلکہ اُسے خطرناک بیماری میں بھی مبتلا کر دیا، یہاں تک کہ سات سال تک اُس کے بدن سے کپڑے نکلا کیئے۔“

”ہمارے باپ یعقوب نے یوسف کو اپنے دوسرے بیٹوں سے زیادہ چاہا، سو خدا نے اُسے بکوا یا، اور یعقوب کو انھی بیٹوں سے دھوکا دلوایا، کہ اُسے یقین ہو گیا کہ اُس کے بیٹے کو دیرندوں نے کھا لیا، اور یوں وہ دس سال ماتم کرتا رہا۔“

۱۰۰۔ ”خدا نے زندہ کی قسم، بھائیو، مجھے ڈر ہے مبادا خدا مجھ پر غضب ناک ہو، پس تم یہودیہ اور اسرائیل میں گھوم کہ اسرائیل کے بارہ قبیلوں کو سچائی کی تبلیغ کرو، تا وہ فریب سے نکل آئیں۔“

شاگردوں نے خوف سے رو کر جواب دیا: ”تو جو بھی حکم دے گا ہم کریں گے۔“ تب یسوع نے کہا: ”آؤ ہم تین دن تک نماز پڑھیں اور روزہ رکھیں، اور اب سے ہر شام جب پہلا ستارہ نمودار ہو، جب خدا کی نماز پڑھی جاتی ہے، ہم تین بار دعا کریں، اور اُس سے تین بار رحم کی التجا کریں، کیونکہ اسرائیل کا گناہ اور گناہوں سے تین گنا سنگین ہے۔“

”ایسا ہی ہو،“ شاگردوں نے جواب دیا۔

جب تیسرا دن تمام ہوا تو چوتھے دن صبح کو یسوع نے تمام شاگردوں اور

۱۔ دیکھو: ۲ پیو ۱ باب ۹ و ۱۰

۲۔ دیکھو: ایوب باب ۲ تا باب ۸

۳۔ دیکھو: پیدائش باب ۳



حواریوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا: ”یہ کافی ہے کہ میرے پاس برناباس رہے اور یوحنا؛  
باقی تم سب سامریہ اور یہودیہ اور اسرائیل کے تمام علاقوں میں گھوم پھر کر توبہ کی  
”تلقین کرو؛ کیونکہ درخت کی جڑ پر اُسے کاٹ ڈالنے کے لیے کھنڈا رکھا جا چکا ہے۔  
اور بیماروں کے لیے دعا کرو، کیونکہ خدا نے مجھے ہر بیماری پر اختیار دیا ہے۔“

لے تو: متی ۱۰ اور  
لے تو: متی ۱۰ اور

تب اُس نے جو لکھتا ہے، کہا: ”اے استاد، اگر تیرے شاگردوں سے وہ طریقہ پوچھا  
جائے کہ توبہ کس طرح کی جائے تو وہ کیا جواب دیں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”جب کوئی آدمی اپنا کیسہ کھودیتا ہے تو کیا وہ اُسے دیکھنے  
کے لیے صرف اپنی آنکھ پھیرتا ہے؟ یا اُسے پانے کے لیے اپنا ہاتھ؟ یا پوچھنے کے لیے  
اپنی زبان؟ ہرگز نہیں، بلکہ وہ اپنا پورا بدن پھیرتا ہے اور اپنی جان کی ہر طاقت لگانا  
ہے کہ اُسے پالے۔ یہ سچ ہے؟“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب دیا: ”یہ بالکل سچ ہے۔“

۱۰۔ تب یسوع نے کہا: ”توبہ بُری زندگی کا الٹ دینا ہے؛ کیونکہ ہر جس  
کو، جیسی وہ گناہ کرنے وقت عمل کرتی تھی، گھما کر اُس کے خلاف کرنا ضرور ہے۔  
پس مسرت کی جگہ ماتم رکھا جائے؛ ہنسی کے بدلے رونا؛ پُر خوری کے بدلے رولنے؛  
سونے کے بدلے بیداریاں؛ بے کاری کے بدلے سرگرمی؛ شہوت کے بدلے  
پاکدامنی؛ قِصۃ گوئی کو نماز میں بدل دو اور حرص کو خیرات میں۔“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب میں کہا: ”پر اگر اُن سے پوچھا جائے کہ ہم  
کیسے ماتم کریں، کیسے روتیں، کیسے روزہ رکھیں، کیسے سرگرمی دکھائیں، کیسے پاکدامن  
رہیں، کیسے نماز پڑھیں اور خیرات دیں، تو وہ کیا جواب دیں؟ اور اگر وہ پچھتا نا نہ  
جانتے ہوں تو ٹھیک سے توبہ کیسے کریں گے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے برناباس، تو نے اچھا سوال کیا، اور اگر خدا چاہے  
تو میں اس کا پورا جواب دیا جاتا ہوں۔ سو آج میں تجھ سے توبہ پر عملاً بات کروں  
گا، اور جو میں ایک سے کہتا ہوں، سب سے کہتا ہوں۔“

لے تو: مرقس ۱۶



”سو جان لو کہ توبہ ہر چیز سے بڑھ کر خالص خدا کی محبت کے لیے کرنی چاہیے، ورنہ توبہ کرنا فضول ہوگا۔ میں تمہیں ایک مثال سے بتاؤں گا: ہر عمارت، اگر اُس کی بنیاد کھال لی جائے تو گر کر تباہ ہو جاتی ہے۔ یہ سچ ہے؟“

”سچ ہے“ شاگردوں نے جواب دیا۔

تب یسوع نے کہا: ”ہماری نجات کی بنیاد خدا ہے جس کے بغیر نجات نہیں۔ جب آدمی نے گناہ کر لیا تو وہ اپنی نجات کی بنیاد کھو چکا؛ سو ضرور ہے کہ بنیاد سے شروع کیا جائے۔“

”بتاؤ، اگر تمہارے غلام تم سے گستاخی کرتے، اور تم جانتے کہ تم سے گستاخی کر کے وہ ملول نہ ہوئے، بلکہ اپنا اجر کھودینے پر ملول ہوئے، تو کیا تم انہیں معاف کر دو گے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح، میں تم سے کہتا ہوں، خدا بھی اُن سے ایسا ہی کرے گا جو بہشت کھودینے پر پھپھکتے ہیں۔ تمام بھاری کے دشمن ابلیس کو بہشت کھودینے اور جہنم پلنے کی بڑی پشیمانی ہے، لیکن پھر بھی اُسے رحمت کبھی نہ ملے گی، اور جانتے ہو کیوں؟ کیونکہ اُسے خدا سے محبت نہیں؛ بلکہ وہ تو اپنے خالق کا دشمن ہے۔“

۱۰۲۔ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ ہر جاندار اپنی فطرت کے مطابق، اگر وہ چیز کھو دے جس کا وہ خواہشمند ہے تو وہ کھوئی ہوئی بھلائی کا رنج کرتا ہے۔ اسی طرح گناہگار، جو سچ مچ تائب ہو، اُس کی بڑی خواہش ہونی چاہیے کہ اپنے اندر اُس کو سزا دے جس نے اُس کے خالق کی مخالفت میں کام کیے؛ اس طرح کہ جب وہ دُعا مانگے تو خدا سے بہشت مانگنے کی جرات نہ کرے، نہ یہ کہ وہ اُسے جہنم سے آزاد کر دے، بلکہ وہیں کی پریشانی میں خدا کے آگے بجدے ہیں گر کر اپنی دُعا میں کہے: ”اے خداوند، اس مُلزم پر نظر کر، جس نے بلا کسی سبب کے عین اُس وقت تیری عدول حکیم کی جب اُسے تیری بندگی کرنی تھی۔ سواب وہ عرض کرتا ہے کہ اُس نے جو کچھ کیا اُس پر تیرے ہاتھ تڑپنا پائے، نہ کہ تیرے دشمن ابلیس کے ہاتھوں، تاکہ ناراست تیرے مخلوقوں پر خوشی نہ سنائیں۔ اے خداوند، چاہے سزا دے چاہے نہ دے، کیونکہ تو مجھے اتنی عقوبت ہرگز نہ دے گا جتنی کا یہ شریر مستحق ہے۔“



”تو بے کے) اس طریقے پر قائم رہ کر گناہ گار کو خدا کی رحمت اُس کی نسبت زیادہ ملے گی جتنی تب بیتی جب وہ انصاف مانگنا۔

”یقیناً گناہ گار کی ہنسی کمزور گستاخی ہے: اسی لیے ہمارے باپ دادا نے اس دُنیا کو آنسوؤں کی وادی بجا کہا۔

۶: ۸۴ لے زبور

”ایک بادشاہ تھا جس نے اپنے غلاموں میں سے ایک کو اپنا بیٹا بنایا، اور اُسے اپنے مقبوضات کا مختار کر دیا۔ اب ایسا ہوا کہ ایک شریر آدمی کے مکر سے وہ بد نصیب بادشاہ کی ناراضی میں گرفتار ہو گیا، پس اُس نے بہت مُصیبتیں بھگتیں، نہ صرف اپنی اُملاک کھو کر بلکہ دشمنی مول لے کر، اور اُس سب محروم ہو کر جو اُس نے ہر روز کام کر کے حاصل کیا تھا۔ تھارا کیا خیال ہے، ایسا آدمی پھر کبھی ہنسے گا بھی؟“

”ہرگز نہیں“ شاگردوں نے جواب دیا ”کیونکہ اگر بادشاہ یہ جان لے تو وہ اُسے مروادے، کیونکہ اُس کا ہنسنا بادشاہ کی ناراضی کا باعث ہوگا۔ بلکہ یہ اُغلب ہے کہ وہ دِن رات روتا ہے۔“

تب یسوع نے رو کر کہا: ”وائے دُنیا پر، کہ یہ یقیناً ابدی عقوبت میں رہے گی۔ آہ بد نصیب نوح انسان، کہ خدا نے تجھے بہشت عطا کر کے گویا اپنا بیٹا بنایا، جس پر، اُسے بد نصیب، تورا بلیس کے عمل سے خدا کی ناراضی میں مُبتلا ہوا، اور بہشت سے نیکالاجا کرنا پاک دُنیا میں پھینک دیا گیا، جہاں تو نے مُشقت کر کے سب چیزیں پائیں، اور مُسلسل گنہگاری کی بدولت ہر نیک کام تجھ سے چھن جاتا ہے۔ اور دُنیا بس ہنس دیتی ہے، اور اس سے بدتر یہ کہ جو سب سے بڑا گنہگار ہے وہ سب سے زیادہ ہنستا ہے۔ پس وہی ہو گا جو تم نے کہا: کہ خدا اُس گنہگار کو ابدی ہلاکت کی سزا دے گا جو اپنے گناہوں پر ہنستا ہے، روتا نہیں۔

۱۰۲۰ ”گنہگار کا رونا ایسا ہونا چاہیے جیسا اُس باپ کا جو اپنے قریب مرگ بیٹے پر روتا ہے۔ آہ انسان کا پاگل پن، کہ وہ بدن پر روتا ہے جس میں سے رُوح مُخصّص ہو چکی ہے اور رُوح پر نہیں روتا جس میں سے، گناہ کے باعث، خدا کی رحمت نکل چکی ہوتی ہے!



”بتاد، اگر ہزاراں، جب اُس کا جہاز طوفان سے تباہ ہو جائے، رونے سے وہ سب کچھ پائے جو اُس نے کھویا تو وہ کیا کرے گا؟ یقینی ہے کہ وہ بُری طرح روتے گا۔ مگر میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ ہر بات میں، جس پر وہ روتا ہے، گناہ کرتا ہے، سوائے جب وہ اپنے گناہ پر روتا ہے۔ کیونکہ آدمی پر جو مُصیبت آتی ہے وہ اُس کی نجات کے لیے خُدا کی طرف سے آتی ہے، جس پر اُسے خوشی منانا چاہیے۔ پر گناہ انسان کی ہلاکت کے لیے شیطان کی طرف سے آتا ہے، اور اُس پر آدمی غمگین نہیں ہوتا۔ یقیناً یہیں تم دیکھ سکتے ہو کہ انسان گھٹا چاہتا ہے نفع نہیں۔“

برنابائی نے کہا: ”آقا، وہ کیا کرے جو رونہ سکتا ہو، کہ اُس کا دل رونے سے

نا آشنا ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے برنابائی، وہ بھی نہیں روتے جو اُنسو بہاتے ہیں۔ خُدا کے زندہ کی قسم، ایسے لوگ بھی ہیں جن کی آنکھوں سے ایک اُنسو نہ ٹپکا، اور وہ اُن ہزار سے زیادہ روتے ہیں جو اُنسو بہاتے ہیں۔ گناہ گار کا رونا غم کی شدت سے زمینی اُلفت کا تلف کرنا ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ جس طرح دُھوپ اُس شے کو جو سب اُپر رکھی جائے، سڑنے سے محفوظ رکھتی ہے اُسی طرح یہ تلف کرنا رُوح کو گناہ سے محفوظ رکھتا ہے۔ اگر سچے تائب کو خُدا اتنے اُنسو عطا کرے جتنا سمندر میں پانی ہے تو وہ اُور کی خواہش کرے: سو یوں یہ خواہش اُس منتھی سی بُوند کو بھی فنا کر دیتی ہے جو وہ بہانا چاہے، جیسے بھڑکتی بھٹی پانی کی ایک بُوند کو فنا کر دیتی ہے۔ پر وہ جو ٹرت رو پڑتے ہیں، اُس گھوٹے کی طرح ہیں جو جتنا ہلکا لدا ہو اتنا ہی تیز دوڑتا ہے۔“

۱۰۴۔ ”بے شک، ایسے لوگ بھی ہیں جو اندرونی رقت بھی رکھتے ہیں اور ظاہری

اُنسو بھی۔ مگر ایسا تو کوئی یرمیاہ ہی ہو گا لیکن رونے میں خُدا اُنسو اتنے نہیں ناپتا جتنا غم۔“

تب یوحنا نے کہا: ”اے اُستاد، گناہ کے سوا اور چیزوں پر رونے سے آدمی کس

طرح گھاٹے میں رہتا ہے؟“

۱۰۵۔ ”خبردار، اگر وہ



یسوع نے جواب دیا: "اگر میری دس سچے ایک لبادہ حفاظت سے رکھنے کے لیے دے، اور بعد میں سچے سے واپس لے لے تو تیرا رونا معقول ہوگا؟"

"نہیں" یوحنا نے جواب دیا۔

تب یسوع نے کہا: "پھر آدمی کا رونا اور بھی کم معقول ہوگا جب وہ کوئی چیز کھو دے، یا جو چیز چاہتا ہو وہ نہ پاتے؛ کیونکہ ہر چیز خدا کے ہاتھ سے آتی ہے۔ پس اے احمق انسان، کیا خدا کو یہ اختیار نہ ہو کہ اپنی مرضی سے اپنی ہی چیزوں پر تصرف کرے؟ کیونکہ تیسری اپنی چیز تو صرف گناہ ہے؛ اور اسی کے لیے سچے رونا چاہیے، نہ کسی اور چیز کے لیے۔"

متی نے کہا: "اے استاد، تو نے تمام یہودیہ کے سامنے اقرار کیا ہے کہ خدا انسان کی مشابہت نہیں رکھتا، اور اب تو نے کہا ہے کہ آدمی خدا کے ہاتھ سے پاتا ہے؛ پس جب خدا کے ہاتھ ہیں تو اس کی مشابہت انسان سے ہو گئی۔"

یسوع نے جواب دیا: "اے متی، تو غلطی پر ہے، اور بہتوں نے کلام کا مفہوم نہ جان کر غلطی کی ہے۔ کیونکہ آدمی کو الفاظ کی ظاہری (شکل) پر نہ جانا چاہیے، بلکہ مفہوم پر؛ جب کہ انسانی گفتگو ہمارے اور خدا کے درمیان گویا ترجمان ہے۔ بھلا تم جانتے نہیں کہ جب خدا نے ہمارے باپوں سے کوہ سینا پر کلام کرنا چاہا تو ہمارے باپ چیخ اٹھے؛ اے موسیٰ، تو ہی ہم سے کلام کر، اور خدا کو ہم سے کلام نہ کرنے دے، تا نہ ہو ہم مر جائیں؛ اور خدا نے یسعیاہ نبی کی معرفت اس کے سوا کیا کہا کہ آسمان زمین سے جتنا دُور ہے اتنا ہی خدا کے طریقے انسانوں کے طریقوں سے دُور ہیں، اور خدا کے خیال انسانوں کے خیالوں سے؛

۱۰۵۔ "خدا اتنا لامحدود ہے کہ میں اُسے بیان کرتے رزتا ہوں۔ پر ضرور ہے کہ میں تمہارے اگے ایک قضیہ رکھوں۔ سو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ آسمان نو ہیں، اور وہ ایک دُوسرے سے اتنے دُور ہیں کہ جتنا پہلا آسمان زمین سے دُور ہے، جو زمین سے پانسو برس کی راہ دُور ہے۔ پس زمین سب سے اُنچے آسمان سے ساڑھے چار ہزار سال کی راہ دُور ہوتی۔ چنانچہ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ (زمین) پہلے آسمان کی نسبت سُوتی کی

۱۹ خروج نبی

۲ یسعیاہ نبی



نوک جتنی ہے، اور اسی طرح پہلا آسمان دوسرے کی نسبت نوک جتنا ہے، اور اسی طرح ہر آسمان اگلے سے کمتر ہے۔ مگر زمین کا سارا حجم مع تمام آسمانوں کے حجم کے، بہشت کی نسبت ایک نقطہ جتنا ہے، بلکہ ریت کے ذرے جتنا۔ کیا عظمت بے پایاں ہے؟  
شاگردوں نے جواب دیا: ”ہاں، بے شک۔“

تب یسوع نے کہا: خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، یہ کائنات خدا کے آگے ریت کے ذرے جتنی چھوٹی ہے، اور خدا اُس سے کتنی گنا عظیم ہے (جتنے) تمام آسمانوں اور بہشت اور اُس سے بھی زیادہ کو بھرنے کے لیے ریت کے ذرے درکار ہوں۔ اب سوچو کہ خدا کو انسان سے، جو مٹی کا ایک ذرا سا ٹکڑا ہے جو زمین پر قائم ہے، کچھ بھی نسبت ہو سکتی ہے۔ پس خبردار، تم مفہوم لیا کرو نہ کہ زبر سے الفاظ، اگر تم ابدی زندگی پانا چاہتے ہو۔“

شاگردوں نے جواب دیا: ”خدا ہی اپنے تئیں جان سکتا ہے، اور وہ سچ ہے جو یسعیاہ نبی نے کہا: ”وہ انسانی حواس سے پوشیدہ ہے۔“

لے تن یسعیاہ ۴۵

یسوع نے جواب دیا: ”ہاں یہ سچ ہے، سو جب ہم بہشت میں ہوں گے تو ہم خدا کو جان باتیں گے جیسے یہاں کوئی سمندر کو نمکین پانی کی ایک بوند سے جان جانتا ہے۔  
”اپنی بات کی طشت واپس آکر، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ صرف گناہ ہی پر کوئی رستہ، کیونکہ گناہ کرنے سے آدمی اپنے خالق کو چھوڑ دیتا ہے۔ پر وہ کس طرح روئے جو ضیافتوں اور جشنوں میں شریک ہوتا ہے؟ وہ ایسے ہی روئے گا جیسے برف آگ دے! تمہیں ضیافتوں کو روزوں میں بدلنا ہوگا، اگر تم اپنے نفس پر غلبہ پانا چاہو، کیونکہ اسی طرح ہمارے خدا کو غلبہ حاصل ہے۔“

تندی نے کہا: ”پھر تو غلبہ پانے کے لیے خدا کا بھی نفس ہوا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”پھر تم وہی کہنے لگے: ”خدا کا یہ ہے، خدا ایسا ہے؟“  
بتاؤ، انسان کا نفس ہے؟“

۲۷ متن مبہم

”ہے“ شاگردوں نے جواب دیا۔



یسوع نے کہا: ”کیا کوئی آدمی ایسا بھی مل سکتا ہے جس میں جان ہو، پھر بھی اُس میں نفس کا کام نہ کرتا ہو؟“

”نہیں“ شاگردوں نے کہا۔

”تم اپنے تئیں دھوکا دیتے ہو“ یسوع نے کہا ”کیونکہ جو اندھا، بہرا، گونگایا اعضا پریدہ ہو — اُس کا نفس کہاں ہوتا ہے؟ یا جب آدمی غشی میں ہو؟“

تب شاگرد پریشان رہ گئے: اور یسوع نے کہا: ”تین چیزوں سے آدمی بنتا ہے:

یعنی، روح اور نفس اور جسم، ہر ایک اپنی جگہ جدا جدا۔ ہمارے خدا نے روح اور جسم پیدا کیا جیسے تم سُن چکے ہو، پس بھی تم نے نہیں سنا کہ اُس نے نفس کس طرح پیدا کیا۔ سوکل، اگر خدا چاہے، میں تمہیں سب بتاؤں گا۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا، اور ہماری قوم کی نجات کے لیے دعا کی، ہم میں سے ہر ایک ”آمین“ کہا کیا۔

۱۰۶۔ جب یسوع نے تڑکے کی نماز ختم کی تو ایک نخل کے نیچے بیٹھ گیا، اور وہیں اُس

کے شاگرد اُس کے قریب آگئے۔ تب یسوع نے کہا: ”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، ہماری زندگی کے بارے میں مہنتوں کو دھوکا ہوتا ہے۔ کیونکہ روح اور نفس باہم اتنے پیوستہ ہیں کہ زیادہ تر لوگ روح اور نفس کو ایک ہی چیز مانتے ہیں صرف عمل سے جدا کرتے ہیں، نہ کہ اصل سے، کہ اُسے ذی جس، نامی اور ذی عقل روح کہتے ہیں۔ مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ روح وہ ہے جو سوچتی اور جیتی ہے۔ اُسے بے عقلو، کہیں جان کے بغیر ذی عقل روح ہوگی؟ کبھی نہیں۔ مگر جان بغیر نفس کے ضرور مل جائے گی، جیسا کہ بے ہوش شخص میں دیکھا جاتا ہے کہ نفس اُسے چھوڑ دیتا ہے۔“

تندی نے جواب میں کہا: ”اُسے استاد، جب جان کو نفس چھوڑ دیتا ہے تو آدمی کی

جان بھی نہیں رہتی۔“

یسوع نے جواب دیا: ”یہ صحیح نہیں، کیونکہ آدمی جان سے تب محروم ہوتا ہے جب

روح رخصت ہو چکی ہے؛ کیونکہ جسم میں روح پھر واپس نہیں آتی، سوائے معجزے کے



مُتعلّق کافی ہو۔

۱۰۸۔ ”اب سُنو جو میں تمہیں جاگنے کے بارے میں بتاؤں۔ سو چونکہ سونا دوطرح کا ہوتا ہے، یعنی بدن کا اور رُوح کا، اسی لیے تم جاگنے میں ہتھیار رہو کہ جب بدن بیدار ہو، رُوح نہ سونے پائے۔ کیونکہ یہ ایک سنگین ترین غلطی ہوگی۔ بتاؤ، تمہیل میں: ایک آدمی ہے کہ چلتے ہوئے ایک چٹان سے ٹھوکر کھا جاتا ہے، اور پاؤں کی مزید ٹھوکر سے بچنے کے لیے سر ٹکرا لیتا ہے۔ ایسے آدمی کا کیا حال ہوگا؟“

”بہت بُرا“ شاگردوں نے جواب دیا ”کیونکہ ایسا آدمی مجنون ہے“

تب یسوع نے کہا: ”ٹھیک جواب دیا تم نے، کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو بدن سے جاگتا اور رُوح سے سوتا ہے وہ مجنون ہے۔ جیسے رُوحانی روگ جسمانی سے زیادہ سنگین ہے اسی طرح اُس کا علاج بھی زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بد بخت بدن سے جو زندگی کا پاؤں ہے، نہ سونے کی شیخی کیونکر مار سکتا ہے، جب کہ وہ اپنی بد نصیبی نہیں دیکھتا کہ وہ رُوح سے سوتا ہے، جو زندگی کا سر ہے؛ رُوح کا سونا خدا اور اُس کی خوفناک عداوت سے فراموشی ہے۔ سو بیدار رُوح وہ ہے جو ہر چیز میں اور ہر جگہ پر خدا کو دیکھتی ہے، اور ہر بات میں اور ہر بات پر اور ہر بات سے بڑھ کر اُس ذی جبروت کا شکر ادا کرتی ہے، یہ جانتے ہوئے کہ ہمیشہ، ہر لمحے وہ خدا سے فضل اور رحمت پاتی ہے۔ پس اُس کے جبروت کے خوف سے ہمیشہ اُس کے کان میں یہ ملکوتی صدا گونجتی ہے۔ ”مخلوق، عدالت کو آؤ، کیونکہ تمہارا خالق تمہاری عدالت کیا چاہتا ہے۔“ کیوں کہ وہ عادتاً ہمیشہ خدا کی خدمت میں رہتی ہے۔ بتاؤ، تمہیں کس کی زیادہ خواہش ہوتی ہے ستارے کی روشنی سے دیکھنے کی یا سورج کی روشنی سے؟“

اندر یاس نے جواب دیا: ”سورج کی روشنی سے؛ کیونکہ ستارے کی روشنی سے ہم فریبی پہاڑوں کو بھی نہیں دیکھ سکتے، اور سورج کی روشنی سے ہم ریت کے چھوٹے سے چھوٹے ذرے کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ پس ستارے کی روشنی میں ہم ڈرتے ہوئے چلتے ہیں، پر سورج کی روشنی میں اطمینان سے چلتے ہیں۔“



۱۰۹۔ یسوع نے جواب دیا: "اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ تم رُوح کو عدالت کے سُوچ میں بیدار رکھو (جو) ہمارا خدا (ہے)، اور بدن کے جاگنے پر اپنے تئیں مغرور نہ کرو۔ پس یہ بالکل سچ ہے کہ جتنا ممکن ہو، بدنی خواب سے بچا جائے، پر (اُس سے) بالکل ہی بچنا ناممکن ہے، کہ نفس اور جسم خوراک سے اور دماغ کا روبرو سے بوجھل ہو جاتے ہیں۔ سو جو کم سوتے وہ حد سے زیادہ کاروبار اور بہت کھلنے سے پرہیز کرے۔

"خدا ئے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، ہر رات کچھ نہ کچھ سولینا روا ہے، پر یہ ہرگز روا نہیں کہ خدا اور اُس کی خوف ناک عدالت کو بھلا دیا جائے: اور یہی غفلت رُوح کا سونا ہے۔"

تب اُس نے جو کہتا ہے، جواب میں کہا: "اے استاد، ہم خدا کو ہمیشہ یاد میں کیوں کر رکھیں؟ یقیناً ہمیں یہ ناممکن لگتا ہے۔"

یسوع نے آہ بھر کر کہا: "اے برناباس، یہ سب بڑی نصیحتی ہے جو انسان پر پڑے۔ کیونکہ یہاں، زمین پر، انسان خدا اپنے خالق کو ہمیشہ یاد نہیں رکھ سکتا؛ سوائے اُن کے جو مقدس ہیں، کیونکہ اُن میں خدا کے فضل کا وہ نور ہوتا ہے کہ وہ خدا کو نہیں بھول سکتے۔ پر بتاؤ، کیا تم نے انہیں دیکھا ہے جو پہاڑ کے پتھروں میں کام کرتے ہیں، کہ کس طرح انہوں نے پیہم مشق سے ایسا چوٹ مارنا سیکھ لیا ہوتا ہے کہ وہ دُوروں سے باتیں بھی کرتے جاتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ اُسکی اوزار بھی، اُس پر نطس ڈالے بغیر، چلاتے رہتے ہیں، جو پتھر توڑتا ہے، تو بھی وہ اپنا ہاتھ زخمی نہیں کر لیتے؟ پس تم بھی ایسا ہی کرو۔ اگر تم فراہوشی کی بدبختی پر پوری طرح غالب آنا چاہتے ہو تو پاکباز بننے کی خواہش کرو۔ یہ یقینی ہے کہ پانی سخت ترین پتھر بھی کاٹ دیتا ہے اگر ایک قطرہ بھی لمبے عرصے تک اُس پر پڑتا رہے۔

"جانتے ہو، اس بد نصیبی پر تم کیوں غالب نہ آئے؟ کیوں کہ تم نے نہیں جانا کہ یہ گناہ ہے۔ سو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُسے انسان، جو ب کوئی شہر یا رُجھے ایک عطیہ دے، اور تیرا اپنی بخشش کرے، اُس کو عزت پیٹھ کرے تو یہ ایک غلطی ہے۔ اسی طرح وہ غلطی کرتے



مُتعلّق کافی ہو۔

۱۰۸۔ ”اب سُنو جو میں تمہیں جاگنے کے بارے میں بتاؤں۔ سو چونکہ سونا دو طرح

کا ہوتا ہے، یعنی بدن کا اور رُوح کا، اسی لیے تم جاگنے میں ہتھیار رہو کہ جب بدن بیدار ہو، رُوح نہ سونے پائے۔ کیونکہ یہ ایک سنگین ترین غلطی ہوگی۔ بتاؤ، تمہیل میں: ایک آدمی ہے کہ چلتے ہوئے ایک چٹان سے ٹھوکر کھا جاتا ہے، اور پاؤں کی مزید ٹھوکر سے بچنے کے لیے سر ٹکرا لیتا ہے۔ ایسے آدمی کا کیا حال ہوگا؟“

”بہت بُرا“ شاگردوں نے جواب دیا۔ ”کیونکہ ایسا آدمی مجنُون ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”ٹھیک جواب دیا تم نے، کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو

بدن سے جاگتا اور رُوح سے سوتا ہے وہ مجنُون ہے۔ جیسے رُوحانی روگ جسمانی سے زیادہ

سنگین ہے اسی طرح اُس کا علاج بھی زیادہ مشکل ہے۔ ایسا بد بخت بدن سے جو زندگی

کا پاؤں ہے، نہ سونے کی کوشش کیونکر کر سکتا ہے، جب کہ وہ اپنی بد نصیبی نہیں دیکھتا کہ

وہ رُوح سے سوتا ہے، جو زندگی کا سر ہے؟ رُوح کا سونا خدا اور اُس کی خوفناک عدالت

سے فراموشی ہے۔ سو بیدار رُوح وہ ہے جو ہر چیز میں اور ہر جگہ پر خدا کو دیکھتی ہے،

اور ہر بات میں اور ہر بات پر اور ہر بات سے بڑھ کر اُس ذی جبروت کا شکر ادا کرتی

ہے، یہ جانتے ہوئے کہ ہمیشہ، ہر لمحے وہ خدا سے فضل اور رحمت پاتی ہے۔ پس

اُس کے جبروت کے خوف سے ہمیشہ اُس کے کان میں یہ نکلوتی صدا گونجتی ہے۔

’مخلوق، عدالت کو آؤ، کیونکہ تمہارا خالق تمہاری عدالت کیا چاہتا ہے۔‘ کیوں کہ وہ

عادتاً ہمیشہ خدا کی خدمت میں رہتی ہے۔ بتاؤ، تمہیں کس کی زیادہ خواہش ہوتی ہے

ستارے کی روشنی سے دیکھنے کی یا سورج کی روشنی سے؟“

اندر یاس نے جواب دیا: ”سورج کی روشنی سے؛ کیونکہ ستارے کی روشنی سے

ہم قریبی پہاڑوں کو بھی نہیں دیکھ سکتے، اور سورج کی روشنی سے ہم ریت کے چھوٹے

سے چھوٹے ذرے کو بھی دیکھ لیتے ہیں۔ پس ستارے کی روشنی میں ہم ڈرنے ہوئے چلتے

ہیں، پر سورج کی روشنی میں اطمینان سے چلتے ہیں۔“



۱۰۹۔ یسوع نے جواب دیا: ”اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ تم رُوح کو عدالت کے سُوچ میں بیدار رکھو (جو) ہمارا خدا (ہے)، اور بدن کے جاگنے پر اپنے تئیں مغرور نہ کرو۔ پس یہ بالکل سچ ہے کہ جتنا ممکن ہو، بدنی خواب سے بچا جائے، پر (اُس سے) بالکل ہی بچنا ناممکن ہے، کہ نفس اور جسم خوراک سے اور دماغ کا دوبار سے بوجھل ہو جاتے ہیں۔ سو جو کم سوئے وہ حد سے زیادہ کاروبار اور بہت کھانے سے پرہیز کرے۔

”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، ہر رات کچھ نہ کچھ سولینا رو ہے، پر یہ ہرگز روا نہیں کہ خدا اور اُس کی خوف ناک عدالت کو بھلا دیا جائے: اور یہی غفلت رُوح کا سونا ہے۔“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب میں کہا: ”اے اُستاد، ہم خدا کو ہمیشہ یاد میں کیوں کر رکھیں؟ یقیناً ہمیں یہ ناممکن لگتا ہے۔“

یسوع نے آہ بھر کر کہا: ”اے برناباس، یہ سب بڑی بد نصیبی ہے جو انسان پر پڑے۔ کیونکہ یہاں، زمین پر، انسان خدا اپنے خالق کو ہمیشہ یاد نہیں رکھ سکتا؛ سوائے اُن کے جو مقدس ہیں، کیونکہ اُن میں خدا کے فضل کا وہ نور ہوتا ہے کہ وہ خدا کو نہیں بھول سکتے۔ پر بتاؤ، کیا تم نے انھیں دیکھا ہے جو پہاڑ کے پتھروں میں کام کرتے ہیں، کہ کس طرح انھوں نے پیہم مشق سے ایسا چوٹ مارنا سیکھ لیا ہوتا ہے کہ وہ دُوروں سے باتیں بھی کرتے جاتے ہیں اور ساتھ کے ساتھ اپنی اُوزار بھی، اُس پر نظر ڈالے بغیر، چلاتے رہتے ہیں، جو پتھر توڑتا ہے، تو بھی وہ اپنا ہاتھ زخمی نہیں کر لیتے؟ پس تم بھی ایسا ہی کرو۔ اگر تم فراہوشی کی بدبختی پر پوری طرح غالب آنا چاہتے ہو تو پاکیزہ بننے کی خواہش کرو۔ یہ یقینی ہے کہ پانی سخت ترین پتھر بھی کاٹ دیتا ہے اگر ایک قطرہ بھی لمبے عرصے تک اُس پر پڑتا رہے۔“

”جانتے ہو، اس بد نصیبی پر تم کیوں غالب نہ آئے؟ کیوں کہ تم نے نہیں جانا کہ یہ گناہ ہے۔ سو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اُسے انسان، جب کوئی شہر یا رُستہ ایک عطیہ دے، اور اپنی انجس مُو، کر اُس کی عزت پیٹھ کرے تو یہ ایک غلطی ہے۔ اسی طرح وہ غلطی کرتے



ہیں جو خدا کو بھول جاتے ہیں، کیونکہ تمام موقعوں پر خدا سے انسان عطا کرتا ہے اور رحمت پاتا ہے۔

۱۱۰۔ ”بھلا بتاؤ، کیا ہمارا خدا تمام موقعوں پر تمہیں (اپنے فضل سے) نوازتا ہے؟ ہاں، بے شک؛ کیوں کہ وہ تمہیں لگاتار سانس عطا کرتا رہتا ہے، جس سے تم جیتے ہو۔ ہاں ہاں، میں تم سے سچ کہتا ہوں، ہر بار جب تمہارے بدن میں سانس آتے، تمہارا دل کہے: ”خدا کا شکر ہو!“

تب یوحنا نے کہا: ”اے استاد، جو تو کہتا ہے نہایت سچ ہے، سو میں یہ مبارک حالت پالنے کا طریقہ سکھا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں، کوئی شخص اس حالت کو انسانی طاقتوں سے نہیں پاسکتا، بلکہ خداوند ہمارے خدا کی رحمت سے۔ بے شک یہ سچ ہے کہ آدمی کو اس بھلائی کی خواہش کرنی چاہیے تاکہ خدا اُسے یہ دے۔ بتاؤ، جب تم میز پر ہوتے ہو تو کیا تم وہ کھانے کھاتے ہو جنہیں تم دیکھنا بھی پسند نہ کرو؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح میں تم سے کہتا ہوں کہ تم وہ نہ پاؤ گے جس کی تمہیں خواہش نہ ہو۔ اگر تم پاکبازی کی خواہش کرو تو خدا اس پر قادر ہے کہ پک جھپکتے میں تم کو پاکباز بنا دے، مگر تاکہ انسان اس عطا اور عطی کی قدر کرے، ہمارے خدا کی مرضی ہوتی ہے کہ ہم انتظار اور سوال کریں۔

”تم نے نشانہ بازی کی مشق کرنے والے دیکھے ہیں؟ بے شک وہ بہت دفعہ نشانہ خطا کرتے ہیں۔ تو بھی وہ نشانہ خطا کرنا ہرگز نہیں چاہتے، بلکہ ہمیشہ نشانہ پر مارنے کی امید رکھتے ہیں۔ بس تم بھی یہی کرو، تم جو خدا کو یاد رکھنے کی سدا خواہش رکھتے ہو، اور جب بھول جاؤ تو سوچ کر دو؛ کیوں کہ جو کچھ میں نے کہا ہے اُس کے حصول کی توفیق تمہیں خدا دے گا۔

”روزہ داری اور روحانی بیداری ایک دوسرے سے یوں پیوستہ ہیں کہ اگر کوئی بیداری توڑ دے تو ساتھ ہی روزہ بھی ٹوٹ جاتا ہے۔ کیونکہ گناہ کرنے میں آدمی روح کا روزہ توڑ دیتا ہے، اور خدا کو بھول جاتا ہے۔ یہی بات ہے کہ روح کے متعلق بیداری



اور روزہ ہمارے لیے اور سب لوگوں کے لیے ہمیشہ ضروری ہے۔ کیونکہ گناہ کرنا کسی کو جائز نہیں۔ پر، یقیناً جانو، بدن کاروزہ اور اُس کی بیداری نہ تمام زمانوں میں ممکن ہے، نہ تمام لوگوں سے۔ کیونکہ بیمار اور مُعمر لوگ بھی ہوتے ہیں، بچے والی عورتیں بھی، پرہیزی غذا والے آدمی بھی، بچے بھی اور اور بھی جو کمزور ساخت کے ہیں۔ پس ضرور ہے کہ ہر ایک، جیسے وہ اپنے موزوں ناپ کا لباس پہنتا ہے، اُسی طرح اپنے روزوں (کے معاملے) میں انتخاب سے کام لے۔ کیونکہ جس طرح بچے کے کپڑے تیس سالِ عمر کے آدمی کے لیے موزوں نہیں ہوتے، اسی طرح ایک کی روزہ داری اور بیداری دوسرے کے لیے موزوں نہیں ہوتی۔

۱۱۱۔ ”پر خبردار کہ ابلیس اپنی ساری طاقت لگا دے گا کہ ایسا ہو کہ تم رات کو جاگو، اور بعد کو سو جاؤ جب خدا کے حکم کی رو سے تمہیں نماز پڑھنا اور خدا کا کلام سُنانا ہو۔“

”بتاؤ، تمہیں اچھا لگے گا اگر تمہارا کوئی دوست خود گوشت کھائے اور تمہیں ہڈیاں

دے دے؟“

پطرس نے جواب دیا: ”نہیں اُستاد، ایسے شخص کو تو دوست نہ کہنا چاہیے، بلکہ

ٹھٹھے باز۔“

یسوع نے آہ بھر کر کہا: ”تُو نے سچ بات خوب کہی، اُسے پطرس، کیوں کہ ہر وہ جو ضرورت سے زیادہ جسم سے جاگتا ہے، اور جب اُسے نماز پڑھنا یا خدا کا کلام سُنانا ہو، سوتا یا اُونگھنے سے اپنا سر بو جھل کر لیتا ہے، ایسا بد نصیب، خدا اپنے خالق، سے ٹھٹھا کرتا ہے، اور یوں ایسے بڑے گناہ کا مجرم ہے۔ مزید یہ کہ وہ ایک چور ہے کہ وہ وہ وقت چُرا لیتا ہے جو وہ خدا کو دیتا، اور اُسے جب اور جتنا چاہتا ہے خود خرچ کرتا ہے۔“

”بہترین شراب کے ایک برتن میں ایک آدمی نے اپنے دشمنوں کے تئیں پیئے کو دی جب تک شراب سب سے عمدہ آتی رہی، پر جب شراب میں مچھٹ آنے لگی تو وہ اُس نے اپنے آقا کو پیئے کے لیے دے دی۔ تمہارا کیا خیال ہے، اس نوکر سے آقا کس طرح پیش آنے کا جب اُسے سب معلوم ہوگا، اور نوکر اُس کے سامنے ہوگا؟ یقیناً وہ اُسے



پیٹے گا، اور دنیا کے قوانین کے مطابق مُنصفانہ غصے میں اُسے قتل کر دے گا۔ پھر بھلا خدا اُس آدمی سے کس طرح پیش اُسے گا جو اپنا بہترین وقت کاروبار میں صرف کرتا ہے، اور بدترین نماز اور شریعت کے مطالعے میں؟ داتے دنیا پر، کہ اس اور اس سے بھی بڑے گناہ سے اُس کا دل بوجھل ہوتا ہے! سو جب میں نے تم سے کہا تھا کہ ہنسی کو روکنے میں بدل دیا جائے، ضیافتیں روزوں میں اور سونا بیداری میں، تو میں نے تین لفظوں میں وہ سب کچھ سمودیا جو تم سُن چکے۔ کہ یہاں زمین پر آدمی سدا روئے، اور یہ رونا دل سے ہو، کیوں کہ خدا ہمارا خالق ناراض ہے؛ اور یہ کہ تمہیں روزے رکھنا چاہئیں تاکہ نفس پر حکمرانی حاصل ہو، اور جاگنا چاہیے کہ گناہ نہ کرنے پاؤ؛ اور یہ کہ بدنی رونا اور بدنی روزہ داری اور بیداری ہر ایک اپنے جتنے کے موافق کرے۔“

۱۱۲۔ یہ کہہ کر یسوع نے کہا: ”جا کہ کھیت کی پیداوار تلاش کرو، ہماری زندگی برقرار رہنے کا وسیلہ، کیوں کہ اب آٹھ دن ہونے آئے کہ ہم نے روٹی نہیں کھائی۔ پس میں اپنے خدا سے دعا کروں گا، اور برناباس کے ساتھ تمہارا منتظر رہوں گا۔“

سو تمام شاگرد اور حواری چار چار اور چھ چھ کر کے رخصت ہوئے اور یسوع کے کہنے کے مطابق اپنی راہ گئے۔ یسوع کے ساتھ وہ رہ گیا جو لکھتا ہے: ”تس پر یسوع نے رو کر کہا: ”اے برناباس، ضرور ہے کہ میں تجھ پر بڑے راز کھولوں، جنہیں تو میرے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد، ظاہر کیجیو۔“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، رو کر جواب دیا، اور کہا: ”اے اُستاد، روئے مجھ کو دے، اور دوسرے لوگوں کو، کہ ہم گناہ گار ہیں۔ اور تو، جو خدا کا ایک قدوس اور نبی ہے، تیرے تئیں اتنا رونا زیا نہیں۔“

یسوع نے جواب دیا: ”یقین جان، برناباس، کہ جتنا رو دیا چاہیے، میں نہیں رو سکتا۔ کیوں کہ اگر لوگ مجھے خدا نہ کہتے تو میں خدا کو یہاں دیکھ لیتا جیسے وہ بہشت میں دیکھا جائے گا، اور ایسا سلامت ہوتا کہ عدالت کے دن سے بے خوف ہوتا۔ پر خدا جانتا ہے کہ میں بے گناہ ہوں، کیوں کہ میں نے اپنے تئیں ایک غریب بندے سے بڑھ کر ہونے کا کبھی خیال



بھی نہ کیا بلکہ میں تجھے بتاتا ہوں کہ اگر میں خدا نہ کہلایا جاتا تو میں دنیا چھوڑنے پر بہشت میں پہنچا دیا جاتا، جب کہ اب میں وہاں عدالت تک نہ جا پاؤں گا۔ اب تجھے معلوم ہوا کہ میرا رونا بجا ہے۔ اے برناباس، جان لے کہ اس کی بدولت میں بڑی اذیت میں مبتلا ہوں گا، اور اپنے ایک شاگرد کے ہاتھوں تیس روپوں کے عوض بیچا جاؤں گا۔ جس پر مجھے یقین ہے کہ جو مجھے نیچے گا وہ میرے نام سے مارا جائے گا، کیونکہ خدا مجھے زمین سے اٹھالے گا، اور اُس خدا کی شکل بدل دے گا کہ ہر کوئی اُسے سمجھے گا کہ میں ہوں؛ پھر بھی، جب وہ بُری موت مرے گا تو میں دنیا میں لمبی مدت تک اسی ذلت میں رہوں گا۔ پر جب محمد، خدا کا مقدس رسول، آئے گا تو یہ بڑی دُور ہو جائے گی۔ اور خدا یہ کرے گا، کیوں کہ میں نے مسیح کی سچائی کا اقرار کیا ہے؛ جو مجھے یہ انعام دے گا کہ مجھے زندہ، اور بدنامی کی موت سے اجنبی، جان لیا جائے گا۔

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب میں کہا: "اے استاد، بتا وہ بد بخت کون ہے، کہ میں اُس کا گلا گھونٹ ڈالوں؟"

"خاموش رہ" یسوع نے جواب دیا، "کہ خدا کی یہی مشیت ہے، اور وہ اس کے برخلاف نہیں کر سکتا؛ پر دیکھ کہ جب میری ماں کو ایسے موقع پر صدمہ ہو تو تو اُسے سچی بات بتا دینا، تا اُسے تسلی ہو۔"

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب دیا: "اے استاد، میں یہ سب کروں گا اگر خدا چاہے۔"

۱۱۳۔ جب شاگرد آئے تو وہ صوبہ کے پھل لاتے، اور خدا کی مشیت سے انھیں کھجوروں کی خاصی مقدار ملی۔ پس دوپہر کی نماز کے بعد انھوں نے یسوع کے ساتھ کھانا کھایا۔ اُس وقت حواری اور شاگرد اُسے، جو لکھتا ہے، ملول دیکھ کر ڈرے کہ یسوع جلد دنیا سے رخصت ہوا چاہتا ہے۔ اس پر یسوع نے انھیں تسلی دی، یہ کہہ کر: "ڈرو نہیں، کہ میری وہ گھڑی ابھی نہیں آئی جب میں تم سے رخصت ہوں۔ میں ابھی مقوڑی مدت اور تمھارے ساتھ رہوں گا۔ پس اب میں تمھیں تعلیم دوں گا، تاکہ، جیسا میں نے کہا ہے، تم سارے اسرائیل میں جا کر توبہ کی تلقین کرو؛ تاکہ خدا اسرائیل کے گناہ پر رحم فرمائے۔ پس ہر ایک کاہن سے خبردار رہے، خاص کر وہ جو توبہ کرتا ہے، کیوں کہ ہر درخت، جو



اتجا پھل نہیں لاتا، کاٹا اور آگ میں ڈالا جائے گا۔

”ایک شہری تھا جس کا ایک تانکستان تھا، اور اُس کے درمیان میں ایک باغ تھا۔ جس میں ایک عمدہ انجیر کا درخت تھا؛ سو جب تین سال تک مالک آیا تو اُس نے کوئی پھل نہ پایا، اور یہ دیکھ کر کہ اور ہر درخت پھل لاتا تھا، اُس نے اپنے باغبان سے کہا: ”یہ بُرا درخت کاٹ ڈال، یہ زمین گھیرتا ہے۔“

”باغبان نے جواب دیا: ”نہیں نہیں، آقا، یہ تو ایک خوبصورت درخت ہے۔“

”خاموش رہ، مالک نے کہا، مجھے فضول خوبصورتیوں کی ضرورت نہیں۔“

معلوم ہو کہ کھجور اور بلسان انجیر سے افضل ہیں، پر میں نے اپنے گھر کے صحن میں ایک پودا کھجور کا لگایا اور ایک بلسان کا، جن کے گرد میں نے قیمتی احاطہ کھجوا یا، پر جب یہ پھل نہ لائے، بلکہ پتیاں جو ڈھیر ہو ہو کر گھر کے سامنے زمین کو سڑانے لگیں تو میں نے دونوں ہٹوا دیے۔ پھر کیا میں گھر سے دُور انجیر کے درخت کو معاف کر دوں گا، جو میرا باغ اور میرا تانکستان گھیرتا ہے، جہاں اور ہر درخت پھل لاتا ہے؟ میں اب اسے ہرگز نہ رہنے دوں گا۔“

”تب باغبان نے کہا: ”آقا، یہ مٹی بہت زرخیز ہے۔ سو ایک سال اور انتظار کر، کہ میں اس انجیر کے درخت کی شاخ تراشی کروں گا، اور گھٹیا مٹی اور پتھر ڈال کر مٹی کی زرخیزی دُور کر دوں گا، تب یہ پھل لائے گا۔“

”مالک نے جواب دیا: ”تو جا اور ایسا کر؛ میں انتظار کروں گا، اور انجیر کا درخت پھل لاتے گا، سمجھے تم یہ تمثیل؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”نہیں آقا، سو ہمیں یہ سمجھا۔“

۱۱۴۔ یسوع نے جواب دیا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں، مالک خدا ہے، اور باغبان اُس کی شریعت ہے، اور خدا کے پاس بہشت میں جو کھجور اور بلسان کے درخت تھے، تو ابلیس کھجور ہے اور پہلا انسان بلسان۔ ان کو اُس نے نکال دیا کیوں کہ وہ نیک کاموں کے پھل نہ لائے، بلکہ کفر کے کلمے بولے جو بہت سے فرشتوں اور بہت سے انسانوں کی ہلاکت بنے۔ اب خدا نے انسان کو دُنیا میں رکھا ہے، اپنے اُن مخلوقوں کے درمیان



جو سب کے سب خدا کی بندگی کرتے ہیں، اُس کے حکم کے مطابق: اور انسان، میں کہتا ہوں، کوئی پھل نہ لائے تو خدا اُسے کاٹ ڈالے گا اور اُسے جہنم میں جھونکے گا، جب کہ اُس نے اُس فرشتے اور پہلے انسان کو بھی معاف نہ کیا، فرشتے کو ابدی سزا دی، اور انسان کو ایک مدت تک۔ پس خدا کی شریعت کہتی ہے کہ اس زندگی میں انسان کو بہت زیادہ بھلائی ملی ہے، سو ضروری ہے کہ وہ رنج سے اور زمینی ساز و سامان سے محروم کیا جائے، تاکہ وہ نیک کام کرے۔ پس ہمارا خدا انسان کے تائب ہونے کا منتظر ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ خدا نے انسان کو کام کرنے کی سزا دی ہے، جیسا کہ ایوب، خدا کے دوست اور نبی نے کہا: جس طرح چڑیا اڑنے کے لیے پیدا ہوئی ہے اور مچھلی تیرنے کے لیے، ایسے ہی انسان کام کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے۔

لے تن: ایوب ۵،

۲: ۱۲۸

”ایسا ہی داؤد، ہمارا باپ، خدا کا نبی، کہتا ہے: ”اپنے ہاتھوں کی محنت کا کھا کر ہم مبارک ہوں گے، اور اسی میں ہمارا بھلا ہو گا؛

”سو ہر ایک کام کرے، اپنی صلاحیت کے مطابق۔ بھلا بناؤ، اگر داؤد ہمارا باپ اور سیمان اُس کا بیٹا اپنے ہاتھوں سے کام کرتے تھے تو گناہ گار کو کیا کرنا چاہیے؟“ یوحنا نے کہا: ”اُستاد، کام کرنا اچھی بات ہے، پر غریب لوگ یہ کریں۔“ یسوع نے جواب دیا: ”ہاں، کیونکہ وہ کچھ اور کر نہیں سکتے۔ پر تو بتانا نہیں کہ بھلائی کا بھلائی ہونے کے لیے حاجت سے پاک ہونا لازم ہے؟ یوں ہی یسوع اور دوسرے سیارے خدا کے احکام سے قوت پاتے ہیں کہ وہ اُس کے خلاف نہیں کر سکتے، جس کے باعث انہیں کوئی داند نہ ملے گی۔ بناؤ، جب خدا نے کام کرنے کا حکم دیا تو یہ نہ کہا: غریب اپنے منہ کے پیسنے کی روزی کمائے گا؟ اور ایوب نے یہ نہ کہا: جیسے چڑیا اڑنے کے لیے پیدا ہوئی ہے، ویسے ہی غریب آدمی کام کرنے کے لیے پیدا ہوا ہے۔“ بلکہ خدا نے انسان سے فرمایا: ”اپنے چہرے کے پیسنے میں تیرا روٹی کھائے گا،“ اور ایوب نے کہا: انسان کام کرنے کو پیدا ہوا ہے: پس (مرث) وہ جو انسان نہیں، اس حکم سے خارج ہے۔ یقیناً اگر کسی سب سے سب چیزیں مہنگی نہیں ہیں، سوائے اس کے کہ ایک، بڑی تعداد کے لوگوں



کی ہے: اگر یہ محنت کریں، کچھ زمین پر لگ جائیں اور کچھ پانی میں ماہی گیری پر تو دنیا میں بڑی سے بڑی ہمتا ہو جائے۔ اور اس کو تاہی کی جواب دہی عدالت کے خوف ناک دن کرنی پڑے گی۔

۱۱۵۔ انسان مجھ سے تو کچھ کہے۔ کیا لایا ہے وہ دنیا میں جس کی بدولت وہ نیکے پن میں بسر کرے؟ یہ یقینی ہے کہ وہ ننگا پید ہوا تھا، اور ہر بات سے معذور۔ پس جو کچھ اُسے ملا ہے وہ اُس کا مالک نہیں ہے بلکہ قاسم ہے۔ اور اُس کی جواب دہی اُسے اُس خوف ناک دن میں کرنی ہوگی۔ وہ گھناؤنی شہوت، جو انسان کو وحشی درندوں جیسا بنا دیتی ہے، بڑی ڈرنے کی چیز ہے؛ کیوں کہ انسان کا دشمن اُس کا اپنا گھرانہ ہے، یہاں تک کہ کسی جگہ بھی جانا، جہاں تیرا دشمن نہ اُس کے، ممکن نہیں۔ اُہ، شہوت کی بدولت کتنے تباہ ہوئے! شہوت کی بدولت طوفان آیا، ایسا کہ دنیا خدا کی رحمت کے ہوتے ہوئے بھی تباہ ہو گئی، یہاں تک کہ صرف نوح اور تراسی انسانی جانیں بچ سکیں۔

”شہوت ہی کے باعث خدا نے تین بدکار شہر غارت کیے، جہاں سے صرف نوح اور اُس کے دو بچے بچ نکل سکے۔

”شہوت ہی کے باعث، بن سیمین کا قبیلہ نابود ہوتے ہوئے بچا۔ اور میں تم سے پوچھتا ہوں کہ اگر میں تم سے بیان کرنے لگوں کہ شہوت کی بدولت کتنے تباہ ہوئے تو پانچ دن کا عرصہ کافی نہ ہو؟“

لیفٹوب نے جواب میں کہا: ”اے استاد، شہوت کے معنی کیا ہیں؟“

پس سر نے جواب دیا: ”شہوت، محبت کی بے لگام خواہش ہے، جو عقل سے ہدایت نہ پا کر انسان کی فراست اور رغبتوں کے بند توڑ ڈالتی ہے؛ یہاں تک کہ انسان خود سے بے خبر ہو کر وہ پسند کرنے لگتا ہے جس سے اُسے نفرت کرنی چاہیے یقیناً جانو، جب کوئی انسان کوئی چیز پسند کرتا ہے، نہ اس جیسے کہ وہ چیز اُسے خدا نے دی ہے، بلکہ اُس کا مالک بن کر، تودہ زنا کا۔ ہے، کیوں کہ روح، جسے خدا اپنے خالق سے واصل ہو کر رہنا چاہیے، اُسے اُس نے مخلوق سے واصل کر لیا۔ اور اسی لیے خدا نے یہ۔

لے دیکھو: پیدائش ۵ اور بعد

ربانبل کی رو سے صرف آٹھ

انسان بچے

لے دیکھو: پیدائش ۱۹



لے تن: یرمیاہ باب ۱

نبی کی معرفت نوکر کیا ہے کہ: "تو نے بہت سے عشاق کے ساتھ زنا کاری کی ہے: پھر بھی، میری طرف پلٹ آ، اور میں تجھے قبول کر لوں گا۔"

"خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے۔ اگر انسان کے دل میں اندرونی شہوت نہ ہوتی تو وہ بیرونی شہوت میں نہ پڑتا؛ کیوں کہ جب جڑ نکال لی جائے تو درخت جلد مر جاتا ہے۔"

"پس آدمی اُس بیوی پر قانع رہے جو اُس کے خالق نے اُسے عطا کی ہے، اور ہر دوسری عورت کو بھول جائے۔"

اندریاس نے جواب میں کہا: "آدمی عورتوں کو کیسے بھول جائے اگر وہ شہر میں رہتا ہو جہاں وہ اتنی بہت سی ہوتی ہیں؟"

یسوع نے جواب دیا: "اے اندریاس، یہ یقینی ہے کہ جو شہر میں ہے گا وہ اُس کے لیے مضر ہوگا؛ کیوں کہ شہر اسفنج ہے جو ہر گناہ چوس لیتا ہے۔"

۱۱۶۔ "انسان کو شہر میں اسی طرح رہنا لازم ہے جیسے سپاہی رہتا ہے جب گڑھی کے گرد دشمن ہوں، ہر حملے سے اپنے تئیں بچاتا اور شہریوں کی طرف سے دغا کا سرا اندیشہ مند۔ اسی طرح، میں کہتا ہوں، وہ گناہ کی ہر بیرونی ترغیب پسپا کر دے، اور نفس سے ڈرے، کیوں کہ اُسے ناپاک باتوں کی زبردست خواہش رہتی ہے۔ پروہ اپنے تئیں کس طرح بچائے گا اگر وہ آنکھ کو لگام نہ دے، جو ہر بدنی گناہ کا منبع ہے؟ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، جس کی بدنی آنکھیں نہیں ہیں وہ محفوظ ہے کہ ہزار ناپائے سوائے تیسرے درجے تک کی؛ پر جس کی آنکھیں ہیں اُسے ساتویں درجے تک کی ملتی ہے۔"

"ایلیاہ نبی کے وقت میں ایسا ہوا کہ ایلیاہ نے ایک نیک چلن اندھے آدمی کو روکنا دیکھ کر اُس سے پوچھا کہ: 'اے بھائی، تو کیوں روتا ہے؟' اندھے نے جواب دیا: 'میں روتا ہوں کیوں کہ میں ایلیاہ نبی، خدا کے قدوس، کو نہیں دیکھ سکتا!'"

"تب ایلیاہ نے یہ کہہ کر اُسے ملامت کی: 'اے شخص، رونا بند کر، کیوں کہ رو



کہ تو گناہ کر رہا ہے!

”اندھے نے جواب دیا: بھلا بتا تو، خدا کے مقدس نبی کو دیکھنا گناہ ہے جو مردوں کو اٹھاتا اور آسمان سے اُگ اُتارتا ہے؟“

”ایلیاہ نے جواب دیا: تو سچ نہیں کہتا، کیوں کہ ایلیاہ یہ سب، جو تو کہتا ہے، کرنے پر قادر نہیں ہے، کیونکہ وہ ایسا ہی ایک بشر ہے جیسا تو ہے۔ کیونکہ تمام دنیا کے آدمی ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے!“

”اندھے نے کہا: اُسے شخص، تو یہ اس لیے کہتا ہے کہ ایلیاہ نے تجھے تیرے کسی گناہ پر ملامت کی ہوگی، جس سے تو اُس کا دشمن ہو گیا ہے!“

”ایلیاہ نے جواب دیا: خدا کی مرضی ہو کہ تو سچ کہہ رہا ہو، کیوں کہ، اُسے بھائی، اگر میں ایلیاہ کا دشمن ہوں گا تو خدا سے محبت کروں گا، اور حقنا میں ایلیاہ کا دشمن ہوں گا اُتنا ہی خدا سے محبت رکھوں گا۔“

”اس پر وہ اندھا بہت غصہ ہوا اور بولا: خدا نے زندہ کی قسم، تو کوئی بد عقیدہ شخص ہے! کیا خدا سے محبت ہو سکتی ہے اگر کوئی خدا کے نبیوں کا دشمن ہو؟ فوراً دور ہو جا، میں اب تیری بات نہیں سنوں گا!“

”ایلیاہ نے جواب دیا: بھائی، اب تو تو نے اپنی عقل سے دیکھ لیا ہو گا کہ بدنی بصارت کتنی بُری ہوتی ہے۔ کیونکہ تو ایلیاہ کو دیکھنے کے لیے بنیاتی کا آرزو مند ہے پر اپنی رُوح سے ایلیاہ کا دشمن ہے!“

”اندھے نے جواب دیا: اچھا دُور ہو! تو شیطان ہے کہ مجھ سے خدا کے ایک مقدس کا گناہ کرایا چاہتا ہے!“

”تب ایلیاہ نے ایک اُہ بھری اور ابدیدہ ہو کر کہا: تو نے سچ کہا، اُسے بھائی، کیونکہ میرا جسم، جسے تو دیکھنا چاہتا ہے، تجھے خدا سے جدا کرتا ہے!“

”اندھے نے کہا: میں تجھے دیکھنا نہیں چاہتا، بلکہ اگر میری آنکھیں ہوتیں تو میں انہیں موند لیتا کہ تجھے نہ دیکھ پاؤں!“



”تب ایلیاہ نے کہا: ”جان رکھ، بھائی، کہ میں ایلیاہ ہوں!“

”اندھے نے جواب دیا: ”تو سچ نہیں کہتا۔“

”تب ایلیاہ کے شاگردوں نے کہا: ”بھائی، سچ چُج یہ خدا کا نبی ایلیاہ ہے۔“

”اچھا یہ بتائے، اندھے نے کہا: ”اگر یہ وہ نبی ہے، کہ میں کس نسل کا ہوں، اور

میں اندھا کیوں کر ہوا؟“

۱۱۷۔ ”ایلیاہ نے جواب دیا: ”تو لاوی قبیلے کا ہے، اور چونکہ تو نے خدا کی پہل

میں داخل ہو کر ایک عورت پر بُری نظر ڈالی تھی، جب تو عبادت گاہ کے قریب تھا تو ہمارے

خدا نے تیری بنیائی سلب کر لی۔“

”تب اندھے نے روتے ہوئے کہا: ”مجھے معاف کر دے، اے خدا کے مقدس

نبی، کہ میں نے تجھ سے گفتگو میں گناہ کیا، اور اگر میں تجھے دیکھتا تو گناہ نہ کرتا۔“

ایلیاہ نے جواب دیا: ”ہمارا خدا تجھے معاف فرمائے، اے بھائی، کیونکہ جہاں

تک میرا معاملہ ہے، میں جانتا ہوں کہ تو نے مجھے سچ بتایا، کیونکہ جتنا بھی میں اپنے

سے دشمنی رکھوں اتنی ہی مجھے خدا سے محبت ہوگی، اور اگر تو مجھے دیکھ لیتا تو تو اپنی

خواہش کی تسکین کر لیتا، جو خدا کو پسند نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایلیاہ تمہارا خالق نہیں، بلکہ

خدا! اور جہاں تک تیرا تعلق ہے، میں شیطان ہوں، ایلیاہ نے رو کر کہا، ”کیوں کہ

میں نے تجھے تیرے خالق سے پھر دیا۔ سو اے بھائی، رو، کیونکہ تو وہ نور نہیں رکھتا جو تجھے

سچ کو جھوٹ سے جدا کر دکھائے، کیونکہ اگر تیرے پاس وہ ہوتا تو تو میری تعلیم سے نفرت

نہ کرتا۔ پس میں تجھ سے کہتا ہوں کہ بہتر ہے مجھے دیکھنے کی تمنا رکھتے ہیں اور دُور دُور

سے مجھے دیکھنے آتے ہیں۔ جو میرے کلام سے نفور ہیں۔ سو اُن کی نجات کے لیے بہتر

ہوتا کہ اُن کی آنکھیں نہ ہوں، کیونکہ ہر کوئی، جو مخلوق کے، خواہ وہ کوئی ہو، دیکھنے میں

مسترت پاتا ہے، اور خدا میں مسترت پانے کی فکر نہیں کرتا اُس نے اپنے دل میں بُت

بنالیا اور خدا کو چھوڑ بیٹھا۔“

تب یسوع نے آہ بھر کر کہا: ”سمجھ گئے تم جو کچھ ایلیاہ نے کہا؟“



شاگردوں نے جواب دیا: ”واقعی ہم سمجھ گئے، اور ہم یہ جان کر بدحواس ہو گئے ہیں کہ یہاں زمین پر بہت کم ہیں جو بُت پرست نہیں۔“

۱۱۸۔ تب یسوع نے کہا: ”تم نے سچ کہا، کیونکہ اب اسرائیلی مجھے خدا ٹھہرا کر وہ

بُت پرستی قائم کرنے کے خواہش مند تھے جو ان کے دلوں میں ہے؛ جن میں سے بہتر ہے اب میری تعلیم سے نفور ہیں، یہ کہہ کر کہ اگر میں اپنے خدا ہونے کا اقرار کروں تو پورے یہودیہ کا آقا بن جاؤں، اور یہ کہ میں پاگل ہوں جو ویران جگہوں میں غریبی کی زندگی گزارنا چاہتا ہوں اور شہریاروں کے درمیان مسلسل عیش کی زندگی نہیں گزارتا۔ آہ، بد قسمت انسان، جو اُس روشنی کو نعمت جانتا ہے جو مکھیوں اور چوٹیوں کو بھی عام ہے، اور اُس نور سے نفور ہے جو صرف فرشتوں اور نبیوں اور خدا کے مقدس ولیوں کے لیے خاص ہے!

”سو اے اندر یاس، اگر آنکھ کی حفاظت نہ کی جاتے تو، میں تجھ سے کہتا ہوں،

کہ شہوت میں سر کے بل نہ جا کر نانا ممکن ہے، اسی لیے یرمیاہ نبی نے شدت روتے ہوئے سچ کہا: میری آنکھ پور ہے جو میری روح کو چراتی ہے؛ اسی لیے داؤد ہمارے باپ نے نہایت الحاح کے ساتھ ہمارے خداوند خدا سے دعا کی کہ میری آنکھیں پھر دے تاکہ میں بطلان نہ دیکھ پاؤں۔ کیونکہ سچ ہر چیز جس کی انتہا ہے، باطل ہے۔ سو بتا، اگر کسی کے پاس روٹی خریدنے کے لیے دو پیسے ہوں تو کیا وہ اُس سے دھواں خریدے گا؟ ہرگز نہیں، کیونکہ دھواں آنکھوں کو نقصان پہنچاتا ہے اور بدن کو قوت نہیں دیتا۔ پس یہی انسان کرے، کیونکہ اپنی آنکھوں کی ظاہری بنیائی اور اپنے ذہن کی اندرونی بنیائی وہ خدا اپنے خالق اور اُس کی رضا کو پہچاننے میں لگائے، اور مخلوق کو اپنا مقصود نہ بنائے، جو اُس کو خالق سے چھڑا دیتا ہے۔“

۱۱۹۔ ”سچ یہ ہے کہ جتنی بار ایک آدمی نے کوئی چیز دیکھی اور خدا کو، جس نے

وہ اُس کے لیے بنائی ہے، بھولا، اُس نے گناہ کیا۔ کیونکہ اگر تیرا کوئی دوست تجھے اپنی یادگار رکھنے کو کچھ دے، اور تو اُسے سچ کر اپنے دوست کو بھلا دے تو تو نے اپنے دوست کا جرم کیا۔ اسی طرح انسان کرتا ہے؛ کہ جب وہ مخلوق دیکھتا ہے اور خالق کو یاد

۱۱۹: ۵۱

۱۱۹: ۳۷



نہیں رکھتا، جس نے انسان کی محبت میں اُسے پیدا کیا تو اُس نے ناشکری کر کے خُدا اپنے خالق کا گناہ کیا۔

”پس وہ جو عورت کو دیکھے اور خُدا کو بھولے، جس نے آدمی کے بھلے کے لیے عورت پیدا کی، وہ اُس کی چاہ رکھتے گا اور اُس کی خواہش کرے گا۔ اور اُس کی یہ شہوت اس درجہ پھٹ پڑے گی کہ وہ محبوب چیز کی مانند ہر چیز سے اُلفت کرے گا؛ یہاں تک کہ اسی سے وہ گناہ اُتارے جس کا یاد رکھنا بھی شرمناک ہے۔ سو اگر آدمی اپنی آنکھوں کو لگام دے کر رکھے تو وہ نفس کا آقا ہو جائے گا، اور نفس اُس چیز کی خواہش نہ کر سکے گا جو اُسے پیش نہ کی جائے۔ اور یوں جسم رُوح کا تابع ہو جائے گا۔ کیونکہ جیسے جہاز بغیر ہوا کے نہیں چل سکتا ویسے ہی جسم بغیر نفس کے گناہ نہیں کر سکتا۔

”یہ بات کہ اس کے بعد تائب کو قصہ گوئی دُعائیں بدل دینا لازم ہے، خود عقل سے ظاہر ہے، خواہ یہ خُدا کا حکم نہ بھی ہوتا۔ کیونکہ ہر نیکے کلام میں انسان گناہ کرتا ہے، اور ہمارا خُدا دُعائے بدولت گناہ مٹا دیتا ہے۔ کیونکہ دُعائے رُوح کا وکیل ہے؛ دُعائے رُوح کی دوا ہے؛ دُعائے دل کا بچاؤ ہے؛ دُعائے ایمان کا ہتھیار ہے؛ دُعائے نفس کی لگام ہے؛ دُعائے جسم کا نمک ہے کہ اُسے گناہ سے سڑنے نہیں دیتا۔ پس تمہیں بتانا ہوں کہ دُعائے ہماری جان کے ہاتھ ہیں، جن سے آدمی، جو دُعائے کرتا ہے، عدالت کے دن اپنا بچاؤ کرے گا؛ کہ وہ یہاں زمین پر اپنی رُوح کو گناہ سے باز رکھے گا، اور اپنا دل محفوظ رکھے گا کہ بُری خواہشیں اُسے نہ چھوئیں؛ وہ ابلیس کو ناراض کرے گا، کیونکہ وہ اپنے نفس کو خُدا کی شریعت کے حدود میں رکھے گا، اور اُس کا جسم راست بازی میں چلے گا، اور خُدا سے جو مانگے گا، پائے گا۔

”خُدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور ہم ہیں، دُعائے بغیر آدمی اچھے کام کرنے والا اُسی طرح نہیں ہو سکتا جیسے ایک گونا گوا ایک اندھے کو اپنا معاملہ سمجھا سکے؛ جیسے ناسور بغیر مرہم کے مندمل ہو سکے؛ یا آدمی بغیر جنبش کیے اپنا بچاؤ کرے؛ یا بغیر ہتھیاروں کے دوسرے پر حملہ کرے، بغیر پتواری کے کشتی کھے سکے؛ یا بغیر نمک کے گوشت محفوظ کر لے۔ کیونکہ فی الواقع

۱۷۰ یا ”نار“

۱۷۱ دیکھو: باب اوپر



جس کا ہاتھ نہ ہو وہ لے نہیں سکتا۔ اگر کوئی آدمی گوہر کو سونا اور مٹی کو شکر بنا سکتا ہو تو وہ کیا کرے گا؟

تب یسوع کے خاموش ہونے پر شاگردوں نے جواب دیا: ”کوئی بھی سونا اور شکر بنانے کے سوا اپنے تئیں کسی اور کام میں نہ لگائے گا۔“

تب یسوع نے کہا: ”پھر کیوں آدمی فضول قصہ گوئی کو دعائیں نہیں بدل دیتا؟ کیا خدا نے اُسے وقت اس لیے دیا ہے کہ خدا کو ناراض کرے؟ کونسا شہر یا اپنی رعایا کو کوئی شہر اس لیے دے گا کہ وہ رعایا اُس سے جنگ کرنے لگے؟ خدا نے زندہ کی قسم، اگر آدمی جان لے کہ فضول بکواس سے کس طرح رُوح کی قلب ماسیت ہو جاتی ہے تو وہ بونے کے بجائے اپنے دانتوں سے اپنی زبان کاٹ پھینکے۔ اُسے بد نصیب دُنیا! کہ اُن کو گدھا کے لیے باہم جمع نہیں ہوتے، بلکہ ہیکل کے برآمدوں میں اور خود ہیکل میں ابلیس فضول گوئی کی قربانی پاتا ہے، اور اس سے بدتر یہ کہ — ایسی بکواس کی، جس کا ذکر کرتے مجھے شرم آتی ہے۔“

۱۲۰۔ ”فضول گوئی کا پھل یہ ہے کہ وہ عقل کو اس طرح کمزور کر دیتی ہے کہ وہ سچائی قبول کرنے پر تیار نہیں ہوتی؛ ایسے ہی جیسے ایک گھوڑا جو تولہ بھر رُوتی کا گٹھا اٹھانے کا عادی ہو وہ سویر پتھر نہیں اٹھا سکتا۔“

”پر اُس سے بدتر وہ آدمی ہے جو اپنا وقت ٹھٹھول میں گزارتا ہے۔ جب وہ دُعا کرنے پر آمادہ بھی ہو تو ابلیس اُس کو دہی ٹھٹھول یا دِلا دے گا، یہاں تک کہ جب اُسے اپنے گناہوں پر رونا چاہیے تاکہ وہ خدا کو رحم پر مائل کرے اور اپنے گناہوں کی معافی حاصل کرے، وہ سننے سے خدا کو غضب ناک کر دیتا ہے؛ اور وہ اُسے سزا دے گا اور دُھتکار دے گا۔“

”پس دائے اُن پر جو ٹھٹھول اور فضول گوئی کرتے ہیں! پر اگر ہمارا خدا اُن سے ناراض رہتا ہے جو ٹھٹھول اور فضول گوئی کرتے ہیں تو وہ اُن سے کس طرح پیش آئے گا جو بڑبڑاتے اور اپنے ہمسائے پر بہتان لگاتے ہیں، اور اُن پر کیا گزرے گی جو گناہ کرنا

لے یا ”نماز پڑھنے“



ایسا جانتے ہیں جیسے کوئی انتہائی ضروری کاروبار ہے آہ، ناپاک دنیا، میں تصور نہیں کر سکتا کہ تو خدا کے ہاتھوں کتنی سنگین سزا پائے گی! پس وہ جو توبہ کرے، میں کہتا ہوں، وہ اپنا کلام سونے کے مول دے۔“

اُس کے شاگردوں نے جواب میں کہا: ”بھلا کسی آدمی کا کلام سونے کے مول کون خریدے گا؟ یقیناً کوئی نہیں۔ اور وہ توبہ کیوں کر کرے گا؟ یہ یقینی ہے کہ وہ حریص ہو جائے گا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”مٹھا رادل اتنا بوجھل ہے کہ میں اُسے اٹھا نہیں پاتا۔ لہذا ہر لفظ کے لیے ضرور ہے کہ میں تمہیں معنی بھی بتاؤں۔ پر خدا کا شکر کہ وہ جس نے تمہیں خدا کی بھیدوں کے جاننے کا فضل عطا کیا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تائب اپنی گفتگو نیچے، بلکہ میں کہتا ہوں کہ جب وہ بات کرے تو یہ سمجھے کہ وہ سونا بکھیر رہا ہے۔ کیونکہ بے شک ایسا کر کے، جیسے سونا ضروری چیزوں پر خرچ کیا جاتا ہے، اُسی طرح وہ (تھی) بولے گا جب بولنا ضروری ہو۔ اور جس طرح کوئی بھی ایسی چیز پر سونا خرچ نہیں کرتا جو اُس کے بدن کو ضرر پہنچائے، اُسی طرح وہ ایسی بات نہ بولے جو اُس کی رُوح کو ضرر دے۔“

۱۲۱۔ ”جب حاکم کسی قیدی کو پکڑے جس سے وہ جرح کرے اور مسل نو لیس (مقدمہ) لکھ رہا ہو تو بتاؤ ایسا آدمی کس طرح بات کرے گا؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”وہ خوف کے ساتھ اور مناسب بات کرتا ہے، کہ اپنے نہیں مستقبل نہ بناوے، اور وہ محتاط رہتا ہے کہ ایسی بات نہ کہے جس سے حاکم ناراض ہو جائے بلکہ ایسی بات کہنے کی فکر میں رہتا ہے جس سے وہ چھوٹ جائے۔“

تب یسوع نے جواب دیا: ”پھر تائب کو بھی یہی کرنا چاہیے کہ اپنی رُوح نہ ضائع کر دے۔ کیونکہ خدا نے ہر آدمی پر دو فرشتے مسل نو لیس لگاتے ہیں، ایک بھلائی لکھنے کے لیے، دوسرا بُرائی، جو آدمی کرتا ہے۔ پس اگر آدمی رحمت کا طالب ہو تو اُسے اپنی گفتگو کو اُس سے زیادہ تولنا چاہیے جتنا سونا تولنا جاتا ہے۔“



لے دیکھو: باب ۱۱ اُدپر

۱۴۲۔ ”رہی حرص، جو خیرات میں بدل دی جائے۔ سو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جیسے شاتول کی انتہا اُس کا مرکز ہوتا ہے اسی طرح حرص کی انتہا جہنم ہے، کیونکہ حرص کے لیے ناممکن ہے کہ بہشت میں کوئی بھلائی پائے۔ جانتے ہوں کیوں؟ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، حرص چاہے اپنی زبان سے چُپ رہے، اپنے کاموں سے کہتا ہے: ”میرے سوا اور کوئی خدا نہیں، یہاں تک کہ جو کچھ اُس کے پاس ہوتا ہے وہ اپنے ہی عیش پر صرف کر دینا چاہتا ہے، بغیر اپنے آغاز یا انجام کا لحاظ کیے، کہ وہ ننگا پیدا ہوتا ہے اور مر کر سب کچھ چھوڑ جاتا ہے۔“

۳۷ بحوالہ: ایوب باب ۲۱ و

۳۸ تیمتھیس باب ۷

”بھلا بتاؤ، اگر ہیرودیس تمہیں رکھوالی کے لیے ایک باغ دے، اور تم اپنے تئیں اُس کے مالک سمجھ بیٹھو، کہ ہیرودیس کو کوئی پھل نہ بھیجو، اور جب ہیرودیس پھل منگائے تو تم اُس کے قاصدوں کو بھگا دو تو بتاؤ، کیا تم اُس باغ پر خود بادشاہ بن بیٹھے؟ ہاں بیشک۔ تو میں تمہیں بتاتا ہوں کہ حرص بھی اسی طرح اپنی دولت پر، جو خدائے اُسے دی ہے خدا بن بیٹھتا ہے۔“

”حرص نفس کی پیاس ہے، جو گناہ کے ذریعے، خدا کو چھوڑ کر، جو اُس سے پوشیدہ ہے، خود دنیوی چیزوں میں گھر جاتی ہے، جنہیں وہ بھلائی سمجھتی ہے؛ اور جتنا وہ خدائے دور ہوتی ہے اتنا ہی قوی تر ہوتی ہے۔“

”سو یوں گناہ گار کا رجوع خدا کی طرف سے ہوتا ہے، جو توبہ کی توفیق دیتا ہے۔ جیسا کہ ہمارے باپ دادا نے کہا: ”یہ تبدیلی خدا کے داہنے ہاتھ سے آتی ہے۔“ یہ ضرور ہے کہ میں تمہیں بتاؤں کہ انسان کس نوع کا ہے، اگر تمہیں جانا ہو کہ توبہ کس طرح کی جائے۔ سو آج، اؤ، خدا کا شکر ادا کریں، جس نے توفیق بخشی کہ میرے کلام سے اُس کی مرضی کی تبلیغ ہو۔“

۳۹ زبور ۱۰۱: ۱

جس کے بعد اُس نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور یہ کہہ کر دعا کی: ”خداوند خدائے قادر و رحیم، جس نے اپنی رحمت سے ہمیں پیدا کیا، ہمیں انسانوں، اپنے بندوں، کا رتبہ بخشا، تیرے سچے رسول پر ایمان کے ساتھ ہم تیری تمام نعمتوں کے لیے تیرے



شکر گزار ہیں اور اپنے جیتے جی تیری ہی تقدیس کرتے رہیں گے، اپنے گناہوں پر ماتم کریں گے، نماز پڑھیں گے اور خیرات دیں گے، روزے رکھیں گے اور تیرے کلام کا مطالعہ کریں گے، اُن کو تعلیم دیں گے جو تیری مرضی سے ناواقف ہیں، تیری محبت میں دُنیا کے مصائب جھیلیں گے، اور مرتے دم تک تیری بندگی میں اپنی زندگی وقف کر دیں گے۔ اے خداوند، تو ہمیں محفوظ رکھ ابلیس سے، جسم کی ہوس سے اور دُنیا سے، جیسے تو نے اپنے برگزیدوں کو محفوظ رکھا، تیری اپنی محبت کی خاطر اور تیرے رسول کی محبت کی خاطر، جس کے لیے تو نے ہمیں پیدا کیا، اور اپنے تمام مقدسوں اور نبیوں کی خاطر۔“

شاگرد برابر جواب میں کہا کیے: ”ایسا ہی ہو،“ ”ایسا ہی ہو خداوند،“ ”ایسا ہی ہو، اے ہمارے رحیم خدا۔“

۱۲۳۔ جب دن نکلا، جو جمعہ تھا، تو صبح تڑکے یسوع نے نماز کے بعد اپنے شاگردوں کو جمع کیا اور اُن سے کہا: ”آؤ، بیٹھ جائیں، کہ جس طرح آج کے دن خدا نے انسان کو زمین کی مٹی سے پیدا کیا اسی طرح میں تمہیں بتاؤں گا، اگر خدا نے چاہا، کہ انسان کیلئے ہے۔“

جب سب بیٹھ گئے تو یسوع نے پھر کہا: ”ہمارے خدا نے اپنے مخلوقوں کو اپنی بھلائی اور اپنی تدرت مع اپنا کرم اور انصاف دکھانے کے لیے ایک دوسری سے مختلف چار چیزوں کا مرکب بنایا، اور انہیں بلا کر ایک آخری شے تیار کی، جو انسان ہے۔ اور وہ ہیں مٹی، ہوا، پانی اور آگ۔ تاکہ ہر ایک اپنی مخالفت کو معتدل رکھے۔ اور اُس نے ان چار چیزوں سے ایک پیکر بنایا، جو انسان کا بدن ہے، گوشت، ہڈیوں، مغز اور کھال کا، مع رگوں اور پسوں اور نام اندرونی اعضا کے؛ جس میں خدا نے زندگی کے دو ہاتھوں کے طور پر روح اور نفس رکھے؛ نفس کو قیام کے لیے بدن کا ہر حصہ دیا، کہ وہ اُس میں تیل کی طرح پیر گیا۔ اور روح کو قیام کے لیے دل دیا، جہاں نفس سے مل کر وہ پوری جان پر حکمرانی کرے۔“

”خدا نے یوں انسان پیدا کیا کہ اُس میں ایک نور رکھا، جو عقل کہلاتا ہے جو



جسم، نفس اور روح کو بلا کر خدا کی بندگی کرنے کے لیے ایک کرے۔

”پھر جب اُس نے یہ عمل بہشت میں رکھا، اور ابلیس کے فعل سے عقل نے نفس کے ذریعے فریب کھایا تو جسم نے اپنا چین کھویا، نفس نے وہ مسرت کھولی جس سے وہ جیتا ہے اور روح نے اپنا حُسن کھویا۔

”انسان کے اس مُصیبت میں پڑنے پر نفس، جسے محنت میں سکون نہیں ملتا، بلکہ عقل کی روک تھام کے بغیر مسرت چاہتا ہے، اُس نور کی پیروی کرتا ہے جو آنکھیں اُسے دکھاتی ہیں؛ سوچو نہ کہ آنکھیں بطلان کے سوا کچھ نہیں دیکھ پاتیں، تو نفس اپنے تئیں فریب دیتا ہے، اور یوں زمین پر چیزیں پسند کر کے گناہ کرتا ہے۔

”پس ضرور ہے کہ انسان کی عقل خدا کی رحمت سے پھر روشن کی جائے، تاکہ بھلا بُرا پہچانے اور سچی مسرت (شناخت کرے)؛ جس کو پہچان کر گناہ گار توبہ کی طرف پلٹتا ہے۔ اسی لیے میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ اگر ہمارا خداوند خدا انسان کا دل روشن نہ کرے تو انسان کی عقلیت کسی کام نہ آئے۔“

یوحنا نے جواب میں کہا: ”پھر آدمیوں کی گویائی کا کیا مصروف ہے؟“  
یسوع نے جواب دیا: ”آدمی بطور آدمی کے، آدمی کو توبہ کی طرف پلٹانے کے کام نہیں آتا؛ بلکہ آدمی بطور دیبلے کے، جسے خدا استعمال کرتا ہے، آدمی کو پلٹاتا ہے؛ سوچو نہ کہ خدا پوشیدہ طریقے سے آدمی میں آدمی کی نجات کے لیے کام کرتا ہے تو آدمی ہر ایک کی بات مٹنے، تاکہ سب میں سے وہ آدمی مل جائے جس کی معرفت خدا ہم سے کلام کرتا ہے۔“

یعقوب نے جواب میں کہا: ”اے استاد، اگر کوئی جھوٹا نبی اور کاذب معلم ہمیں سکھلانے کا بہانہ بناتا ہو آجائے تو ہم کیا کریں؟“

۱۲۴۔ یسوع نے تمثیل میں جواب دیا: ”ایک آدمی جال لے کر مچھلیاں پکڑنے جاتا ہے، اور اُس میں بہت سی مچھلیاں پکڑتا ہے، مگر جو خراب ہیں انہیں پھینک دیتا ہے۔“



لے دیکھو: متی ۲۳ تا ۹

”ایک آدمی بُرائی کرنے گیا، مگر وہی دانہ جو اچھی زمین پر گرے، بیج لایا۔“  
”ایسے ہی تم بھی کرو، سب کی سُننا اور صرف سچائی قبول کرنا، کیونکہ سچائی ہی ابدی  
زندگی کا پھل لاتی ہے۔“

تب اندریاس نے جواب میں کہا: ”بھلا سچائی کس طرح معلوم ہو؟“  
پیسوس نے جواب دیا: ”جو بات موسیٰ کی کتاب کے مطابق ہو اُسے سچی جان کر  
قبول کرو؛ کیونکہ خدا ایک ہے تو سچائی بھی ایک ہے؛ اسی سے یہ نیکو تعلیم ایک ہے اور  
تعلیم کا معنی ایک ہے؛ اور لہذا ایمان ایک ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ اگر موسیٰ کی کتاب  
سے سچائی نہ مٹادی گئی ہوتی تو خدا داؤد ہمارے باپ کو دوسری کتاب نہ دیتا۔ اور اگر داؤد  
کی کتاب اُلودہ نہ کر دی گئی ہوتی تو خدا مجھے انجیل نہ عطا کرتا؛ کیونکہ خداوند ہمارا خدا  
غیر متبدل ہے، اور تمام انسانوں کو ایک ہی پیغام دیتا آیا ہے۔ سو جب خدا کا رسول  
اُسے گا تو وہ سب پاک کرنے اُسے گا جس سے بدکاروں نے میری کتاب ناپاک کر دی  
ہوگی۔“

تب اُس نے جو کہتا ہے، جواب میں کہا: ”اُسے اُستاد، آدمی کیا کرے جب توریت  
اُلودہ پائی جائے اور جھوٹا نبی کلام کر رہا ہو؟“

پیسوس نے جواب دیا: ”بڑا سوال ہے تیرا، اُسے برناباس، سو میں تجھے بتانا ہوں  
کہ ایسے وقت میں کم ہی سلامت رہیں گے، کیونکہ لوگ اپنا مقصود، جو خدا ہے، دُجیان  
میں نہیں رکھتے۔ خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، ہر تعلیم، جو  
انسان کو اُس کے مقصود سے، جو خدا ہے، پھیر دے وہ بدترین تعلیم ہے۔ سوتین باتیں  
ہیں جن کا تو تعلیم میں خیال رکھنا — یعنی محبت خدا سے، شفقت اپنے پڑوسی پر،  
اور دشمنی اپنے آپ سے، جس نے خدا کی نافرمانی کی، اور ہر روز اُس کی نافرمانی کرتا ہے۔  
پس ہر تعلیم، جو ان تین اصولوں کے خلاف ہو، اُس سے بچنا، کیونکہ وہ بدترین  
ہے۔“

۱۲۵۔ ”اب میں حرص کی طرف آتا ہوں! وہیں تمہیں بتانا ہوں کہ جب نفس کسی چیز



کو حاصل کرنا یا اُسے قبضے میں دبائے رکھنا چاہیے تو عقل کہے: "اس چیز کا بھی خاتمہ ہوگا۔" یہ یقینی ہے کہ اگر اُس کا خاتمہ ہے تو اُسے عزیز رکھنا دیوانگی ہے۔ سو لازم ہے کہ آدمی اُسے چاہے اور پاس رکھے جس کا خاتمہ نہ ہو۔

"پس حرص کو خیرات میں بدلنا چاہیے، کہ جو کچھ (آدمی نے) غلط طور پر حاصل کیا اُسے صحیح طور پر بانٹ دے۔"

"اور وہ خیال رکھے کہ جو کچھ داہنا ہاتھ دے، بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہو۔ کیونکہ ریاکار جب خیرات کرتے ہیں تو چاہتے ہیں کہ دنیا دیکھے اور تعریف کرے۔ پر سچ مُج وہ باطل ہیں، کیونکہ آدمی جس کے لیے کام کرتا ہے اُسی سے وہ اُجرت پاتا ہے۔ سو اگر آدمی خُدا کے کچھ پانا چاہے تو لازم ہے کہ وہ خُدا کی خدمت کرے۔"

"اور دیکھو کہ جب تم خیرات کرو تو خیال رکھو کہ جو کچھ تم خُدا کی محبت میں دے رہے ہو وہ خُدا کو دے رہے ہو۔ سو دینے میں سُست نہ بنو، اور جو تمھارے پاس ہو خُدا کی محبت میں اُس میں سے بہترین دو۔"

"بتاؤ، کیا تم خُدا سے کوئی چیز جو بُری ہو، لینا پسند کرو گے؟ اُسے خاک اور راکھ، ہرگز نہیں! پھر تم میں ایمان کیونکر ہوا اگر تم خُدا کی محبت میں کوئی بُری چیز دو؟" "بُری چیز دینے سے کچھ نہ دینا بہتر ہے؛ کیونکہ نہ دینے میں اُٹھائے پاس دُنیا کے مطابق کوئی عُذر تو ہوگا: پر ناکارہ چیز دے کر اور بہترین اپنے لیے رکھ کر عُذر کیا ہوگا؟"

"اور یہی کچھ مجھے تم سے توبہ کے بارے میں کہنا تھا۔"

"برناباس نے جواب میں کہا: "توبہ کب تک جاری رہے؟"

پسُوح نے جواب دیا: "جب تک آدمی گناہ کی حالت میں ہے اُسے ہمیشہ توبہ اور اُس کے لیے ریاضت کرتے رہنا چاہیے۔ سو چونکہ انسانی جان ہمیشہ گناہ کرتی ہے تو اُسے ہمیشہ ریاضت کرنا چاہیے؛ جب تک تم اپنی جُرموں کا خیال اپنی رُوح سے زیادہ رکھو، کیونکہ جتنی بار تمھاری جُرمیں بچتی ہیں تم اُن کی مرمت کرتے ہو۔"

۱۷۶: ۳



لے تق: مرقس ۱۶: ۷

۱۲۶۔ یسوع نے اپنے شاگردوں کو یکجا بلایا اور انھیں دودھ کر کے اسرائیل کے علاقوں میں روانہ کیا، یہ کہہ کر: "جاؤ اور جیسا تم نے سنا ویسی ہی تبلیغ کرو" تب وہ جھکے اور اُس نے اپنا ہاتھ اُن کے سر پر یہ کہہ کر رکھا: "خدا کے نام سے بیماریاں کو شفا دو، بدردھیں نکالو، اور جو کچھ میں نے سردار کاہن کے رُوبرُود کہا وہ بتا کر میرے بارے میں اسرائیل کی گمراہی دور کرو۔"

سودہ رخصت ہوئے، سب کے سب، سوائے اُس کے جو بکھٹا ہے، اور یعقوب اور یوحنا کے؛ اور وہ توبہ کی تلقین کرتے ہوئے، جیسا یسوع نے اُن سے کہا تھا، تمام یہودیہ میں گھومے، ہر طرح کی بیماری کو شفا دیتے ہوئے، یہاں تک کہ اسرائیل میں یسوع کے قول کی، کہ خدا ایک ہے اور یسوع خدا کا نبی ہے، تصدیق ہو گئی، جب انھوں نے بیماروں کو شفا دینے کے معاملے میں اتنے بہت سوں کو وہی کرنے دیکھا جو یسوع کرتا تھا۔

مگر شیطان کے بیٹوں نے یسوع کو ستانے کا ایک اور طریقہ پایا، اور یہ کاہن اور فقیر تھے۔ سوائے انھوں نے کہنا شروع کر دیا کہ یسوع تو اسرائیل پر بادشاہی کا خواہشمند ہے۔ پر وہ عام لوگوں سے ڈرتے تھے، لہذا وہ یسوع کے خلاف خفیہ طور پر سازش کرنے لگے۔

تمام یہودیہ میں گھوم پھر کر شاگرد یسوع کے پاس واپس آئے، جس نے اُن کا استقبال کیا جیسے باپ اپنے بیٹوں کا کرتا ہے، اور کہا: "بتاؤ، خداوند ہمارے خدا نے کیا کام کیا؟ بے شک میں نے ابلیس کو تمھارے قدموں تلے گرنے دیکھا ہے اور تم نے اُس کو ویسے ہی روند لیا ہے جیسے باغبان انگوروں کو روندتا ہے!"

شاگردوں نے جواب دیا: "اے استاد، ہم نے بے شمار بیماروں کو شفا دی، اور بہت سی بدردھیں نکالیں جو آدمیوں کو اندھا دیتی تھیں۔" یسوع نے کہا: "خدا تمھیں معاف کرے، اے بھائیو، کیونکہ تم نے یہ کہہ کر گناہ کیا کہ ہم نے شفا دی؛ جب کہ خدا ہی نے یہ سب کیا۔"



تب انہوں نے کہا: ”ہم نے احمقانہ بات کی؛ سو ہمیں بات کرنا سکھا؛  
یسوع نے جواب دیا: ”ہر اچھے کام میں کہو، خدا نے کیا، اور ہر بُرے کام میں  
کہو، میں نے گناہ کیا۔“

”ہم یہی کریں گے“ شاگردوں نے اُس سے کہا۔

تب یسوع نے کہا: ”خدا کو اتنے بُہت سے آدمیوں کے ہاتھوں وہ کرتا دیکھ کر  
جو خدا نے میرے ہاتھوں کیا، اب اسرائیل کیا کہتا ہے؟“  
شاگردوں نے جواب دیا: ”وہ کہتے ہیں کہ خدا ایک ہی ہے اور یہ کہ تو خدا کا بی  
ہے۔“

یسوع نے مسرت بھرے چہرے سے کہا: ”مبارک ہو خدا کا پاک نام جس نے مجھ  
اپنے بندے کی خواہش ٹھکرا نہ دی!“ اور جب وہ یہ کہہ چکا تو وہ آرام کرنے چلے گئے۔

۱۶۷۔ یسوع بیابان سے رخصت ہوا اور یروشلیم میں داخل ہوا، جس پر تمام  
لوگ اُسے دیکھنے ہیکل کی طرف دوڑے۔ سوز بڑھ کر تلاوت ہو چکنے کے بعد یسوع کنگڑے  
پر چڑھا جہاں فقیہہ چڑھا کرتا تھا، اور اپنے ہاتھ سے خاموشی کا اشارہ کر کے اُس نے  
کہا: ”مبارک ہو خدا کا پاک نام، اُسے بھائیو، جس نے ہمیں زمین کی مٹی سے پیدا کیا،  
نہ کہ بھڑکتی رُوح سے۔ کیونکہ جب ہم گناہ کرتے ہیں تو خدا کے رُوبرو ہم پاتے ہیں،  
جو ابلیس کبھی نہ پائے گا، کیونکہ اپنے غرور کے باعث وہ ناقابلِ اصلاح ہے، جو کہتا ہے  
کہ میں سداً افضل ہوں، کیونکہ میں بھڑکتی رُوح ہوں۔“

”تم نے سنا، بھائیو، جو ہمارا باپ داؤد ہمارے خدا کے بارے میں کہتا ہے کہ اُسے  
یاد ہے کہ ہم خاک ہیں اور ہماری رُوح جا کر واپس نہیں آتی، لہذا وہ ہم پر رحم کرتا ہے؟  
مبارک ہیں وہ جو یہ کلام جانتے ہیں، کیونکہ وہ اُبد تک اپنے خداوند کا گناہ نہ کریں گے، اس  
لیے کہ گناہ کے بعد وہ توبہ کرتے ہیں، جس سے گناہ باقی نہیں رہتا۔ دانتے اُن پر جو  
خود ستائی کرتے ہیں، کیونکہ وہ جہنم کے دہکتے انگاروں میں جھونکے جائیں گے۔ بتاؤ،  
بھائیو، خود ستائی کا سبب کیا ہے؟ کیا یہاں زمین پر کوئی بھلاتی ہے بھی؟ ہرگز نہیں،

لے تن: زبور ۱۱۰: ۱۴ تا ۱۵



لے واعظ پل ۲ و ما بعد

کیونکہ جیسا سلیمان خدا کا نبی کہتا ہے: سورج کے نیچے جو کچھ ہے وہ باطل ہے۔ پر اگر دنیا کی چیزیں ہمارے دل میں خود ستائی کا سبب نہیں بنتیں تو ہماری زندگی تو اور بھی کم سبب بنتی ہے؛ کہ وہ بہت سی آفتوں سے گراں بار ہے، کیونکہ انسان سے ادنیٰ تمام مخلوق ہم سے رطبتے ہیں۔ ہاں، کتنے ہی گرمائی تپتی حرارت سے جل مرے؛ کتنے ہی جاڑے کے پالے اور ٹھنڈ کا شکار ہوئے؛ کتنے بجلی اور آدلوں سے مارے گئے؛ کتنے ہوا کی ٹندی سے سمندر میں ڈوبے، کتنے وبا یا مَحْط سے ہلاک ہوئے، یا جنگلی جانوروں کا لقمہ بنے، سانپوں سے ڈسے گئے یا غذا سے پھندا لگ کر تمام ہوئے؛ دوائے بد نصیب انسان جو اکڑتا ہے جب کہ اُسے جھکا دینے کے لیے اتنا کچھ ہے، کہ ہر جگہ تمام مخلوق اُس کی گھات میں ہیں؛ پر میں جسم اور نفس کو کیا کہوں کہ وہ توبہ کر داری ہی چاہتے ہیں؛ یا دنیا کو، جو گناہ ہی پیش کرتی ہے؛ یا شریروں کو، جو ابلیس کی خدمت کر کے ہر اُس کو ستاتے ہیں جو خدا کی شریعت کے مطابق رہنا چاہے؛ یہ یقینی ہے، بھائیو، کہ اگر انسان، جیسا کہ ہمارا باپ داؤد کہتا ہے، اپنی آنکھوں سے ابدیت کا دھیان کرے تو گناہ نہ کرنے پائے۔

”اپنے دل میں خود ستائی کو ناخدا کے ترس اور رحمت کو مقفل کر دینا ہے، کہ وہ معاف ہی نہ کرے۔ کیونکہ ہمارا باپ داؤد کہتا ہے کہ ہمارے خدا کو یاد ہے کہ ہم خاک ہی ہیں اور یہ کہ ہماری رُوح جا کر واپس نہیں آتی۔ سو جو کوئی خود ستائی کرتا ہے وہ اپنے خاک ہونے کا منکر ہے، لہذا اپنی حاجت سے بے خبر رہ کر مدد نہیں مانگتا، اور یوں خدا اپنے مددگار کو ناراض کرتا ہے۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، خدا ابلیس کو معاف فرما دے اگر ابلیس اپنی بد نصیبی جان لے اور اپنے خالق سے رحم کا طالب ہو، جو ابد تک مبارک ہے۔“

۱۲۸۔ ”چنانچہ، بھائیو، میں، ایک انسان، خاک اور مٹی، جو زمین پر چلتا

ہے، تم سے کہتا ہوں؛ توبہ کرو اور اپنے گناہ جانو۔ میں کہتا ہوں، بھائیو، کہ ابلیس نے رومی سپاہ کے ذریعے تمہیں بہکا دیا جب تم نے کہا کہ میں خدا ہوں۔ سو، خبردار،



لے زبرد ۱۱۵ تا ۱۲۸

اُن کا یقین نہ کرنا، کہ وہ تو جھوٹے اور باطل خداؤں کی بندگی کر کے خدا کی لعنت میں گرفتار ہیں؛ جیسا کہ ہمارے باپ داؤد نے اُن پر یہ کہہ کر لعنت کی؛ "قوموں کے خدا چاندی اور سونا ہیں، اُن کی اپنی دست کاری؛ اُن کی آنکھیں ہیں پر وہ دیکھتے نہیں، کان ہیں پر وہ سنتے نہیں، ناکیں ہیں پر سونگھتے نہیں، مُنہ ہے پر کھاتے نہیں، زبان ہے پر بولتے نہیں، ہاتھ ہیں پر چھوتے نہیں، پاؤں ہیں پر چلتے نہیں۔ اسی لیے داؤد ہمارے باپ نے ہمارے زندہ خدا سے دعا کرتے ہوئے کہا: "مُنہ کی مانند وہ ہو جائیں جو انھیں بناتے ہیں اور وہ جو اُن پر بھروسہ رکھتے ہیں۔"

"وائے، سب سے انوکھے غرور، یہ انسان کا غرور، جو خدا کے ہاتھوں زمین سے پیدا ہو کر اپنا حال بھول جاتا ہے، اور اپنی پسند کا خدا بنایا چاہتا ہے؛ اس طرح تو وہ چُرپ چاپ خدا سے شغول کرتا ہے، گویا کہتا ہو: "خدا کی بندگی کرنے کا کوئی فائدہ نہیں؛ اُن کے کاموں سے تو یہی ظاہر ہوتا ہے۔ یہ ہیں تک، اُسے بھائیو، ابلیس تمہیں میرے خدا ہونے کا یقین دلا کر گرالانا چاہتا تھا؛ کیونکہ میں جو ایک مکھی پیدا کرنے کے قابل نہیں، اور ضعیف اور فانی ہوں، تمہیں کوئی کام کی چیز نہیں دے سکتا، جب کہ میں خود ہر چیز کا محتاج ہوں۔ پھر میں سب باتوں میں شکاری مدد کیونکر کر سگؤں گا، جو خدا کے شایاں ہے؟"

"پھر کیا ہم، جن کا خدا وہ عظیم خدا ہے جس نے اپنے کلام سے کائنات پیدا کی، اُمیوں اور اُن کے خداؤں کا مذاق اڑائیں؟"

"دو آدمی تھے جو دُعا مانگنے ہیکل میں آئے؛ ایک فریسی تھا اور دوسرا محسول لینے والا۔ فریسی تو عبادت گاہ کے قریب گیا اور اپنا مُنہ اُدپر اٹھا کر یوں دعا کرنے لگا: "میں تیرا شکر گزار ہوں، اُسے خداوند میرے خدا، کیونکہ میں دوسرے لوگوں کی طرح گناہ گار نہیں ہوں، جو ہر شرارت کرتے ہیں، خاص کر جیسے یہ محسول لینے والا؛ کہ میں ہفتے میں دو بار روزہ رکھتا ہوں اور اپنی ساری اُلاک پردہ کی دیتا ہوں؛"

"محسول لینے والا دُور ہی رہا، زمین کی طرف مُجھکا، اور اپنی چھاتی پیٹ پیٹ

لے دیکھو: ترقاب ۱۲۸ تا ۱۴۱



کر بھکے سر کہنے لگا: "خداوند! میں اس لائق نہیں کہ آسمان یا تیری عبادت گاہ کی طرف نظر اٹھا سکوں، کیونکہ میں نے بہت گناہ کیا! مجھ پر رحم فرما!"

"میں تم سے سچ کہتا ہوں، محضول لینے والا فریسی سے بہتر حال میں ہیکل سے نکلا، کہ ہمارے خدا نے اُس کا تمام گناہ معاف کر کے اُسے راست باز قرار دیا۔ پر فریسی محضول لینے والے سے بدتر حال میں نکلا، کیونکہ ہمارے خدا نے اُس کے کاموں کو مذموم ٹھیرا کر اُسے مردود کیا۔"

۱۲۹۔ "کیا کھانا بھی شیخی مارے کہ اُس نے وہ جنگل کا ٹڈالا جہاں انسان نے باغ بنایا ہے؟ ہرگز نہیں، کیونکہ یہ سب تو اپنے ہاتھوں سے انسان نے کیا، ہاں، اور کھانا بھی (بنایا)۔"

"اور تو، اُسے انسان، کیا تو بھی کسی اچھے کام کے کرنے کی شیخی مارے گا، جب کہ ہمارے خدا نے تجھے مٹی سے بنایا اور تجھ میں وہ تمام بھلائی رکھی جو بُرے کار آتی ہے؟"

"اور کس لیے تو اپنے پڑوسی سے نفرت کرے؟ تو جانتا نہیں کہ اگر خدا تجھے ابلیس سے محفوظ نہ رکھے تو تو ابلیس سے بھی بدتر ہو جاتا؟"

"بھلا تو جانتا نہیں کہ بس ایک ہی گناہ نے حسین ترین فرشتے کو مکروہ ترین عفریت میں بدل دیا؟ اور یہ کہ کامل ترین انسان جو دنیا میں آیا، جو آدم تھا، اُسے اُس نے ایک بد نصیب ہستی بنا دیا، کہ اُس کو اور اُس کی ساری نسل کو اُن مصائب کا نشانہ بنایا جو ہم بھگت رہے ہیں؟ پھر کون سا پروانہ تیرے پاس ہے جس کی رُو سے تو بے کھٹکے اپنی مرضی سے زندگی گزارے؟ دائے تجھ پر، اُسے مٹی، کہ چونکہ تو نے اپنے تئیں خدا سے بھی، جس نے تجھے پیدا کیا، بڑا بنایا، تو تو ابلیس کے قدموں تلے ذلیل ہوگا، جو تیسری گھات میں ہے۔"

اور یہ کہ کریسٹوس نے خداوند کی طرف ہاتھ اٹھا کر دعا کی، اور لوگوں نے کہا: "ایسا ہی ہو! ایسا ہی ہو!" جب وہ اپنی دعا ختم کر چکا تو کنگرے سے اُتر آیا۔ جس پر اُس کے پاس بہت سے بیمار لوگ لاتے گئے، جنہیں اُس نے چنگا کیا، اور ہیکل سے



لے تن: متی ۲۶

مخصوص ہو گیا۔ تب شمعون ایک کوڑھی نے، جسے یسوع نے پاک صاف کیا تھا، اُسے کھانے پر بلایا۔

کابھنوں اور فقیریوں نے، جو یسوع کے دشمن تھے، رومی سپاہیوں کو اُس بات کی اطلاع دی جو یسوع نے اُن کے خداؤں کے خلاف کہی تھی۔ کیونکہ فی الواقع وہ اُسے قتل کرنے کے درپے تھے، پر موقع نہ پاتے تھے، کیونکہ وہ لوگوں سے ڈرتے تھے۔

یسوع شمعون کے گھر میں داخل ہو کر میز کے پاس بیٹھ گیا۔ اور جب وہ کھانا کھا رہا تھا تو دیکھو، مریم نام ایک عورت، ایک مشہور فاحشہ، گھر میں داخل ہوئی، اور اپنے تئیں یسوع کے قدموں کے پیچھے گرا دیا، اور انھیں اپنے آنسوؤں سے دھویا، اُن پر قیمتی عطر ملا اور اپنے سر کے بالوں سے انھیں پونچھا۔

۱۷ دیکھو: لوقا ۷: ۳۶-۵۰

۱۸ دیکھو: یوحنا ۱۲: ۱-۲

شمعون شرمسار ہو گیا، مع اُن کے جو کھانے پر بیٹھے تھے، اور انھوں نے اپنے ریلوں میں کہا: "اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو جان لیتا کہ یہ عورت کون اور کس تماش کی ہے، اور اسے اپنے تئیں چھونے نہ دیتا۔"

تب یسوع نے کہا: "شمعون، مجھے تجھ سے ایک بات کہنی ہے۔"

شمعون نے جواب دیا: "اے اُستاد، کہہ! میں تیرے کلام کا مشتاق ہوں۔"

۱۳۰۔ یسوع نے کہا: "ایک آدمی تھا جس کے دو قرض دار تھے۔ ایک پر اُس کے

قرض خواہ کے سچاس پیسے آتے تھے، دوسرے پر پانسو۔ سو جب اُن میں سے کسی کے پاس قرض ادا کرنے کو کچھ نہ رہا تو مالک نے ترس کھا کر ہر ایک کو قرض معاف کر دیا۔ اُن میں سے کون اپنے قرض خواہ کو زیادہ چاہے گا؟"

شمعون نے جواب دیا: "وہ جس کا بڑا قرض معاف ہوا۔"

یسوع نے کہا: "تو نے ٹھیک کہا! پس میں تجھ سے کہتا ہوں، اس عورت کو اور

اپنے آپ کو دیکھ! کہ تم دونوں خدا کے قرض دار تھے، ایک جسم کے کوڑھ کا، دوسرا روح کے کوڑھ کا، جو گناہ ہے۔

"ہمارے خداوند خدا کی، میری دعاؤں سے ترس کھا کر، یہ مرضی ہوئی کہ تیرا جسم



چنگا کر دے اور اس کی روح۔ پس تو مجھ سے کم محبت رکھتا ہے، کیونکہ تجھے تنہا تنہا تنہا ملا۔ سو اسی لیے جب میں تیرے گھر میں آیا تو تو نے مجھے نہ چوما اور نہ میرے سر پر تیل لگایا۔ پر یہ عورت، دیکھ! تیرے گھر میں داخل ہوتے ہی سیدھی میرے قدموں میں اپڑی، جنہیں اس نے اپنے آنسوؤں سے دھویا اور ان پر قیمتی عطر ملا۔ اسی لیے میں تجھ سے سچ کہتا ہوں، اس کے بہت سے گناہ معاف ہو گئے، کیونکہ اس نے زیادہ محبت کی۔“ اور عورت کی طرف مڑ کر اس نے کہا: ”اپنی راہ سلامت چلی جا، کہ خداوند ہمارے خدا نے تیرے گناہ معاف کر دیئے، پر دیکھ! اب گناہ نہ کرنا۔“ تیرے ایمان نے تجھے بچا لیا۔“

لے تن: یرحنا بٹ ۱۱

۱۳۱۔ رات کی نماز کے بعد یسوع کے شاگرد اُس کے قریب آگئے، اور بولے:

”اے استاد، ہم کیا کریں کہ غرور سے بچیں؟“

یسوع نے جواب میں کہا: ”تم نے کسی غریب آدمی کو کسی رئیس کے گھر کھانے پر مدعو ہوتے دیکھا ہے؟“

یوحنا نے جواب دیا: ”میں نے ہیرودیس کے گھر میں روٹی کھائی ہے۔ کیونکہ تجھے جاننے سے پہلے میں مچھلیاں پکڑنے جاتا تھا، اور ہیرودیس کے خاندان کے ہاتھ مچھلیاں بیچتا تھا۔ سو ایک دن جب وہ ضیافت کر رہا تھا، میں وہاں ایک عمدہ مچھلی لے کر گیا تو اُس نے مجھے وہاں ٹھہرا لیا اور کھانا کھلوایا۔“

تب یسوع نے کہا: ”بھلا تو نے کافروں کے ساتھ کیونکر روٹی کھالی؟ اے یوحنا، خدا تجھے معاف کرے! پر یہ بتا، تو نے دسترخوان پر اپنے تئیں کس طرح کام لیا؟ کیا تو نے سب سے عزت والی جگہ بیٹھنا چاہا؟ کیا تو نے لذیذ ترین کھانا مانگا؟ کیا جب میز پر تجھ سے بات نہ کی گئی تب بھی تو بولا؟ کیا تو نے اپنے تئیں دوسروں سے میز پر بیٹھنے کے زیادہ لائق جانا؟“ یوحنا نے جواب دیا: ”خدا نے زندہ کی قسم، مجھے آنکھیں اٹھانے کی بھی جرأت نہ ہوئی، کہ میں نے اپنے تئیں، ایک غریب ماہی گیر، خستہ لباس، کو بادشاہ کے سرداروں کے درمیان بیٹھا پایا۔ سو جب بادشاہ نے مجھے گوشت کا ایک چھوٹا سا ٹکڑا دیا تو اس عظیم نوازش پر، بعد بادشاہ نے مجھ پر کی، میں سمجھا کہ دنیا میرے سر پر آگرمی۔ اور میں سچ کہتا ہوں



کہ اگر بادشاہ ہماری شریعت کا ہوتا تو میں عمر بھر اس کی بندگی کرتا رہتا۔“

یسوع پکار اٹھا: ”بس کر، یوحنا، مجھے ڈر ہے مبادا ہمارے غرور کے باعث خدا ہمیں سقر میں پھینک دے، ویسے ہی جیسے ابراہام کو!“

شاگرد ڈر کے مارے یسوع کی بات پر لرز گئے: تب اس نے پھر کہا، ”ہمیں خدا سے ڈرنا چاہیے کہ وہ ہمارے غرور کے باعث ہمیں سقر میں نہ پھینک دے۔“

”اے بھائیو، منام نے یوحنا سے کہ ایک شہر بار کے گھر میں کیا ہوتا ہے؟ وہ اتنے اُن لوگوں پر جو دنیا میں آتے ہیں، کہ چونکہ وہ غرور میں رہتے ہیں سو ذلت کی موت میں گے اور ابتری میں مبتلا ہوں گے۔“

”کیونکہ یہ دنیا ایک گھر ہے جہاں خدا انسانوں کی ضیافت کرتا ہے، جس پر خدا کے تمام مقدسوں اور نبیوں نے کھایا ہے۔ اور میں تم سے سچ کہتا ہوں، آدمی جو کچھ بھی پاتا ہے، خدا سے پاتا ہے۔ پس آدمی کو اپنے کمینہ پن اور خدا کی بڑائی کا خیال رکھتے ہوئے، اس کرم عظیم کے ساتھ جس سے وہ ہمیں پالتا پوتا ہے، انتہائی عاجزی سے کام کرنا چاہیے۔ سو آدمی کو یہ کہنا روا نہیں کہ: ”ادھر، دنیا میں یہ کیوں ہوا، اور یہ کیوں کہا گیا؟“ بلکہ اپنے تئیں ویسا ہی سمجھنا جیسا وہ سچ مچ ہے، دنیا میں خدا کے خوان پر کھڑے ہونے کے قابل۔ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، یہاں دنیا میں کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی، جو خدا (کے ہاتھ) سے ملے اس کے بدلے آدمی کو خدا کی محبت میں اپنی زندگی صرف کر دینی چاہیے۔“

”خدا نے زندہ کی قسم، اے یوحنا، تو نے ہیرودیس کے ساتھ کھانا کھا کر گناہ نہیں کیا، کیونکہ وہ تو خدا کی مشیت تھی جو تو نے ایسا کیا، تاکہ تو ہمارا معلم اور ہر اس کا معلم بنے جو خدا سے ڈرتا ہے۔ سو تم بھی“ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا ”دنیا میں یو نہی رہو جیسے یوحنا، ہیرودیس کے گھر میں رہا جب اس نے اس کے ساتھ روٹی کھائی، کہ سچ مچ اسی طرح تم تمام غرور سے پاک رہو گے۔“

۱۳۲- یسوع جب گلیل کی حبیل کے کنارے چل رہا تھا تو لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ نے



۸ دیکھو متی: باب ۸

اُسے گھیر لیا جس پر وہ ایک چھوٹی سی ناؤ میں چلا گیا، جو ساحل سے ذرا دور اکیلی کھڑی تھی، اور اُسے لاکر خوشی کے اتنے قریب لنگر انداز کیا کہ یسوع کی آواز سنی جاسکے۔ اس پر وہ سب جھیل کے قریب آگئے، اور بیٹھ کر اُس کے کلام کے منتظر ہوئے۔ اُس نے تب اپنا منہ کھولا اور کہا: ”دیکھو، بونے والا بُوائی کو نکلا، سو جب اُس نے بُوائی کی تو کچھ بیج ترک پر گر گئے، اور یہ آدمیوں کے قدموں تلے کچلے گئے، اور پرندوں نے چُک لیے، کچھ تھوڑے پر گرے، سو جب وہ بیٹھنے تو نبی نہ پا کر دھوپ سے جل گئے، کچھ جھاڑیوں میں گرے، سو جب وہ اُگ آئے تو کانٹوں نے انہیں دبا لیا، اور کچھ اچھی زمین پر گرے، سو وہ پھل لائے، تمس گئے، ساٹھ گئے اور سو گئے تک بھی۔“

یسوع نے پھر کہا: ”دیکھو، ایک خاندان کے باپ نے کھیت میں اچھے بیج بوائے، سو جب اُس نیک آدمی کے نوکر سو گئے تو اُس آدمی، اُن کے آقا، کا دشمن آیا اور اچھے بیجوں پر ڈنگر موٹھ بگیا۔ سو جب فصل اُگ آئی تو غلے کے درمیان ڈنگر موٹھ کی بڑی مقدار بھی اُگتی دیکھی گئی۔ نوکر اپنے آقا کے پاس آئے اور بولے: ”اے صاحب، کیا تو نے اپنے کھیت میں اچھے بیج نہیں بوائے تھے؟ پھر ان میں ڈنگر موٹھ کی بڑی مقدار کہاں سے اُگ آئی؟“ مالک نے جواب دیا: ”بیج تو میں نے اچھے ہی بوائے تھے، پر جب آدمی سوئے ہوئے تھے تو آدمی کا دشمن آکر غلے پر ڈنگر موٹھ بگیا۔“

۹ یہا: کڑوے دانے

”نوکر دوں نے کہا: تیرا حکم ہو تو ہم فصل میں سے ڈنگر موٹھ اکھاڑ پھینکیں؟“ مالک نے جواب دیا: ”ایسا نہ کرو، کیونکہ اُن کے ساتھ تم فصل بھی اکھاڑ ڈالو گے، بلکہ گٹائی کے وقت تک ٹھیر جاؤ۔“ نبی تم جا کر غلے کے درمیان سے ڈنگر موٹھ اکھاڑ لینا اور انہیں جھلانے کے لیے اُگ میں ڈال دینا، پر غلہ میرے کھتے میں بھر دینا۔“

۱۰ متی: باب ۲۳ تا ۳۰

یسوع نے پھر کہا: ”بہت سے آدمی انجیر بیچنے نکلے۔ پر جب وہ منڈی میں پہنچے تو دیکھو، لوگوں کو عمدہ انجیروں کی مانگ نہ تھی بلکہ خوشنما پتوں کی۔ سو وہ آدمی اپنے انجیر نہ بیچ پائے۔ اور یہ دیکھ کر ایک شریر شہری نے کہا: ”یقیناً میں مالدار بن سکتا ہوں، سو اُس نے اپنے دو بیٹوں کو بلایا اور (کہا): ”جاؤ اور بُرے انجیروں سمیت بڑی مقدار میں



پتھر اکٹھے کر لادے، اور اُن کو اُنھوں نے سونے کے تول بیچا، کیونکہ لوگ پتھروں سے بہت ہی خوش ہوئے۔ سو وہ لوگ انجیر کھا کر ایک خطرناک بیماری میں مبتلا ہو گئے۔“

یسوع نے پھر کہا: ”دیکھو، ایک شہری کا ایک چترہ ہے، جس سے سب پتھروں کے شہری اپنی ناپاکی دھو ڈالنے کے لیے پانی لیتے ہیں۔ پر خود وہ شہری اپنے کپڑوں کو گندا ہی رہنے دیتا ہے۔“

یسوع نے پھر کہا: ”دو آدمی سیب بیچنے چلے۔ ایک نے، سیبوں کے گودے کی پروا کیے بغیر، سیب کا چھلکا سونے کے تول بیچنا پسند کیا۔ دوسرے نے چاہا کہ اپنے سفر کے لیے تھوڑی سی روٹی لے کر سیب یوں ہی دے ڈالے۔ مگر لوگوں نے سیبوں کا چھلکا سونے کے تول خریدنا، اُس کی پروا کیے بغیر، جو یوں ہی دیئے ڈالتا تھا، بلکہ اُس سے نفرت کی۔“

ادریوں اُس دن یسوع نے بھڑے تمثیلوں میں باتیں کیں۔ تب وہ اُنھیں رخصت کر کے اپنے شاگردوں سمیت نائین چلا گیا، جہاں اُس نے یہ وہ کے لڑکے کو جلا اٹھایا تھا، جس نے اپنی ماں سمیت اُسے اپنے گھر میں ٹھیرایا اور اُس کی خدمت کی۔

۱۳۳۔ یسوع کے قریب اُس کے شاگرد آئے اور اُس سے یہ کہہ کر سوال کیا: ”اے استاد، ہمیں اُن تمثیلوں کا مطلب بتا جو تُو نے لوگوں سے کہی تھیں۔“

یسوع نے جواب دیا: ”نماز کی گھڑی آپہنچی ہے؛ سو جب شام کی نماز ہو چکے گی تو میں تمہیں اُن تمثیلوں کا مطلب بتاؤں گا۔“

جب نماز ہو چکی تو شاگرد یسوع کے پاس آئے، اور اُس نے اُن سے کہا: ”جو آدمی شرک پر، پتھروں پر، جھاڑیوں پر، اچھی زمین پر بیج بوتا ہے وہ ہے جو خدا کا کلام سیکھتا ہے، جو لوگوں کی بڑی تعداد پر گرتا ہے۔“

”شرک پر وہ تب گرتا ہے جب ملاحوں اور تاجروں کے کانوں میں پڑتا ہے، جو اپنے لمبے لمبے سفروں اور طرح طرح کی قوموں سے لین دین کرنے کے باعث خدا کا کلام شیطان کے ہاتھوں، اپنی یاد سے محو کر ڈالتے ہیں۔ پتھروں پر وہ تب گرتا ہے جب

لحوق: متی ۱۸ تا ۲۳



درباروں کے کانوں میں پڑتا ہے، کیونکہ کسی شہریار کی خدمت کرنے کا جو بڑا تردد انہیں ہوتا ہے اُس کے باعث خدا کا کلام اُن میں نہیں اُترتا۔ سو اگرچہ وہ انہیں کچھ یاد بھی رہتا ہے، جو اُن ہی اُن پر کوئی آنت آتی ہے، خدا کا کلام اُن کی یاد سے نکل جاتا ہے، کہ جب وہ خدا کی خدمت نہیں کرتے تو خدا سے مدد کی امید بھی نہیں رکھ سکتے۔

”جھاڑیوں میں وہ تب گرتا ہے جب وہ اُن کے کانوں تک پہنچتا ہے جنہیں اپنی ہی جان پیاری ہوتی ہے، سو اگرچہ خدا کا کلام اُن پر آگ آتا ہے، جب مادی خواہشیں آگ آتی ہیں تو وہ خدا کے کلام کے اچھے بیجوں کو دبالیستی ہیں، کیونکہ مادی آسائشیں انسان سے خدا کا کلام چھڑا دیتی ہیں۔ وہ جو اچھی زمین پر گرتا ہے وہ تب گرتا ہے جب خدا کا کلام اُس کے کانوں تک پہنچے جو خدا سے ڈرتا ہے، جس پر وہ ابدی زندگی کا پھل لاتا ہے۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جس حال میں بھی انسان خدا سے ڈرے، خدا کا کلام اُس میں پھل لائے گا۔“

”اُس خاندان کے باپ کی بابت، میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ خدا ہمارا خداوند ہے تمام چیزوں کا باپ، کیونکہ اُس نے سب چیزیں پیدا کی ہیں۔ مگر وہ طبعی طریق کے موافق باپ نہیں ہے، کیونکہ وہ جنبت پر قادر نہیں، جس کے بغیر نسل کشی ناممکن ہے۔ سو وہ ہمارا خدا ہے، جس کی یہ دنیا ہے؛ اور جس کھیت میں وہ بوائی کرتا ہے وہ نوعِ انسانی ہے، اور اچھا بیج خدا کا کلام ہے۔ سو جب مُعَلِّم، دنیا کے کاروبار میں مشغول ہو کر خدا کا کلام سکھانے سے غافل ہو جاتے ہیں تو شیطان انسانوں کے دل میں خطا بود دیتا ہے، جس سے فاسد تعلیم کے بے شمار فرقے نکلتے ہیں۔“

”قدوس اور نبی پکار اُٹھتے ہیں: اے آقا، کیا تُو نے انسانوں کو اچھی تعلیم نہیں دی تھی؟ پھر اتنی خطائیں کہاں سے آگئیں؟“

”ننداجواب دیتا ہے: میں نے تو انسانوں کو اچھی تعلیم دی ہے، پر جب انسان بُطون کے ہو رہے تو شیطان نے میری شریعت نابود کرنے کے لیے خطائیں بوندیں؛“

”قدوس کہتے ہیں: اے آقا، لوگوں کو ہلاک کر کے ہم یہ خطائیں پرانگندہ کر دیں گے۔“



”خدا جواب دیتا ہے: ”ایسا نہ کرو، کیونکہ ایمان دار کافروں سے ناتنے داری کے باعث اتنے رُے ملے ہیں کہ کافروں کے ساتھ ایمان دار بھی ضائع ہو جائیں گے، بلکہ عدالت تک ٹھیر جاؤ، کہ اُس دفت میرے فرشتوں کے ذریعے کافر اکٹھے کر لیے جائیں گے اور شیطان سمیت جہنم میں پھینک دیے جائیں گے، جب کہ نیک ایمان دار میری بادشاہت میں آئیں گے۔ بے شک، بہت سے کافر باپوں کے ایمان دار بیٹے ہوں گے، جن کی خاطر خدا دُنیا کے تائب ہونے کا منتظر ہے۔“

۱۳۴۔ ”وہ جو اچھے انجیر لے کر جاتے ہیں، سچے مُعلم ہیں جو اچھی تعلیم دیتے ہیں، مگر دُنیا، جسے جھوٹی باتوں میں مزا آتا ہے، ان مُعلموں سے خوشناتابیں اور چالوسی چاہتی ہے۔ جسے دیکھ کر شیطان جسم اور نفس سے مل جاتا ہے، اور پتوں کی بڑی مقدار لاتا ہے؛ یعنی، زمینی چیزوں کی مقدار، جن میں وہ گناہ چھپا دیتا ہے؛ جنہیں قبول کر کے انسان بیمار اور ابدی ہلاکت کے لیے تیار ہو جاتا ہے۔“

”وہ شہری جس کے پاس پانی ہے اور اپنا پانی دوسروں کو اُن کی ناپاکی دھو ڈالنے کے لیے دیتا ہے، مگر خود اپنے کپڑے گندے ہونے دیتا ہے، وہ مُعلم ہے جو دوسروں کو توبہ کی تلقین کرتا ہے اور خود گناہ ہی میں پڑا رہتا ہے۔“

”ہائے بد نصیب انسان، کیونکہ فرشتے نہیں بلکہ اُس کی اپنی زبان ہوا پر وہ سزا لکھتی ہے جو اُس کے لیے مناسب ہے!“

”اگر کسی کی زبان ہاتھی کی، اور باقی بدن چوڑی جتنا چھوٹا ہو تو کیا یہ بات عجوبہ نہ ہو گی؟ ہاں، بے شک۔ تو میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ وہ عجوبہ تر ہے جو دوسروں کو توبہ کی تلقین کرتا ہے، پر خود اپنے گناہوں پر تائب نہیں ہوتا۔“

”وہ دو شخص جو سب سمجھتے ہیں وہ ہیں — ایک وہ جو خدا کی محبت میں تلقین کرتا ہے، سو وہ کسی کی چالوسی نہیں کرتا، بلکہ محض ایک غریب آدمی کی سی روزی کا طالب رہ کر سچائی کی تعلیم دیتا ہے۔ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، ایسا آدمی دُنیا کو قبول نہیں ہوتا بلکہ اُس سے نفرت کی جاتی ہے۔ پردہ جو چھلکا سونے کے تول پچتا ہے



اور سب لٹا دیتا ہے، وہ ہے جو لوگوں کو خوش کرنے کے لیے تعلیم دیتا ہے؛ اور، یوں دُنیا کی چا پلوسی کر کے، اُس رُوح کو برباد کر دیتا ہے جو اُس کی چا پلوسی کے ”مجھے چلے، آؤ کتنے اسی باعث ہلاک ہوئے۔“

تب اُس نے جو کہتا ہے جواب دیا اور کہا: ”خدا کا کلام کوئی کیوں کر عُنسے؛ اور کیوں کر اُسے پہچانے جو خدا کی محبت میں تعلیم دیتا ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”جو تلقین کرے، جب وہ اچھی تعلیم دے، اُس کی بات ایسے سُنا چاہیے گویا خدا کا کلام کر رہا ہو؛ کیونکہ اُس کے مُنہ سے خدا ہی کلام کر رہا ہے، پر وہ جو لوگوں کا پاس کر کے، خاص خاص آدمیوں کی چا پلوسی کرتے ہوئے، گناہوں پر ملامت نہ کرے، اُس سے خوفناک سانپ کی طرح بچنا چاہیے، کیونکہ فی الواقع وہ انسانی سماعت کو مسموم کر دیتا ہے۔“

”سمجھے تم؟ میں تم سے سچ کہتا ہوں، جیسے ایک زخمی کو اپنے زخم باندھنے کے لیے پٹیوں کی حاجت نہیں ہوتی، بلکہ اچھے مرہم کی، ویسے ہی گناہ گار کو بھی خوشنما باتوں کی حاجت نہیں ہوتی، بلکہ اچھی ملامتوں کی، تاکہ وہ گناہ کرنا چھوڑ دے۔“

۱۳۵۔ تب پطرس نے کہا: ”اے اُستاد، ہمیں بتا کہ گمراہوں کو عذاب کیونکہ ہو گا۔ اور وہ کب تک جہنم میں رہیں گے؟ تاکہ آدمی گناہ سے دُور بھاگے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے پطرس، یہ بڑی بات ہے جو تُو نے پوچھی، تو بھی، اگر خدا چاہے، میں تجھے جواب دوں گا۔ سو جان لو کہ جہنم ایک ہی ہے، پھر بھی اُس کے سات طبقے ہیں، ایک کے نیچے ایک۔ پس جیسے گناہ سات قسم کا ہوتا ہے، کیونکہ جہنم کے سات دروازوں کی طرح ابلیس نے اُسے بنایا ہے، ویسے ہی اُس میں سات منزلیں ہیں۔“

”کیونکہ مغرور، جو دل میں سب سے اعلیٰ بنتا ہے، سب سے نیچے طبقے میں، اُدھر کے تمام طبقوں میں سے گزرتا، اور اُن میں وہ تمام افیتیں بھگتا، جو اُن میں ہیں، گرا یا جائے گا۔ اور یہاں وہ جیسے خدا سے بالاتر بننے کی سوچتا ہے، کہ اپنی ہی من مانی کیا چاہتا ہے، اُس کے بر غلات جس کا خدا نے حکم دیا ہے، اور اپنے سے بالاتر کسی کو ماننا نہیں چاہتا؛



ویسے ہی وہاں وہ ابلیس اور اُس کے شیطانوں کے قدموں تلے ڈالا جائے گا، جو اُسے رُوندیں گے جیسے انگوڑے رُوندے جاتے ہیں جب شراب بنتی ہے، اور وہ سدِ شیطانوں کی تذلیل اور مضحکہ سمے گا۔

”حاسد، جو یہاں اپنے پڑوسی کی بھلائی پر گڑھتا اور اُس کی بد نصیبی پر خوشی مناتا ہے، چھٹے طبقے میں جائے گا، اور وہاں دوزخی سانپوں کی بڑی تعداد کے دانتوں سے نوچا جاتا رہے گا۔“

”اور اُسے ایسا لگے گا کہ جہنم میں تمام چیزیں اُس کی اذیت پر خوشی منا رہی ہیں اور انسوس کر رہی ہیں کہ وہ ساتویں طبقے میں کیوں نہ پہنچ گیا، کیونکہ اگرچہ مجرم کسی خوشی کے ناقابل ہیں، تو بھی خدا کا انصاف ایسا کرے گا کہ بد نصیب حاسد انسان کو یہی معلوم ہوگا، جیسے کسی کو خواب میں لگتا ہے کہ اُس کو کسی نے لات ماری اور اس سے اُسے چوٹ لگتی ہے۔ ویسے ہی بد نصیب حاسد انسان کے اگے بھی یہ بات لارکھی جائے گی۔ کیونکہ جہاں کوئی خوشی ہے ہی نہیں تو اُسے ایسا لگے گا کہ ہر ایک اُس کی مصیبت پر مسرور ہے، اور رنجیدہ اس پر ہے کہ اُسے اس سے بدتر نہ ملے۔“

”سویس پانچویں طبقے میں جائے گا، جہاں وہ انتہائی غریبی بُھگتے گا، جیسے اُس دولت مند دنیاوت باز نے بُھگتی ہے۔ اور مزید عذاب کے لیے عفریت اُسے وہ پیش کریں گے جو وہ چاہتا ہوگا، اور جب وہ اُسے اپنے ہاتھوں میں لے لے گا تو دوسرے عفریت ان الفاظ کے ساتھ اُس کے ہاتھوں سے جھپٹ کر چپین لیں گے: یاد کر کہ تُو خدا کی محبت میں نہ دیتا تھا، سو خدا کی مرضی نہیں کہ اب تُو پائے۔“

”آہ، بد بخت انسان! تب وہ اپنے تئیں اس حال میں پاتے گا جب وہ ماضی کی بُھتات یاد کرے گا اور حال کی تنگدستی دیکھے گا؛ اور یہ کہ اُس مال سے، جو تب اُس کے پاس نہ ہوگا، وہ ابدی سُستریں حاصل کر لیتا!“

”چوتھے طبقے میں شہوت راں جائے گا، جہاں وہ جنھوں نے اُس راہ کو بدل ڈالا ہے جو خدا نے انھیں دی تھی، اُس فتنے کی مانند ہوں گے جو شیطان کے جلتے گوشتوں میں جھوننا

لے دیکھو تب اُدپر



جائے۔ اور وہاں مہیب جہنمی سانپ انہیں گلے لگائیں گے، اور وہ جنھوں نے کسپیوں کے ساتھ گناہ کیا ہوگا، یہ سب ناپاکی کے اعمال اُن کے لیے دوزخ کی چڑیلوں میں بدل جائیں گے؛ جو عورتوں جیسے بھوت ہیں، جن کے بال سانپ ہیں، جن کی آنکھیں دھکتی گندھک ہیں، جن کا منہ زہر ملا ہے، جن کی زبان پت ہے، جن کا پورا بدن خاردار آنکھوں بھرا حلقہ ہے، جیسے وہ جن سے بھولی مچھلیاں پکڑتے ہیں، جن کے پنجے عقابوں کے ہیں، جن کے ناخن اُترے ہیں، جن کے اعضائے تناسل کی خاصیت آگ ہے۔ تو تمام شہوت راز اُن کے ساتھ جہنمی جھوٹیل کا، جو اُن کا بچھونا ہوگا، مزا چکھیں گے۔

”تیسرے طبقے میں کابل جائے گا جو اب کام نہیں کرتا۔ یہاں شہر اور وسیع محل بنائے جاتے ہیں، جو جو نہی بن چکے ہیں فی الفور ڈھا دیئے جاتے ہیں، کیونکہ ایک پتھر بھی درست نہیں رکھا گیا ہوتا ہے۔ اور یہ بڑے بڑے پتھر کابل کے کندھوں پر رکھ دیئے جاتے ہیں، جس کے ہاتھ آزاد نہیں ہوتے کہ چلتے چلتے اپنا بدن ٹھنڈا اور اپنا بوجھ ہلکا کر سکے، اس لیے کہ کابل نے اپنی بانہوں کی طاقت زائل کر لی ہے، اور اُس کے پاؤں میں جہنمی سانپوں کی بیڑیاں پڑی ہوتی ہیں۔

”اور اس سے بدتر یہ کہ اُس کے پیچھے عفریت ہیں جو اُسے دھکیلتے ہیں، اور بار بار اُسے بوجھ سمیت زمین پر گراتے ہیں؛ نہ کوئی اُسے اٹھانے میں مدد دینے والا ہے؛ بلکہ جب اٹھایا نہیں جاتا تو اُس پر دونا بوجھ لا دیا جاتا ہے۔

”دوسرے طبقے میں پیڑ جائے گا۔ یہاں تو غذا کی اتنی قلت ہے کہ کھانے کے لیے سوائے پتے پتھوروں اور جیتے سانپوں کے اور کچھ بھی نہ ہوگا، جو اتنی اذیت دیں گے کہ ایسی غذا کھانے سے پیدا ہی نہ ہونا بہتر ہوتا۔ بے شک وہاں عفریت انہیں بظاہر لذیذ گوشت بھی پیش کرتے ہیں؛ مگر چونکہ اُن کے ہاتھ پاؤں آگ کے سانکے دس سے باندھ دیئے جاتے ہیں تو جس وقت گوشت اُن کے آگے آتا ہے، وہ ہاتھ بھی نہیں بڑھا سکتے۔ پراس سے بدتر یہ کہ وہی بچھو جو وہ کھاتا ہے کہ وہ اُس کے سپٹ کو کھا جائیں، جلد باہر نہ نکل پانے کے باعث پیش کی شرمگاہ کو چاڑھا لیتے ہیں۔ اور جب وہ گندے اور ناباک

لے یاہ زنجیروں



باہر نکلتے ہیں تو جیسے بھی غلبہ ہوں، پھر کھالیے جاتے ہیں۔

”غصیل پہلے طبقے میں جاتا ہے، جہاں تمام شیطان اور جتنے بھی مجرم اس سے

نیچے جانے والے ہوتے ہیں وہ اُسے گالیاں دیتے ہیں۔ وہ جس شرک پر گزرتے ہیں اُس پر اُسے لٹا کر اور اپنے پیر اُس کے حق پر جھاکر اُسے لائوں اور مکوں سے پیٹتے ہیں۔ تو بھی وہ اپنا بچاؤ نہیں کر پاتا، کیونکہ اُس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوتے ہیں۔ اور اس سے بدتر یہ کہ وہ دوسروں کو گالیاں دے کر اپنا غصہ بھی نہیں اُتار سکتا، اس لیے کہ اُس کی زبان ایسے آنکڑے سے جکڑی ہوتی ہے جیسا مچھلی بیچنے والا استعمال کرتا ہے۔

”اس لعنتی مقام میں عام سزا بھی ہوگی، سب طبقتوں میں مشترک، جیسے روٹی بنانے کے لیے مختلف دانوں کا آمیزہ، کیونکہ آگ، برت، کرکٹ، بجلی، گندھک، گرمی، سردی، آندھی، جُنُون، دہشت، سب خدا کے انصاف سے ایک جان ہو جائیں گے، اور وہ بھی اس طرح کہ سردی گرمی کو دھیمانہ کرے گی نہ آگ، برت کو، بلکہ بد نصیب گناہ گار کو ہر ایک عذاب دے گا۔

۱۳۶۔ اس لعنتی جگہ کافر ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے، یہاں تک کہ اگر دنیا باجر سے کے دانوں سے بھر جائے، اور ایک ہی سپڑ یا دنیا کو خالی کرنے کے لیے سو سال میں ایک بار ایک ہی دانہ لے جاتی رہے۔ تو جب وہ خالی ہو جائے اور کافر بہشت میں جانے پائیں تو وہ خوش ہو جائیں۔ پر اس کی بھی توقع نہیں، کیونکہ اُن کے عذاب کا اخیر نہیں ہو سکتا، اس لیے کہ وہ خدا کی محبت کی خاطر اپنے گناہوں کا اخیر کرنے پر تیار نہ تھے۔

”پر ایمان دار سلی پائیں گے، کیونکہ اُن کے عذاب کا اخیر ہوگا۔“

شاگرد یہ سن کر خوف زدہ ہو گئے، اور بولے: ”تب کیا ایمان دار بھی جہنم میں

جائیں گے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”ہر ایک خواہ کوئی بھی ہو، جہنم میں جاکر رہے گا۔ البتہ یہ سچ ہے کہ خدا کے مقدس اور نیکو ہاں کوئی سزا پانے نہیں، ملاحظہ کرنے جائیں گے، اور راست باز صرف خوف زدہ ہوں گے۔ اور یہ کیا کہوں؟ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہاں تو خدا کا رسول بھی



جائے گا، خدا کا انصاف ملاحظہ کرنے۔ اُس وقت اُس کی موجودگی پر جہنم کانپ اٹھے گی۔ اور چونکہ اُس کا جسم بشری ہے تو جتنے بشری جسم والے سزا پارہے ہوں گے، جب تک خدا کا رسول جہنم ملاحظہ کرنے کے لیے ٹھیرے گا تب تک اُن کی سزا موقوف رہے گی۔ پروہ وہاں اتنی (دہی) دیر ٹھیرے گا جتنی دیر انکھیں موندنے اور کھولنے میں لگتی ہے۔

”اور خدا ایسا اس لیے کرے گا کہ ہر مخلوق جان لے کہ اُس پر خدا کے رسول کا احسان

ہوا ہے۔“

”جب وہ وہاں جائے گا تو تمام شیطان چلائیں گے، اور ایک دوسرے سے یہ کہہ کر اپنے تئیں جلتی بھول کے نیچے چھپانا چاہیں گے: ”بھاگو، بھاگو، وہ ہمارا دشمن محمد آتا ہے!“، جسے سن کر ابلیس اپنے منہ پر دو ہتھڑا کرے گا، اور چیخ مار کر کہے گا: ”تو میرے علی الغم مجھ سے افضل ہے، اور یہ نامنصفانہ ہوا ہے!“

”رہے ایمان دار، جن کے ہتھڑے ہیں، تو آخری دو درجوں والے، جن کا ایمان ہے پر نیک اعمال نہیں۔ ایک، نیک اعمال پر ملول ہونے، اور دوسرا بد اعمال پر مسرور ہونے کے باعث۔ وہ جہنم میں ستر ہزار سال رہیں گے۔“

”ان سالوں کے بعد فرشتہ جبریل جہنم میں آئے گا، اور انھیں کہتے سننے گا: ”اے محمد، کہاں ہیں ہم سے یکے ہوتے تیرے وہ وعدے کہ جن کا ایمان ہو گا وہ جہنم میں ہمیشہ ہمیشہ نہ رہیں گے؟“

”تب خدا کا فرشتہ بہشت میں واپس جائے گا، اور خدا کے رسول کے پاس ادب سے پہنچ کر جو کچھ اُس نے سنا ہو گا اُس سے بیان کرے گا۔“

”تب خدا کا رسول خدا سے عرض کرے گا اور کہے گا: ”خداوند، میرے خدا، یاد کرو وہ وعدہ جو مجھ، اپنے بندے، سے تُو نے اُن کی بابت کیا نفا جنھوں نے میرا دین قبول کیا ہے، کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں نہ رہیں گے؟“

”خدا جواب دے گا: ”جو چاہے مانگ، اے میرے دوست، تو جو کچھ مانگے میں تجھے عطا کروں گا!“



۱۳۷۔ ”تب خدا کا رسول عرض کرے گا: اے خداوند، ایمان داروں میں سے وہ بھی ہیں جو ستر ہزار سال سے جہنم میں ہیں۔ کہاں ہے، اے خداوند، تیری رحمت؟ میں تجھ سے التجا کرتا ہوں، خداوند، کہ انہیں بے پناہ سزاؤں سے آزاد فرما۔“

”تب خدا اپنے چاروں مقرب فرشتوں کو حکم دے گا کہ وہ جہنم جا کر ہر ایک کو، جو اُس کے رسول کے دین پر ہوں، نکال لیں اور بہشت میں لے جائیں۔ اور وہ ایسا ہی کریں گے۔“

”اور خدا کے رسول کے دین کا یہ فائدہ ہو گا کہ جو اُس پر ایمان لائے ہوں گے، چاہے انہوں نے کوئی نیک کام بھی نہ کیے ہوں، اُس دین پر مرنے کے باعث وہ بہشت میں جائیں گے، اُس سزا کے بعد جس کا میں نے ذکر کیا۔“

۱۳۸۔ جب صبح ہو گئی تو تڑکے ہی شہر کے تمام مرد، عورتوں اور بچوں سمیت اُس گھر کو آئے جہاں یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا، اور اُس سے یہ کہہ کر منت کی:

”صاحب، ہم پر رحم کر، کیونکہ اس سال کیرے غلہ کھا گئے، اور ہمیں اس سال ہماری زمین میں روٹی بھی نہ ملے گی۔“

یسوع نے جواب دیا: ”متھارا بھی کیا اندیشہ ہے! تم جانتے نہیں کہ ایلہا، خدا کے خادم، نے، جب انجی اب کی اذیت رسانی تین سال تک جاری رہی، روٹی دیکھی تک نہیں، صرف بوٹیوں اور جنگلی پھلوں پر بسر کرتا رہا؟ داؤد ہمارے باپ، خدا کے نبی، نے دو سال تک جنگلی پھل اور بوٹیاں کھائیں، وہ ساؤل کے ہاتھوں یہاں تک ستایا گیا کہ صرف دو بار روٹی کھا سکا۔“

لوگوں نے جواب دیا: ”صاحب، وہ خدا کے نبی تھے، روحانی مسرتوں سے سیر، لہذا سہ گئے، پر ان ننھوں کا کیا حشر ہو گا؟“ اور انھوں نے اُسے اپنے بچوں کی بھڑکھائی۔

تب یسوع کو ان کی مصیبت پر زس آیا، اور بولا: ”کٹائی میں کتنی مدت باقی ہے؟“ انھوں نے جواب دیا: ”بیس دن۔“

تب یسوع نے کہا: ”دیکھو ان بیس دنوں میں ہم اپنے تئیں روزے اور نماز کے



یہ وقت کر دیں؛ پھر خُدا تم پر رحم فرمائے گا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں، خُدا نے یہ قحط اس لیے برپا کیا کہ یہیں لوگوں کا ہاگلی پن اور اسرائیل کا گناہ شروع ہوا، جب انھوں نے مجھے خُدا یا خُدا کا بیٹا کہا۔

جب انھوں نے اُنٹیس دن روزے رکھے تو بیسویں دن کی صبح انھوں نے دیکھا کہ میدان اور پہاڑیاں پکے ہوئے غلے سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ اس پر وہ یسوع کے پاس دوڑے آئے اور اُسے سب کہہ سنایا۔ اور جب یسوع نے یہ سنا تو خُدا کا شکر ادا کیا، اور کہا: ”جاؤ، بھائیو، خُدا نے تمہیں جو روٹی دی ہے وہ سمیٹ لو۔“ لوگوں نے اتنا غلہ جمع کر لیا کہ اُن کی سمجھ میں نہ آتا تھا اُسے کہاں ذخیرہ کریں؛ اور یہ بات اسرائیل میں بہتات کا باعث ہوئی۔

ستھروں نے صلاح کی کہ یسوع کو اپنا بادشاہ بنالیں؛ جسے معلوم کر کے یسوع اُن سے گریز کر کے چلا گیا۔ جس پر شاگرد اُسے پندرہ دن تک تلاش کرتے رہے۔

۱۳۹۔ یسوع اُس کو بلا جو کہتا ہے، اور یعقوب اور یوحنا کو۔ اور انھوں نے روتے ہوئے کہا: ”اے اُستاد، تو ہمیں کیوں چھوڑ گیا تھا؟ ہم نے تجھے غمگین ہو کر تلاش کیا؛ بلکہ سب شاگرد تجھے روتے ہوئے تلاش کر رہے ہیں۔“ یسوع نے جواب دیا: ”میں بھاگ آیا، کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ شیطانوں کا ایک غول میرے لیے وہ کچھ تیار کر رہا ہے جو تم تنہا ہی ہی مدت میں دیکھ لو گے۔ کیونکہ میرے خلاف بڑے کاہن اٹھ کھڑے ہوں گے، قوم کے بزرگوں سمیت، اور رومی حاکم سے مجھے قتل کرنے کا پروانہ اُٹھائیں گے، کیونکہ انھیں ڈر ہو گا کہ میں اسرائیل کا بادشاہ بن بیٹھنا چاہتا ہوں۔ مزید یہ کہ میں اپنے ایک شاگرد کے ہاتھوں بیچا اور پکڑ دیا جاؤں گا، جیسے یوحنا بپتسمہ میں بکا نقا۔ مگر عادل خُدا اُسے بچا رکھائے گا، جیسا کہ داؤد نبی کہتا ہے: ”وہ اُسے گڑھے میں گرادے گا جو اپنے پڑوسی کے لیے جال پھیلاتا ہے۔ کیونکہ خُدا مجھے اُن کے ہاتھوں سے بچائے گا اور مجھے دُنیا سے نکال لے جائے گا۔“

تینوں شاگرد ڈر گئے، مگر یسوع نے یہ کہہ کر انھیں تسلی دی: ”ڈرو مت، تم میں سے کوئی مجھے نہ بیکار کرے گا۔“ اس پر اُن کی کچھ تسلی ہوئی۔



اگلے دن دودھ کے یسوع کے چھتیس شاگرد آگئے؛ اور وہ دمشق میں پھیر کر اوروں کا انتظار کرتا رہا۔ اور سب کے سب غمگین ہوئے، کیونکہ انہیں معلوم ہو گیا کہ یسوع دنیا سے رخصت ہی ہو جائے گا۔ جس پر اُس نے اپنا منہ کھولا اور کہا: ”بے شک، بد بخت ہے وہ جو یہ جانے بغیر چلے کہ کدھر جاتا ہے؛ پر زیادہ بد بخت ہے وہ جو کسی اچھی سرائے تک جا بھی سکتا ہے اور جاتا بھی ہے، پھر بھی بارش اور ہزنوں کے خطرے میں کیچڑ بھری سڑک پر قیام کیا چاہتا ہے۔ بتاؤ، بھائیو، کیا یہ دنیا ہمارا اپنا وطن ہے؟ ہرگز نہیں، جب کہ پہلا انسان دنیا میں گویا جلا وطن کر کے پھینکا گیا تھا؛ اور یہاں وہ اپنی خطا کی سزا اٹھاتا ہے۔ کیا کوئی ایسا جلا وطن بھی ملے گا جو اپنے والد اور وطن کو ٹھانہ چاہے، جب وہ اپنے تین غریبی میں پائے؟ یقیناً عقل اسے رد کرتی ہے، مگر تجربہ اسے ثابت کرتا ہے، کیونکہ دنیا کے چاہنے والے موت پر دھیان نہ دیں گے؛ بلکہ کوئی اُن سے اُس کا ذکر کرے تو اُس کی بات بھی نہ سنیں گے۔“

۱۴۰۔ ”یقین جانو، اے لوگو، کہ میں دنیا میں ایک ایسا شرف لے کر آیا ہوں جو کسی آدمی کو نہ ملا؛ نہ خدا کے رسول ہی کو ملے گا؛ اس لیے کہ خدا نے انسان کو دنیا میں جانے کے لیے نہیں پیدا کیا بلکہ بہشت میں رکھنے کے لیے۔“

”یہ یقینی ہے کہ وہ جسے رومیوں سے کچھ پانے کی کوئی توقع نہ ہو، کیونکہ وہ اُس شریعت کے ہیں جو اُس کے لیے اجنبی ہے، اپنا وطن اور سارا مال متاع چھوڑ کر روم میں جا بسنے کے لیے آمادہ نہیں ہوتا۔ اور وہ ایسا اور بھی نہ کرے گا اگر وہ یہ دیکھے کہ اُس نے قیصر کو ناراض کیا ہے۔ اسی طرح میں تمہیں سچ بتاتا ہوں اور سیمان، خدا کا نبی، میرے ساتھ پکارتا ہے: ”اے موت، تیری یاد اُن کے لیے کتنی تلخ ہے جنہیں اپنی دولت میں سکون ملا ہے؛ یہ میں اس لیے نہیں کہتا کہ مجھے ابھی مرنا ہے، جب کہ مجھے یقین ہے کہ میں تو دنیا کے خاتمے کے قریب تک جیوں گا۔“

”پر میں اس کا ذکر تم سے کروں گا تاکہ تم مرنا سیکھ جاؤ۔“

”خدا سے زندہ کی قسم، ہر بات، جو غلط ہو جائے، خواہ ایک ہی بار، یہ بتاتی ہے



کہ کسی بات کو ٹھیک طرح کرنے کے لیے اُس میں مشق کرنا ضروری ہے۔

”تم نے سچا ہی دیکھے ہیں کہ کس طرح امن کے زمانے میں ایک دوسرے کے ساتھ ایسی مشق کرتے ہیں جیسے جنگ کر رہے ہوں؟ پر وہ آدمی اچھی موت کیونکر مرے گا جس نے اچھی طرح مرنا نہ سیکھا ہو؟

۱۵: ۱۱۶

”مقدسوں کی موت خداوند کی نگاہ میں گراں قدر ہے، داؤد نبی نے کہا جانتے ہو کیوں؟ میں تمہیں بتاتا ہوں: یہ اس لیے ہے کہ جیسے تمام نایاب چیزیں گراں قدر ہوتی ہیں ویسے ہی اُن کی موت، جو اچھی طرح مرے، نایاب ہونے کے سبب سے، خدا ہمارے خالق کی نگاہ میں گراں قدر ہے۔

”بے شک جب بھی کوئی آدمی کچھ شروع کرتا ہے تو نہ صرف اُسے ختم کرنا ہی چاہتا ہے بلکہ محنت کرتا ہے کہ اُس کی ساخت کا انجام بھی اچھا ہو۔

”آہ بد نصیب انسان، جو اپنی ازار کو اپنے سے بڑھ کر عزیز رکھتا ہے؛ کیونکہ جب وہ کپڑا قطع کرتا ہے تو قطع کرنے سے پہلے اُسے احتیاط سے ناپ لیتا ہے؛ اور جب وہ قطع ہو جاتا ہے تو اُسے احتیاط سے سیتا ہے۔ مگر اُس کی جان — جو مرنے کے لیے پیدا ہوئی ہے، کیونکہ بس وہی نہیں مرنے والا پیدا نہیں ہوا — پھر کیوں نہ آدمی اپنی جان کو موت سے ناپ لیں؟

”تم نے انہیں دیکھا ہے جو عمارت بناتے ہیں، کہ کس طرح وہ ہر پتھر کے لیے جو لگاتے ہیں، مبنیاد کو نگاہ میں رکھتے ہیں، یہ ناپ کر کہ وہ سیدھ میں ہے، تا دیوار نہ گرے؟ آہ بد نصیب انسان، کہ اُس کی جان کی عمارت اتنی تباہی کے ساتھ گرے گی، کیونکہ وہ موت کی مبنیاد پر نگاہ نہیں رکھتا۔

۱۴۱۔ ”بتاؤ: آدمی پیدا ہوتا ہے تو کیسا پیدا ہوتا ہے؟ یقیناً ننگا پیدا ہوتا

ہے۔ اور جب وہ زمین کے تیلے مردہ رکھا جاتا ہے تو اُسے حاصل کیا ہوتا ہے؟ ایک گھٹیا سوتی کپڑا، جس میں وہ لپٹا ہوتا ہے؛ اور یہ ہے وہ انعام جو دنیا اُسے دیتی ہے۔

”بھلا اگر ہر کام میں وسیلہ ضرور ہی شروع اور خاتمے کے متناسب ہو، تاکہ وہ



لے تن: زبور ۱۰۴: ۲۵ (۴)

کام اچھے خاتمے تک پہنچ سکے تو اُس آدمی کا خاتمہ کیا ہوگا جو زمین دولت کا خواہش مند ہے؟ وہ ویسے ہی مرے گا جیسا کہ داؤد خدا کا نبی کہتا ہے: ”گناہ گار بدترین موت مرے گا۔“

”اگر کوئی آدمی کپڑا سینے کے لیے سُوتی میں دھو کے کی جگہ بلیاں پر ولے تو وہ کام کیونکر (سرا انجام) ہوگا؟ بلاشبہ وہ فضول محنت کرے گا، اور اپنے پڑوسیوں کی نظر میں ذلیل ہوگا۔ پھر آدمی یہ نہیں دیکھتا کہ وہ مسلسل یہی کر رہا ہے کہ زمین مال جمع کرتا ہے، کیوں کہ سُوتی موت ہے، جس میں زمین مال کی بلیاں نہیں پروئی جاسکتیں۔ تو بھی اپنے پاگل پن میں وہ مسلسل کوشش کرتا رہتا ہے کہ یہ عمل کامیاب ہو، مگر عبث۔“

”اور جو کوئی میرے کہے سے اس کا یقین نہ کرے وہ مقبروں کو دیکھ لے، کہ وہاں اُسے سچائی مل جائے گی۔ وہ جو خدا کے خوف میں اور سبھوں سے بڑھ کر دانا بننا چاہے وہ مقبرے کی کتاب پڑھ لے، کہ اُس میں اُسے اپنی نجات کی سچی تعلیم مل جائے گی۔ کیوں کہ وہ دنیا، جسم اور نفس سے چوکتا رہنا جان لے گا، جب وہ دیکھے گا کہ آدمی کا جسم کپڑوں کی خوراک بننے کے لیے محفوظ رکھا جاتا ہے۔“

”بتاؤ، اگر کوئی سڑک ہو جس کا یہ حال ہو کہ آدمی اُس کے بیچ میں چل کر بحفاظت جائے، مگر اُس کی کگروں پر چلنے سے اس کا سر پھٹ جائے، تو تم کیا کہو گے اگر لوگوں کو تم ایک دوسرے سے مزاحمت کرنے اور ریس میں کوشش کرنے کہ لگے کہ قریب ترین رہیں، اور اپنے تئیں ہلاک کرنے، دیکھو؟ کیا ٹھکانا ہوگا تمہاری حیرت کا! یقیناً تم کہو گے: ”یہ پاگل اور دیوانے ہو گئے ہیں، اور اگر دیوانے نہیں ہیں تو من چلے ہیں۔“

”جی ہاں یہ سچ ہے“ شاگردوں نے جواب دیا۔

تب یسوع رویا اور بولا: ”سچ چم ایسے ہی دنیا کے چاہنے والے ہیں۔ کیونکہ اگر وہ عقل کے موافق رہتے، جس کی جگہ انسان کے اندر وسط میں ہے تو وہ خدا کی شریعت کی پیروی کرتے، اور ابدی موت سے بچ جاتے۔ پرچونکہ وہ جسم اور دنیا کی پیروی کرتے ہیں تو وہ دیوانے اور آپ اپنے سخت دشمن ہیں، کہ ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر غرور اور نفس پرستی کی زندگی گزارنے کے درپے ہیں۔“



۱۴۲۔ یہوداہ غدار نے جب دیکھا کہ یسوع بھاگ گیا تو اُس کی یہ توقع کہ دنیا میں مُقتدر بنے، جاتی رہی، کیونکہ یسوع کا کیسہ اُسی کے پاس رہتا تھا، جس میں وہ سب کچھ رکھتا جاتا تھا جو خدا کی محبت میں اُسے دیا جاتا تھا۔ اُسے اُمید تھی کہ یسوع اسرائیل کا بادشاہ بن جائے گا، ادویوں وہ خود بھی ذی اقتدار بنے گا۔ سو اس سے نا اُمید ہو کر اُس نے اپنے آپ سے کہا: ”اگر یہ آدمی نبی ہوتا تو جان جاتا کہ میں اس کا رُوپیہ چراتا ہوں؛ اور پھر بے صبر ہو کر مجھے اپنی خدمت سے نکال دیتا، یہ جان کر کہ میرا اُس پر ایمان نہیں۔ اور اگر وہ دانا ہوتا تو اُس اعزاز سے نہ بھاگتا جو خدا اُسے دیا چاہتا تھا۔ سو یہ بہتر ہو گا کہ میں بڑے کاہنوں سے اور فریسیوں اور فریسیوں سے معاملہ طے کروں، اور دیکھوں کہ اسے اُن کے حوالے کس طرح کیا جائے، کیونکہ اسی طرح میرا کچھ بھلا ہو سکے گا۔“ اس کے بعد یہ ٹھان کر اُس نے فریسیوں اور فریسیوں کو اطلاع دی کہ نابین میں کیا معاملہ پیش آیا تھا۔ اور انہوں نے سردار کاہن سے صلاح کی، کہ: ہم کیا کریں گے اگر یہ آدمی بادشاہ بن گیا؟ بیشک ہمارا برا حشر ہو گا؛ کیونکہ وہ تو قدیم رواج کے مطابق خدا کی عبادت کی اصلاح کیا چاہتا ہے، کیونکہ ہماری روایات سے اُس کی نہیں نبھ سکتی۔ بھلا ایسے آدمی کی حکومت کے تحت ہم پر کیا گزرے گی؟ یقیناً ہم سب اپنے بچوں سمیت برباد ہو جائیں گے؛ کیونکہ اپنے منصب سے نکال دئے جانے کے بعد ہمیں اپنی روزی کے لیے بھیک مانگنی پڑے گی۔

”اب تو، خدا کی حمد ہو، ہمارا ایسا بادشاہ اور ایسا حاکم ہے کہ وہ ہماری شریعت سے اجنبی ہیں، جنہیں ہماری شریعت کی پروا نہیں، ویسے ہی جیسے ہمیں اُن کی شریعت کی پروا نہیں۔ اور اس طرح ہم اپنی من مانی کر لیتے ہیں، کیونکہ اگرچہ ہم گنہگار ہیں پر ہمارا خدا اتنا رحیم ہے کہ قربانی اور روزوں سے من جاتا ہے۔ پر اگر یہ آدمی بادشاہ بن گیا تو یہ نہ مانے گا جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ خدا کی عبادت موسیٰ کے لکھے کے موافق ہی ہو رہی ہے؛ اور اس سے بدتر یہ کہ وہ کہتا ہے کہ مسیح داؤد کی نسل میں سے نہ آتے گا (جیسا کہ اُس کے ایک خاص شاگرد نے ہمیں بتایا ہے)، بلکہ کہتا ہے کہ وہ اسمعیل کی نسل میں سے آئے گا، اور یہ کہ وعدہ اسمعیل میں کیا گیا تھا کہ اِصحق میں۔“



”پھر کیا حاصل ہوگا اگر یہ آدمی جتنا رہنے دیا گیا؟ یقیناً رومیوں میں اسعیسیوں کا شہرہ ہو جائے گا، اور وہ ہمارا ملک اُن کے قبضے میں دے دیں گے؛ سو یوں اسرائیل پھر غلامی میں چلا جائے گا جیسا پہلے کبھی تھا۔“ سو یہ تجویز سن کر سردار کاہن نے جواب دیا کہ مجھے ہر دوس اور حاکم سے بات کرنی پڑے گی۔ ”کیونکہ لوگ اُس کی طرف اتنے مائل ہیں کہ سپاہ کے بغیر ہم کچھ نہ کر پائیں گے؛ اور خدا کی مرضی ہو کہ سپاہ کے ساتھ ہم یہ معاملہ نمٹا سکیں۔“ سو آپس میں صلاح کر رکھنے کے بعد انھوں نے اُسے رات کو بکڑنے کی سازش کی، اگر حاکم اور ہیرودیس اس پر راضی ہوئے۔

۱۴۳۔ تب سارے شاگرد خدا کی مشیت سے درمشت آ گئے۔ اور اُس دن یہوداہ خدار نے ہر کسی سے بڑھ کر یسوع کی ناموجودگی پر غمگین ہونے کا اظہار کیا۔ جس پر یسوع نے کہا: ہر کوئی اُس سے خبردار رہے جو بے موقع تجھے عجزت کی نشانیاں دینے کی زحمت کرتا ہے۔ اور خدا نے ہماری سمجھ بوجھ لے لی، تاہم نہ جان پائیں کہ کس مقصد سے اُس نے یہ کہا۔

سب شاگردوں کے آجانے کے بعد یسوع نے کہا: ”چلو واپس گلیل چلیں، کہ خدا کے فرشتے نے مجھ سے یہی کہا ہے، کہ مجھے وہاں جانا ہی ہوگا۔“ جس پر ایک سببت کی صبح یسوع نامرہ آیا۔ جب شہریوں نے یسوع کو پہچانا تو ہر ایک نے اُسے دیکھنا چاہا جس پر زکائی نام ایک محسول لینے والا، جو چھوٹے قد کا تھا، بڑی بھڑکے سبب یسوع کو نہ دیکھ پا کر ایک گولر کی ٹھنگی پر چڑھ گیا، اور وہاں یسوع کے اُس جگہ سے گزرنے کا منتظر رہا، جب وہ عبادت خانے کو جانے۔ تب یسوع نے اُس جگہ پہنچ کر اپنی آنکھیں اٹھائیں اور کہا: ”اُتر آ، زکائی، میں آج تیرے گھر میں ٹھیروں گا۔“

وہ آدمی اُتر آیا اور خوشی سے اُس کا استقبال کیا اور شاندار ضیافت کی۔

فریسیوں نے بڑبڑا کر یسوع کے شاگردوں سے کہا: ”تمہارا استاد محسول لینے والوں اور گناہ گاروں کے ساتھ کھانا کھانے کس لیے چلا گیا؟“

یسوع نے جواب میں کہا: ”کوئی طبیب کسی گھر میں کس سبب (داخل) ہوتا ہے؟

۱۔ دیکھو: لوقا ۱۹: ۱-۱۰

ملحوظ: لوقا ۲۱: ۱-۲



لے قق، وقاب ۳ و ۴ و ۵ و ۶ و ۷ و ۸ و ۹ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ و ۲۵ و ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲ و ۴۳ و ۴۴ و ۴۵ و ۴۶ و ۴۷ و ۴۸ و ۴۹ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۲ و ۵۳ و ۵۴ و ۵۵ و ۵۶ و ۵۷ و ۵۸ و ۵۹ و ۶۰ و ۶۱ و ۶۲ و ۶۳ و ۶۴ و ۶۵ و ۶۶ و ۶۷ و ۶۸ و ۶۹ و ۷۰ و ۷۱ و ۷۲ و ۷۳ و ۷۴ و ۷۵ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ و ۷۹ و ۸۰ و ۸۱ و ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ و ۸۵ و ۸۶ و ۸۷ و ۸۸ و ۸۹ و ۹۰ و ۹۱ و ۹۲ و ۹۳ و ۹۴ و ۹۵ و ۹۶ و ۹۷ و ۹۸ و ۹۹ و ۱۰۰ و ۱۰۱ و ۱۰۲ و ۱۰۳ و ۱۰۴ و ۱۰۵ و ۱۰۶ و ۱۰۷ و ۱۰۸ و ۱۰۹ و ۱۱۰ و ۱۱۱ و ۱۱۲ و ۱۱۳ و ۱۱۴ و ۱۱۵ و ۱۱۶ و ۱۱۷ و ۱۱۸ و ۱۱۹ و ۱۲۰ و ۱۲۱ و ۱۲۲ و ۱۲۳ و ۱۲۴ و ۱۲۵ و ۱۲۶ و ۱۲۷ و ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ و ۱۳۱ و ۱۳۲ و ۱۳۳ و ۱۳۴ و ۱۳۵ و ۱۳۶ و ۱۳۷ و ۱۳۸ و ۱۳۹ و ۱۴۰ و ۱۴۱ و ۱۴۲ و ۱۴۳ و ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴ و ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ و ۱۶۱ و ۱۶۲ و ۱۶۳ و ۱۶۴ و ۱۶۵ و ۱۶۶ و ۱۶۷ و ۱۶۸ و ۱۶۹ و ۱۷۰ و ۱۷۱ و ۱۷۲ و ۱۷۳ و ۱۷۴ و ۱۷۵ و ۱۷۶ و ۱۷۷ و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و ۱۹۰ و ۱۹۱ و ۱۹۲ و ۱۹۳ و ۱۹۴ و ۱۹۵ و ۱۹۶ و ۱۹۷ و ۱۹۸ و ۱۹۹ و ۲۰۰ و ۲۰۱ و ۲۰۲ و ۲۰۳ و ۲۰۴ و ۲۰۵ و ۲۰۶ و ۲۰۷ و ۲۰۸ و ۲۰۹ و ۲۱۰ و ۲۱۱ و ۲۱۲ و ۲۱۳ و ۲۱۴ و ۲۱۵ و ۲۱۶ و ۲۱۷ و ۲۱۸ و ۲۱۹ و ۲۲۰ و ۲۲۱ و ۲۲۲ و ۲۲۳ و ۲۲۴ و ۲۲۵ و ۲۲۶ و ۲۲۷ و ۲۲۸ و ۲۲۹ و ۲۳۰ و ۲۳۱ و ۲۳۲ و ۲۳۳ و ۲۳۴ و ۲۳۵ و ۲۳۶ و ۲۳۷ و ۲۳۸ و ۲۳۹ و ۲۴۰ و ۲۴۱ و ۲۴۲ و ۲۴۳ و ۲۴۴ و ۲۴۵ و ۲۴۶ و ۲۴۷ و ۲۴۸ و ۲۴۹ و ۲۵۰ و ۲۵۱ و ۲۵۲ و ۲۵۳ و ۲۵۴ و ۲۵۵ و ۲۵۶ و ۲۵۷ و ۲۵۸ و ۲۵۹ و ۲۶۰ و ۲۶۱ و ۲۶۲ و ۲۶۳ و ۲۶۴ و ۲۶۵ و ۲۶۶ و ۲۶۷ و ۲۶۸ و ۲۶۹ و ۲۷۰ و ۲۷۱ و ۲۷۲ و ۲۷۳ و ۲۷۴ و ۲۷۵ و ۲۷۶ و ۲۷۷ و ۲۷۸ و ۲۷۹ و ۲۸۰ و ۲۸۱ و ۲۸۲ و ۲۸۳ و ۲۸۴ و ۲۸۵ و ۲۸۶ و ۲۸۷ و ۲۸۸ و ۲۸۹ و ۲۹۰ و ۲۹۱ و ۲۹۲ و ۲۹۳ و ۲۹۴ و ۲۹۵ و ۲۹۶ و ۲۹۷ و ۲۹۸ و ۲۹۹ و ۳۰۰ و ۳۰۱ و ۳۰۲ و ۳۰۳ و ۳۰۴ و ۳۰۵ و ۳۰۶ و ۳۰۷ و ۳۰۸ و ۳۰۹ و ۳۱۰ و ۳۱۱ و ۳۱۲ و ۳۱۳ و ۳۱۴ و ۳۱۵ و ۳۱۶ و ۳۱۷ و ۳۱۸ و ۳۱۹ و ۳۲۰ و ۳۲۱ و ۳۲۲ و ۳۲۳ و ۳۲۴ و ۳۲۵ و ۳۲۶ و ۳۲۷ و ۳۲۸ و ۳۲۹ و ۳۳۰ و ۳۳۱ و ۳۳۲ و ۳۳۳ و ۳۳۴ و ۳۳۵ و ۳۳۶ و ۳۳۷ و ۳۳۸ و ۳۳۹ و ۳۴۰ و ۳۴۱ و ۳۴۲ و ۳۴۳ و ۳۴۴ و ۳۴۵ و ۳۴۶ و ۳۴۷ و ۳۴۸ و ۳۴۹ و ۳۵۰ و ۳۵۱ و ۳۵۲ و ۳۵۳ و ۳۵۴ و ۳۵۵ و ۳۵۶ و ۳۵۷ و ۳۵۸ و ۳۵۹ و ۳۶۰ و ۳۶۱ و ۳۶۲ و ۳۶۳ و ۳۶۴ و ۳۶۵ و ۳۶۶ و ۳۶۷ و ۳۶۸ و ۳۶۹ و ۳۷۰ و ۳۷۱ و ۳۷۲ و ۳۷۳ و ۳۷۴ و ۳۷۵ و ۳۷۶ و ۳۷۷ و ۳۷۸ و ۳۷۹ و ۳۸۰ و ۳۸۱ و ۳۸۲ و ۳۸۳ و ۳۸۴ و ۳۸۵ و ۳۸۶ و ۳۸۷ و ۳۸۸ و ۳۸۹ و ۳۹۰ و ۳۹۱ و ۳۹۲ و ۳۹۳ و ۳۹۴ و ۳۹۵ و ۳۹۶ و ۳۹۷ و ۳۹۸ و ۳۹۹ و ۴۰۰ و ۴۰۱ و ۴۰۲ و ۴۰۳ و ۴۰۴ و ۴۰۵ و ۴۰۶ و ۴۰۷ و ۴۰۸ و ۴۰۹ و ۴۱۰ و ۴۱۱ و ۴۱۲ و ۴۱۳ و ۴۱۴ و ۴۱۵ و ۴۱۶ و ۴۱۷ و ۴۱۸ و ۴۱۹ و ۴۲۰ و ۴۲۱ و ۴۲۲ و ۴۲۳ و ۴۲۴ و ۴۲۵ و ۴۲۶ و ۴۲۷ و ۴۲۸ و ۴۲۹ و ۴۳۰ و ۴۳۱ و ۴۳۲ و ۴۳۳ و ۴۳۴ و ۴۳۵ و ۴۳۶ و ۴۳۷ و ۴۳۸ و ۴۳۹ و ۴۴۰ و ۴۴۱ و ۴۴۲ و ۴۴۳ و ۴۴۴ و ۴۴۵ و ۴۴۶ و ۴۴۷ و ۴۴۸ و ۴۴۹ و ۴۵۰ و ۴۵۱ و ۴۵۲ و ۴۵۳ و ۴۵۴ و ۴۵۵ و ۴۵۶ و ۴۵۷ و ۴۵۸ و ۴۵۹ و ۴۶۰ و ۴۶۱ و ۴۶۲ و ۴۶۳ و ۴۶۴ و ۴۶۵ و ۴۶۶ و ۴۶۷ و ۴۶۸ و ۴۶۹ و ۴۷۰ و ۴۷۱ و ۴۷۲ و ۴۷۳ و ۴۷۴ و ۴۷۵ و ۴۷۶ و ۴۷۷ و ۴۷۸ و ۴۷۹ و ۴۸۰ و ۴۸۱ و ۴۸۲ و ۴۸۳ و ۴۸۴ و ۴۸۵ و ۴۸۶ و ۴۸۷ و ۴۸۸ و ۴۸۹ و ۴۹۰ و ۴۹۱ و ۴۹۲ و ۴۹۳ و ۴۹۴ و ۴۹۵ و ۴۹۶ و ۴۹۷ و ۴۹۸ و ۴۹۹ و ۵۰۰ و ۵۰۱ و ۵۰۲ و ۵۰۳ و ۵۰۴ و ۵۰۵ و ۵۰۶ و ۵۰۷ و ۵۰۸ و ۵۰۹ و ۵۱۰ و ۵۱۱ و ۵۱۲ و ۵۱۳ و ۵۱۴ و ۵۱۵ و ۵۱۶ و ۵۱۷ و ۵۱۸ و ۵۱۹ و ۵۲۰ و ۵۲۱ و ۵۲۲ و ۵۲۳ و ۵۲۴ و ۵۲۵ و ۵۲۶ و ۵۲۷ و ۵۲۸ و ۵۲۹ و ۵۳۰ و ۵۳۱ و ۵۳۲ و ۵۳۳ و ۵۳۴ و ۵۳۵ و ۵۳۶ و ۵۳۷ و ۵۳۸ و ۵۳۹ و ۵۴۰ و ۵۴۱ و ۵۴۲ و ۵۴۳ و ۵۴۴ و ۵۴۵ و ۵۴۶ و ۵۴۷ و ۵۴۸ و ۵۴۹ و ۵۵۰ و ۵۵۱ و ۵۵۲ و ۵۵۳ و ۵۵۴ و ۵۵۵ و ۵۵۶ و ۵۵۷ و ۵۵۸ و ۵۵۹ و ۵۶۰ و ۵۶۱ و ۵۶۲ و ۵۶۳ و ۵۶۴ و ۵۶۵ و ۵۶۶ و ۵۶۷ و ۵۶۸ و ۵۶۹ و ۵۷۰ و ۵۷۱ و ۵۷۲ و ۵۷۳ و ۵۷۴ و ۵۷۵ و ۵۷۶ و ۵۷۷ و ۵۷۸ و ۵۷۹ و ۵۸۰ و ۵۸۱ و ۵۸۲ و ۵۸۳ و ۵۸۴ و ۵۸۵ و ۵۸۶ و ۵۸۷ و ۵۸۸ و ۵۸۹ و ۵۹۰ و ۵۹۱ و ۵۹۲ و ۵۹۳ و ۵۹۴ و ۵۹۵ و ۵۹۶ و ۵۹۷ و ۵۹۸ و ۵۹۹ و ۶۰۰ و ۶۰۱ و ۶۰۲ و ۶۰۳ و ۶۰۴ و ۶۰۵ و ۶۰۶ و ۶۰۷ و ۶۰۸ و ۶۰۹ و ۶۱۰ و ۶۱۱ و ۶۱۲ و ۶۱۳ و ۶۱۴ و ۶۱۵ و ۶۱۶ و ۶۱۷ و ۶۱۸ و ۶۱۹ و ۶۲۰ و ۶۲۱ و ۶۲۲ و ۶۲۳ و ۶۲۴ و ۶۲۵ و ۶۲۶ و ۶۲۷ و ۶۲۸ و ۶۲۹ و ۶۳۰ و ۶۳۱ و ۶۳۲ و ۶۳۳ و ۶۳۴ و ۶۳۵ و ۶۳۶ و ۶۳۷ و ۶۳۸ و ۶۳۹ و ۶۴۰ و ۶۴۱ و ۶۴۲ و ۶۴۳ و ۶۴۴ و ۶۴۵ و ۶۴۶ و ۶۴۷ و ۶۴۸ و ۶۴۹ و ۶۵۰ و ۶۵۱ و ۶۵۲ و ۶۵۳ و ۶۵۴ و ۶۵۵ و ۶۵۶ و ۶۵۷ و ۶۵۸ و ۶۵۹ و ۶۶۰ و ۶۶۱ و ۶۶۲ و ۶۶۳ و ۶۶۴ و ۶۶۵ و ۶۶۶ و ۶۶۷ و ۶۶۸ و ۶۶۹ و ۶۷۰ و ۶۷۱ و ۶۷۲ و ۶۷۳ و ۶۷۴ و ۶۷۵ و ۶۷۶ و ۶۷۷ و ۶۷۸ و ۶۷۹ و ۶۸۰ و ۶۸۱ و ۶۸۲ و ۶۸۳ و ۶۸۴ و ۶۸۵ و ۶۸۶ و ۶۸۷ و ۶۸۸ و ۶۸۹ و ۶۹۰ و ۶۹۱ و ۶۹۲ و ۶۹۳ و ۶۹۴ و ۶۹۵ و ۶۹۶ و ۶۹۷ و ۶۹۸ و ۶۹۹ و ۷۰۰ و ۷۰۱ و ۷۰۲ و ۷۰۳ و ۷۰۴ و ۷۰۵ و ۷۰۶ و ۷۰۷ و ۷۰۸ و ۷۰۹ و ۷۱۰ و ۷۱۱ و ۷۱۲ و ۷۱۳ و ۷۱۴ و ۷۱۵ و ۷۱۶ و ۷۱۷ و ۷۱۸ و ۷۱۹ و ۷۲۰ و ۷۲۱ و ۷۲۲ و ۷۲۳ و ۷۲۴ و ۷۲۵ و ۷۲۶ و ۷۲۷ و ۷۲۸ و ۷۲۹ و ۷۳۰ و ۷۳۱ و ۷۳۲ و ۷۳۳ و ۷۳۴ و ۷۳۵ و ۷۳۶ و ۷۳۷ و ۷۳۸ و ۷۳۹ و ۷۴۰ و ۷۴۱ و ۷۴۲ و ۷۴۳ و ۷۴۴ و ۷۴۵ و ۷۴۶ و ۷۴۷ و ۷۴۸ و ۷۴۹ و ۷۵۰ و ۷۵۱ و ۷۵۲ و ۷۵۳ و ۷۵۴ و ۷۵۵ و ۷۵۶ و ۷۵۷ و ۷۵۸ و ۷۵۹ و ۷۶۰ و ۷۶۱ و ۷۶۲ و ۷۶۳ و ۷۶۴ و ۷۶۵ و ۷۶۶ و ۷۶۷ و ۷۶۸ و ۷۶۹ و ۷۷۰ و ۷۷۱ و ۷۷۲ و ۷۷۳ و ۷۷۴ و ۷۷۵ و ۷۷۶ و ۷۷۷ و ۷۷۸ و ۷۷۹ و ۷۸۰ و ۷۸۱ و ۷۸۲ و ۷۸۳ و ۷۸۴ و ۷۸۵ و ۷۸۶ و ۷۸۷ و ۷۸۸ و ۷۸۹ و ۷۹۰ و ۷۹۱ و ۷۹۲ و ۷۹۳ و ۷۹۴ و ۷۹۵ و ۷۹۶ و ۷۹۷ و ۷۹۸ و ۷۹۹ و ۸۰۰ و ۸۰۱ و ۸۰۲ و ۸۰۳ و ۸۰۴ و ۸۰۵ و ۸۰۶ و ۸۰۷ و ۸۰۸ و ۸۰۹ و ۸۱۰ و ۸۱۱ و ۸۱۲ و ۸۱۳ و ۸۱۴ و ۸۱۵ و ۸۱۶ و ۸۱۷ و ۸۱۸ و ۸۱۹ و ۸۲۰ و ۸۲۱ و ۸۲۲ و ۸۲۳ و ۸۲۴ و ۸۲۵ و ۸۲۶ و ۸۲۷ و ۸۲۸ و ۸۲۹ و ۸۳۰ و ۸۳۱ و ۸۳۲ و ۸۳۳ و ۸۳۴ و ۸۳۵ و ۸۳۶ و ۸۳۷ و ۸۳۸ و ۸۳۹ و ۸۴۰ و ۸۴۱ و ۸۴۲ و ۸۴۳ و ۸۴۴ و ۸۴۵ و ۸۴۶ و ۸۴۷ و ۸۴۸ و ۸۴۹ و ۸۵۰ و ۸۵۱ و ۸۵۲ و ۸۵۳ و ۸۵۴ و ۸۵۵ و ۸۵۶ و ۸۵۷ و ۸۵۸ و ۸۵۹ و ۸۶۰ و ۸۶۱ و ۸۶۲ و ۸۶۳ و ۸۶۴ و ۸۶۵ و ۸۶۶ و ۸۶۷ و ۸۶۸ و ۸۶۹ و ۸۷۰ و ۸۷۱ و ۸۷۲ و ۸۷۳ و ۸۷۴ و ۸۷۵ و ۸۷۶ و ۸۷۷ و ۸۷۸ و ۸۷۹ و ۸۸۰ و ۸۸۱ و ۸۸۲ و ۸۸۳ و ۸۸۴ و ۸۸۵ و ۸۸۶ و ۸۸۷ و ۸۸۸ و ۸۸۹ و ۸۹۰ و ۸۹۱ و ۸۹۲ و ۸۹۳ و ۸۹۴ و ۸۹۵ و ۸۹۶ و ۸۹۷ و ۸۹۸ و ۸۹۹ و ۹۰۰ و ۹۰۱ و ۹۰۲ و ۹۰۳ و ۹۰۴ و ۹۰۵ و ۹۰۶ و ۹۰۷ و ۹۰۸ و ۹۰۹ و ۹۱۰ و ۹۱۱ و ۹۱۲ و ۹۱۳ و ۹۱۴ و ۹۱۵ و ۹۱۶ و ۹۱۷ و ۹۱۸ و ۹۱۹ و ۹۲۰ و ۹۲۱ و ۹۲۲ و ۹۲۳ و ۹۲۴ و ۹۲۵ و ۹۲۶ و ۹۲۷ و ۹۲۸ و ۹۲۹ و ۹۳۰ و ۹۳۱ و ۹۳۲ و ۹۳۳ و ۹۳۴ و ۹۳۵ و ۹۳۶ و ۹۳۷ و ۹۳۸ و ۹۳۹ و ۹۴۰ و ۹۴۱ و ۹۴۲ و ۹۴۳ و ۹۴۴ و ۹۴۵ و ۹۴۶ و ۹۴۷ و ۹۴۸ و ۹۴۹ و ۹۵۰ و ۹۵۱ و ۹۵۲ و ۹۵۳ و ۹۵۴ و ۹۵۵ و ۹۵۶ و ۹۵۷ و ۹۵۸ و ۹۵۹ و ۹۶۰ و ۹۶۱ و ۹۶۲ و ۹۶۳ و ۹۶۴ و ۹۶۵ و ۹۶۶ و ۹۶۷ و ۹۶۸ و ۹۶۹ و ۹۷۰ و ۹۷۱ و ۹۷۲ و ۹۷۳ و ۹۷۴ و ۹۷۵ و ۹۷۶ و ۹۷۷ و ۹۷۸ و ۹۷۹ و ۹۸۰ و ۹۸۱ و ۹۸۲ و ۹۸۳ و ۹۸۴ و ۹۸۵ و ۹۸۶ و ۹۸۷ و ۹۸۸ و ۹۸۹ و ۹۹۰ و ۹۹۱ و ۹۹۲ و ۹۹۳ و ۹۹۴ و ۹۹۵ و ۹۹۶ و ۹۹۷ و ۹۹۸ و ۹۹۹ و ۱۰۰۰

”تم مجھے بتاؤ تو میں تمہیں بتاؤں گا کہ میں یہاں کس لیے آیا ہوں“

انہوں نے جواب دیا: ”بیماروں کو اچھا کرنے“

”سچ کہتے ہو؟“ یسوع نے کہا، ”کیونکہ تندرستوں کو وہاں کی حاجت نہیں ہوتی،

بلکہ صرف بیماروں کو۔“

۱۴۴۔ ”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، خدا اپنے نبی

اور خادم دنیا میں بھیجتا ہے تاکہ گناہ گار توبہ کریں، وہ راست بازوں کی خاطر نہیں بھیجتا،

کیونکہ انہیں توبہ کی حاجت نہیں ہوتی، ویسے ہی جیسے اُس کو جو پاک ہو، غسل کی حاجت

نہیں ہوتی۔ مگر میں تم سے سچ کہتا ہوں، اگر تم سچے فریسی ہوتے تو خوش ہوتے کہ میں گناہ گاروں

کے پاس اُن کی نجات کے لیے جاؤں۔

”بتاؤ، تمہیں اپنا آغاز معلوم ہے، اور کس لیے دنیا فریسیوں کو قبول کرنے لگی؟

یقیناً میں تمہیں بتاؤں گا، کیونکہ تمہیں تو معلوم ہی نہیں۔ سو میری بات سنو۔

”حنوک، خدا کا ایک دوست، جو خدا کے ساتھ سچائی میں چلتا تھا، کہ دنیا کو کچھ نہ

سمجھتا تھا، بہشت میں پہنچا دیا گیا؛ اور وہاں وہ رہتا ہے عدالت کے وقت تک کہ

جب دنیا کا آخر نزدیک آئے گا تو وہ ایلیاہ اور ایک اور کے ساتھ دنیا میں واپس آئے گا۔

سو جب لوگوں کو اس کا علم ہوا تو وہ بہشت کی خواہش میں خدا اپنے خالق کو تلاش کرنے

لگے۔ کیونکہ کنعان کی زبان میں فریسی کے ٹھیک ٹھیک معنی ”خدا جو“ ہیں، کہ وہ ہیں یہ نام

نیک آدمیوں کی منہسی اڑانے کے طور پر شروع ہوا، اس لیے کہ کنعانی بت پرستی ہی کے ہو

رہے تھے، جو انسانی دستکاری کی پوجا ہے۔

”اس پر کنعانی ہمارے لوگوں کو دیکھ کر، کہ وہ خدا کی خدمت کے لیے دنیا سے الگ

ہو گئے تھے، جب کسی ایسے کو دیکھتے تو منہسی اڑانے کے لیے فریسی! کہتے، یعنی، ”یہ

خدا کو ڈھونڈتا ہے، گویا کہتے ہوں: ”اے پاگل شخص، تیرے پاس معبودوں کی مورتیاں

نہیں ہیں، اور تو ہوا کو پوجتا ہے؛ سو اپنے مقدر کو دیکھ اور اگر ہمارے خداؤں کی

عبادت کر۔“



”میں تم سے پوچھتا ہوں، یسوع نے کہا، ”خدا کے تمام ولی اور نبی فریسی ہوئے ہیں، نام کے نہیں، جیسے تم ہو، بلکہ کام کے۔ کیونکہ وہ اپنے تمام کاموں میں خدا اپنے خالق کی تلاش کرتے تھے، اور خدا کی محبت میں شہروں اور خود اپنے مالوں کو بیچ دیتے تھے، کہ انہیں بیچ کر خدا کی محبت میں غریبوں کو دے دیتے۔“

۱۴۵۔ ”خدا نے زندہ کی قسم، ایلیاہ، خدا کے نبی اور دوست، کے وقت میں

بارہ پہاڑوں پر ستر ہزار فریسی بستے تھے؛ اور ایسا تھا کہ اتنی بڑی تعداد میں ایک بھی مردود نہ تھا، بلکہ سب خدا کے برگزیدہ تھے۔ پر اب، جب اسرائیل میں لاکھوں سے اُد پر فریسی ہیں، خدا کرے کہ ہر ہزار میں سے ایک ہی برگزیدہ ہو!“

فریسیوں نے برہم ہو کر جواب میں کہا: ”تو پھر ہم سب مردود ہیں، اور تو ہمارے مذہب کو مردود سمجھتا ہے!“

یسوع نے جواب دیا: ”میں سچے فریسیوں کے مذہب کو مردود نہیں بلکہ مقبول سمجھتا ہوں، اور اُس کے لیے جان دینے کو تیار ہوں۔ پر آؤ، دیکھیں تم کیسے فریسی ہو۔ ایلیاہ، خدا کے دوست، نے اپنے شاگرد الیشع کی درخواست پر ایک چھوٹی سی کتاب لکھی جس میں اُس نے تمام انسانی حکمت اور ہمارے خداوند خدا کی شریعت شامل کر دی تھی۔“

فریسی بھونچکا رہ گئے جب انہوں نے ایلیاہ کی کتاب کا نام سنا، کیونکہ انہیں تو یہ معلوم تھا کہ اُن کی روایتوں کی رُو سے ایسی تعلیم پر کوئی بھی عمل نہ کرتا تھا۔ لہذا وہ کام کا بہانہ کر کے چل دینے کو ہوئے۔

تب یسوع نے کہا: ”اگر تم فریسی ہوتے تو اسے سننے کے لیے اور سب کام چھوڑ دیتے؛ کیونکہ فریسی کو صرف خدا کی تلاش ہوتی ہے۔“ اس پر وہ لاجواب ہو کر یسوع کی بات سننے لگے، جس نے پھر کہا: ”ایلیاہ، خدا کا خادم، (کہ یہ چھوٹی سی کتاب اسی طرح شروع ہوتی ہے) اُن سب کے لیے جو خدا اپنے خالق کے ساتھ چلنا چاہتے ہیں، یہ لکھنا ہے۔ جو کوئی بہت سیکھنے کا خواہاں ہو، وہ لوگ خدا سے کم ڈرتے ہیں،

اسی طرح ہے



”کیونکہ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ بس وہی جان لینے پر تامل رہتا ہے جو خدا کی مشیت ہو۔  
”جو خوشنما باتوں کے طالب ہیں انھیں خدا کی تلاش نہیں، جو ہمارے گناہوں پر ملامت  
کے سوا کچھ نہیں کرتا۔

”جو خدا کی تلاش کے خواہاں ہیں وہ اپنے گھر کے دروازے اور کھڑکیاں کس کر بند کر  
لیں، کیونکہ آقا نہیں چاہتا کہ اپنے گھر کے باہر پایا جائے (ایسی جگہ) جہاں اُس سے محبت  
نہیں کی جاتی۔ پس اپنے حواس کی اور اپنے دل کی نگہبانی کرو، کیونکہ خدا اس دنیا میں،  
جہاں اُس سے دشمنی کی جاتی ہے، ہم سے باہر نہیں پایا جاتا۔  
”جو نیک کام کرنا چاہیں وہ خود اپنا خیال رکھیں، کیونکہ ساری دنیا پا کر خود اپنی رُوح  
کھو دینا مفید نہیں۔

”جو دوسروں کو تعلیم دینا چاہیں وہ دوسروں سے بہتر بن کر رہیں، کیونکہ اُس  
سے کچھ نہیں سیکھا جاسکتا جس کا علم ہم سے کم ہو۔ پھر گناہ گار اپنی زندگی کیسے سدھائے  
گا جب وہ اپنے سے بدتر معلم کی باتیں سُنے؟

”جنھیں خدا کی تلاش ہے وہ آدمیوں کی گفتگو سے بھاگے؛ کیونکہ موسیٰ نے کوہ سینا  
پر تنہا رہ کر ہی خدا کو پایا تھا اور اُس سے کلام کیا تھا، جیسے ایک دوست دوست سے  
کلام کرتا ہے۔

”جنھیں خدا کی تلاش ہے وہ تیس دن میں بس ایک بار وہاں آئیں جہاں دنیا  
کے انسان ہوں؛ کیونکہ جسے خدا کی تلاش ہے اُس سے متعلق دو سال کے کام ایک دن  
میں کیے جاسکتے ہیں۔

”جب وہ چلے تو اپنے قدموں کے سوا کسی طرف نظر نہ ڈالے۔

”جب وہ بولے تو آتنا ہی بولے جتنا ضروری ہو۔

”جب وہ کھائیں تو میز سے بھوکے ہی اٹھیں؛ ہر روز خیال کریں کہ اگلا دن نہ

پائیں گے؛ اپنا وقت یوں صرف کریں جیسے کوئی سانس لیتا ہے۔

”جانوروں کی کھال کی ایک پوشش کافی ہو۔



”مٹی کا تودہ ننگی زمین پر سوتے؛ ہر رات کے لیے دو گھنٹے کی نیند کافی ہو۔“  
 ”اپنے آپ کے سوا کسی سے دشمنی نہ کرے؛ اپنے سوا کسی کو مجرم نہ ٹھیرائے۔“  
 ”نماز میں ایسے خوف سے کھڑے ہوں گویا وہ اُنے والی عدالت میں ہوں۔“  
 ”تو خدا کی خدمت میں یہ کہو، اُس شریعت کے ساتھ جو خدا نے تمہیں موسیٰ کی معرفت دی ہے، کہ اسی طرح تم خدا کو پاؤ گے کہ ہر وقت اور ہر جگہ تمہیں لگے گا کہ تم خدا میں ہو اور خدا تم میں۔“

”یہ ہے ایلیاہ کی چھوٹی سی کتاب، اُسے فریسیو، سو میں تم سے پھر کہتا ہوں کہ اگر تم فریسی ہو تے تو تمہیں خوشی ہوتی کہ میں یہاں داخل ہوا ہوں، کیونکہ گناہ گاروں پر خدا رحم کرتا ہے۔“

۱۴۶۔ تب زکائی نے کہا: ”صاحب، دیکھ میں خدا کی محبت میں اُس تمام سے چھو گناہوں کا جو میں نے سود خوری سے حاصل کیا ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”آج اس گھر میں نجات آئی ہے۔ بے شک، بے شک، بہت سے محسُول لینے والے، کسبیاں اور گناہ گار خدا کی بادشاہت میں جائیں گے، اور وہ جو اپنے پیسے راست باز گنتے ہیں، ابدی شعلوں میں جائیں گے۔“

یہ سن کر فریسی غصے میں چل دیے۔ تب یسوع نے اُن سے، جو توبہ کی طرف پلٹے تھے، اور اپنے شاگردوں سے، کہا: ”ایک باپ تھا جس کے دو بیٹے تھے؛ اور چھوٹے نے کہا: ”ابا، میرے حصے کا مال مجھے دے دے؛ اور اُس کے باپ نے اُسے وہ حصہ دیا۔ اور وہ اپنا حصہ لے کر رخصت ہوا اور ایک دُور کے ملک میں چلا گیا، جہاں اُس نے عیاشی میں بسر کرنے ہوئے اپنی ساری پونجی کسپیوں پر اڑا دی۔ اس کے بعد اُس ملک میں بردست کا ل پڑا، یہاں تک کہ وہ بد نصیب آدمی ایک شہری کی نوکری کرنے گیا، جس نے اُسے اپنی جائیداد میں سونپ چرانے پر لگا دیا۔ اور سونپ چراتے ہوئے وہ اُن کی معیت میں بلوط کے پھل کھا کر اپنی بھوک ٹھنڈی کرتا تھا۔ پر جب اُسے ہوش آیا تو اُس نے کہا: ”ہائے، میرے باپ کے گھر میں تو کتنوں ہی کو افراط سے کھانا ملے، اور میں یہاں بھوک مر رہا ہوں!“

۱۔ دیکھو: لوقا ۱۹: ۸

۲۔ دیکھو: لوقا ۱۱: ۲۴



سو میں اٹھ کر اپنے باپ کے پاس جاؤں گا اور اُس سے کہوں گا: ابا، میں آسمان میں تیرا گناہ گار ہوا، تو مجھ سے وہی کر جو اپنے کسی نوکر کے ساتھ کرتا ہے۔

”وہ غریب آدمی گیا تو ایسا ہوا کہ اُس کے باپ نے اُسے دُور سے آتے دیکھا، اور اُس پر ترس کھایا۔ سو وہ اُس سے ملنے چلا، اور اُس کے پاس پہنچ کر اُسے گلے لگایا اور چوما۔

”بیٹے نے اپنے بیٹیں یہ کہہ کر جھکا لیا: ابا، میں آسمان میں تیرا گناہ گار ہوا، مجھ سے وہی کر جو تو اپنے کسی نوکر سے کرتا ہے، کہ میں تیرا بیٹا کہلانے کے لائق نہیں رہا۔

”باپ نے جواب دیا: بیٹا، ایسا مت کہہ، تو میرا بیٹا ہے۔ اور میں تجھے اپنے غلام کے سے حال میں نہ رہنے دوں گا۔ اور اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور کہا: ”نئی پوشاک لاؤ اور اس میرے بیٹے کو پہناؤ، اور اسے نئی زار دو، اس کی انگلی میں انگوٹھی پہناؤ اور ابھی جا کر پلا ہوا بچہ پٹا لے کر آ کر دو، اور ہم خوشی منائیں گے۔ کیونکہ یہ میرا بیٹا مر گیا تھا اور اب پھر جی اٹھا ہے، یہ کھو گیا تھا اور اب مل گیا ہے۔

۱۴۷۔ جب وہ گھر میں خوشی منا رہے تھے تو دیکھو بڑا بیٹا گھر آیا، اور یہ سن

کر کہ وہ اندر خوشی منا رہے ہیں، حیران رہ گیا، اور ایک نوکر کو بلا کر اُس سے پوچھا کہ وہ اس طرح کیوں خوشی منا رہے ہیں۔

”نوکر نے جواب دیا: تیرا بھائی آیا ہے، اور تیرے باپ نے پلا ہوا بچہ پٹا لے کر آ کر دیا ہے، اور وہ ضیافت کر رہے ہیں۔ بڑا بیٹا بہت غصے ہوا جب اُس نے یہ سنا، اور گھر کے اندر نہ جاتا تھا۔ لہذا اُس کا باپ اُس کے پاس باہر آیا اور اُس سے بولا: بیٹا، تیرا بھائی آیا ہے، سو تو بھی آ اور ہم اسے ساتھ خوشی منا۔

”بیٹے نے برہمی سے کہا: میں نے ہمیشہ تیری اچھی طرح خدمت کی، تو بھی تو نے مجھے ایک مہینہ بھی نہ دیا کہ اپنے دوستوں کے ساتھ کھاؤں۔ پہ اس نالائق شخص کے لیے، جو تجھ سے رخصت ہو گیا تھا، اپنا سارا حصہ کسپیوں پر اڑا کر، اب جو یہ آیا ہے تو، تو نے پلا ہوا بچہ پٹا لے کر آ کر دیا ہے۔



”باپ نے جواب دیا: ’بیٹا، تو تو سدا میرے پاس ہے اور سب کچھ تیرا ہی ہے۔  
پر یہ تو مر گیا تھا اور اب پھر زندہ ہوا ہے، کھو گیا تھا اور اب مل گیا ہے، سو ہمیں خوشی  
منانا ہی ہے۔“

”بڑا بیٹا اور بھی غصے ہوا، اور بولا: ’تو جا اور جشن منا، میں تو زنا کاروں کی میز  
پر نہ کھاؤں گا۔‘ اور وہ اپنے باپ سے ایک پیسہ بھی لیے بغیر رخصت ہو گیا۔“

”خدا سے زندہ کی قسم، یسوع نے کہا، ’اسی طرح خدا کے فرشتوں میں خوشی  
ہوتی ہے ایک گناہ کار پر جو توبہ کرے۔“

اور جب وہ کھانچکے تو وہ رخصت ہوا کیونکہ وہ یہودیہ جایا چاہتا تھا۔ اس پر  
شاگردوں نے کہا: ’استناد، یہودیہ کو نہ جا، کیونکہ ہمیں معلوم ہے کہ فریسیوں نے تیرے  
خداوند سردار کا بن سے صلاح کی ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ’مجھے اُن کے ایسا کرنے سے پہلے ہی علم تھا، پر مجھے  
خوف نہیں، کیونکہ وہ خدا کی مشیت کے خلاف کچھ نہیں کر سکتے۔ سو جو وہ چاہیں انہیں کرنے  
دو! میں اُن سے نہیں ڈرتا، بلکہ خدا سے ڈرتا ہوں۔“

۱۲۸۔ ”بھلا بتاؤ تو: آج کے فریسی — کیا یہ فریسی ہیں؟ کیا یہ خدا کے خادم  
ہیں؟ ہرگز نہیں۔ ہاں، اور میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں زمین پر اس سے بُری اور کوئی  
بات نہیں کہ ایک آدمی اپنی شرارت کو چھپانے کے لیے مذہب کے دعوے اور لبادے  
سے اپنے تئیں ڈھانپے۔ میں تمہیں اگلے وقت کے فریسیوں کی ایک ہی مثال بتاؤں گا،  
تاکہ تم اس زمانے والوں کو جان سکو۔ ایلیاہ کے رخصت ہو جانے کے بعد، بُت پرستوں  
کی سخت ستم رانی کے باعث فریسیوں کی مقدس جماعت پر آگندہ ہو گئی۔ کیونکہ ایلیاہ  
ہی کے وقت میں ایک سال میں دس ہزار سے اُوپر نبی قتل ہوئے، جو سچے فریسی تھے۔“

”دو فریسی پہاڑوں پر رہنے چلے گئے: اور اُن میں سے ایک نے اپنے پروسی سے  
بالکل لاعلم، وہاں پندرہ سال گزارے، اگرچہ دونوں میں گھڑی بھر ہی کے سفر کا فاصلہ تھا۔  
بھلا دیکھو تو وہ کیسے متعجب تھے! ایسا ہوا کہ اُن پہاڑوں میں پن کال پڑا، اور اس پر دونوں



پانی کی تلاش میں چلے، اور یوں ایک دوسرے سے ملے۔ اس پر زیادہ عمر والا بولا (کیونکہ اُن کا دستور تھا کہ سب سے بڑا ہر کسی اور سے پہلے بات کرے، اور وہ اسے بڑا گناہ جانتے تھے کہ کوئی جوان آدمی بڑے سے پہلے بول پڑے) — سو بڑے نے کہا: 'تو کہاں رہتا ہے، بھائی؟'

"اُس نے رہائش کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے جواب دیا: 'میں یہاں رہتا ہوں؛ کیونکہ وہ چھوٹے کی رہائش کے نزدیک تھے۔

"بڑے نے کہا: 'بھائی، کتنا عرصہ ہوا کہ تو یہاں رہتا ہے؟'

"چھوٹے نے جواب دیا: 'پندرہ سال؛

"بڑے نے کہا: 'شاید تو یہاں تب آیا جب اخی آب نے خدا کے خادموں کو قتل

کیا؟'

"یوں ہی ہے،" چھوٹے نے جواب دیا۔

"بڑے نے کہا: 'اے بھائی، تجھے معلوم ہے اب اسرائیل کا بادشاہ کون ہے؟'

"چھوٹے نے جواب دیا: 'وہ تو خدا ہی ہے جو اسرائیل کا بادشاہ ہے، کیوں کہ

بُت پرست اسرائیل کے بادشاہ نہیں بلکہ انبیا رساں ہیں؛

"یہ سچ ہے، بڑے نے کہا، پر میرے کہنے کا مطلب ہے، اب اسرائیل کا

انبیا رساں کون ہے؟'

"چھوٹے نے جواب دیا: 'اسرائیل کے گناہ اسرائیل کے انبیا رساں ہیں، کیونکہ اگر

وہ گناہ نہ کرتے تو (خدا) اسرائیل پر بُت پرست شہریاروں کو نہ چڑھا لانا۔

"تب بڑے نے کہا: 'وہ کافر شہریار کون ہے جسے خدا نے اسرائیل کی سرزنش کے

لیے بھیجا ہے؟'

"چھوٹے نے جواب دیا: 'بھلا میں کیونکر جانوں، جب کہ ان پندرہ سالوں میں میں

نے تیرے سوا کوئی انسان نہیں دیکھا، اور میں پڑھنا نہیں جانتا، سو مجھے خط بھی نہیں

بھیجے جاتے؟'



”بڑے نے کہا: بھلا تیری بھڑکھالیں کیونکر نکلتی ہیں! یہ تجھے کس نے دیں، اگر تو نے کوئی آدمی نہیں دیکھا؟“

۱۴۹۔ ”چھوٹے نے جواب دیا: جس نے اسرائیل کی قوم کا لباس بیاہان تیرے میں چالیس سال تک ٹھیک رکھا اسی نے میری کھالیں ایسی رکھیں جیسی تو دیکھتا ہے۔“

تب بڑے نے سمجھ لیا کہ چھوٹا اُس سے زیادہ کامل ہے، کیونکہ اُس کا میل جول آدمیوں سے ہر سال ہوتا تھا۔ اس پر اس غرض سے کہ اُسے اُس کی گفتگو (کا فیض) حاصل ہو، اُس نے کہا: بھائی، تو پڑھنا نہیں جانتا، اور میں پڑھنا جانتا ہوں، اور میرے گھر میں میرے پاس داؤد کے زبور ہیں۔ سو، میں تجھے روز پڑھ کر سناؤں اور واضح کروں کہ داؤد کیا کہتا ہے۔“

”چھوٹے نے جواب دیا: داؤد ابھی چلیں۔“

”بڑے نے کہا: اے بھائی، دو دن ہونے آئے کہ میں نے پانی نہیں پیا، سو

اؤ، حقوڑا سا پانی تلاش کر لیں۔“

”چھوٹے نے جواب دیا: اے بھائی، دو مہینے ہونے آئے کہ میں نے پانی نہیں پیا۔ سو اؤ، چلیں اور دیکھیں کہ خدا داؤد نبی کی معرفت کیا کہتا ہے: خداوند ہمیں پانی دینے پر قادر ہے۔“

”اس پر وہ بڑے کی رہائش کی طرف لوٹے، جس کے دروازے پر انھوں نے پیٹھے پانی کا ایک چشمہ پایا۔“

”بڑے نے کہا: اے بھائی، تو خدا کا تھوڑا سا ہے: کہ تیری خاطر خدا نے یہ چشمہ عطا کیا۔“

”چھوٹے نے جواب دیا: اے بھائی، یہ تو انکسار سے کہتا ہے! پر یہ یقینی ہے کہ اگر خدا نے میری خاطر یہ کیا ہوتا تو وہ میری رہائش کے نزدیک چشمہ بناتا، کہ میں اُس کی تلاش میں نہ نکلتا۔ کیونکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں نے تیرا گناہ کیا۔ جب تو نے کہا کہ تو نے دو دن سے پانی نہیں پیا اس لیے تو پانی ڈھونڈتا ہے: اور مجھ پر پے دو مہینے ہو گئے تھے، تو اس پر مجھے اپنے اندر ایک فخر محسوس ہوا، گویا میں تجھ سے بہتر ہوں۔“



”تب بڑے نے کہا: اے بھائی، تو نے سچ بولا، سو تو گناہ کار نہیں ہوا۔“

”چھوٹے نے کہا: اے بھائی، تو بھولا کہ ہمارے باپ ایلیاہ نے کیا کہا تھا، کہ جس کسی

کو خدا کی تلاش ہو وہ صرف اپنے ہی کو ملزم ٹھیرائے۔ یقیناً اُس نے یہ اس لیے نہیں لکھا کہ ہم اسے جان لیں، بلکہ اس لیے کہ اس پر عمل کریں۔“

”بڑی عمر والے نے اپنے ساتھی کی سچائی اور راست بازی جان کر کہا: یہ سچ ہے؛

اور ہمارے خدا نے تجھے معاف کر دیا۔“

”اور یہ کہہ کر اُس نے زبور اٹھائے، اور یہ پڑھا، جو ہمارا باپ داؤد کہتا ہے: میں

اپنے مُنہ پر پیرے دار بٹھاؤں گا کہ میری زبان میرے گناہوں کا عُذر تراش کر گناہ کے کلام

سے مُنکر نہ ہو۔ اور یہاں مُعمر آدمی نے زبان پر تقریر کی، اور چھوٹا رخصت ہوا۔ اس کے

بعد وہ پندرہ سال بعد ہی ایک دوسرے سے ملے، کیوں کہ چھوٹے نے اپنی رہائش

بدل لی تھی۔

”چنانچہ جب بڑا اُس سے ملا تو بولا: اے بھائی، تو میری رہائش پر پھر کیوں

نہ آیا؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: کیونکہ میں نے ابھی وہ اچھی طرح نہیں سیکھا ہے جو

تو نے مجھے بتایا تھا۔“

”تب بڑے نے کہا: یہ کیسے ہو سکتا ہے، جب کہ پندرہ سال گزر گئے ہیں؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: لفظوں کی حد تک تو میں نے انہیں ایک گھنٹے میں سیکھ

لیا، اور انہیں بالکل نہیں بھولا ہوں؛ پر ابھی تک میں اُن پر عمل نہیں کر پایا۔ پھر بہت سا سیکھ

لینا کس کام کا، جب اُس پر عمل نہ ہو؟ ہمارا خدا یہ نہیں چاہتا کہ ہماری فراست اچھی ہو، بلکہ

ہمارا دل۔ سو عدالت کے دن وہ ہم سے یہ نہ پوچھے گا کہ ہم نے کیا سیکھا، بلکہ ہم نے کیا کیا؟

۱۵۰۔ ”بڑے نے جواب میں کہا: اے بھائی، ایسا نہ کہہ، تو علم کی تحقیر کرتا ہے،

جس کی ہمارا خدا چاہتا ہے کہ قدر کی جائے۔“

”چھوٹے نے جواب دیا: بھلا اب میں کیا کہوں کہ گناہ میں نہ پڑوں، کیونکہ تیری بات



بھی سچی ہے اور میری بھی۔ سو میں کہتا ہوں کہ جو تو ریت میں لکھے ہوئے خدا کے احکام کا علم رکھتے ہیں وہ (پہلے) اُن پر عمل کریں، اگر وہ بعد میں مزید سیکھنا چاہیں۔ اور جو کچھ بھی آدمی سیکھے وہ عمل کرنے کے لیے ہو، نہ کہ (صرف) اُسے جان لینے کے لیے۔

”بڑے نے کہا: اُسے بھائی، بتاؤ نے کس سے بات کی، جو تو سمجھتا ہے کہ میں نے جو کچھ تجھے بتایا وہ تو نے سیکھا نہیں؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: اُسے بھائی، میں اپنے آپ سے باتیں کرتا ہوں۔ ہر روز میں اپنے تئیں خدا کی عدالت میں پیش کرتا ہوں کہ اپنا حساب دوں۔ اور ہمیشہ اپنے اندر کوئی پاتا ہوں جو میری خطاؤں کا عذر تراشتا ہے۔“

”بڑے نے کہا: اُسے بھائی، تیری خطائیں کیا ہیں، کہ تو تو کامل ہے؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: اُسے بھائی، ایسا مست کہہ، کیونکہ میں دو گنا ہوں کے درمیان کھڑا ہوں: ایک یہ کہ میں اپنے تئیں سب سے بڑا گناہ گار نہیں جانتا، دوسرا یہ کہ اس کے لیے میں دوسرے آدمیوں سے بڑھ کر توبہ کرنا نہیں چاہتا۔“

”بڑے نے جواب میں کہا: بھلا تو اپنے تئیں سب سے بڑا گناہ گار کیونکر سمجھے، اگر تو سب (آدمیوں) سے بڑھ کر کامل ہے؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: پہلی بات، جو میرے استاد نے مجھ سے کہی تھی، جب میں نے فریسی کا مسلک اختیار کیا تھا، یہ تھی: کہ میں دوسروں کی نیکی پر دھیان رکھوں اور اپنی بدکرداری پر، کیونکہ اگر میں ایسا کروں تو اپنے تئیں سب سے بڑا گناہ گار جان لوں گا۔“

”بڑے نے کہا: اُسے بھائی، ان پہاڑوں پر تو کس کی نیکی یا کس کے گناہوں پر دھیان رکھتا ہے، جب کہ یہاں آدمی ہی نہیں؟“

”چھوٹے نے جواب دیا: مجھے سورج اور سیاروں کی اطاعت کا دھیان رکھنا چاہیے، کیونکہ وہ اپنے خالق کی خدمت، مجھ سے بہتر کرتے ہیں۔ پر اُن کی میں مذمت کرتا ہوں، یا تو اس لیے کہ وہ جیسی روشنی میں چاہتا ہوں نہیں دیتے، یا اس لیے کہ اُن کی گرمی مہست، زیادہ ہوتی ہے، یا زمین پر بارش بہت زیادہ یا بہت کم ہوتی ہے۔“



”اس پر، یہ سن کر، بڑے نے کہا: ’بھائی، یہ تعلیم تو نے کہاں سے پائی، کہ میں اب نوے سال کا ہوں، جن میں سے پچھتر سال میں فریسی رہا ہوں؟‘

”چھوٹے نے جواب دیا: ’اے بھائی، یہ تو انکار سے کہتا ہے، کیونکہ تو خدا کا مقدس ہے۔ تو بھی میں تجھے جواب دیتا ہوں کہ خدا ہمارا خالق وقت نہیں دیکھتا، بلکہ دل دیکھتا ہے: اسی لیے داؤد پندرہ سال کی عمر میں، اپنے چھ اور بھائیوں سے چھوٹا ہو کر بھی، اسرائیل کا بادشاہ چنا گیا، اور ہمارے خداوند خدا کا نبی بنا۔“

۱۵۱۔ ”یہ آدمی سچا فریسی تھا،“ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا، ”اور خدا کرے ہم عدالت کے دن اس لائق ہوں کہ اُس کو اپنا دوست پائیں۔“

یسوع تب ایک بہانہ پر سوار ہوا، اور شاگردوں کو افسوس ہوا کہ وہ روٹی لانا بھول گئے تھے۔ یسوع نے انہیں یہ کہہ کر ملامت کی: ”ہمارے زمانے کے فریسیوں کے خمیر سے خبردار رہو، کہ ذرا سا خمیر بہت سے کھانے کو بگاڑ دیتا ہے۔“

تب شاگرد ایک دوسرے سے کہنے لگے: ”بھلا ہمارے پاس کوئی خمیر ہے، ہمارے پاس تو روٹی بھی نہیں؟“

تب یسوع نے کہا: ”اے کم اعتقادو، تو کیا تم بھول گئے کہ خدا نے نائین میں کیا کر دکھایا تھا، جہاں غلے کا نشان بھی نہ تھا؟ اور پانچ روٹیوں اور دو مچلیوں سے کتنے کھا کر سیر ہوئے تھے؟ فریسیوں کا خمیر خدا پر ایمان کی کمی ہے، اور اپنی ہی فکر، جس نے نہ محض آج کے فریسیوں کو خراب کیا ہے بلکہ اسرائیل کو بھی۔ کیونکہ سادہ لوح لوگ، جو پڑھنا نہیں جانتے، وہی کرتے ہیں جو فریسیوں کو کرتا دیکھتے ہیں، کیونکہ وہ انہیں مقدس سمجھتے ہیں۔“

”جانتے ہو سچا فریسی کیا ہوتا ہے؟ وہ انسانی فطرت کا تیل ہوتا ہے۔ کیونکہ جیسے تیل ہر رقیق کے اوپر پھیر جاتا ہے، ویسے ہی سچے فریسی کی بھلائی تمام انسانی بھلائی کے اوپر پھرتی ہے۔ وہ زندہ کتاب ہوتا ہے، جو خدا دُنیا کو دیتا ہے، کیونکہ جو کچھ وہ کہتا اور کرتا ہے وہ خدا کی شریعت کے موافق ہوتا ہے۔ پس جو کوئی ویسا ہی کرتا ہے جیسے وہ کرتا ہے وہ

لے تی: ارمویل ۱۶،

۱۷، لے تی: ارمویل ۱۶، ۱۱،

جہاں سات بھائی بتائے گئے ہیں۔

۱۲، لے تی: متی ۱۶، ۱۲،

۱۳، لے تی: ۱۔ کرنتھیوں ۵،



خدا کی شریعت پر عمل کرتا ہے۔ سچا فریسی نمک ہے جو انسانی جسم کو گناہ سے بٹرنے نہیں دیتا، کیوں کہ جو کوئی بھی اُسے دیکھتا ہے وہ توبہ کی طرف پلٹ آتا ہے۔ وہ ایک نور ہے جو زاہر کی راہ روشن کرتا ہے، کیونکہ جو کوئی بھی اُس کی فقیری کے ساتھ ساتھ اُس کی توبہ دیکھتا ہے وہ سمجھ لیتا ہے کہ اس دنیا میں ہم اپنے دل بند نہ رکھیں۔

”پر وہ جو تیل کو بسانا کر دیتا، کتاب کو خراب کرتا، نمک کو گنداکرتا، نور کو بجھاتا ہے۔“  
— یہ آدمی جھوٹا فریسی ہے۔ سو اگر تمہیں ہلاک نہیں ہونا تو خبردار ویسا نہ کرنا جیسے  
آج کل کے فریسی کرتے ہیں۔“

۱۵۲۔ یسوع کے پرورشیم آنے اور ایک سبت کے دن مہیکل میں داخل ہونے پر سپاہی اُسے آزمانے اور پکڑنے اُس کے نزدیک آئے، اور بولے: ”اُستاد، کیا جنگ کرنا روا ہے؟“

یسوع نے جواب دیا: ”ہمارا دین ہمیں بتاتا ہے کہ ہماری زندگی زمین پر مسلسل جنگ ہے۔“

اے تئ: ایوب بک ۱

سپاہیوں نے کہا: ”تو تو ہمیں اپنے دین میں لے آنا چاہیے گا، اور یہ کہ ہم اُن خداؤں کی بڑی تعداد کو چھوڑ دیں (کیونکہ اکیلے روم کے اٹھائیس ہزار خدا ہیں جو نظر آتے ہیں) اور تیرے خدا کی پیروی کریں جو ایک ہی ہے، اور چونکہ وہ نظر نہیں آسکتا تو معلوم نہیں کہ وہ کہاں ہے، اور شاید وہ بطلان ہی ہو۔“

یسوع نے جواب دیا: ”اگر میں نے تمہیں پیدا کیا ہوتا، جیسے ہمارے خدا نے تمہیں پیدا کیا ہے تو میں تمہارا دین بدلوانا چاہتا۔“

انہوں نے جواب میں کہا: ”بھلا تیرے خدا نے ہمیں کیونکہ پیدا کیا، جب کہ یہی نہیں معلوم کہ وہ کہاں ہے؟ ہمیں اپنا خدا دکھا تو ہم یہودی ہو جائیں گے۔“

تب یسوع نے کہا: ”اگر اُسے دیکھنے کو تمہاری آنکھیں ہوتیں تو میں تمہیں وہ دکھا دیتا، پر چونکہ تم اندھے ہو تو میں تمہیں وہ نہیں دکھا سکتا۔“

سپاہیوں نے جواب دیا: ”یقیناً یہ قوم جو اعزاز تجھے دیتی ہے اسی سے تیری



عقل جاتی رہی ہے۔ ہم میں سے تو ہر ایک کے سر میں دو آنکھیں ہیں اور تو کہتا ہے ہم اندھے ہیں۔  
یسوع نے جواب دیا: ”مادی آنکھیں صرف کثیف اور بیرونی چیزیں ہی دیکھ سکتی  
ہیں؛ جبھی تم اپنے لکڑی اور چاندی اور سونے کے خداؤں کو دیکھ سکو گے۔ پر ہم یہوداہ  
داؤں کی روحانی آنکھیں ہوتی ہیں، جو ہمارے خدا کا خوف اور ایمان ہیں، سو ہم اپنا خدا  
ہر جگہ دیکھ سکتے ہیں۔“

سپاہیوں نے جواب دیا: ”خبردار، تو کیسی بات کرتا ہے، اگر تو نے ہمارے خداؤں  
پر حقارت اُٹھائی تو ہم تجھے ہیرودیس کے حوالے کر دیں گے، جو ہمارے خداؤں کا انتقام  
لے گا، جو قادی مطلق ہیں۔“

یسوع نے جواب دیا: اگر وہ قادی مطلق ہیں، جیسا تم کہتے ہو تو مجھے معاف کر دو،  
میں اُن کی پرستش کروں گا۔“

سپاہی یہ سن کر خوش ہو گئے، اور اپنے خداؤں کی بڑائی بیان کرنے لگے۔  
تب یسوع نے کہا: ”یہاں باتوں کی ضرورت نہیں ہے بلکہ کام کی؛ سو تم اپنے خداؤں  
سے ایک ہی مکتھی پیدا کرو اور تو میں اُن کی پرستش کرنے لگوں گا۔“

سپاہی یہ سن کر بوکھلا گئے، اور اُن کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کہیں، جس پر یسوع  
نے کہا:

”یقیناً جب وہ ایک مکتھی بھی نہ تے سرے سے نہیں بنا سکتے تو میں اُن کے لیے اُس  
خدا کو نہ چھوڑوں گا جس نے ایک ہی کلمے سے ہر چیز پیدا کی؛ جس کا نام ہی فوجوں کو خوفزدہ  
کرتا ہے۔“

سپاہیوں نے جواب دیا: ”اچھا دیکھیں تو؛ کیونکہ ہم تجھے پکڑا چاہتے ہیں، اور وہ  
اپنے ہاتھ یسوع کی طرف بڑھانے کو پھرتے۔“

تب یسوع نے کہا: ”ادونائی سباؤت!“ جس پر سپاہی فی الفور لڑھک کر سیکل  
سے باہر جا پڑے، جیسے کوئی شراب بھرنے کے لیے لکڑی کے پیسے دھوتے وقت اُنھیں  
لڑھکائے؛ یہاں تک کہ کبھی اُن کے سر اور کبھی اُن کے پاؤں زمین سے ٹکراتے، حالانکہ

اے ادونائی (خدا) سباؤت

دناج (عمرانی زبان میں نام)



کسی نے انہیں چھو بھی نہ تھا۔

اور وہ اتنے خوفزدہ ہو گئے اور ایسے بھاگے کہ پھر کبھی یہودیہ میں دکھائی نہ

دئے۔

۱۵۳۔ کاہن اور فریسی آپس میں بڑبڑا کر کہنے لگے: ”اس کے پاس نیک اور عسارت

کی حکمت ہے، اور یوں ابلیس کی طاقت سے اس نے یہ کیا ہے۔“

یسوع نے اپنا منہ کھولا اور کہا: ”ہمارے خدا کا حکم ہے کہ ہم اپنے پڑوسی کا مال نہ

چرائیں۔“ پر یہی ایک حکم ایسا توڑا اور بگاڑا گیا ہے کہ اس نے دنیا کو گناہ سے بھر دیا ہے،

ایسا گناہ کہ کبھی نہ بخشا جائے گا، جیسے دوسرے گناہ بخش دئے جاتے ہیں: اس لیے کہ ہر

دوسرے گناہ پر، اگر آدمی پچھتاوے اور اُسے پھر نہ کرے، اور نماز اور خیرات کے ساتھ

روزے رکھے تو ہمارا خدا اسے قوی و رحیم معاف کر دیتا ہے۔ پر یہ گناہ اس قسم کا ہے کہ

کبھی نہ بخشا جائے گا، سوائے اس کے کہ جو کچھ ناجائز طور پر لیا گیا ہو وہ لوٹا دیا جائے۔“

تب ایک فقیہ نے کہا: ”اے استاد، چوری نے دنیا کو گناہ سے کیسے بھر دیا ہے؟

یقیناً خدا کے فضل سے اب تو بہت ہی کم رہن ہیں، اور وہ بھی جو نہی دکھائی دیتے ہیں،

سپاہ انہیں فی الفور پھانسی پر لٹکا دیتی ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”جو کوئی مال کو نہیں جانتا وہ لٹیروں کو بھی نہیں جانتے۔“

بلکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بہتر سے ٹوٹتے ہیں جو نہیں جانتے کہ کیا کر رہے ہیں، سوائے

گناہ دوسروں سے بڑھ کر ہے، کیونکہ جس بیماری کا علم نہ ہو وہ اچھی نہیں ہوتی۔“

تب فریسی یسوع کے نزدیک آگئے، اور بولے: ”اے استاد، چونکہ اسرائیل

میں اکیلا تو ہی سچائی جانتا ہے تو تو ہی ہمیں تعلیم دے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”میں نہیں کہتا کہ اسرائیل میں اکیلا میں ہی سچائی جانتا

ہوں، کیونکہ یہ لفظ اکیلا، خدا ہی کو زیبا ہے، نہ کہ اوروں کو۔ کیونکہ وہی سچائی

ہے، اور اکیلا وہی سچائی کا علم رکھتا ہے۔ پس اگر میں یہ کہوں تو میں اور بڑا چور ہوں

گا، کیونکہ میں خدا کی حرمت چرائوں گا۔ اور یہ کہہ کر کہ اکیلا میں ہی خدا کو جانتا ہوں تو

لے ق: متی باب ۲۴ و مشلہ

۲ دیکھو: خروج باب ۱۵

۳ اسی طرح ہے



میں سب سے بڑھ کر بھالت میں جا پڑوں گا۔ سو تم نے یہ کہہ کر سنگین گناہ کیا کہ اکیلا میں ہی سچائی جانتا ہوں۔ اور میں تمہیں بتاتا ہوں کہ اگر تم نے مجھے آزمانے کے لیے یہ کہا تو تمہارا گناہ اور بھی بڑا ہے۔“

تب یسوع نے یہ دیکھ کر کہ سب خاموش رہے، پھر کہا: ”چاہے اسرائیل میں اکیلا میں ہی سچائی جاننے والا نہ ہوں، اکیلا میں ہی کلام کر دوں گا: سو میری سنو، کیونکہ تم نے مجھ سے سوال کیا ہے۔“

”تمام مخلوق چیزیں خالق کی ہیں، اس طرح کہ کوئی چیز کسی چیز پر حق نہیں جتا سکتی۔ پس روح، نفس، جسم، مال اور اُبرد، سب خدا کی ملک ہیں، سو اگر آدمی انہیں اُس طرح نہ حاصل کرے جیسے خدا چاہتا ہے تو وہ چور بن جاتا ہے۔ اور اسی طرح اگر وہ انہیں خدا کی مرضی کے خلاف صرف کرے تب بھی وہ ویسا ہی چور ہے۔ سو میں تم سے کہتا ہوں کہ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، جب تم یہ کہہ کر وقت لو: کل کو میں یوں کروں گا، میں یہ بات کہوں گا، میں فلاں جگہ جاؤں گا، اور یہ نہ کہو: اگر خدا چاہے، تو تم چور ہو: اور اس سے بھی بڑے چور ہو جب تم اپنے وقت کا بہتر حصہ اپنے تئیں خوش رکھنے میں لگاتے ہو، نہ کہ خدا کو خوش رکھنے میں، اور بدتر حصہ خدا کی خدمت میں لگاتے ہو: تب تم واقعی چور ہو۔“

”جو کوئی گناہ کرتا ہے، خواہ وہ کسی قبیل کا بھی ہو، وہ چور ہے، کیونکہ وہ وقت اور روح اور خود اپنی جان چراتا ہے، جسے خدا کی خدمت کرنی تھی، اور اُسے ابلیس، خدا کے دشمن، کو دے دیتا ہے۔“

۱۵۴۔ ”پس وہ آدمی، جو عزت اور جان اور مال والا ہے۔“

جب اُس کی املاک چوری ہو جائیں تو چور پچانسی پاتے: جب اُس کی جان لی جاتے تو قاتل کا سر قلم کیا جائے۔ اور یہ انصاف ہے، کیونکہ خدا کا یہی حکم ہے۔ پر جب کسی پڑوسی کی عزت لے لی جائے تو چور سولی کیوں نہیں پاتا؟ کیا فی الواقع مال عزت سے بڑھ کر ہے؟ کیا فی الواقع یہی خدا کا حکم ہے کہ جو مال لے لے وہ سزا پائے، اور جو جان لے لے

لے تن: یعقوب بگ ۱۵۱۲



وہ سزا پائے، پر جو عزت لے لے وہ چھوٹ جائے؟ ہرگز نہیں؛ کیونکہ اپنے بڑبڑانے کے باعث ہمارے باپ وعدہ والے ملک میں داخل نہ ہونے پائے؛ بلکہ مرث ان کے بچے۔ اور اس گناہ پر سانپوں نے ہماری قوم کے کوئی ستر ہزار آدمی ہلاک کیے۔

۱۔ دیکھو گنتی ۳۴  
۲۔ دیکھو گنتی ۵ و ۵

”خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، جو عزت چراتا ہے وہ اُس سے بھی بڑی سزا پانے کا مستحق ہے جو آدمی کا مال اور جان لیتا ہے۔ اور جو بڑبڑا، پر کان دھرتا ہے وہ بھی ایسا ہی مجرم ہے، کیونکہ ایک ابلیس کو اپنی زبان پر قبول کرتا ہے اور دوسرا اپنے کانوں میں۔“

۳۔ تھی: لوقا ۲۶

۴۔ تھی: لوقا ۱۸ و ۱۹

فریسی یسین کر (غصے سے) جل گئے، کیونکہ وہ اُس کے قول کو ٹھٹھانہ سکتے تھے۔ تب ایک مفتی یسوع کے نزدیک آیا، اور اُس سے کہا: ”نیک استاد، بتا، خدا نے ہمارے باپوں کو خدا اور پھل کیوں نہ کھانے دیا؟ جب اُسے معلوم تھا کہ انھیں گرنا ہی ہے تو انھیں غلے کی اجازت دے دینی تھی، یا اُسے انسان کو دکھانا ہی نہیں؟“ یسوع نے جواب دیا: ”میاں، تو مجھے نیک کہتا ہے، پر تو غلطی پر ہے کیونکہ نیک تو صورت خدا ہے۔ اور یہ سوال کر کے تو اور بھی غلطی کرتا ہے کہ خدا نے تیری سمجھ کے موافق کیوں نہ کیا۔ پھر بھی میں تجھے پورا جواب دوں گا۔ سو میں تجھے بتانا ہوں کہ خدا ہمارا خالق اپنے انفال میں ہمارا پابند نہیں ہوتا، لہذا مخلوق کو روا نہیں کہ اپنی راہ اور سہولت ڈھونڈے، بلکہ خدا اپنے خالق کی حرمت، تاکہ مخلوق اپنے خالق کا دست نیگہ ہو، نہ کہ خالق مخلوق کا۔ خدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، اگر خدا انسان کو ہر چیز کی اجازت دے دیتا تو انسان اپنے تئیں خدا کا بندہ نہ سمجھتا؛ اور پھر اپنے تئیں بہشت کا مالک گردانتا۔ اس لیے خالق نے، جو ابد تک مبارک ہے، اُسے خدا سے منع کر دیا، تاکہ انسان اُس کا غلام رہے۔“

”اور میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ جس کی آنکھوں کی روشنی صاف ہو، ہر چیز جان دیکھتا، اور خود اندھیرے میں سے روشنی نکال لیتا ہے؛ پر اندھا ایسا نہیں کرتا۔ اسی لیے میں کہتا ہوں کہ اگر انسان گناہ نہ کرتا تو نہیں نہ تو خدا کی رحمت اور اُس کی استغاثہ جان پاتا۔ اور اگر خدا انسان کو گناہ کرنے کے ناقابل بناتا تو وہ اس معاملے میں خدا کا ہمسر ہوتا، لہذا مبارک خدا نے



انسان کو نیک اور استنباز تو پیدا کیا پڑا وھیوڑ دیا کہ اپنی زندگی اور نجات یا ہلاکت کے متعلق جو چاہے کرے۔  
مُفتی نے جب یہ سنا تو دم بخود رہ گیا، اور لا جواب ہو کر چلا گیا۔

۱۵۵۔ تب سردار کاہن نے چپکے سے دو بوڑھے کاہن بلوائے اور انھیں  
یسوع کے پاس بھیجا، جو ہمیکل سے نکل کر دوپہر کی نماز کے انتظار میں سلیمان کے برائے  
میں بیٹھا ہوا تھا۔ اور اُس کے پاس اُس کے شاگرد اور لوگوں کی بڑی بھیڑ تھی۔

وہ کاہن یسوع کے قریب آئے اور کہنے لگے: "اُستاد، انسان نے غلہ اور چل کیوں  
کھائے؟ کیا یہ خدا کی مرضی تھی کہ وہ کھائے، یا نہیں؟" اور یہ انھوں نے اُسے آزمانے  
کے لیے کہا: کہ اگر وہ کہے: "خدا کی مرضی یہ تھی"، تو وہ کہیں: "پھر اُس نے منع کیوں کیا؟"  
اور اگر وہ کہے: "خدا کی یہ مرضی نہ تھی"، تو وہ کہیں: "پھر انسان کو خدا سے زیادہ قدرت ہے،  
کہ وہ خدا کی مرضی کے خلاف کام کرتا ہے۔"

یسوع نے جواب دیا: "تمہارا سوال ایسا ہے جیسے پہاڑ کے اوپر شکر، جس کے  
دائیں ہاتھ کھڑے ہو اور بائیں بھی: پرئیں بیچ میں سلجوں گا۔"

کاہنوں نے جب یہ سنا تو حیران رہ گئے، یہ دیکھ کر کہ وہ اُن کے دل کی بات جان  
گیا۔

تب یسوع نے کہا: "ہر انسان، چونکہ وہ محتاج ہے، ہر بات اپنے فائدے  
کے لیے کرتا ہے۔ پر خدا نے، جو کسی چیز کا محتاج نہیں، اپنی مرضی مبارک کے موافق  
کام کیا۔ سو انسان کو پیدا کرنے میں اُس نے اُسے آزاد پیدا کیا: تا وہ جان لے کہ خدا کو  
اُس کی حاجت نہیں؛ قنولِ مَرْضٰی، جیسے کوئی بادشاہ کرے، جو اپنی دولت کے اظہار  
کے لیے، اور تاکہ اُس کے غلام اُس سے اور محبت کرنے لگیں، اپنے غلاموں کو آزادی  
دے دے۔"

"سو خدا نے انسان کو آزاد پیدا کیا تاکہ وہ اپنے خالق کو زیادہ سے زیادہ چاہے  
اور اُس کا کرم پہچانے۔ کیونکہ اگرچہ خدا قادرِ مطلق ہے، اُسے انسان کی حاجت نہیں؛  
مگر اُسے اُس نے اپنی قدرت کا ملکہ سے پیدا کر کے اپنے کرم سے آزاد چھوڑ دیا، اس



طرح کہ وہ بدی کا مقابلہ کر سکے اور نیکی کر سکے۔ کیونکہ اگرچہ خدا گناہ روک دینے پر قادر تھا، پر اُس نے اپنے کرم کے خلاف نہ کیا (کیونکہ خدا میں تضاد نہیں) تاکہ اُس کی قدرت اور کرم کا عمل انسان میں ہوتے ہوئے وہ انسان میں گناہ کے خلاف نہ کرے، بلکہ، میں کہتا ہوں، تاکہ انسان میں خدا کی قدرت اور اُس کا کرم کام کرے۔ اور اس نشانی کے طور پر، کہ میں سچ کہتا ہوں، میں تمہیں بتاتا ہوں کہ تمہیں سردار کاہن نے میرے آزمانے کو بھیجا ہے اور یہ اُس کی کہانت کا پھل ہے۔“

دونوں بوڑھوں نے رخصت ہو کر سردار کاہن کو سب کچھ کہہ سنایا، جس نے کہا: ”اس شخص کی پشت پر شیطان ہے، جو اُسے ہر بات بتا دیتا ہے؛ کیونکہ یہ اسرائیل پر بادشاہت کا آرزو مند ہے؛ پر خدا اسے دیکھ لے گا۔“

۱۵۶۔ جب یسوع دوپہر کی نماز پڑھ کر ہیکل سے نکلا تو ایک مادرِ زنا دناپینا کو پایا۔ اُس کے شاگردوں نے یہ کہہ کر اُس سے پوچھا: ”اُستاد، اس آدمی میں کس نے گناہ کیا، اس کے باپ نے یا اس کی ماں نے، کہ یہ اندھا پیدا ہوا؟“

لے دیکھو: یوحنا ۹: ۲۴

یسوع نے جواب دیا: ”اس میں نہ اس کے باپ نے نہ اس کی ماں نے گناہ کیا، بلکہ خدا نے اسے ایسا پیدا کیا، انجیل کی گواہی کے لیے۔“ اور اُس اندھے کو اپنے پاس بلا کر زمین پر تھوکا اور مٹی سان کر اندھے کی آنکھوں پر لگا دی اور اُس سے کہا: ”جا کر شیلونخ کے حوض میں دھو لے!“

اندھا گیا اور دھو کر روشنی پائی؛ جس پر، جب وہ گھر کو ٹاٹا تو بہت سے، جو اُسے ملے، کہنے لگے: ”اگر یہ آدمی اندھا ہوتا تو میں یقین سے کہتا کہ یہ وہی ہے جو ہیکل کے خوشنما دروازے پر بیٹھا کرتا تھا۔“ اوروں نے کہا: ”ہے تو یہ وہی، پر اس نے روشنی کیسے پائی؟“ اور انہوں نے اُس سے یہ کہہ کر خطاب کیا: ”کیا تو وہی اندھا ہے جو ہیکل کے خوشنما دروازے پر بیٹھا کرتا تھا؟“

اُس نے جواب دیا: ”میں وہی ہوں — کیوں بھلا؟“

انہوں نے کہا: ”بھلا تو نے اپنی بیانی کیسے پائی؟“



اُس نے جواب دیا: ”ایک آدمی نے زمین پر تھوک کر مٹی سانی، اور یہ مٹی اُس نے میری آنکھوں پر لگا کر کہا: ”جا اور شیلوخ کے حوض میں دھو لے“ میں گیا اور دھویا، اور اب میں بینا ہوں؛ اسرائیل کے خدا کی تقدیس ہو۔“

جب وہ جہنم کا اندھا ہیکل کے نموشنا دروازے پر پھرا یا تو تمام یروشلم اس چرچے سے بھر گیا۔ سو وہ کاہنوں کے سردار کے پاس لایا گیا، جو کاہنوں اور فریسیوں کے ساتھ یسوع کے خلاف صلاح کرتا تھا۔

سردار کاہن نے اُس سے یہ کہہ کر سوال کیا: ”میاں، تو اندھا پیدا ہوا تھا؟“

”ہاں“، اُس نے جواب دیا۔

”تو خدا کی تعجب کر“ سردار کاہن نے کہا، ”اور ہمیں بتا کون سانبی تجھے خواب میں نظر آیا اور تجھے روشنی دے گیا۔ کیا وہ ہمارا باپ ابرہام تھا، یا موسیٰ، خدا کا خادم، یا کوئی اور نبی؟ کیونکہ ایسا کام دوسرے نہیں کر سکتے۔“

جہنم کے اندھے نے جواب دیا: ”نہ ابرہام نہ موسیٰ، نہ کسی اور نبی کو میں نے خواب میں دیکھا جس سے میں اچھا ہوا، بلکہ جب میں ہیکل کے دروازے پر بیٹھا تھا تو ایک آدمی نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ اور اپنے تھوک سے مٹی سان کر اُس میں سے کچھ مٹی میری آنکھوں پر رکھ دی اور مجھے شیلوخ کے حوض پر دھونے کو بھیج دیا؛ سو میں گیا اور دھویا اور اپنی آنکھوں کی روشنی لیے لوٹا۔“

سردار کاہن نے اُس سے اُس آدمی کا نام پوچھا۔

جہنم کے اندھے نے جواب دیا: ”اُس نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا، مگر ایک آدمی نے جس نے اُسے دیکھا تھا، مجھے بلایا اور کہا: ”جا اور جیسا اس آدمی نے کہا ہے دھو لے، یہ ناصہہ کا یسوع ہے، اسرائیل کے خدا کا نبی اور قدوس۔“

تب سردار کاہن نے کہا: ”کیا اُس نے تجھے آج یعنی سُبُت کو، اچھا کیا؟“

اندھے نے جواب دیا: ”آج ہی اُس نے مجھے اچھا کیا۔“

سردار کاہن نے کہا: ”بھلا دیکھو تو، کیسا گناہ کا رہے یہ شخص، کہ سُبُت کا لحاظ نہیں



کرتا: ”

۱۵۷۔ اندھے نے جواب دیا: ”یہ میں نہیں جانتا کہ وہ گناہگار ہے، پر یہ جانتا

ہوں کہ میں جو اندھا تھا، اُس نے مجھے روشنی بخشی“

فریسیوں کو اس کا یقین نہ آیا؛ سو انہوں نے سردار کاہن سے کہا: ”اس کے باپ اور ماں کو بلوا، وہ ہمیں سچی بات بتائیں گے۔“ سو انہوں نے اُس اندھے کے باپ اور ماں کو بلوایا،

اور جب وہ آگئے تو اُن سے سردار کاہن نے یہ کہہ کر سوال کیا: ”کیا یہ آدمی تمہارا بیٹا ہے؟“

انہوں نے جواب دیا: ”بے شک یہ ہمارا بیٹا ہے۔“

تب سردار کاہن نے کہا: ”یہ کہتا ہے کہ یہ اندھا پیدا ہوا تھا، اور اب دیکھنے لگا ہے؛

یہ بات کیسے ہوئی؟“

جہنم کے اندھے کے باپ اور ماں نے جواب دیا: ”ہاں، یہ اندھا پیدا ہوا تھا، پر

اس نے روشنی کیسے پائی، ہم نہیں جانتے؛ یہ خود بیان ہے، اسی سے پوچھو، یہ تمہیں سچی بات

بتاتے گا۔“

اس پر انہیں چلنا کر دیا گیا، اور سردار کاہن نے جہنم کے اندھے سے پھر کہا: ”خدا کی

تجید کر، اور سچ کہہ۔“

(اُس اندھے کے باپ اور ماں بات کرتے ڈرتے تھے، کیونکہ رومی سنات کی طرف

سے فرمان صادر ہو گیا تھا کہ کوئی شخص یسوع، یہودیوں کے نبی، کے متعلق نہ جھگڑے، ورنہ

موت کی سزا پائے گا: یہ فرمان حاکم نے جاری کر لیا تھا۔ اسی لیے انہوں نے کہا تھا:

”یہ خود بیان ہے، اسی سے پوچھو۔“)

تب سردار کاہن نے جہنم کے اندھے سے پھر کہا: ”خدا کی تجید کر، اور سچ کہہ، کیونکہ

ہم جانتے ہیں کہ یہ آدمی جس نے تیرے بقول تجھے اچھا کیا، ایک گناہگار ہے۔“

جہنم کے اندھے نے جواب دیا: ”وہ گناہگار ہو گا، میں نہیں جانتا؛ پر یہ میں جانتا

ہوں کہ مجھے سو جتنا نہ تھا اور اُس نے مجھے روشنی بخشی۔ یقیناً دنیا کے شروع سے اس

گھڑی تک کسی نے بھی، جو جہنم کا اندھا ہو، روشنی نہیں پائی؛ اور خدا گناہگاروں کی نہیں سُنتا۔“



فریسیوں نے کہا: بھلا اُس نے کیا کیا تھا جب تجھے روشنی دی تھی؟  
تب جنم کے اندھے نے اُن کی بے یقینی پر تعجب کیا، اور کہا: ”میں تمہیں بتا چکا، پھر  
بار بار مجھ سے کیوں پوچھتے ہو؟ کیا تم بھی اُس کے شاگرد بنو گئے؟“  
تب سردار کاہن نے اُسے برا بھلا کہہ کر کہا: ”تو تو بالکل گناہوں میں پیدا ہوا، تو  
ہم کو کیا سکھاتا ہے؟ دُور ہو، اور ایسے آدمی کا تو ہی شاگرد بن! ہم تو موسیٰ کے شاگرد  
ہیں، اور جانتے ہیں کہ خُدا نے موسیٰ سے کلام کیا، پر یہ آدمی جو ہے تو ہم نہیں جانتے یہ  
کہاں کا ہے۔“ اور انھوں نے اُسے عبادت خانے اور تہیکل سے نکال دیا، اور اسرائیل  
کے پاکبازوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے منع کر دیا۔

۱۵۸۔ جنم کا اندھا یسوع کو ڈھونڈنے نکلا، جس نے اُسے تسلی دی، یہ کہہ کر:  
”کسی وقت بھی تو اتنا مبارک نہیں ہوا جتنا اب ہے، کیونکہ تجھے ہمارے خُدا نے مبارک  
کیا ہے، جس نے داؤد، ہمارے باپ اور اپنے نبی، کی معرفت یوں کلام کیا: ”وہ لعنت  
کرتے ہیں اور میں برکت دیتا ہوں۔“ اور میکاہ نبی کی زبانی اُس نے کہا: ”میں تمہاری  
برکت پر لعنت بھیجتا ہوں، کیونکہ مٹی ہوا سے، پانی آگ سے، روشنی اندھیرے سے،  
سردی گرمی سے، یا محبت دشمنی سے اتنی مختلف نہیں جتنی خُدا کی مرضی دنیا کی مرضی  
سے مختلف ہے۔“

اس پر شاگردوں نے یہ کہہ کر سوال کیا: ”آقا، بڑی ہیں تیری باتیں، سو ہمیں مطلب بتا،  
ہم ابھی سمجھے نہیں۔“

یسوع نے جواب دیا: ”جب تم دنیا کو جان لو گے تو دیکھو گے کہ میں نے سچ کہا ہے،  
اور اسی طرح ہر نبی جس سچائی جان لو گے۔“

”سو جان لو کہ تین قسم کی دنیا ہیں ایک ہی نام میں جمع ہیں: ایک سے مراد ہیں آسمان  
اور زمین — پانی، ہوا اور آگ اور تمام چیزوں سمیت جو انسان سے ادنیٰ ہیں۔ یہ  
دنیا تمام باتوں میں خُدا کی مرضی کے تابع ہے، کیونکہ، جیسا داؤد، خُدا کا نبی، کہنا ہے:  
خُدا نے انھیں ایک حکم دیا ہے جس سے وہ سرتابی نہیں کرتے،

لے تق: یوحنا ۳۵ و باب

لے تق: زبور ۱۰۹: ۲۸

لے ملاکی ۲

لے یا ”متضاد“

لے یعنی ”کتاب نبی“

لے زبور ۱۴۸: ۶



”دوسری سے مراد تمام انسان ہیں، ویسے ہی جیسے ’فلاں کے گھر سے مراد دیواریں نہیں ہوتیں بلکہ گنبد۔ یہ دُنیا بھی خُدا سے محبت رکھتی ہے؛ کیونکہ یہ طبعاً خُدا کے مُشتاق ہیں، اس لیے کہ فطرت کے مطابق ہر ایک کو خُدا کی آرزو ہے، خواہ خُدا کی تلاش میں خطا ہی کر جائیں۔ اور جانتے ہو سب کو خُدا کی آرزو کس لیے ہے؟ اس لیے کہ ہر ایک کو ہر بُرائی سے پاک، بے پایاں اچھائی کی آرزو ہے، اور یہ صرف خُدا ہے۔ لہذا خُدا نے برہم نے اس دُنیا کی طرف اس کی نجات کے لیے اپنے نبی بھیجے۔“

”تیسری دُنیا انسانوں کی گناہ گاری کی حالتِ زار ہے، جس نے اپنے تئیں دُنیا کے خالق خُدا کے برخلاف شریعت میں بدل لیا ہے۔ یہ انسان کو خُدا کے دشمن شیطانوں جیسا بنا دیتی ہے۔ اور اس دُنیا سے ہمارے خُدا کو ایسی شدید دشمنی ہے کہ اگر انبیاء بھی اس سے محبت رکھتے تو — تمہارا کیا خیال ہے؟ — یقیناً خُدا اُن سے اُن کی بُنوت چھین لیتا۔ اور میں کیا کہوں؟ خُدا نے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، جب خُدا کا رسول دُنیا میں آئے گا، اگر وہ بھی اس مکر وہ دُنیا سے محبت کا خیال لاتے تو یقیناً خُدا اُس سے وہ سب کچھ چھین لے جو اُس نے دیا تھا، جب اُسے پیدا کیا تھا، اور اُسے مردود کر دے؛ اتنی شدت سے خُدا اس دُنیا کے خلاف ہے۔“

۱۵۹۔ شاگردوں نے جواب میں کہا: ”اے اُستاد، تیری باتیں نہایت بڑی ہیں، سو ہم پر رحم کر، کہ ہم انہیں سمجھ نہیں سکتے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”کیا تم سمجھتے ہو کہ خُدا نے اپنا رسول اس لیے پیدا کیا کہ اُس کا ہنس رہے، جو اپنے تئیں خُدا کے برابر بنا لینا چاہے؟ ہرگز نہیں، بلکہ اپنا اچھا بندہ کہ اُس کی مرضی بھی وہ نہ ہو جو اُس کے مالک کی مرضی نہ ہو۔ تم یہ اس لیے نہیں سمجھ پاتے کہ تم جانتے نہیں گناہ کیا چیز ہے۔ سو میری بات پر کان دھرو۔ ہاں، ہاں، میں تم سے کہتا ہوں، انسان میں گناہ خُدا کی مخالفت ہی کے طور پر ابھرتا ہے، اس لیے کہ گناہ وہی ہے جو خُدا کو پسند نہیں؛ یہاں تک کہ جو خُدا کو پسند ہے وہ گناہ سے بالکل غیر ہے۔“



پس اگر ہمارے سردار کاہن اور کاہن، فریسیوں سمیت، مجھے اس لیے ستاتے کہ اسرائیل کے لوگوں نے مجھے خدا کہا تو وہ ایسا کام کرتے جس سے خدا خوش ہوتا، اور خدا انہیں اجر دیتا؛ پرچونکہ وہ مجھے اس کے اُلٹ سبب ستاتے ہیں، کیونکہ وہ مجھے سچائی نہیں کہنے دیتے، کہ کس طرح انہوں نے خدا کے بیوں اور دوستوں، موسیٰ اور داؤد، کی کتابوں کو اپنی روایات سے اُلودہ کر دیا ہے، اور یوں میرے دشمن اور میری موت کے خواہاں ہو گئے ہیں۔ لہذا خدا ان سے نفرت کرتا ہے۔

”بناؤ — موسیٰ نے آدمی مارے اور اخی اب نے بھی آدمی مارے — کیا  
ان دونوں معاملوں میں قتل ہوا؟ ہرگز نہیں؛ کیونکہ موسیٰ نے آدمی مارے بُت پرستی مٹانے  
اور سچے خدا کی عبادت برقرار رکھنے کے لیے، پراخی اب نے آدمی مارے سچے خدا کی عبادت  
مٹانے اور بُت پرستی برقرار رکھنے کے لیے۔ پس موسیٰ کے لیے آدمیوں کا مارنا قربانی بن  
گیا، مگر اخی اب کے لیے یہ بے حرمتی قرار پایا؛ اس طرح ایک ہی کام سے یہ دو متضاد نتیجے  
پیدا ہوئے۔

”خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، اگر ابلیس فرشتوں سے یہ دیکھنے کے لیے کلام کرتا کہ وہ خدا کو کیسا چاہتے ہیں تو وہ خدا کا مردود نہ ہوتا، پرچونکہ اُس نے اُنھیں خدا سے پھیر دیا چاہا اس لیے وہ مردود ہے۔“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب میں کہا: ”پھر وہ کیوں کر سمجھا جائے جو میرا کیاہ نہیں  
 کہا گیا تھا، اُس جھوٹ کے بارے میں جس کا خدا نے حکم دیا، کہ جھوٹے نبیوں کے مُنہ سے  
 بولا جائے، جیسا کہ اسرئیل کی کتاب سلاطین میں لکھا ہے؟“

پس شروع نے جواب دیا: "اے بزرگوار، جو ماجرہ گزرا وہ ذرا پڑھ کر تو مٹنا، تاکہ ہم سچائی کو صاف صاف دیکھ سکیں۔"

۱۶۰۔ تب اُس نے جو گفتگو ہے، کہا: ”دانی ایل نبی اسرائیل کے بادشاہوں اور

اُن کے جابر دس کن تاریخ بیان کرتے ہوئے یوں لکھتا ہے: 'بِطَعَالِ کَے بیٹوں (یعنی ملعونوں) سے جو غمخوئی تھی۔ لڑنے کے لیے اسرائیل کا بادشاہ یہوداہ کے بادشاہ سے مل گیا۔ اب

اے دیکھو! یہ سلاطین بے ستارا ۳۱



یہوسفط شاہ یہوداہ اور اخئی اب شاہ اسرائیل دونوں سامریہ میں تخت پر بیٹھے تھے تو ان کے دربار میں چار سو جھوٹے نبی کھڑے ہوئے، اور انہوں نے شاہ اسرائیل سے کہا: ”عمونیوں کے مقابلے کو جا، خدا ان کو تیرے حوالے کر دے گا، اور تو عمون کو پرانگندہ کرے گا۔“

”دنتب یہوسفط نے کہا: ”کیا یہاں ہمارے باپوں کے خدا کا بھی کوئی نبی ہے؟“  
 ”اخئی اب نے جواب دیا: ”ایک ہی ہے، اور وہ شریہ ہے، کیونکہ وہ ہمیشہ میرے بارے میں بُری پیشین گوئی کرتا ہے؛ اور اُسے میں قید میں رکھتا ہوں۔“ اور یہ اُس نے کہا، یعنی، ”ایک ہی ہے“، کیونکہ جتنے بھی بل سکے تھے وہ اخئی اب کے حکم سے قتل کر دیئے گئے تھے، یہاں تک کہ، جیسا، اُسے اُستاد، تو نے کہا ہے، پہاڑوں کی چوٹیوں کی طرف بھاگ گئے تھے، جہاں آدمی نہیں رہتے۔

”دنتب یہوسفط نے کہا: ”اُس کو یہاں بلواؤ، دیکھیں وہ کیا کہتا ہے۔“  
 ”سو اخئی اب نے حکم دیا کہ میکایاہ یہاں لایا جائے، اور وہ پاؤں میں بیڑیاں پہنے آیا، اور اُس کا منہ اُس آدمی کا سا اُترا ہوا تھا جو زندگی اور موت کے درمیان رہتا ہو۔“  
 ”اخئی اب نے اُس سے یہ کہہ کر سوال کیا: ”میکایاہ، خدا کے نام پر بتا، کیا ہم عمونیوں کے مقابلے پر جائیں؟ کیا خدا ان کے شہر ہمارے ہاتھوں میں دے دے گا؟“  
 ”میکایاہ نے جواب دیا: ”جا، جا، تو بامراد جاتے گا، اور اور بھی بامراد آئے گا۔“

”دنتب جھوٹے نبیوں نے میکایاہ کی تعریف کی کہ یہ خدا کا سچا نبی ہے، اور اُس کے پاؤں سے بیڑیاں اُتار ڈالیں۔“  
 ”یہوسفط نے، جو ہمارے خدا سے ڈرتا تھا، اور مہتوں کے آگے کبھی گھٹنے نہ جھکا تھے، میکایاہ سے یہ کہہ کر سوال کیا: ”ہمارے باپوں کے خدا کی محبت میں سچ بتا، جیسا بھی تو نے اس جنگ کا انجام دیکھا ہو۔“  
 ”میکایاہ نے جواب دیا: ”اُسے یہوسفط، مجھے تیرا منہ ملاحظہ ہے، سو میں تجھے



بتاتا ہوں کہ میں نے اسرائیل کی قوم کو ایسا دیکھا ہے جیسے بے چرواہے کی بھیڑیں۔  
”تب انجی آب نے یہوسفط سے مسکرا کر کہا: میں نے تجھ سے کہا تھا کہ یہ شخص بُرائی

ہی کی پیشیں گوئی کرتا ہے، پر تو نے اس کا یقین نہ کیا۔“

”تب اُن دونوں نے کہا: ”بھلا، اُسے میکایاہ، یہ تو کیوں کر جانتا ہے؟“

”میکایاہ نے جواب دیا: ”مجھے ایسا لگا کہ فرشتوں کی ایک مجلسِ خدا کے حضور جمع

ہوئی، اور میں نے خدا کو یہ کہتے سنا: ”انجی اب کو کون بہکائے گا کہ وہ عمون کے مُقابلے

پر جائے اور مارا جائے؟“ اس پر کسی نے کچھ کہا اور کسی نے کچھ نہ۔ تب ایک فرشتہ آیا

اور بولا: ”خداوند، میں انجی آب سے رُڑوں گا، اور اُس کے جھوٹے نبیوں کے پاس جاؤں

گا، اور یہ جھوٹ اُن کے مُنہ میں ڈال دوں گا، سو وہ سجا کر مارا جائے گا۔ اور یہ سُن کر خدا

نے کہا: ”تو سجا اور ایسا ہی کر، تو غالب آئے گا۔“

”تب جھوٹے نبی غضب ناک ہو گئے، اور اُن کے سردار نے میکایاہ کے گال پر

تھپڑ مار کر کہا: ”اُسے خدا کے مردود کب سچائی کا فرشتہ ہم سے رخصت ہو کر تیرے پاس

آیا؟ بتا تو، کب ہمارے پاس وہ فرشتہ آیا جو جھوٹ لایا تھا؟“

”میکایاہ نے جواب دیا: ”مجھے معلوم ہو جائے گا جو ب توفیق ہونے کے ڈر

سے گھر گھر بھاگتا پھرے گا، کہ تو نے اپنے بادشاہ کو دھوکا دیا۔“

”تب انجی آب برہم ہو کر بولا: ”پکڑو میکایاہ کو، اور جو بیڑیاں اس کے پاؤں

میں تھیں، اس کی گردن میں ڈال دو، اور میری داپسی تک اسے مرث جو کی روٹی اور پانی

دینا، کیونکہ اس وقت میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اسے کون سی موت ماروں۔“

”تب وہ چڑھ کر گئے، اور واقعہ میکایاہ کے قول کے موافق ہوا۔ کیونکہ عمونیوں

کے بادشاہ نے اپنے مُلازمین سے کہا: ”دیکھو، شاہ یہوداہ سے مسرت لڑنا، اور

نہ اسرائیل کے سرداروں سے، پر شاہ اسرائیل انجی آب، میرے دشمن، کو قتل کر ڈالنا۔“

تب یسوع نے کہا: ”بس کر، برناباس! ہمارے مقصد کے لیے اتنا ہی کافی

ہے۔“



۱۶۱۔ ”تم نے سارا سن لیا؟“ یسوع نے کہا۔

شاگردوں نے جواب دیا: ”ہاں، آقا۔“

اس پر یسوع نے کہا: ”جھوٹ بولنا بے شک گناہ ہے، پر قتل اور بھی بڑا ہے، کیونکہ جھوٹ وہ گناہ ہے جو اُسی سے مُتعلق ہے جو بولتا ہے، پر قتل، اگرچہ اُسی سے مُتعلق ہے جو اُس کا مُرتکب ہوتا ہے، ایسا ہے کہ وہ یہاں زمین پر خُدا کی عزیز ترین چیز، یعنی انسان، کو تلف کر دیتا ہے۔ اور جھوٹ بولنے کی تلافی، جو کہا گیا ہو اُس کے خلاف کہہ کر ہو سکتی ہے؛ جب کہ قتل کی کوئی تلافی نہیں، اس لیے کہ مُردے کو پھر زندگی دینا ممکن نہیں۔ تو تارا، موسیٰ، خُدا کے خادم نے جن کو مارا، اُن کو مار کر گناہ کیا؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”خُدا نہ کرے؛ خُدا نہ کرے کہ موسیٰ نے خُدا کی اطاعت کر کے، جس نے اُسے حکم دیا، گناہ کیا ہو!“

تب یسوع نے کہا: ”اور میں کہتا ہوں، خُدا نہ کرے کہ اُس فرشتے نے انجی آب کے جھوٹے نبیوں کو جھوٹ سے دھوکا دے کر گناہ کیا ہو؛ کیونکہ جیسے خُدا انسانوں کا قتل عام قربانی کے طور پر قبول کرتا ہے ویسے ہی اُس نے خُدا کی جگہ وہ جھوٹ قبول کیا۔ ہاں، ہاں، میں تم سے کہتا ہوں کہ جیسے وہ بچہ خطا کرتا ہے جو اپنی جوتیاں دیو کے ناپ کی بنواتا ہے، ویسے ہی وہ خطا کرتا ہے جو خُدا کو شریعت کا اُسی طرح تابع کرنا چاہے جس طرح انسان ہوتے ہوئے وہ خود شریعت کا تابع ہے۔ سو جب تم یقین کر لو گے کہ گناہ وہی ہے جسے خُدا نہیں چاہتا تو تم سچائی پا لو گے، جیسے میں نے تمہیں بتائی۔ پس جیسے خُدا نہ مُرتکب ہے نہ تغیر پذیر، ویسے ہی وہ ایک ہی بات کو چاہنے اور نہ چاہنے پر بھی قادر نہیں؛ کیونکہ اس طرح اُس کی ذات میں تضاد ہوگا، اور لہذا دکھ، سو پھر وہ لا محدوداً مُبارک نہ ہوگا۔“

فلپس نے جواب میں کہا: ”پر عاموس نبی کا یہ قول کیسے سمجھا جائے کہ دشمن میں کوئی

بدی نہیں جسے خُدا نے نہ کیا ہو؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اب دیکھ لے، فلپس، کہ لفظ پر بھروسہ کرنے کا خطرہ کتنا بڑا

موس: بک ۶



ہے، جیسے فریسی کرنے ہیں، جنہوں نے اپنے لیے برگزیدوں میں خُدا کی تقدیر کا عقیدہ اس طرح ایجاد کر لیا کہ دراصل وہ یہ کہنے کے برابر ہے کہ خُدا نامُصِیّت ہے، فریسی اور جھوٹا ہے، اور دشمن ہے عدالت کا (جو اُنھی پر آئے گی)۔

”پس میں کہتا ہوں کہ یہاں عاموس، خُدا کا نبی، اُس بدی کا ذکر کرتا ہے جسے دُنیا بدی کہتی ہے؛ کیونکہ اگر وہ راست بازوں کی زبان استعمال کرتا تو دُنیا اُسے سمجھ نہ پاتی۔ کیونکہ دُکھ بھی اچھے ہیں، یا تو اس لیے کہ ہم نے جو بدی کی ہو وہ اُسے نکال دیتے ہیں، یا اس لیے اچھے ہیں کہ وہ انسان کو اس زندگی کی کیفیت بتا دیتے ہیں، تاکہ ہم اُبدی زندگی سے محبت اور اُس کی آرزو کریں۔ پس اگر عاموس نبی یہ کہتا: ”شہر میں کوئی بھلائی نہیں جسے خُدا ہی نے نہ بنایا ہو،“ تو وہ مُصِیّت زدوں کو باؤسی کا موقع دے دیتا، جب وہ اپنے تئیں دُکھ میں اور گناہ گاروں کو کامرانی میں بسر کرتا دیکھتے۔ اور اس سے بدتر یہ کہ بہتر سے، ابلیس کو انسان پر غالب سمجھ کر، ابلیس سے ڈرنے لگتے اور اُس کی خدمت کرنے لگتے، تاکہ دُکھ نہ بھگتیں۔ سو عاموس نے ویسا ہی کیا جیسا رومی ترجمان کرتا ہے، کہ وہ اپنی گفتگو میں یہ خیال نہیں رکھتا کہ جیسے (کوئی) سردار کاہن کے حضور بول رہا ہو، بلکہ اُس یہودی کی خواہش اور کام کو مدِ نظر رکھتا ہے جو عبرانی زبان بولنا نہیں جانتا۔

۱۶۲۔ ”اگر عاموس کہتا: ”شہر میں کوئی بھلائی نہیں جسے خُدا ہی نے نہ کیا ہو،“ تو، خُدا نے

زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، وہ سنگین خطا کرتا، کیونکہ دُنیا تو اُن بد اعمالیوں ہی کو بھلائی مانتی ہے جو بطلان کی راہ میں کی جاتی ہیں۔ اس پر تو انسان اور بھی بد اعمالیوں سے کام لیتا، یہ سمجھ کر کہ کوئی گناہ یا خباثت ہے ہی نہیں جسے خُدا نے نہ بنایا ہو، جسے سُن کر زمین کانپ اُٹھتی ہے۔“ اور جب یسوع یہ کہہ چکا تو فی الفور ایک بڑا زلزلہ آیا، ایسا کہ ہر ایک مُردے کی طرح گر پڑا۔ یسوع نے انہیں یہ کہہ کر اُٹھایا: ”دیکھا، میں نے تم سے یہ کہا تھا۔ سو تمہیں یہ کافی ہو کہ عاموس نے جب یہ کہا کہ ”خُدا نے شہر بدی کی ہے،“ تو دُنیا سے گفتگو کرتے ہوئے اُن دُکھوں کی بات کہ میں گناہ گار ہی بدی کہتے ہیں۔

”اُدّ، اب تقدیر کا سرا میں، جسے جاننے کے تم خواہش مند ہو، اور اُس پر میں کل،



یُردن کے قریب، اُس پار، تم سے بات کر دوں گا، اگر خدا چاہے۔“

۱۶۳۔ یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ یُردن پار بیابان میں گیا، اور جب دُپہر کی نماز ہو چکی تو وہ ایک نخل کے قریب بیٹھ گیا، اور اُس نخل کے سائے تلے اُس کے شاگرد بیٹھ گئے۔

تب یسوع نے کہا، ”تقدیر، اُسے بھائیو، ایسے راز کی بات ہے کہ، میں تم سے سچ کہتا ہوں، یہ ایک ہی آدمی پر عیاں ہوگی۔ وہ وہی ہے تو میں جس کی راہ دیکھ رہی ہوں، جس پر خدا کے راز ایسے عیاں ہیں کہ جب وہ دُنیا میں آئے گا تو مُبارک ہوں گے وہ جو اُس کا کلام سنیں گے، کیونکہ خدا اُن پر اپنی رحمت ایسے ہی سایہ فگن کرے گا جیسے یہ نخل ہم پر سایہ فگن ہے۔ ہاں، جیسے یہ درخت ہمیں دھوپ کی چھچھلاتی گرمی سے بچاتا ہے، ویسے ہی خدا کی رحمت ابلیس سے انہیں بچائے رکھے گی جو اُس آدمی پر ایمان لائیں۔“

”شاگردوں نے جواب میں کہا: ”اُسے اُستاد، وہ آدمی کون ہوگا جس کا تو ذکر کرتا ہے، جو دُنیا میں آئے گا؟“

یسوع نے دلی مسرت سے جواب دیا: ”وہ ہے محمدؐ، خدا کا رسول، اور جب وہ دُنیا میں آئے گا تو جیسے بارش زمین سے پھل اُگاتی ہے جب بہت عرصے سے بارش نہ ہوئی ہو، ویسے ہی، اُس بے انتہا رحمت کی بدولت، جو وہ لاتے گا، وہ لوگوں میں نیک کاموں کا باعث ہوگا۔ کیونکہ وہ ایک سفید بادل ہے، خدا کی رحمت سے معمور، اور یہ رحمت ایمان داروں پر خدا بارش کی طرح برساتے گا۔“

۱۶۴۔ ”سو اب میں تمہیں، جو حضورِ اُبت بہت علم اسی تقدیر کی بابت خدا نے مجھے عطا فرمایا ہے، بتاؤں گا۔ فریسی کہتے ہیں کہ ہر بات پہلے سے ایسی مُقدّر ہے کہ جو برگزیدہ ہے وہ مرد نہیں بن سکتا، اور جو مرد ہے وہ کسی طرح بھی برگزیدہ نہیں بن سکتا؛ اور یہ کہ جیسے خدا نے نیکو کاری ایسی راہ تقدّر کر دی ہے جس پر چل کر برگزیدہ لوگ نجات تک پہنچیں گے، ویسے ہی اُس نے گناہ کو بھی ایسی راہ تقدّر کر دیا ہے جس پر چل کر مردِ گناہ تک پہنچیں گے۔ طعون ہو وہ زبان جو یہ بات کہے، اُس پر نافرمانی ہو یہ لکھے، کیونکہ



یہ تو ابلیس کا دین ہے۔ اسی سے کوئی جان سکتا ہے کہ آج کے فریسی کس تماش کے ہیں، کہ وہ ابلیس کے وفادار خادوم ہیں۔

”تقدیر کا مطلب اس کے سوا کیا ہے کہ جس کے پاس کسی چیز کا ذریعہ ہو اُسے ایک مقصود تک پہنچانے کی مرضی مُطلق؟ کیونکہ ذریعے کے بغیر کوئی مقصود کو مُقدّر نہیں کر سکتا۔ پھر وہ کیونکر مکان کو مُقدّر کر سکتا ہے جو پتھر اور خرچ کرنے کے لیے رقم ہی سے محروم نہ ہو بلکہ اُس کے پاس قدم دھرنے کے لیے زمین تک نہ ہو؟ یقیناً کوئی نہیں (ایسا کر سکتا)۔ پس میں تمہیں بتاتا ہوں، یہ تقدیر خُدا کا قانون ہرگز نہیں ہے کہ خُدا نے انسان کو اپنے خالص کرم سے جو آزاد مرضی دی ہے وہ چھین لی جائے۔ یہ یقیناً اس طرح ہم تقدیر نہیں، تخریب ثابت کر دیں گے۔

”یہ کہ انسان آزاد ہے، موسیٰ کی کتاب سے ظاہر ہے، کہ جب ہمارے خُدا نے کوہ سینا پر تورات عطا کی تو یوں فرمایا: حیرا حکم نامہ آسمان میں نہیں کہ تو اپنے لیے یہاں نہ بنالے: ”بھلا خُدا کا حکم نامہ ہمیں کون لا کر دے گا؟ اور ہمیں اُس پر عمل کرنے کی توفیق بھی کون دے گا؟“ نہ یہ سمندر پار ہے کہ تو اسی طرح اپنے لیے یہاں نہ بنالے۔ بلکہ میرا حکم نامہ تیرے دل کے قریب ہے، کہ تُو جب چاہے اس پر عمل کر سکے۔

”بتاؤ، اگر شاہ ہیرودیس ایک بُڈھے کو جوان ہو جانے کا حکم دے، اور بیمار کو کہ وہ چنگا ہو جائے، اور جب وہ نہ ہو تو اُنہیں مروادے، تو کیا یہ انصاف ہوگا؟“

شاگردوں نے جواب دیا: ”اگر ہیرودیس ایسا حکم دے تو وہ نہایت نامنصف اور ناراست ہوگا۔“

تب یسوع نے اُبھر کر کہا: ”یہ ہیں انسانی روایات کے پھل، اُسے بھائیو! کیونکہ یہ کہہ کر خُدا نے مردود کے لیے تقدیر یہی ایسی بنائی ہے کہ وہ برگزیدہ نہیں بن سکتا، یہ لوگ خُدا کو ناراست اور نامنصف کہنے کا کفر کرتے ہیں۔ کیونکہ وہ تو گناہ گار کو گناہ نہ کرنے کا حکم دیتا ہے، اور اگر گناہ کرے تو توبہ کرنے کا؛ مگر یہ تقدیر گناہ گار سے

لے پوری عبارت کی ساخت کسی قدر مبہم ہے۔

۱۴ تا ۱۱: استنباط



گناہ نہ کرنے کا اختیار ہی لے لیتی ہے، اور اُسے توبہ سے بالکل محروم کر دیتی ہے۔

۱۶۵۔ ”مگر سنو، یو آئی نبی کی زبانی خدا کیا فرماتا ہے؟“ اپنی حیات کی قسم،

تھخا خدا (فرماتا ہے)، میں گناہ گار کی موت نہیں چاہتا، بلکہ میری خواہش ہوتی ہے کہ وہ توبہ کی طرف پلٹے۔ پھر کیا خدا اُسی کی تقدیر کرے گا جو نہیں چاہتا؟ سوچو اُسے جو خدا فرماتا ہے اور اُسے جو اس موجودہ زمانے کے فریسی کہتے ہیں۔

۱۶۶۔ اور خدا یسعیہ نبی کی زبانی فرماتا ہے: ”میں نے بلایا، پر تم میری نہیں سُنْتے۔ اور

خدا نے کتنا کتنا بلایا، یہ بھی اسی نبی کی زبانی سنو، وہ کیا کہتا ہے؟“ دن بھر میں نے اُس

قوم کی طرف ہاتھ پھیلائے جو مجھ پر ایمان نہیں لاتی بلکہ میری مخالفت کرتی ہے؛ اور

ہمارے فریسی، جب یہ کہتے ہیں کہ مردود برگزیدہ نہیں ہو سکتے تو اس کے سوا کیا کہتے ہیں

کہ خدا انسانوں سے مذاق کرتا ہے، ویسے ہی جیسے کسی اندھے سے وہ مذاق کرے

جو اُسے کوئی سفید چیز دکھائے، اور جیسے ہرے سے وہ مذاق کرے جو اُس کے کان

میں بات کرے؟ رہا یہ کہ برگزیدہ بھی مردود ہو سکتے ہیں، تو سوچو کہ ہمارا خدا حرتی ایل

نبی کی زبانی کیا فرماتا ہے؟ ”اپنی حیات کی قسم، خدا فرماتا ہے، اگر راست ہاں اپنی

راست بازی چھوڑ دے اور بدکاریاں کرنے لگے تو وہ ہلاک ہوگا، اور پھر میں اُس کی

کوئی راست بازی یاد نہ رکھوں گا، کیونکہ وہ اُس پر بھروسہ کرے گا، مگر وہ میرے

سامنے اُسے چھوڑ دے گی اور اُسے سچا نہ سکے گی۔“

”اور مردود کو بلانے کے متعلق ہر سچی نبی کی زبانی اس کے سوا کیا کہتا ہے؟“ میں

اُس قوم کو، جو برگزیدہ نہیں، ہلاک انھیں برگزیدہ کہوں گا۔“ خدا سچا ہے، اور جھوٹ نہیں

بول سکتا؛ کیونکہ خدا سچا ہے تو سچ ہی بولتا ہے۔ پر اس موجودہ زمانے کے فریسی اپنے

عقیدے سے خدا کو بالکل جھٹلا دیتے ہیں۔“

۱۶۶۔ اندریاس نے جواب میں کہا: ”پر وہ کیسے سمجھا جائے جو خدا نے موسیٰ

سے کہا کہ میں جس پر رحم کرنا چاہوں اُس پر رحم کروں گا اور جس کو سخت کرنا چاہوں

اُسے سخت کروں گا؟“

لے تن: حرتی ایل ب ۲۳

۲ یسعیہ ب ۱۲

۳ یسعیہ ب ۲

لے تن: حرتی ایل ب ۲۴

۵ یسعیہ ب ۲۳ و

تن: رومیوں ب ۲۵

لے تن: خروج ب ۱۹ و ب ۲۱

نیز: رومیوں ب ۱۸



یسوع نے جواب دیا: "خدا یہ اس لیے کہتا ہے کہ آدمی یہ نہ سمجھ بیٹھے کہ وہ اپنی ہی خوبی کی بدولت بچ گیا، بلکہ یہ جان جانتے کہ اُسے جان اور خدا کی رحمت خدا کے کرم ہی سے عطا ہوئی ہیں۔ اور اس لیے بھی کہتا ہے کہ آدمی اس خیال سے باز رہے کہ اُس کے سوا اور بھی خدا ہیں۔"

"سو اگر اُس نے فرعون کو سخت کیا تو اس لیے کیا کہ اُس نے ہماری قوم پر ظلم کیا اور اسرائیل کے تمام رُک کے ہلاک کر کے اُسے نابود کرنے کی سعی کی: جس سے خود موسیٰ کی جان بھی جانتے جانتے بچی۔"

"پس میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تقدیر کی بنیاد خدا کی شریعت اور انسانی اختیار پر ہے۔ ہاں، بلکہ اگر خدا ساری دنیا کو بچا بھی سکتا، کہ کوئی بھی ہلاک نہ ہوتا تب بھی اُس کی یہ مرضی نہ ہوتی، کہ اس طرح مبادا وہ انسان کی آزادی سلب کر لے، جسے وہ اُس کے پاس برقرار رکھتا ہے تاکہ ابلیس کے خلاف مرضی کرے، تاکہ یہ مٹی (کا تودہ) جو آتشی رُوح کی طرح گناہ کر کے بھی اُس رُوح کا مصلعون رہتا ہے، توبہ کرنے پر قادر ہو اور اُس مقام پر جا کر بس سکے جہاں سے وہ رُوح نکال دی گئی تھی۔ میں کہتا ہوں، خدا کی مرضی یہ ہے کہ اپنی رحمت کے ساتھ انسان کی آزاد مرضی کے پیچھے چلے، یہ مرضی نہیں ہے کہ مخلوق کو اپنی قدرت کا علم پر چھوڑ دے۔ اور یوں عدالت کے دن کوئی بھی اپنے گناہوں کا عُذر نہ کر سکے گا، اس لیے کہ تب اُن پر ظاہر ہو جائے گا کہ خدا نے اُن کے پلٹ آنے کے لیے کتنا کُچھ کیا، اور کتنی بار انہیں توبہ کی طرف بلایا۔"

۱۶۷۔ "پس اگر اس پر بھی تمہارا ذہن مطمئن نہ ہو، اور تم پھر بھی کہنا چاہو کہ:

"ایسا کیوں ہے؟ تو میں تم پر ایک دُکس لیے، واضح کروں گا۔ وہ یہ ہے: بتاؤ، کس لیے ایک (اکیلا) پتھر پانی کے اوپر نہیں ٹھیرتا، پھر بھی پُری زمین پانی کے اوپر ٹھیری ہوتی ہے؟ بتاؤ، ایسا کیوں ہے کہ پانی تو آگ بجھاتا ہے، اور مٹی ہوا سے بھاگتی ہے، اس طرح کہ مٹی، ہوا، پانی اور آگ کو کوئی بھی ترتیب سے یکجا نہیں کر سکتا، پھر بھی انسان میں یہ یکجا اور ترتیب سے محفوظ ہیں؟"



”اب اگر تم یہ نہیں جانتے — بلکہ تمام انسان بطور انسان نہیں جان سکتے —  
تو وہ یہ کیسے سمجھ پائیں گے کہ خدا نے صرف ایک کلمے سے عدم میں سے عالم تخلیق کیا؟ وہ خدا  
کی لامحدودیت کیسے سمجھ پائیں گے؟ یقیناً یہ وہ کسی ذریعے سے بھی نہ سمجھ سکیں گے، کیونکہ  
انسان جو محدود اور اُس بدن سے مرکب ہے جو، بقول سلیمان نبی کے، اُوڈگی پذیر ہونے  
کے باعث، رُوح کو دبا لیتا ہے، اور خدا کے کام خدا کے شایان ہیں، تو وہ اُن کا ادراک کیسے  
کر سکیں گے؟

۱۵ یسعیاہ ۵۵

۱۶ یسعیاہ ۵۵

۱۷ یسعیاہ ۵۵

۱۸ یسعیاہ ۵۵

”یسعیاہ، خدا کا نبی، یہی دیکھ کر پکار اٹھا کہ: ”بے شک تو پوشیدہ خدا ہے،“  
اور خدا کے رسول کی بابت، کہ خدا نے اُسے کیونکر پیدا کیا، وہ کہتا ہے: ”اُس کے زمانے  
کے لوگ، کون بیان کرے؟“ اور خدا کے فعل کی بابت کہتا ہے: ”کون اُس کا مشیر ہوا ہے؟“  
اسی لیے خدا طبع انسانی سے فرماتا ہے: ”جیسے آسمان زمین سے بزرگ ہے ویسے ہی میری اہلیں  
تمھاری راہوں سے بزرگ ہیں اور میرے خیال تمھارے خیالوں سے۔“  
”اس لیے میں تم سے کہتا ہوں، تقدیر کا انداز انسانوں پر منکشف نہیں ہے، اگرچہ  
یہ حقیقت درست ہے، جیسا میں تمھیں بتا چکا۔“

”پھر کیا انسان حقیقت کا انکار اس لیے کرے کہ وہ انداز نہیں پاسکتا؟ یقیناً میں  
نے تو اب تک کوئی بھی ایسا نہ دیکھا جو تندرستی سے انکار کرے، اگرچہ اُس کا طریقہ سمجھ میں نہ  
اُسکے۔ کیونکہ مجھے اب بھی معلوم نہیں کہ خدا میرے چھوٹنے سے بیماروں کو کس طرح تندرست  
کر دیتا ہے۔“

۱۶۸۔ تب شاگردوں نے کہا: ”بے شک، تمھیں خدا کا کلام کرتا ہے، کیونکہ

انسان نے کبھی ایسے کلام نہیں کیا جیسے تو کرتا ہے۔“

۱۶۹۔ تین: یوحنا ۴

یسوع نے جواب دیا: ”یقین جانو، جب خدا نے مجھے اسرائیل کے گھرانے کی  
طرف بھیجنے کو چنا تو اُس نے مجھے شفقت آئینے کی مانند ایک کتاب دی، جو میرے دل میں اس  
طرح اتر گئی کہ جو کچھ میں بولتا ہوں اُسی کتاب سے نکلتا ہے۔ اور جب وہ کتاب میرے  
مُنہ سے نکلتا بند ہو جائے گی تو میں دُنیا سے اٹھایا جاؤں گا۔“

۱۷۰۔ دیکھو: اوپر باب



پطرس نے جواب میں کہا: "اے استاد، اب جو تُو بولتا ہے، کیا یہ بھی اُسی کتاب میں لکھا ہے؟"

یسوع نے جواب دیا: "جو کچھ بھی میں خُدا کی معرفت اور خُدا کی خدمت کی بابت انسان کی معرفت اور انسانیت کی نجات کے لیے، کہتا ہوں — یہ سب اُسی کتاب سے نکلتا ہے، جو میری انجیل ہے۔"

پطرس نے کہا: "کیا اُس میں بہشت کی شان بھی لکھی ہے؟"

۱۶۹۔ یسوع نے جواب دیا: "لو سنو، میں تمہیں بتاؤں گا کہ بہشت کس طور

کی ہے، اور مقدس اور ایمان دار کس طرح وہاں بے اختتام مدت تک رہیں گے، کہ یہ بہشت کی سب سے بڑی برکتوں میں سے ہے، اس لیے کہ ہر چیز، کتنی ہی بڑی ہو، اگر ختم ہونے والی ہے تو چھوٹی ہوتے ہوئے، سچ رہ جاتی ہے۔

"بہشت وہ گھر ہے جہاں خُدا اپنی نعمتیں جمع رکھتا ہے، جو اتنی بڑی ہیں کہ

جس زمین پر مقدسوں اور مبارکوں کے قدم پڑیں وہ اتنی بیش قیمت ہے کہ اُس کا ایک مثقال ہزار دنیاؤں سے زیادہ قیمتی ہے۔

یہ نعمتیں ہمارے باپ داؤد، خُدا کے نبی، نے دیکھیں، کیونکہ خُدا نے اُسے یہ

دیکھائیں، اس طرح کہ اُس نے اُسے بہشت کی عظمتیں دکھائیں جس کے بعد جب وہ ہوش

میں آیا تو اپنے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں موند لیں، اور روتے ہوئے کہا: اے

میری آنکھو، اب اس دُنیا پر نظر مت ڈالو، کہ یہ سب باطل ہے، یہاں کوئی ثوابی نہیں؛

"ان نعمتوں کی بابت یسعیاہ نبی نے کہا: خُدا نے اُن کے لیے، جو اُس سے

محبت رکھتے ہیں، جو کچھ تیار کر رکھا ہے وہ نہ انسان کی آنکھوں نے دیکھا، نہ اُس کے کانوں

نے سنا، اور نہ انسانی دِل نے ادراک کیا؛ جانتے ہو، یہ نعمتیں انہوں نے کس لیے نہ دیکھیں،

نہ سُنیں، نہ ادراک کریں؟ یہ اس لیے کہ جب تک وہ یہاں نیچے رہتے ہیں، وہ ایسی چیزیں

دیکھنے کے لائق نہیں ہیں۔ اس لیے اگرچہ ہمارے باپ داؤد نے انہیں واقعی دیکھا، مگر

میں تمہیں بتانا ہوں کہ اُس نے اپنی بشری آنکھوں سے نہیں دیکھا، کیونکہ خُدا نے اُس

۴۴:۱۱: یسعیاہ

(نیز: ۱۔ گرتھیوں ۹)



کی روح اپنے پاس بلالی۔ اور یوں، خدا سے واصل ہو کر، اُس نے الہی نور سے انہیں دیکھا۔ خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، چونکہ بہشت کی نعمتیں لامحدود ہیں اور انسان محدود ہے اور انسان اُن کی سمائی نہیں رکھتا؛ ویسے ہی جیسے چھوٹے سے مٹی کے گھرے میں سمندر نہیں سما سکتا۔

”ذرا دیکھو، گرمی کے دنوں میں دنیا کتنی حسین ہوتی ہے، جب تمام چیزیں پھل لاتی ہیں؛ خود کسان بھی اُتی ہوئی فصل کے باعث، خوشی میں مست، اپنے گانے سے وادیوں اور پہاڑوں کو گونجا دیتا ہے، کیونکہ اُسے اپنی محنتیں نہایت عزیز ہوتی ہیں۔ اب اسی طرح اپنا دل بہشت کی طرف اٹھاؤ، جہاں تمام چیزیں اُن پھلوں سے لدی ہوئی ہیں جو اپنے کاشت کرنے والے کے متناسب ہیں۔

”خدائے زندہ کی قسم، بہشت کی معرفت اتنا کافی ہے، کیونکہ خدا نے اپنی ہی نعمتوں کا گھر بنانے کو بہشت پیدا کی ہے۔ تو کیا تمہارا خیال ہے کہ بے پایاں بھلائی کے پاس بے پایاں اچھی چیزیں نہ ہوں؟ یا بے پایاں حسن کے پاس بے پایاں حسین چیزیں نہ ہوں؟ خبردار، تم سخت خطا کرو گے اگر سوچو کہ یہ چیزیں خدا کے پاس نہیں ہیں۔

۷۰۔ ”خدا اُس شخص سے، جو وفاداری سے اُس کی خدمت کرے، یوں فرماتا ہے: ”مجھے تیرے کاموں کا علم ہے، سو تو میرے لیے کرتا ہے۔ اپنی ابدی حیات کی قسم، تیری محبت میرے کرم سے نہ بڑھنے پائے گی۔ چونکہ تو میری خدمت بطور خدا، اپنے خالق کے کرتا ہے، اپنے تئیں میری دشمنکاری مانتے ہوئے، اور وفاداری سے میری خدمت کرنے میں مجھ سے سوائے فضل اور رحمت کے کچھ نہیں مانگتا؛ چونکہ تو میری خدمت کی کوئی حد نہیں لگاتا، بلکہ ابد تک میری خدمت کیا چاہتا ہے؛ تو ایسا ہی میں بھی کروں گا، کہ میں تجھے وہ اجر دوں گا جیسے تو میرا ہمسر، خدا، ہو۔ کیونکہ میں نہ صرف تیرے ہاتھوں میں بہشت کی بہتات رکھ دوں گا، بلکہ خود اپنے تئیں بھی تجھے تحفے میں دے دوں گا؛ اس طرح کہ جیسے تو ہمیشہ کے لیے میرا خادم بنا رہنا چاہتا ہے، ویسے



ہی میں ہمیشہ کے لیے تیری اجرت دیتا رہوں گا۔“  
 ۱۷۱۔ کیا خیال ہے تمہارا بہشت کی بابت؟“ یسوع نے اپنے شاگردوں سے  
 کہا: ”ہے کوئی ذہن جو ایسی دولت اور نعمتوں کا احاطہ کر سکے؟ انسان کا علم اتنا بڑا  
 تو ہو جتنا خدا کا، اگر وہ جان سکے کہ خدا اپنے بندوں کو کیا دیا چاہتا ہے۔  
 ”تم نے دیکھا ہے، جب ہیرودیس اپنے کسی مقرب سردار کو کوئی تحفہ دیتا ہے  
 تو کس طرح دیتا ہے؟“

یوحنا نے جواب دیا: ”میں نے دو دفعہ دیکھا ہے؛ اور واقعی جو وہ دیتا ہے اُس  
 کا دسواں حصہ بھی ایک غریب آدمی کے لیے کافی ہو۔“  
 یسوع نے کہا: ”پر اگر کوئی غریب آدمی ہیرودیس کے آگے پیش ہو تو اُسے  
 وہ کیا دے گا؟“

یوحنا نے جواب دیا: ”ایک یا دو دھڑیاں۔“  
 ”تو بہشت کی معرفت کا مطالعہ کرنے کے لیے یہی تمہاری کتاب ہو،“ (یسوع  
 نے کہا)۔ ”کیونکہ خدا نے انسان کو جو کچھ بھی اس موجودہ دنیا میں اُس کے بدن کے لیے دیا  
 ہے وہ ایسا ہے گویا ہیرودیس کسی غریب آدمی کو ایک دھڑی دے دے؛ مگر بہشت  
 میں جو کچھ بدن اور روح کو خدا دے گا وہ ایسا ہے گویا ہیرودیس اپنے کسی خادم کو اپنا سب  
 کچھ دے ڈالے، ہاں، بلکہ اپنی جان بھی۔“

۱۷۲۔ ”خدا اُس سے، جو اُس سے محبت رکھے اور اُس کی خدمت و فاداری  
 سے بجالاتے، یوں فرماتا ہے: اے میرے بندے، جا اور سمندر کی ریت پر غور کر کہ وہ  
 کتنی بہت ہے۔ سو اگر سمندر تجھے ریت کا ایک ہی ذرہ دے تو کیا وہ تجھے تھوڑا لگے گا؟  
 ہاں، بے شک۔ اپنی حیات کی قسم، میں، تیرے خالق، نے اس دنیا میں تمام شہریاروں اور  
 بادشاہوں کو جو کچھ بھی دیا ہے وہ اُس ریت کے ذرے سے بھی کم ہے جو سمندر تجھے  
 دے گا، اُس کے مقابلے میں جو میں تجھے اپنی بہشت میں دوں گا۔“

۱۷۳۔ ”سو بہشت کی بہتات کا اندازہ لگاؤ،“ یسوع نے کہا: ”کہ اگر خدا نے



اس دُنیا میں انسان کو بھلائی کا ایک تولہ دیا ہے تو بہشت میں وہ اُسے دس لاکھ من دے گا۔ اندازہ کرو پھلوں کی مقدار کا، جو اس دُنیا میں ہیں، کھانے کی مقدار کا، پھولوں کی مقدار کا، اور اُن چیزوں کی مقدار کا جو انسان کے کام آتی ہیں۔ خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، جیسے سمندر کے پاس کسی کو ایک ذرہ دے کر بھی بہت ریت بیچ رہتی ہے، ویسے ہی (بہشت میں) انجیروں کی خوبی اور مقدار اُن انجیروں سے کہیں زیادہ ہے جو ہم یہاں کھاتے ہیں۔ اور اسی طرح بہشت میں ہر دوسری چیز بھی۔ بلکہ مزید یہ کہ، میں تم سے سچ کہتا ہوں، جیسے سونے اور موتیوں کا پہاڑ ایک چمچوٹی کے سائے سے کہیں بیش قیمت ہے، ویسے ہی بہشت کی نعمتیں بیش قیمت ہیں اُن تمام نعمتوں سے جو دُنیا کے شہریوں کے پاس ہوتی ہیں اور خدا کی عدالت تک رہیں گی، جب دُنیا کا حاتمہ ہو گا۔“

پطرس نے جواب میں کہا: ”تو کیا ہمارا یہ بدن بھی، جو اب ہے، بہشت میں جائے گا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”خبردار، پطرس، کہیں تو صدوقی نہ ہو جاتے؛ کیونکہ صدوقی کہتے ہیں کہ جسم دوبارہ نہ اُٹھے گا، اور یہ کہ فرشتے بھی نہیں ہیں۔ اسی لیے اُن کے بدن اور رُوح پر بہشت میں جانا حرام ہے، اور اس دُنیا میں وہ فرشتوں کی تمام خدمت کے محروم ہیں۔ کیا تو ایوبؑ، خدا کے نبی اور دوست، کو بھول گیا کہ وہ کیا کہتا ہے: ”میں جانتا ہوں کہ میرا خدا زندہ ہے؛ اور آخری دن میں اپنے جسم میں پھر اٹھوں گا، اور اپنی آنکھوں سے خدا، اپنے مُنہجی، کو دیکھوں گا۔“؟

”پر یقین کر، ہمارا یہ جسم ایسا پاک ہو جائے گا کہ اس میں اُن باتوں کی ایک بھی خصوصیت نہ رہے گی جو اب ہیں؛ اس لیے کہ وہ ہر بُری خواہش سے پاک کر دیا جائے گا، اور خدا اسے اُس حالت میں لے آئے گا جو گناہ کرنے سے پہلے آدم کی تھی۔“

”دو آدمی ایک ہی کام میں ایک مالک کی خدمت کرتے ہیں۔ ایک صرف کام دیکھتا ہے، اور دوسرے کو احکام دیتا ہے، اور دوسرا وہ سب بجالاتا ہے جو پہلا

۱۷:۲۲:۸

۱۷:۲۲:۸



حکم دیتا ہے۔ میں کہتا ہوں، تمہیں یہ انصاف لگتا ہے کہ مالک صرف اُسے اجودے جو دیکھتا اور حکم دیتا ہے، اور اُسے اپنے گھر سے نکال دے جو اپنے تئیں کام میں کھپا دیتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

”پھر خدا کا انصاف یہ کیسے برداشت کر لے؟ انسان کی رُوح اور بدن مع نفس کے، خدا کی خدمت کرتے ہیں، رُوح صرف کام دیکھتی اور حکم چلاتی ہے، کیونکہ رُوح جب کھاتی نہیں تو روزہ بھی نہیں رکھتی، (رُوح) چلتی نہیں، سردی اور گرمی محسوس نہیں کرتی، بیمار نہیں پڑتی، اور قتل نہیں ہوتی، کیونکہ رُوح غیر فانی ہے؛ وہ جسمانی دیکھ بھی نہیں جھگھکتی جو عناصر کے ہاتھوں بدن جھگھکتا ہے۔ سو میں کہتا ہوں، کیا یہ انصاف ہے کہ صرف رُوح بہشت میں جائے اور بدن نہ جائے، جس نے خدا کی خدمت میں اپنے تئیں اتنا کھپایا ہے؟“

پطرس نے جواب دیا: ”اے اُستاد، بدن نے رُوح سے جو گناہ کرایا تھا تو وہ بہشت میں رکھا نہ جانا چاہیے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”بھلا رُوح کے بغیر بدن کیسے گناہ کر سکتا ہے؟ یقیناً ناممکن ہے۔ سو بدن سے خدا کی رحمت الگ کر کے تو رُوح کو جہنم کا سزاوار ٹھہرا رہا ہے۔“

۱۷۴۔ ”خدا تے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، ہمارا خدا اپنی رحمت کا گناہ گار سے یہ کہہ کر وعدہ کرتا ہے: ”جس گھڑی گناہ گار اپنے گناہ کا ماتم کرے، مجھے اپنی قسم، میں اُس کی بدکاریاں کبھی شمار نہ کروں گا۔“

”بھلا بہشت کے کھانے کون کھائے گا، اگر بدن وہاں نہ جائے؟ کیا رُوح بیکل نہیں، وہ تو جوہر ہے۔“

پطرس نے جواب دیا: ”تو برکت والے بہشت میں کھائیں گے بھی؛ پر وہ کھانا نجاست کے بغیر خارج کیسے ہو گا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”بھلا بدن برکت کیا پائے گا اگر وہ کھاتے پیتے نہیں؟ یقیناً مناسب یہ ہے کہ جو چیز نعمت یاب ہو اُسے اُسی کی نسبت نعمت ملے۔ پر،



پطرس، تو یہ گمان کر کے خطا کرتا ہے کہ ایسے کھانے نہجاست بن کر خارج ہوں، کیونکہ اس وقت یہ بدن فساد پذیر کھانے کھاتا ہے، اسی لیے غلاظت نکلتی ہے؛ پر بہشت میں بدن فساد پذیر، گزند سے محفوظ اور لافانی ہوگا، اور نہ تکلیف سے آزاد؛ اور وہ کھانے، جو ہر نقص سے بری ہیں، کوئی غلاظت نہ پیدا کریں گے۔

۱۷۵۔ ”یسعیاہ نبی میں مردودوں پر حقارت برساتے ہوئے خدا یوں فرماتا ہے: ”میرے بندے میری میز پر میرے گھر میں بیٹھیں گے، اور خوش خوش ضیافت اڑائیں گے، مسرت کے ساتھ اور بربطوں اور سازوں کی آواز کے ساتھ، اور میں انہیں کسی چیز کا محتاج نہ ہونے دوں گا۔ پر تم، جو میرے دشمن ہو، مجھ سے دور پھینکے جاؤ گے، جہاں تم تکلیف میں مرو گے، اور میرا ہر بندہ تمہاری تذلیل کرتا ہوگا۔“

۱۷۶۔ ”اس کہنے کا کیا مطلب ہے: ”وہ ضیافت اڑائیں گے؟“ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: ”یقیناً خدا صاف صاف کہتا ہے۔ آخر کس مقصد کے لیے بہشت میں قیمتی مشروب کے چار دریا ہیں، اور اتنے بہت سے پھل؟ یقیناً نہ خدا کھاتا ہے، نہ فرشتے کھاتے ہیں، نہ رُوح کھاتی ہے، نہ نفس کھاتا ہے، بلکہ جسم، جو ہمارا بدن ہے۔ لہذا بہشت کی عظمت بدن کے لیے کھانے ہیں اور رُوح اور نفس کے لیے خدا ہے اور فرشتوں اور مبارک رُوحوں کی گفتگو۔ بہشت کی عظمت اور بھی اچھی طرح خدا کا رسول واضح کرے گا، جو ہر دوسری مخلوق سے کہیں بہتر تمام باتیں جانتا ہے (کہ اسی کی محبت میں خدا نے سب چیزیں پیدا کی ہیں)۔“

برہمنائی نے کہا: ”اے استاد، کیا بہشت کی شان ہر آدمی کے لیے برابر ہوگی؟ اگر برابر ہوئی تو یہ انصاف نہ ہوگا، اور اگر برابر نہ ہوئی تو کم تر کو برتر سے حسد ہوگا۔“ یسوع نے جواب دیا: ”برابر نہ ہوگی، کیونکہ خدا اُنصاف ہے: اور ہر ایک مطمئن ہوگا، کیونکہ وہاں حسد نہیں ہے۔ بتا، برہمنائی: ایک مالک ہے جس کے بہت سے خادموں میں، اور وہ اپنے ان سب خادموں کو ایک ہی کپڑے کا لباس پہناتا ہے۔ پھر کیا لڑکے، جنہیں لڑکوں کے لباس پہناتے گئے، اس پر رنج کریں کہ اُن کے پاس عمر آدھیوں کی

۱۷۵۔ یسعیاہ نبی

۱۷۶۔ یعنی پانی، دودھ، شہد اور شراب ٹھور کے (بحوالہ قرآن)



پوشاک نہیں؟ بلکہ، اس کے برخلاف، اگر بڑے اُنھیں لمبے لباس پہنانا چاہیں تو وہ ناراض ہوں گے، کیونکہ وہ لباس اُن کے ناپ کے نہ ہوں گے تو وہ سمجھیں گے کہ اُن سے مذاق کیا گیا ہے۔

”اب، بڑھائی، بہشت میں خدا کی طرف اپنا دل اٹھا، تو دیکھے گا کہ ایک ہی شان، خواہ ایک کو زیادہ اور ایک کو کم ملے، ذرا بھی حسد نہ پیدا کرے گی۔“

۱۷۷۔ تب اُس نے، جو لکھتا ہے، کہا: ”اے استاد، کیا بہشت بھی سورج سے

روشنی لیتی ہے جیسے یہ دنیا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”اے برناباس، خدا نے مجھ سے یوں فرمایا ہے: جس دنیا میں تم انسان، جو گناہ گار ہو، رہتے ہو، اُس کے سورج اور چاند اور ستارے ہیں، جو تمہارے فائدے اور تمہاری مسرت کے لیے اُسے زیرِ نیت دیتے ہیں؛ کہ اسی لیے میں نے پیدا کیے ہیں۔“

”سو کیا تم سمجھتے ہو کہ جس گھر میں میرے ایمان دار رہتے ہیں وہ بہتر نہ ہوگا؟ یقیناً تمہارا یہ خیال غلط ہے؛ کیونکہ میں، تمہارا خدا، بہشت کا سورج ہوں، اور میرا رسول چاند ہے، جو مجھ سے سب کچھ لیتا ہے؛ اور ستارے میرے نبی ہیں، جنہوں نے تمہیں میری مرضی کی تبلیغ کی ہے۔ پس میرے ایماندار، جیسے اُنھوں نے میرے نبیوں سے (یہاں) میرا کلام لیا، اُسی طرح اُن کی معرفت میری نعمتوں کی بہشت میں نعمت اور مسرت لیں گے۔“

۱۷۸۔ ”اور بہشت کی معرفت کے لیے“ یسوع نے کہا، ”تمہیں یہ کافی ہو۔“ اس پر بڑھائی نے پھر کہا: ”اے استاد، مجھے اجازت دے اگر میں تجھ سے ایک بات پوچھوں؟“

یسوع نے جواب دیا: ”جو چاہتا ہے کہہ۔“

بڑھائی نے کہا: ”بہشت تو بہت بڑی ہوگی؛ کہ جب اُس میں اتنے بڑے بڑے

سامان ہیں تو وہ بڑی ہی ہونی چاہیے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”بہشت اتنی بڑی ہے کہ کوئی آدمی اُس کا اندازہ نہیں کر

لے سکتا، اور ہاں



سکتا۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ آسمان نو ہیں، جن میں تباہ لگے ہوئے ہیں، جو ایک دوسرے سے انسان کے لیے پانسو سال کی راہ دور ہیں؛ اور اسی طرح زمین پہلے آسمان سے پانسو سال کی راہ دور ہے۔

”مگر تو پہلے ہی آسمان کی پیمائش پر ٹھہر جا، جو پوری زمین سے اتنا بڑا ہے جتنی ریت کے ایک ذرے سے پوری زمین بڑی ہے۔ اتنا ہی دوسرا آسمان پہلے سے بڑا ہے، اور تیسرا دوسرے سے، اور اسی طرح آخری آسمان تک ہر ایک دوسرے سے بڑا ہے۔ اور میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ بہشت ساری زمین اور سارے آسمانوں سے (بلا کر) اتنی ہی بڑی ہے جتنی ساری زمین ریت کے ذرے سے بڑی ہے۔“

تب پطرس نے کہا: ”اے استاد، بہشت تو خدا سے بھی بڑی ہوگی، کیونکہ خدا اُس کے اندر دیکھا جاتا ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”خاموش رہ، پطرس، تو نادانی سے گنہگار ہے۔“

۱۷۹۔ تب فرشتہ جبرئیل یسوع کے پاس آیا اور اُسے سورج سا چمکنا ایک آئینہ دکھایا، جس میں اُس نے یکے لکھے دیکھے: ”اپنی ابدی حیات کی قسم، جیسے بہشت تمام آسمانوں اور زمین سے بڑی ہے، اور جیسے ساری زمین ایک ریت کے ذرے سے بڑی ہے۔ ویسے ہی میں بہشت سے بڑا ہوں؛ اور اُس سے بھی کتنے ہی گنا زیادہ جتنے سمندر میں ریت کے ذرے ہیں، جتنے پانی کے قطرے سمندریں ہیں، جتنی زمین پر گھاس کی پتیاں ہیں، جتنے درختوں کے پتے ہیں، جتنی جانوروں کی کھالیں ہیں؛ اور اُس سے بھی کتنے ہی گنا زیادہ جتنے ریت کے ذرے آسمانوں اور بہشت کو بھرنے کے لیے درکار ہوں، بلکہ اس سے بھی زیادہ۔“

تب یسوع نے کہا: ”اؤ، اپنے خدا کے آگے جھک جائیں، جو ابد تک مبارک ہے۔“ اس پر انھوں نے سو مرتبہ اپنے سر جھکائے اور نماز میں زمین پر سجدے کیے۔

جب نماز ہو چکی تو یسوع نے پطرس کو بلایا، اور اُسے اور سب شاگردوں کو جو دیکھا تھا بتایا، اور پطرس سے اُس نے کہا: ”تیری روح جو ساری زمین سے بڑی ہے،

لے دیکھو: اوپر بات



ایک اُنکھ سے سورج کو دیکھ لیتی ہے، جو پوری زمین سے ہزار گنا بڑا ہے۔  
”یہ سچ ہے،“ پطرس نے کہا۔

تب یسوع نے کہا: ”ایسے ہی بہشت (کی اُنکھ) سے تُو خدا، ہمارے خالق، کو دیکھے گا۔“ اور یہ کہہ کر یسوع نے ہمارے خداوند خدا کا شکر ادا کیا، اور اسرائیل کے گھرانے کے لیے اور مقدس شہر کے لیے دعا مانگی۔ اور ہر ایک نے جواب دیا: ”ایسا ہی ہو، خداوند۔“

۱۸۰۔ ایک دن، جب یسوع سلیمان کے برآمدے میں تھا، اُس کے پاس ایک فقیہ، اُن میں سے جو لوگوں کو وعظ کرتے تھے، آیا، اور اُس سے کہا: ”اے استاد، اس قوم کو میں نے بار بار وعظ کیا ہے، اور میرے ذہن میں صحیفے کی ایک آیت ہے جو میں نہ سمجھ پایا۔“

یسوع نے جواب میں کہا: ”وہ کیا ہے؟“

فقیہ نے کہا: ”وہ جو خدا نے ہمارے باپ ابراہام سے کہا تھا: ”میں تیرا بڑا احب ہوں گا۔“ بھلا انسان (ایسے احب کا) مستحق کیسے ہوا؟“

تب یسوع روح میں خوشی سے بھر گیا، اور بولا: ”بے شک، تُو خدا کی بادشاہی سے دور نہیں! مَن میں تجھے اس تعلیم کے معنی بتاؤں گا۔ خدا اتولا محدود ہے، اور انسان محدود، تو انسان خدا کا مستحق نہیں۔ — یہی تیرا شبہ ہے نا، بھائی؟“

فقیہ نے روتے ہوئے جواب دیا: ”آقا، تُو میرے دل کی بات جانتا ہے، سو کلام کر، میری روح تیری آواز سُننے کی خواہاں ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”خدا نے زندہ کی قسم، انسان تو ذرا سی سانس کا بھی مستحق نہیں، جو وہ ہر آن لیتا رہتا ہے۔“

فقیہ یسوع کے خود ہو گیا، اور شاگردوں نے بھی تعجب کیا، کیونکہ انہیں یاد آ گیا جو یسوع نے کہا تھا، کہ خدا کی محبت میں جو کچھ دو گے اُس کا سو گنا پاؤ گے۔

پھر اُس نے کہا: ”اگر کوئی تمہیں سونے کے سو گئے اُدھار دے، اور تم وہ سب خرچ

۱۔ لے پیداؤں گا

۲۔ تے حق و وفا پائے گا

۳۔ مرس پائے گا

۱۹۔ متی باب ۱۹

نیز اوپر باب ۱۹



کر ڈالو تو کیا تم اُس آدمی سے کہہ سکو گے: میں تجھے ایک انگور کا سٹرا ہوا پتہ دیتا ہوں؛  
سو تو مجھے اپنا گھر دے ڈال، کہ میں اس کا مستحق ہوں؟“

فقیہ نے جواب دیا: ”نہیں، آقا، پہلے تو جو اُس پر دینا آتا ہے وہ ادا کرے، اور  
پھر اگر اُسے کسی چیز کی خواہش ہو تو اُس کو اچھی چیزیں دے، سٹرا ہوا پتہ کس کام کا؟“  
۱۸۱۔ یسوع نے جواب دیا: ”اے بھائی، تو نے خوب کہا، سو بتا: کس نے انسان

کو عدم سے پیدا کیا؟ یقیناً وہ خدا ہی تھا، جس نے اُسے اُس کے فائدے کے لیے ساری  
دُنیا عطا کی۔ مگر انسان گناہ کر کے اُسے پورا صرف کر چکا، کیونکہ گناہ کے باعث ساری دُنیا  
انسان کے خلاف ہو گئی، اور اپنی فلاکت میں انسان کے پاس خدا کو دینے کے لیے کچھ بھی نہ  
رہا، سوائے گناہ اُلود اعمال کے۔ کیونکہ روزِ گناہ کر کے وہ عمل خود خراب کرتا ہے، اسی  
لیے یسعیاہ نبی کہتا ہے: ہماری راست بازیاں وحیض کے لٹے جیسی ہیں۔

لے تن: یسعیاہ نبی ۲۲

”پھر آدمی کا حق کیسے ہو، جب کہ وہ اطمینان بھی نہیں دے سکتا؟ کیا یہ بات ہے  
کہ انسان گناہ نہیں کرتا؟ بے شک ہمارا خدا تو اپنے نبی داؤد کی زبانی فرماتا ہے: سات  
بار روزِ راست باز کرتا ہے، پھر ناراست کتنا کرتا ہوگا؟ اور اگر ہماری راست بازیاں بھی  
مکھوٹ ہیں تو ہماری ناراستیاں کتنی مکروہ ہوں گی! خدا تے زندہ کی قسم، آدمی کے لیے کوئی  
بات اس کہنے سے بڑھ کر پرہیز کرنے کی نہیں ہے: میرا حق ہے، بھائی، آدمی اپنے ہاتھوں  
کے عمل تو پہچان لے، پھر وہ فی الفور اپنا حق بھی دیکھ لے گا۔ ہر نیک بات جو آدمی سے  
صادر ہوتی ہے، سچ یہ ہے کہ وہ آدمی نہیں کرتا، بلکہ خدا اُس میں کرتا ہے، کیونکہ اُس کا  
وجود خدا سے ہے، جس نے اُسے پیدا کیا۔ آدمی تو جو کرتا ہے وہ خدا، اپنے خالق،  
کی مخالفت ہے، اور گناہ کرنا، جس پر وہ اجر کا نہیں، عذاب کا مستحق ہے۔

۲۷ اشل نبی ۱۶

۱۸۲۔ ”خدا نے انسان کو صرف پیدا ہی نہیں کیا، جیسا میں نے کہا، بلکہ کامل پیدا  
کیا۔ اُس نے اُسے پوری دُنیا عطا کی، بہشت سے رخصت ہونے کے بعد اُس نے اُس کی  
حفاظت کو دو فرشتے دیے، اُس کے پاس اپنے نبی بھیجے، اُسے شریعت عطا کی، اُسے  
ایمان بخشا، ہر اُن اُسے ابلیس سے بچاتا ہے، اُسے بہشت دینے والا ہے، بلکہ مزید



یہ کہ خدا اپنے بیٹے بھی انسان کو دینا چاہتا ہے۔ پھر سوچو، یہ قرضہ کتنا بڑا ہے! (ایسا قرضہ) جسے اُتارنے کے لیے اپنے آپ عدم سے انسان پیدا کرو، اُتارنے ہی نبی پیدا کرو جتنے خدا نے بھیجے، اور دنیا اور بہشت بھی، بلکہ مزید یہ کہ خدا بھی ویسا ہی عظیم اور اچھا پیدا کرو جیسا ہمارا خدا ہے، اور یہ سب خدا کو دے دو۔ تب جا کر یہ قرضہ اُترے، اور تمہارے ذمے صرف خدا کا شکر ادا کرنا رہ جائے۔ پر جب کہ تم ایک مکھی بھی پیدا کرنے پر قادر نہیں ہو، اور چونکہ خدا ایک ہی ہے، جو سب چیزوں کا مالک ہے تو تم اپنا قرضہ کیسے اُتار سکو گے؟ یقیناً اگر کوئی آدمی تمہیں سونے کے سوئکے دے تو تمہارے ذمے سونے کے سوئکے ہی دینا آئیں گے۔

”پس، اے بھائی، اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا جو بہشت اور ہر چیز کا مالک ہے، جو چاہے کہہ سکتا ہے، اور جو چاہے عطا کر سکتا ہے۔ سو جب اُس نے ابراہام سے کہا: میں تیرا بڑا اجر ہوؤں گا، تو ابراہام یہ نہ کہہ سکتا تھا: ”خدا میرا اجر ہے“، بلکہ ”خدا میرا تحفہ ہے اور میرا قرضہ“! اب جو تُو، اے بھائی، لوگوں کو وعظ کئے تو اس آیت کی تشریح یوں کرنا: کہ خدا انسان کو فلاں فلاں چیزیں عطا کرے گا اگر انسان ٹھیک کام کرے۔

”اے انسان، جب خدا تجھ سے کلام کرے، اور فرمائے: ”اے میرے بندے، تُو نے میری محبت میں اچھے کام کیے: تُو مجھے، اپنے خدا، سے کیا اجر چاہتا ہے؟“، تو تُو جواب دے: ”خداوند، میں جو تیرے ہاتھوں کا عمل ہوں، تو یہ مناسب نہیں کہ مجھ سے گناہ ہو، جو ابلیس کو پسند ہے۔ سو، خداوند، خود اپنی کبریائی کی خاطر اپنے ہاتھوں کے عمل پر رحم فرما۔“

”اور اگر خدا فرمائے: ”میں نے تجھے معاف کیا، اور اب تجھے اجر دینے والا ہوں،“ تو جواب دے: ”خداوند، جو میں نے کیا اُس پر میں سزا کا مستحق ہوں، اور جو تُو نے کیا اُس پر تُو تجمید کا حق دار ہے۔ خداوند، مجھ میں جو کچھ میں نے کیا ہے اُسے سزا دے، اور جو تُو نے کیا ہے اُسے بچا لے۔“

”اور اگر خدا فرمائے: ”کیا سزا تجھے اپنے گناہ کے بدلے مناسب لگتی ہے؟“ تو جواب



دے: اے خداوند، اتنی جتنی تمام مردود بھگتیں!

”اور اگر خدا فرمائے: اے میرے وفادار بندے، اتنی بڑی سزا تو کس لیے مانگتا ہے؟ تو جواب دے: کیونکہ اُن میں سے ہر ایک، اگر تجھ سے وہ کچھ پاتا جو میں نے پایا تو اُس سے بھی زیادہ وفاداری سے تیری خدمت کرتا جتنی میں نے (کی ہے)۔“ اور اگر خدا فرمائے: یہ سزا تجھے کب ملے، اور کتنی مدت تک؟“ تو جواب دے:

”ابھی اور بلا انتہا!“

”خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، ایسا انسان خدا کو اُس کے تمام مقدس فرشتوں سے بڑھ کر عزیز ہو گا۔ کیونکہ خدا کو سچا ایکسار پسند ہے، اور تکبر سے نفرت ہے۔“

تب فقیہ نے یسوع کا شکریہ ادا کیا، اور اُس سے کہا: ”آقا، تیرے خادِم کے گھر ہم چلیں، کہ تیرا خادِم تجھے اور تیرے شاگردوں کو کھانا پیش کرے گا۔“ یسوع نے جواب دیا: ”میں وہاں چلوں گا اگر تو وعدہ کرے کہ مجھے آقا، نہیں، بھائی، کہے گا، اور اپنے کو میرا بھائی کہے گا، نہ کہ میرا خادِم۔“ اُس آدمی نے وعدہ کیا، اور یسوع اُس کے گھر گیا۔

۱۸۳۔ جب وہ کھانے پر بیٹھے تو فقیہ نے کہا: ”اے استاد، تُو نے کہا تھا کہ خدا کو سچا ایکسار پسند ہے۔ سو ہمیں بتا کہ ایکسار کیا ہے، اور وہ سچا اور جھوٹا کیسے ہوتا ہے۔“

(یسوع نے جواب دیا: ) ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جو کوئی ننھے بچے کی طرح نہ ہو جائے، آسمانی بادشاہی میں داخل نہ ہو گا۔“ یہ سن کر ہر ایک یحیران رہ گیا، اور وہ ایک دوسرے سے کہنے لگے: ”بھلا تیس سال پہلے سال کا کوئی شخص ننھا بچہ کیسے ہو جاتے گا؟ یہ تو سخت بات ہے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، میرا کلام سچا ہے۔ میں نے تم سے کہا کہ (آدمی کو) ننھے بچے جیسا ہو جانا چاہیے: کیونکہ یہی

۱۵۔ متی باب ۲۳



سچا انکسار ہے۔ کیونکہ اگر تم کسی ننھے بچے سے پوچھو: تیرے کپڑے کس نے بنائے؟ وہ جواب دے گا: میرے باپ نے؛ اگر اُس سے پوچھو کہ جس گھر میں تو رہتا ہے وہ کس کا ہے، وہ کہے گا: ”میرے باپ کا؛ اگر تم کہو: مجھے کھانے کو کون دیتا ہے؟ وہ جواب دے گا: میرا باپ؛ اگر تم کہو: تیرا ماں کس نے پھوڑ دیا، تو جسے مانگتے پر پٹی بندھی ہے؛ تو وہ جواب دے گا: میں گر پڑا تھا، سو میں نے اپنا سر پھوڑ لیا؛ اگر تم کہو: بھلا تو گر کیوں پڑا؟ وہ جواب دے گا: دیکھتے نہیں، میں جھوٹا سا ہوں، سو بڑے آدمی کی طرح چلنے اور دوڑنے کی طاقت مجھ میں نہیں ہے؛ سو میں نے باپ کو میرا ہاتھ پکڑنا پڑتا ہے کہ میں پاؤں جھا کر چلوں۔ مگر اس لیے کہ میں اچھی طرح چلنا سیکھوں، میرے باپ نے مجھے تھوڑی دُور کو پھوڑ دیا، اور میں دوڑنے لگا تو گر پڑا؛ اگر تم کہو: تو تیرے باپ نے کیا کہا؟ وہ جواب دے گا: ”بھلا تو سو لے ہو لے کیوں نہ چلا؟ دیکھ، اُسندہ میرا ساتھ نہ چھوڑنا۔“

۱۸۴۔ ”بتاؤ، یہ سچ ہے؟“ یسوع نے کہا۔

”شاگردوں اور فقیہ نے جواب دیا: ”یہ بالکل سچ ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”جو دل کی سچائی سے خدا کو تمام نیکی کا مُوجِد اور اپنے تئیں گناہ کا مُوجِد بنانے وہی سچا مُنکسر ہوگا۔ پر جو کوئی زبان سے ایسے بولے جیسے بچہ بولتا ہے اور عمل میں (اُس کے) برخلاف کرے، بے شک وہ جھوٹے انکسار اور سچے غرور والا ہے۔“ کیونکہ غرور تب اپنے عروج پر ہوتا ہے جب وہ مسکینی کی باتیں کام میں لاتے، کہ کہیں لوگوں کی ملامت اور ذلت نہ کھائے۔

”سچا انکسار رُوح کی عاجزی ہے جس سے آدمی اپنے تئیں ٹھیک سے پہچان لے؛ پر جھوٹا انکسار جہنم کی دُھند ہے جو رُوح کی فہم کو اس طرح تاریک کر دیتی ہے کہ آدمی کو جو کچھ خود سے منسوب کرنا ہو، وہ اُسے خدا سے منسوب کر دیتا ہے، اور جو خدا سے منسوب کرنا ہو وہ خود سے منسوب کر لیتا ہے۔ سو جھوٹے انکسار والا کہے گا تو یہ کہ میں سخت گناہ گار ہوں؛ پر جب کوئی اُس کو بتائے کہ تُو گناہ گار ہے، تو وہ اُس سے سخت ناراض ہو جائے گا، اور اُسے ستاتے گا۔

”جھوٹے انکسار والا کہے گا کہ خدا نے مجھے اپنا سب کچھ دے دیا ہے، پر میں بھی



اپنی جگہ غافل نہیں ہوا، بلکہ نیک کام کڑھچکا ہوں۔

”اور اس موجودہ زمانے کے فریسی، بھائیو، بتاؤ تو کیسے چلتے ہیں۔“

فقیر نے روتے ہوئے جواب دیا: ”اے اُستاد، اس زمانے کے فریسیوں کے کپڑے اور نام تو فریسیوں کے ہیں، پر اپنے دل اور اعمال میں یہ کنگانی ہیں۔ کاش، یہ ایسا نام نہ ہتھیالیتے، کہ پھر سادہ لوحوں کو دھوکا تو نہ دیتے! آہ، قدیم زمانے، کس بے رحمی سے تو ہمارے ساتھ پیش آیا، کہ تو نے ہم سے سچے فریسی لے لیے، اور جھوٹے ہمارے لیے چھوڑ دیے!“

۱۸۵۔ یسوع نے جواب دیا: ”بھائی، یہ زمانے نے نہیں کیا، بلکہ شریر دُنیا نے۔ کیونکہ ہر زمانے میں سچائی کے ساتھ خدا کی خدمت کرنی ممکن ہے، پر دُنیا کی محبت میں رہ کر، یعنی ہر زمانے میں بُرے اطوار کے ساتھ، لوگ بُرے بن جاتے ہیں۔“

”بھلا تو جانتا نہیں کہ جیحازسی، الیشع نبی کے خادم، نے جھوٹ بول کر اپنے آقا کو رسوا کر کے، نعمان ارامی کی رقم اور پوشاک لے لی؟ پھر بھی الیشع کے پاس فریسیوں کی بڑی تعداد تھی، جن کے لیے خدا نے اُس سے پیشین گوئیاں کرائیں۔“

”میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ ارامی بُرے کاموں کی طرف راہنہ مائل ہیں، اور دُنیا اس پر اُٹھیں اتنا اُکساتی اور ابلیس بُرائی پر ورغلا تا ہے، کہ آج کے فریسی ہر نیک کام اور ہر پاک نمونے سے گریز کرتے ہیں! ان کے لیے جیحازسی کی مثال، خدا کے مردود بن جانے کے لیے، کافی ہے۔“

فقیر نے جواب دیا: ”یہ بالکل سچ ہے!“ اس پر یسوع نے کہا: ”میں چاہتا ہوں کہ تو خدا کے نبیوں سچے اور ہوسیع کی مثال میرے آگے بیان کرے، تاکہ ہم سچے فریسی کو دیکھیں۔“

فقیر نے جواب دیا: ”اے اُستاد، میں کیا کہوں؟ بہتیروں کو تو اس کا یقین ہی نہیں ہے، اگرچہ یہ دانی اہل نبی نے لکھی ہے، پر تیرے حکم کی تعمیل میں میں حقیقت بیان کروں گا۔“

لے ۲۰ سلاطین بے ۲۰ و ما بعد



”حجی پندرہ سال کا تھا جب اپنی میراث بیچ کر اور غریبوں کو دے کر وہ انا توت سے چل پڑا کہ عبدیہ نبی کی خدمت کرے۔ اب متمر عبدیہ نے، جو حجی کے انجسار سے واقف تھا، اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے لیے اُسے کتاب کی طرح استعمال کیا۔ اسی لیے اکثر وہ اُسے پوشاک اور لذیذ کھانے پیش کرتا، پر حجی ہمیشہ قاصد کو پھیر دیتا، یہ کہہ کر: جا، گھر کو لوٹ جا، تجھ سے غلطی ہوئی۔ بھلا عبدیہ مجھے یہ چیزیں بھیجے گا؟ ہرگز نہیں، وہ جانتا ہے کہ میں تو کسی قابل نہیں، صرف گناہ کرتا رہتا ہوں۔“

”اور عبدیہ کے پاس جب کوئی بُری چیز ہوتی تو وہ اُسے حجی کے برابر والے کو بھیجتا، تاکہ وہ اُسے دیکھ لے۔ اس پر حجی جب اُسے دیکھتا تو اپنے آپ سے کہتا: بھلا دیکھ تو، عبدیہ ضرور تجھے بھول گیا ہے، کیونکہ یہ چیز تو صرف میرے ہی لائق ہے، کہ میں سب سے بدتر ہوں۔ اور کوئی بُری چیز ایسی نہیں جو عبدیہ سے پاکر، جس کے ہاتھوں خدا مجھے عطا کرتا ہے، وہ خزانہ نہ ہو جائے۔“

۱۸۶۔ ”جب عبدیہ کسی کو دعا کرنا سکھانا چاہتا تو حجی کو بلا کر کہتا: اپنی دعا یہاں پڑھ، کہ ہر ایک تیرا کلام مئے؛ تب حجی کہتا: خداوند اسرائیل کے خدا، اپنے بندے پر رحمت کی نظر فرما، جو تجھے پکارتا ہے، کیونکہ تُو نے اُسے پیدا کیا۔ راست باز خداوند خدا، اپنی راست بازی یاد رکھ، اور اپنے بندے کے گناہوں کو سزا دے، تاکہ میں تیرا کام ناپاک نہ کرنے پاؤں۔ خداوند میرے خدا، میں تجھ سے وہ نعمتیں نہیں مانگ سکتا جو تُو اپنے وفادار بندوں کو عطا کرتا ہے، کیونکہ میں تو گناہ ہی کرتا رہتا ہوں۔ سو خداوند جب تُو اپنے کسی بندے کو ضعیفی دینے لگے تو، خود اپنی کبریائی کی خاطر، مجھ اپنے بندے کو یاد رکھیو۔“

”اور جب حجی یہ کرتا تھا،“ فقیہ نے کہا، ”تو خدا نے اُس سے ایسی محبت کی کہ اُس کے زمانے میں جو بھی اُس کے ساتھ رہا، اُسے خدا نے ثبوت (کا تحفظ) عطا کیا۔ اور حجی نے دُعا میں کوئی چیز نہ مانگی جسے خدا نے روک لیا ہو۔“

۱۸۷۔ نیک فقیہ نے جب یہ کہا تو رو پڑا، جیسے ہزاراں روتے ہیں جب اپنا جان



ٹوٹے دیکھتا ہے۔

اور اُس نے کہا: ”ہوسیع جب خدا کی خدمت کو گیا تو نفتالی قبیلے کا سردار تھا، اور چودہ سال کا تھا۔ سو اپنی میراث بیچ کر اور اُسے غریبوں کو دے کر وہ حجی کا شاگرد بننے چلا گیا۔

”ہوسیع خیرات میں اس قدر مگرم تھا کہ اُس سے جو کچھ بھی مانگا جاتا، وہ کہتا: اے بھائی، خدا نے مجھے یہ ترے ہی لیے دیا ہے؛ سو اسے قبول کر،

• اسی باعث جلد ہی اُس کے پاس فقط دو کپڑے رہ گئے، یعنی ایک ٹاٹ کا جُغہ اور ایک کھال کا لبادہ۔ میں نے کہا، اُس نے اپنی میراث بیچ کر غریبوں کو دے دی تھی، کیونکہ ویسے کوئی بھی فریسی نہیں کہلا سکتا تھا۔

”ہوسیع کے پاس موسیٰ کی کتاب تھی، جسے وہ نہایت شوق سے پڑھتا تھا۔ ایک دن حجی نے اُس سے کہا: ”ہوسیع، تجھ سے تیرا سارا اثاثہ کس نے لے لیا؟“ اُس نے جواب دیا: ”موسیٰ کی کتاب نے۔“

”اتفاق سے ایک پڑوس کے نبی کا ایک شاگرد یروشلیم جایا چاہتا تھا، پر اُس کے پاس لبادہ نہ تھا۔ سو ہوسیع کی خیرات سن کر وہ اُس سے ملنے گیا، اور اُس سے کہا: ”بھائی، مجھے ہمارے خدا کے حضور قربانی کرنے پر یروشلیم جانا ہے، پر میرے پاس لبادہ نہیں ہے، سو میری سمجھ میں نہیں آتا کیا کروں۔“

”جب ہوسیع نے یہ سنا تو کہا: ”بھائی، مجھے معاف کر، میں نے تیرا بڑا گناہ کیا ہے: کیونکہ خدا نے مجھے لبادہ دیا تاکہ میں تجھے دے دوں، اور میں بھول گیا۔ سو اب اسے قبول کر، اور میرے لیے خدا سے دعا کر: اُس آدمی نے اس کا یقین کر کے ہوسیع کا لبادہ لے لیا اور پہلا گیا۔ اور جب ہوسیع حجی کے گھر گیا تو حجی نے کہا: ”تیرا لبادہ کس نے لے لیا؟“

”ہوسیع نے جواب دیا: ”موسیٰ کی کتاب نے۔“

”حجی یہ سن کر بہت خوش ہوا، کیونکہ اُس نے ہوسیع کی نیکی معلوم کر لی۔



”اور ایسا ہوا کہ ایک غریب آدمی کو ڈاکوؤں نے لوٹ کر ننگا چھوڑ دیا۔ جس پر ہوسیع نے اُسے دیکھ کر اپنا چغہ اُٹا رہا اور اُسے دے دیا جو ننگا تھا؛ خود اُس کے پاس ستروشی کے لیے بکری کی کھال کا چھوٹا سا ٹکڑا رہ گیا۔ اس لیے جب وہ حجی سے ملنے نہ آیا تو نیک حجی سمجھا کہ ہوسیع بیمار ہے۔ سو وہ دو شاگردوں کے ساتھ اُس سے ملنے گیا؛ اور انھوں نے اُسے کھجور کے پتے پیٹے پایا۔ تب حجی نے کہا: ”بتا تو سہی، تو مجھ سے ملنے کیوں نہ آیا؟“

”ہوسیع نے جواب دیا: ”موسیٰ کی کتاب نے میرا چغہ لے لیا، تو میں چغے کے بغیر اتے ڈرتا تھا؛ اس پر حجی نے اُسے ایک اور چغہ دے دیا۔“

”پھر ایسا ہوا کہ ایک جوان ہوسیع کو موسیٰ کی کتاب پڑھتے دیکھ کر رو پڑا، اور بولا: ”میں بھی پڑھنا سیکھتا اگر میرے پاس کتاب ہوتی؛“ جسے سُن کر ہوسیع نے اُسے کتاب دے دی، یہ کہہ کر: ”بھائی، یہ کتاب تیری ہے؛ کیونکہ خدا نے یہ کتاب مجھے دی تھی تاکہ میں اُسے دے دوں جو کتاب کی خواہش رو کر کرے؛“

”اُس آدمی نے اس کا اعتبار کیا، اور کتاب قبول کر لی۔“

۱۸۸۔ ”حجی کا ایک شاگرد ہوسیع کے نزدیک رہتا تھا؛ اور وہ، یہ دیکھنے کو کہ اُس کی اپنی کتاب ٹھیک لکھی ہے، ہوسیع سے ملنے گیا، اور اُس سے کہا: ”بھائی، اپنی کتاب تو نکال، دیکھیں وہ ایسی ہی ہے جیسی میری۔“

”ہوسیع نے جواب دیا: ”وہ تو مجھ سے لے لی گئی۔“

”دکس نے لے لی تجھ سے؟“ شاگرد نے کہا۔

”ہوسیع نے جواب دیا: ”موسیٰ کی کتاب نے؛ یہ سُن کر وہ دوسرا حجی کے پاس گیا اور اُس سے کہا: ”ہوسیع پاگل ہو گیا ہے، وہ کہتا ہے کہ موسیٰ کی کتاب نے اُس سے موسیٰ کی کتاب لے لی۔“

”حجی نے جواب دیا: ”کاش، اُسے بھائی، میں بھی اُسی طرح پاگل ہوتا، اور سب پاگل بھی ہوسیع کی طرح ہوتے!“

”اور ارامی ٹوٹا کو یہودیہ کے علاقے پر چڑھ آئے، اور ایک غریب بیوہ، جو کوہ



کر لی کے پاس ہی، جہاں بیویوں اور فریسیوں کی قیام گاہ تھی، رہتی تھی، اُس کے بیٹے کو پکڑ لے گئے۔ سو اتفاق سے ہوسیع، جو کلکڑیاں کاٹنے گیا ہوا تھا، اُس عورت سے ملا، جو رو رہی تھی۔ جس پر فی الفور وہ رو پڑا؛ کیونکہ جب بھی وہ کسی کو ہتے دیکھتا تو سنس پڑتا، اور جب بھی کسی کو روتے دیکھتا تو رو پڑتا۔ پھر ہوسیع نے اُس عورت سے اُس کے رونے کا سبب پوچھا، اور اُس نے اُسے سب بات بتائی۔

”تب ہوسیع نے کہا: ”اُہن، خدا تیرا بیٹا تجھے دیا چاہتا ہے۔“

”اور وہ دونوں جبرون گئے، جہاں ہوسیع نے اپنے تئیں بیچ ڈالا، اور رقم بیوہ کو دے دی، جس نے یہ جانے بغیر، کہ وہ رقم اُس نے کیسے لی تھی، قبول کر لی، اور اپنے بیٹے کو فدیہ دے کر چھڑا لیا۔

”جس نے ہوسیع کو خرید لیا تھا وہ، ہوسیع سے ناواقف، اُسے یروشلیم لے گیا، جہاں اُس کا ایک مکان تھا۔

”جب ہوسیع کا پتہ نہ چلا تو حجی اس پر ملول رہ گیا۔ جس پر خدا کے فرشتے نے اُسے بتایا کہ کس طرح وہ غلام بن کر یروشلیم جا چکا ہے۔

”نیک حجی نے جب یہ سنا تو ہوسیع کی جدائی پر ایسا رو یا جیسے کوئی ماں اپنے بیٹے کی جدائی پر روتی ہے۔ اور اپنے دو شاگردوں کو بلا کر یروشلیم گیا۔ اور خدا کی مشیت سے شہر کے پھاٹک میں وہ ہوسیع سے ملا، جو اپنے مالک کے تارکستان پر مزدوروں کے لیے روٹیاں لادے لیے جا رہا تھا۔

”اُسے پہچان کر حجی نے کہا: ”بیٹا، یہ تو نے کیا کیا کہ اپنے بوڑھے باپ کو چھوڑ دیا، جو رو رو کر تجھے تلاش کرتا رہا ہے؟“

”ہوسیع نے جواب دیا: ”اے باپ، میں بک گیا ہوں۔“

”تب حجی غصے سے بولا: ”وہ کون نابکار ہے جس نے تجھے بیچ ڈالا؟“

”ہوسیع نے جواب دیا: ”خدا تجھے معاف کرے، اے میرے باپ، جس نے

مجھے بیچا وہ تو اتنا نیک ہے کہ اگر وہ دنیا میں نہ ہوتا تو کوئی پاک نہ ہونے پاتا۔“



”تو کون ہے وہ؟“ جی نے کہا۔

”ہو سیع نے جواب دیا: ”اے میرے باپ، وہ تھی موسیٰ کی کتاب“

”تب نیک جی بے خود سا ہو کر رہ گیا، اور بولا: رکاش، میرے بیٹے، موسیٰ کی کتاب

مجھے بھی میری ساری اولاد سمیت بیچ ڈالتی، جیسے اُس نے تجھے بیچا۔“

”اور جی ہو سیع کے ساتھ اُس کے مالک کے گھر گیا، جس نے جب جی کو دیکھا تو بولا:

”مبارک ہو ہمارا خدا، جس نے اپنا بی میرے گھر بھیجا؛ اور وہ اُس کا ہاتھ چومنے دوڑا۔ تب

جی نے کہا: ”بھائی، اپنے غلام کا ہاتھ چوم، جسے تُو نے خریدا ہے، وہ مجھ سے بہتر ہے۔“

اور اُس نے اُسے سارا مابرا کہہ سنایا؛ جس پر مالک نے ہو سیع کو آزاد کر دیا۔

”اور، اُسے اُستاد، یہی ہے وہ جو تُو چاہتا تھا۔“ (فقیہ نے کہا۔)

۱۸۹۔ تب یسوع نے کہا: ”یہ سچ ہے، کیونکہ خدا نے مجھ سے اس کی تصدیق کی

ہے۔ پس، تاکہ ہر ایک جان لے کہ یہ سچ ہے، خدا کے نام سے سورج تھم جائے، اور

بارہ گھنٹے نہ ملے!“ اور ایسا ہی ہوا، جس پر سارے یروشلم اور یہودیہ میں بڑی دہشت

پھیل گئی۔

اور یسوع نے فقیہ سے کہا: ”اے بھائی، مجھ سے تو کیا سیکھنا چاہتا ہے، جبکہ

خود تیرے پاس ایسا علم ہے؟ خدا نے زندہ کی قسم، آدمی کی نجات کے لیے یہ کافی ہے،

اس لیے کہ جی کا انکسار اور ہو سیع کی خیرات ساری توریت اور تمام نبوتوں کے تقاضے

پورے کر دیتی ہیں۔“

”بنا، بھائی، جب تُو پہیل میں مجھ سے سوال کرنے آیا تھا تو کیا تیرا یہ خیال تھا کہ شاید

خدا نے مجھے توریت اور نبوتیں ملنے بھیجے؟“

”یقینی ہے کہ خدا یہ نہ کرے گا، اس لیے کہ وہ نامتغیر ہے، سو خدا نے انسان کی نجات

کے لیے جو راہ فرض کر دی اُس کو اُس نے سب نبیوں سے کہوایا۔ خدا نے زندہ کی قسم، جس

کے حضور میری روح قائم ہے، اگر موسیٰ کی کتاب، ہمارے باپ داؤد کی کتاب سمیت

جھوٹے فریسیوں اور مفتیوں کی انسانی روایات سے بگاڑ نہ دی گئی ہوتی تو خدا اپنا

۱۸۹۔ متی ۲۳

۱۹۰۔ ”نبیوں کی کتابیں“

۱۹۱۔ متی ۲۳، ۱



کلام مجھے نہ دیتا۔ اور میں موسیٰ کی کتاب اور داؤد کی کتاب کو کیوں کہوں؟ ہر نبوت کو انھوں نے بگاڑا ہے، اتنا کہ آج کسی بات کی فکر اس لیے نہیں کی جانی کہ خدائے اُس کا حکم دیا ہے، بلکہ لوگ یہ دیکھتے ہیں کہ مُغنی ایسا کہتے ہیں اور فریسی اُس پر عمل کرتے ہیں، گویا خدائے غلطی پر ہو، اور انسان غلطی نہ کر سکتے ہوں۔

لے متی: باب ۲۵

”سو واسے اس بے ایمان نسل پر، کہ ان پر ہر نبی اور راست باز کا خون آئے گا، زکریا بن برکیاہ کے خون سمیت، جسے انھوں نے ہیکل اور مذبح کے درمیان قتل کیا!“

”کس نبی کو انھوں نے نہ ستایا؟ کس راست باز کو انھوں نے طبعی موت مرنے دیا؟

”مُشکل ایک اُدھ کو! اور اب یہ مجھے قتل کرنے کی فکر میں ہیں۔ انھیں فخر ہے ابراہام کی اولاد ہونے پر، اور خوبصورت ہیکل والے ہونے پر۔ خدائے زندہ کی قسم، یہ اہل بیت کی اولاد ہیں، اسی لیے اُس کی مرضی کرتے ہیں؛ لہذا یہ ہیکل، مقدس شہر سمیت، تباہ ہوگی، ایسی کہ ہیکل کے کسی پتھر پر پتھر باقی نہ رہے گا۔“

لے متی: پرچاٹ ۹ و ۳ تا ۴

لے متی: توفان ۴ و ۵

لے متی: پرچاٹ ۱۰

۱۹۰۔ ”بتا، بھائی، تو تو مُغنی ہے، تو ریت کا عالم، مسیح کا وعدہ ہمارے باپ ابراہام

سے کس میں ہوا تھا؟ اصحاب میں یا اسمعیل میں؟“

فقیر نے جواب دیا: ”اے استاد، میں تجھے یہ بتاتے ڈرتا ہوں، کیونکہ اس کی سزا

موت ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”بھائی، مجھے افسوس ہے کہ میں تیرے گھر میں روٹی کھانے

آیا، کیونکہ تجھے یہ موجودہ زندگی خدائے اپنے خالق سے زیادہ عزیز ہے؛ اور اسی سبب سے

تو جان دیتے ڈرتا ہے، پر ایمان اور ابدی زندگی ضائع کرتے نہیں ڈرتا، جو ضائع ہو جاتی ہے

اگر زبان اُس کے خلاف بولے جو خدائے شریعت میں سے دل جانتا ہے۔“

تب وہ نیک فقیر روپا، اور بولا: ”اے استاد، اگر میں پھل لانا جانتا تو میں بہت

سی باتوں کی تبلیغ کرتا، جو میں نے اُن کی سچوڑی ہیں کہ کہیں لوگوں میں فتنہ نہ اُٹھے۔“

یسوع نے جواب دیا: ”تو نہ لوگوں کا لحاظ کرنا، نہ ساری دنیا کا، نہ تمام مقدسوں

کا، نہ سب فرشتوں کا، اگر خدائے ناراض ہوتا ہو۔ سو ساری (دنیا کو) تباہ ہونے دے،



اس کے مقابلے میں کہ تو خدا اپنے خالق کو ناراض کرے، اور اُسے گناہ پر قائم نہ رہنے دے۔  
کیونکہ گناہ تلف کرتا ہے، محفوظ نہیں کرتا، اور خدا قادر ہے کہ اتنی دنیا میں پیدا کر دے جتنی  
سمندر میں ریت ہے، اور اس سے بھی زیادہ۔“

۱۹۱۔ فقیہ نے تب کہا: ”اے استاد، مجھے معاف کر، میں نے گناہ کیا۔“

یسوع نے کہا: ”خدا تجھے معاف کرے؛ اسی کا گناہ تو نے کیا ہے؟“

اس پر فقیہ نے کہا: ”میں نے ایک پرانی کتاب، خدا کے خادموں اور نبیوں موسیٰ اور  
یشوع کے ہاتھ کی لکھی ہوئی دیکھی ہے (وہی یسوع جس نے سورج روک دیا تھا جیسا تو  
نے کیا ہے) جو موسیٰ کی اصلی کتاب ہے۔ اُس میں لکھا ہے کہ اسمعیل مسیح کا باپ ہے، اور  
احماق مسیح کے رسول کا باپ۔ اور وہ کتاب یوں کہتی ہے، کہ موسیٰ نے کہا: ”خداوند اسرائیل  
کے خدا، قوی و رحیم، اپنے خادم پر اپنی کبریائی کی شان ظاہر فرما، جس پر خدا نے اُسے اپنا  
رسول اسمعیل کی گود میں، اور اسمعیل اسرائام کی گود میں دکھایا۔ اسمعیل کے قریب احماق  
کھڑا تھا جس کی گود میں ایک بچہ تھا، جو خدا کے رسول کی طرف انگلی سے اشارہ کر کے  
کہتا تھا: یہ ہے وہ جس کے لیے خدا نے سب چیزیں پیدا کیں۔“

”اس پر موسیٰ خوشی سے پکار اٹھا: اے اسمعیل، تیری گود میں ساری دنیا اور بہشت  
ہے! مجھ، خدا کے خادم، کا خیال رکھو، کہ میں تیرے بیٹے کے ذریعے، جس کے لیے خدا  
نے سب کچھ بنایا، خدا کی نظر میں و نعمت پاسکوں۔“

۱۹۲۔ ”اُس کتاب میں یہ نہیں ملتا کہ خدا موسیٰ یا بھیتروں کا گوشت کھاتا ہے۔  
اس کتاب میں یہ نہیں ملتا کہ خدا نے صرف اسرائیل میں اپنی رحمت گھونٹ رکھی ہے، بلکہ  
یہ کہ خدا ہر شخص پر رحم فرماتا ہے جو خدا اپنے خالق کی طرف سچائی سے رجوع کرے۔“

”وہ پوری کتاب تو میں نہ پڑھ سکا، کیونکہ سردار کاہن نے، جس کے گتہ خانے  
میں میں تھا، مجھے منع کر دیا، یہ کہہ کر کہ یہ ایک اسمعیلی نے لکھی ہے۔“

تب یسوع نے کہا: ”دیکھ، اب کبھی سچائی نہ چھپانا، کیونکہ مسیح کے دین میں خدا  
انسانوں کو نجات دے گا، اور اُس کے باہر کوئی نہ بچے گا۔“

لے تو یسوع باب ۱۲ و ۱۳



اور یہاں یسوع نے اپنی گفتگو تمام کی۔ اس کے بعد جب وہ کھلنے پر بیٹھے تھے تو دیکھو! مریم، جو یسوع کے قدموں پر روتی تھی، نیکدیس کے (کہ یہی اُس فقیہ کا نام تھا) مکان میں اُبل ہوئی، اور روتی ہوئی، یسوع کے قدموں میں بیٹھ گئی، اور کہنے لگی: ”آقا، تیری خادمہ کی، جسے تیری معرفت خدا کی رحمت نصیب ہوئی، ایک بہن ہے، اور ایک بھائی جو اس وقت بیمار پڑا ہوا موت کے خطرے میں ہے۔“

لے پوچھا کہ اتنا ۴۶

یسوع نے جواب دیا: ”تیرا گھر کہاں ہے؟“ میں اُس کی شفا کے لیے خدا سے دعا کرنے اُڈوں گا۔“

مریم نے جواب دیا: ”میرے بھائی اور میری بہن (کا گھر) بیت عنیاہ ہے، میرا اپنا گھر گلدہ ہے، سو میرا بھائی بیت عنیاہ میں ہے۔“

”یسوع نے عورت سے کہا: ”سیدھی اپنے بھائی کے گھر جا، اور وہاں میرا انتظار کر، میں اُسے شفا دینے اُڈوں گا۔ اور ڈرنا مت، وہ نہیں مرے گا۔“ عورت چلی گئی، اور بیت عنیاہ پہنچ کر دیکھا کہ اُس کا بھائی اُسی دن مر گیا تھا، اس لیے اُنھوں نے اُسے اپنے باپوں کے مقبرے میں رکھ دیا تھا۔

۱۹۳۔ نیکدیس کے گھر میں یسوع دو دن ٹھہرا، اور پھر سے دن وہ بیت عنیاہ

کو روانہ ہوا؛ اور جب اُس شہر کے قریب پہنچا تو اپنے درشاگرد اگے بھیجے کہ مریم کو اُس کی آمد کی خبر دیں۔ وہ شہر سے باہر دوڑی آئی، اور جب یسوع تک پہنچی تو روتے ہوئے بولی: ”آقا، تو نے تو کہا تھا کہ میرا بھائی نہیں مرے گا؛ اب تو اُسے دفنائے چاروں ہو گئے۔ کاش، میں جب تیرے پاس آئی تھی، تو اُس سے پہلے آجاتا، تب وہ نہ مرنے لے!“

یسوع نے جواب دیا: ”تیرا بھائی مرا نہیں، بلکہ سوتا ہے، اس لیے میں اُسے جگانے آیا ہوں۔“

مریم نے روتے ہوئے جواب دیا: ”آقا، ایسی غیبی سے تو اُسے عدالت کے دن خدا کا فرشتہ ہی اپنا زیندگار بجا کر جگائے گا۔“

یسوع نے جواب دیا: ”مریم، یقین جان کہ وہ (اُس دن سے) پہلے ہی اُٹھ جائے



گا، کیونکہ خدا نے مجھے اُس کی پسند پر اختیار دیا ہے؛ اور میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ وہ مرا نہیں، کیونکہ مرنا وہی ہے جو خدا سے رحمت پائے بغیر مر جائے۔“

مریم جلدی سے اپنی بہن مرثا کو یسوع کی آمد کی خبر دینے لڑی۔

وہاں لعزہ کی موت پر یروشلیم سے یہودیوں کی بڑی تعداد اور بہت سے فقیہ اور فریسی اکٹھے ہو گئے تھے۔ مرثا اپنی بہن مریم سے یسوع کی آمد کا سن کر جلدی میں اُٹھی، جس پر یہودیوں، فقیہوں اور فریسیوں کی بھڑا سے دلاسا دینے اُس کے پیچھے ہوئی، کیونکہ وہ سمجھے کہ وہ اپنے بھائی پر رونے اُس کی قبر پر جارہی ہے۔ سو جب وہ اُس جگہ پہنچی جہاں یسوع نے مریم سے بات کی تھی تو مرثا رو کر بولی: ”آقا، کاش تو یہاں ہوتا، پھر میرا بھائی نہ مرنے لے!“

پھر مریم روتی ہوئی آپہنچی؛ اس پر یسوع نے اُس کو بہائے، اور آہ بھر کر کہا: ”مُرنے اُسے کہاں رکھا ہے؟“ اُنھوں نے جواب دیا: ”اُور دیکھ لے۔“

فریسیوں نے اُس میں کہا: ”بھلا یہ آدمی جس نے ناپٹن میں اُس بیوہ کے بیٹے کو بچلا اٹھایا تھا، اس نے اس آدمی کو کیوں مرنے دیا، جب کہ کہہ بھی چکا تھا کہ یہ نہ مرے گا؟“ یسوع نے قبر پر آکر، جہاں ہر ایک رو رہا تھا، کہا: ”روؤ نہیں، لعزہ سوتا ہے، اور میں اُسے جگانے آیا ہوں۔“

فریسیوں نے اُس میں کہا: ”کاش، تو بھی یونہی سو جاتا!“ تب یسوع نے کہا: ”میری گھڑی ابھی نہیں آئی ہے؛ پر جب وہ آئے گی تو میں بھی اسی طرح سو رہوں گا، اور جلد ہی جگا دیا جاؤں گا۔“ تب یسوع نے پھر کہا: ”قبر سے پھر بٹا دو۔“

مرثا بولی: آقا، اس سے بد بُو آتی ہے، کیونکہ اسے مرے چار دن ہو گئے۔“ یسوع نے کہا: ”پھر میں یہاں آیا کیوں ہوں، مرثا؟ تجھے میرا اعتبار نہیں کہ میں اسے جگا دوں گا؟“

مرثا نے جواب دیا: ”مجھے معلوم ہے کہ تو خدا کا قدوس ہے، جس نے تجھے اس دُنیا میں بھیجا ہے۔“



تب یسوع نے اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے، اور کہا: "خداوند ابراہام کے خدا، اسمعیل اور اسحاق کے خدا، ہمارے باپوں کے خدا، ان عورتوں کی بیٹیا پر رحم فرما، اور اپنے پاک نام کو تعجید دے۔" اور جب ہر ایک نے جواب میں "آمین" کہا تو یسوع نے بلند آواز سے کہا:

"لعزر باہر آ!"

اس پر وہ جو مر چکا تھا، اٹھ کھڑا ہوا؛ اور یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: "اے کھولو، کیونکہ وہ کفن میں بندھا ہوا تھا، اور اُس کے چپکے پر رُومال تھا، ویسے ہی جیسے ہمارے باپوں میں (اپنے مردوں کو) دفنانے کا رواج تھا۔"

ایک بڑی تعداد میں یہودی اور کچھ فریسی یسوع پر ایمان لے آئے، کیونکہ معجزہ بہت بڑا تھا۔ جو اپنی ہٹ دھرمی پر ہے وہ چل دیتے، اور یروشلم گئے اور گاہنوں کے سردار کو لعزر کے جی اٹھنے کی اطلاع دی، اور یہ کہ بہتر سے ناہری ہو گئے؛ کیونکہ جو لوگ خدا کے کلام کی معرفت، جو یسوع تعلیم دیتا تھا، توبہ کی طرف آتے تھے انہیں وہ یہی کہہ کر پکارتے تھے:

آتے تھے: اعمال ۵

۱۹۴۔ فقیہوں اور فریسیوں نے سردار کاہن سے صلاح کی کہ لعزر کو قتل کر دیں؛ کیونکہ بہتر سے اپنی روایات ترک کر کے یسوع کے کلام پر ایمان لے آئے تھے، اس لیے کہ لعزر والا معجزہ بہت بڑا تھا، کہ لعزر لوگوں سے باتیں کرتا، اور کھاتا پیتا، تھا۔ پر چونکہ وہ طاقت ور تھا، کہ یروشلم میں اُس کے حمایتی تھے، اور مکہ اور بیت عنیاہ اُس کی بہنوں سمیت اُس کے قبضے میں تھے، تو اُن کی سمجھ میں نہ آیا کہ کیا کریں۔

یسوع بیت عنیاہ میں لعزر کے گھر میں داخل ہوا، اور مرتضیٰ مریم کے اُس کی خدمت کرتے لگی۔

مریم ایک دن یسوع کے قدموں میں بیٹھی اُس کا کلام سُن رہی تھی، جس پر مرتضیٰ نے یسوع سے کہا: "آقا، تو دیکھتا نہیں کہ میری بہن تیرا خیال نہیں رکھتی، اور تجھے اور تیرے شاگردوں کو جو کچھ کھانے کو درکار ہو وہ بھی نہیں دیتی؟"

آتے تھے: تورات ۲۹ تا ۴۲



یسوع نے جواب دیا: "مرقا، مرقا، تُو اُس کی فکر رکھ جو تجھے کرنا ہو، مریم نے تو وہ حصہ بچنا ہے جو اُس سے ابد تک کبھی نہ لیا جائے گا۔"

یسوع نے ایک بڑی تعداد کے ساتھ، جو اُس پر ایمان لائے تھے، میز پر بیٹھے ہوئے کلام کیا، اور کہا: "بھائیو، مجھے تمہارے ساتھ تھوڑی ہی مدت اور رہنا ہے، کیونکہ وہ وقت اُن لگا ہے جب مجھے دُنیا سے رخصت ہونا ہے۔ سو میں تمہیں خدا کا وہ کلام یاد دلانا ہوں جو اُس نے جزوقتی ایل نبی سے کیا کہ: "مجھ، تمہارے خدا کو اپنی ابدی حیات کی قسم، وہ رُوح جو گناہ کرتی ہے، مرجائے گی، پر اگر گناہ کا رتوبہ کرے تو وہ نہ مرے گا بلکہ زندہ رہیگا۔" پس موجودہ موت موت نہیں، بلکہ ایک لمبی موت کا خاتمہ ہے، ویسے ہی جیسے بدن جب غشی میں نفس سے جدا ہو جائے تو اپنے اندر رُوح کے ہوتے ہوئے بھی مُرے اور مدفون سے کسی طرح بہتر نہیں ہوتا، سوائے اس کے کہ مدفون (بدن) خدا کے پھر جلا اٹھانے کا منتظر رہتا ہے، مگر بے ہوش نفس کے لوٹ آنے کا منتظر ہوتا ہے۔

"سو اس زندگی کو دیکھو، جو موت ہی ہے، کیونکہ اسے خدا کا شعور نہیں۔"

۱۹۵۔ "جو مجھ پر ایمان لائیں گے وہ ابدی موت ہرگز نہ مریں گے، کیونکہ میرے کلام کے ذریعے وہ اپنے اندر خدا کو دیکھ لیں گے، لہذا اپنی نجات کا کام یکے جاتیں گے۔"

"موت اس کے سوا کیا ہے کہ ایک عمل جو خدا کے حکم سے فطرت کرتی ہے؟ ایسا ہی جیسے ایک چڑیا کو کوئی باندھ رکھے، اور ڈوری اپنے ہاتھ میں پکڑ لے؛ جب سر چاہے کہ چڑیا اڑ جائے تو وہ کیا کرے گا؟ بے شک وہ ہاتھ کو طبعاً کھٹکنے کا حکم دے گا؛ اور یوں فی الفور چڑیا اڑ جائے گی۔ ہماری رُوح، جیسا کہ داؤد نبی کہتا ہے، "چڑی مار کے جال سے آزاد کی ہوئی چڑیا جیسی ہے؛ جب آدمی خدا کی امان میں رہتا ہے۔ اور ہماری جان اُس ڈوری کی طرح ہے جس سے فطرت انسان کے بدن اور نفس کے ساتھ رُوح کو باندھ رکھتی ہے۔ سو جب خدا چاہتا ہے، اور فطرت کو کھولنے کا حکم دیتا ہے تو جان ٹوٹ جاتی ہے، اور رُوح فرشتوں کے ہاتھوں میں، جنہیں خدا نے رُوحیں قبض کرنے کا حکم دیا ہوتا ہے، جا پہنچتی ہے۔"

لے تی: یوحنا بک ۳۳

لے تی: جزوقتی ایل نبی ۲۰ و ۲۱

لے تی: یوحنا بک ۲۵

لے تی: فلیپیوں بک ۱۲

ھے زبور ۱۲۴: ۷



”سو دوست نہ رہیں جب اُن کا دوست مرجائے؛ کیونکہ ہمارے خدا کی یہی مشیت  
ہوتی۔ پر وہ پیہم روئے جب وہ گناہ کرے، کہ (اس طرح) رُوح مرجاتی ہے، کیونکہ وہ  
اصل زندگی، خدا، سے بچھڑ جاتی ہے۔“

”اگر رُوح کے اتصال کے بغیر بدن بھیا نک ہے تو اس سے بھی خوفناک وہ رُوح  
ہے جو خدا سے واصل نہیں، جو اپنے فضل اور رحمت سے اُسے حسین اور زندہ بناتے  
رکھتا ہے۔“

اور یہ کہہ کر یسوع نے خدا کا شکر ادا کیا: جس پر لعزر نے کہا: ”آقا، یہ گھر، اُس  
سب کچھ سمیت جو خدا نے میری تحویل میں دیا ہے، غریبوں کی خدمت کے لیے میرے خالق خدا  
کا ہے۔ سو چونکہ تو غریب ہے، اور تیرے بڑی تعداد میں شاگرد ہیں، تو جب تیری خوشی  
ہو، اور جتنی مدت تک تیری خوشی ہو، یہاں رہنے کو، کہ خدا کا بندہ خدا کی محبت میں تیری  
انتی خدمت کرے گا جتنی ضروری ہو۔“

۱۹۶۔ یسوع نے جب یہ سنا تو مسرور ہوا، اور بولا: ”اب دیکھ لو، مرنالکتی اچھی  
بات ہے! لعزر ایک ہی بار مرا ہے، اور اس نے ایسی تعلیم پالی ہے جو دنیا کے دانائے ترین  
آدمیوں نے بھی نہیں پائی جو کتابوں ہی میں بُوڑھے ہو گئے، کاش، لعزر کی طرح، ہر آدمی  
ایک بار مرنے کو دنیا میں واپس آتا، تاکہ لوگ جینا سیکھ لیتے۔“

یوحنا نے جواب میں کہا: ”اے استاد، مجھے ایک بات کرنے کی اجازت ہے؟“

”ہزار کر،“ یسوع نے جواب دیا، ”جس طرح ہر آدمی اپنا مال خدا کی خدمت میں صرف  
کرنے کا پابند ہے، اُسی طرح تعلیم صرف کرنے کا بھی پابند ہے: بلکہ (ایسا کرنے کا) اور بھی  
زیادہ پابند ہے، کیونکہ کلام میں کسی رُوح کو توبہ پر ابھارنے کی طاقت ہے، جب کہ مال  
مردے میں جان واپس نہیں لاسکتا۔ پس وہ قاتل ہے جو کسی غریب کی مدد پر قدرت رکھتا ہو،  
اور جب وہ مدد نہ کرے تو غریب بھوکوں مرجائے؛ پر سنگین تر قاتل وہ ہے جو خدا کے کلام  
سے ایک گناہ گار کو توبہ کی طرف پٹا سکتا ہو اور نہ پٹا تے، بلکہ، جیسا خدا فرماتا ہے: ”گوئی گئے  
گئے کی طرح، کھڑا رہے۔ ایسوں ہی کے خلاف خدا فرماتا ہے:“ اے بے دنا بندے، جس



گناہ گار کی روح اس لیے ہلاک ہوئی کہ تو نے میرا کلام چھپایا، اُس کی باز پرس میں تجھ سے کروں گا،

لحق: جرتی ایل ۲۴ و ۲۵

۲۴: ۵۲

”پھر نعتیہ اور فریسی اب کس حال میں ہیں، جن کے پاس کُنچی ہے، پر ابدی زندگی میں داخل نہیں ہوتے، بلکہ جو داخل ہونا چاہیں انہیں بھی روکتے ہیں؟“  
”تو، اے یوحنا، مجھ سے ایک بات کرنے کی اجازت مانگتا ہے، جب کہ میری لاکھ باتیں سن چکا ہے۔ میں تجھ سے سچ کہتا ہوں، میرا فرض ہے کہ ہر ایک بار کے بدلے، جو تو میری سن چکا ہے، تیری دس بار سنوں۔ اور جو دوسرے کی نہ سنے گا وہ جتنی بار بولے گا گناہ کرے گا؛ اس لیے کہ میں دوسروں سے وہی کرنا چاہتیے جو ہم اپنے لیے چاہتے ہیں، نہ کہ دوسروں سے وہ کرنا جو ہم خود سہنا نہ چاہیں۔“

تب یوحنا نے کہا: ”اے استاد، خدا نے انسانوں کو یہ موقع کیوں نہ عطا کیا کہ وہ ایک بار مرتے اور واپس آتے، جیسا لعز نے کیا، تاکہ وہ خود کو اور اپنے خالق کو پہچان سکتے؟“  
۱۹۷- یسوع نے جواب دیا: ”بتا، یوحنا: ایک مکان دار تھا جس نے اپنے ایک

نوکر کو ایک عمدہ کھٹاری دی کہ وہ جھنڈ کاٹ ڈالے جس سے اُس کے گھر کا رخ رکتا تھا۔  
مگر نوکر کھٹاری بھول گیا، اور بولا: ”اگر مالک مجھے کوئی پرانی کھٹاری دیتا تو میں یہ جھنڈ آسانی سے کاٹ ڈالتا، بتا، یوحنا، مالک نے کیا کیا؟ یقیناً وہ برہم ہوا، اور پرانی کھٹاری لے کر اُس کے سر پراری، یہ کہہ کر: ”احمق، بد معاش! میں نے تجھے کھٹاری دی جس سے تو یہ جھنڈ بے مشقت کاٹ ڈالے، پھر تو یہ کھٹاری مانگتا ہے، جس سے کام بھی بڑی مشقت سے ہو، اور جو کٹے وہ بھی ضائع اور بیکار ہو؟ میں چاہتا ہوں، تو یہ جھنڈ اس طرح کاٹے کہ تیرا کام اچھا ہو۔ کیا یہ سچ ہے؟“

یوحنا نے جواب دیا: ”یہ بالکل سچ ہے۔“ (تب یسوع نے کہا: ) ”خدا فرماتا ہے: مجھے اپنی ابدی حیات کی قسم، میں نے ہر انسان کو اچھی کھٹاری دی ہے، یعنی مردے کو دفن ہوتے دیکھنا۔ جو یہ کھٹاری اچھی طرح برتتے ہیں وہ اپنے دل سے گناہ کا جھنڈ بلا تکلیف کاٹ پھینکتے ہیں؛ جس پر وہ میرا فضل اور رحمت پاتے ہیں، کہ انہیں اُن کے نیک کاموں کے بدلے ابدی زندگی



کا حق ملتا ہے۔ پر جو یہ بھول جائے کہ وہ فانی ہے، گو دوسروں کو پے در پے متنا دیکھے، اور کہے: "اگر میں دوسری زندگی کو دیکھ لیتا تو نیک کام کرتا" تو اس پر میرا غضب ہوگا، اور میں اُسے ایسی موت مانوں گا کہ پھر کبھی کوئی بھلائی نہ پائے گا۔ اُسے یوحنا، یسوع نے کہا، "وہ کتنے بڑے فائدے میں ہے جو دوسروں کے گرنے سے اپنے پیروں پر کھڑا ہونا سیکھ جائے۔"

۱۹۸۔ تب لعزر بولا: "اُستاد، میں تجھ سے سچ کہتا ہوں، میں اندازہ نہیں کر سکتا کہ وہ کس سزا کے لائق ہے جو پے در پے مردوں کو قبر تک پہنچائے جاتا دیکھے اور خدا ہمارے خالق سے نہ ڈرے۔ ایسا شخص اس دنیا کی چیزوں کے لیے، جو اُسے بالکل حرک کر دینی چاہتے ہیں، اپنے خالق کو ناراض کرتا ہے جس نے اُسے سب کچھ دیا ہے۔"

تب یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: "تم مجھے اُستاد کہتے ہو، اور سجاکتے ہو، کیونکہ میرے مُنہ سے خدا تمہیں تعلیم دیتا ہے۔ پر لعزر کو تم کیا کہو گے؟ یہ تو یہاں اُن تمام اُستادوں کا اُستاد ہے جو اس دنیا میں تعلیم دیتے ہیں۔ بے شک، میں نے تمہیں اچھی طرح سیکھنے کی تعلیم دی ہے، پر لعزر تمہیں اچھی طرح مڑا سکا ہے گا۔ خدائے زندہ کی قسم، اس نے نبوت کا فیض پالیا ہے، سو اس کا کلام سنو، جو حق ہے۔ اور اس لیے اور بھی اس کی سنو کہ اچھی طرح جینا عبت ہے اگر کوئی بُری طرح مرے۔"

لعزر نے کہا: "اُسے اُستاد، میں تیرا مومن ہوں کہ تُو حق کی قدر کرتا ہے؛ سو خدا تجھے بڑا اجر دے گا۔"

تب اُس نے، جو یہ لکھتا ہے، کہا: "اُسے اُستاد، لعزر تجھ سے یہ کہہ کر کیسے سچ بولتا ہے: 'تجھے اجر ملے گا، تُو نے تو نیکی دیکھنے سے کہا تھا کہ آدمی سزا کے سوا کسی بات کا حقدار ہی نہیں؟ تو کیا تُو خدا سے سزا پائے گا؟'"

یسوع نے جواب دیا: "خدا کرے کہ میں اسی دنیا میں خدائے سزا پاؤں، کیونکہ میں نے اتنی وفاداری سے اُس کی خدمت نہیں کی جتنی کرنا میرا فرض تھا۔"

"پر خدا نے اپنی رحمت سے مجھے ایسا مجبور رکھا ہے کہ مجھ سے ہر سزا واپس

اے یوحنا ۱۳



لے لی گئی ہے، یہاں تک کہ میں محض ایک آدمی ہی میں افریت پاؤں گا، سزا تو میرے لیے واجب تھی، کیونکہ لوگوں نے مجھے خدا کہا ہے؛ پر چونکہ میں نہ مرتد اقرار کر چکا ہوں کہ میں خدا نہیں ہوں، جیسا کہ سچی بات ہے، بلکہ اس کا بھی اقرار کر چکا ہوں کہ میں مسیح نہیں ہوں، اس لیے خدا نے مجھ سے سزا ہٹالی ہے، اور ایک شریر کو میرے نام سے اُسے ٹھگتے دے گا، تو یوں مجھے مرتد رسوائی ملے گی۔ اسی لیے، میرے برنا باس، میں تجھ سے کہتا ہوں کہ جب آدمی اُس چیز کا ذکر کرے جو خدا اُس کے پڑوسی کو دے تو کہے کہ یہ میرے پڑوسی کا حق ہے؛ پر وہ اس کا خیال رکھے کہ جب وہ اُس چیز کا ذکر کرے جو خود اُسے خدا نے گا تو کہے: 'خدا مجھے دے گا؛ اور وہ خیال رکھے کہ یہ نہ کہنے پائے؛ میرا حق ہے؛ کیونکہ خدا اپنے بندوں کو اپنی رحمت نوازتا ہے اگر وہ اقرار کریں کہ وہ اپنے گناہوں پر جہنم کے مستحق ہیں۔'

۱۹۹۔ خدا رحمت کا ایسا دہنی ہے کہ اگر کہیں ہزار سمندر بھی ہوں تو اُن کا پانی جہنم کے شعلوں کی ایک چنگاری نہ بجھا سکے گا، تو بھی اُس کا، جو خدا کو ناراض کرنے پر ماتم کرتا ہے، فقط ایک آنسو، خدا کی عظیم رحمت سے، جس سے خدا اُس کی مدد کرتا ہے، پوری جہنم کو بجھا دیتا ہے۔ پس خدا ابلیس کو نیچا دکھانے اور اپنی بخشش ظاہر کرنے کے لیے اپنے وفادار بندے کے ہر نیک کام کو اپنی رحمت کے حضور حق قرار دینا چاہتا ہے، اور چاہتا ہے کہ وہ اپنے پڑوسی کی نسبت یہی کہے۔ پر اپنی نسبت آدمی یہ کہنے سے خبردار ہے: 'میرا حق ہے؛ کیونکہ وہ سزا پا جائے گا۔'

۲۰۰۔ تب یسوع لعزر کی طرف مڑا، اور بولا: 'بھائی، مجھے دنیا میں تھوڑی مدت رہنا ہے، سو جب میں تیرے گھر کے قریب ہوؤں گا تو کہیں اور ہرگز نہ جاؤں گا، کیونکہ تو میری محبت میں نہیں بلکہ خدا کی محبت میں میری خدمت کرے گا۔'

یہودیوں کی عید فصح قریب تھی، سو یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: 'آؤ، فصح کا برہ کھانے پر دشلم چلیں۔' اور اُس نے پطرس اور یوحنا کو یہ کہہ کر شہر بھیجا: 'شہر کے پھاٹک کے پاس تمہیں ایک گدھی اور اُس کا بچھرا ملیں گے؛ اُسے کھول کر یہاں لے



اُد! مجھے اُس پر سوار ہو کر یروشلم جانا ہے۔ اور اگر کوئی تم سے پوچھے کہ: "تو اسے کس لیے کھولتا ہے؟" تو اُن سے کہنا: "استاد کو اس کی ضرورت ہے؛ تو وہ تجھے لانے دیں گے۔"

شاگرد گئے، اور جیسا یسوع نے اُنہیں بتایا تھا پایا؛ سو وہ گدھی اور بچھرا لے آئے۔ چنانچہ شاگردوں نے بچھیرے پر اپنے لبادے رکھے اور یسوع اُس پر سوار ہوا۔ اور ایسا ہوا کہ جب یروشلم کے لوگوں نے سنا کہ نامرہ کا یسوع آ رہا ہے تو یسوع کو دیکھنے کے شوق میں مرد اپنے بچوں سمیت اپنے ہاتھوں میں کھجور اور زیتون کی ٹہنیاں لیے یہ گاتے ہوئے نکل آئے: "مبارک ہو وہ جو خدا کے نام پر ہمارے پاس آتا ہے؛ داؤد کے بیٹے، ہوشعنا!"

یسوع شہر میں آگیا تو لوگوں نے اپنے لباس گدھی کے پیروں تلے بچھا دیئے، یہ گاتے ہوئے: "مبارک ہو وہ جو خداوند خدا کے نام پر ہمارے پاس آتا ہے؛ داؤد کے بیٹے، ہوشعنا!"

فریسیوں نے یہ کہہ کر یسوع کو ملاست کی: "تو دیکھتا نہیں، یہ کیا کہتے ہیں؟ ان کو چپ کر دیجئے۔"

لے تن: توبابا ۱۹، ۳۹، ۴۰

تب یسوع نے کہا: "خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری رُوح قائم ہے، اگر آدمی چپ ہے تو کینہ پرور گناہ گاروں کے گھر کے خلات پتھر پکار اٹھیں گے۔" اور جب یسوع یہ کہہ چکا تو یروشلم کے تمام پتھر بڑی آواز سے پکار اٹھے: "مبارک ہو وہ جو خداوند خدا کے نام پر ہمارے پاس آتا ہے!"

پھر بھی فریسی اپنی بے یقینی ہی میں ہے، اور باہم جمع ہو کر اُسے اُس کی باتوں میں پکڑنے کی صلاح کرنے لگے۔

لے تن: توبابا ۵۴

۲۰۱۔ جب یسوع ہیکل میں داخل ہو گیا تو فقیہ اور فریسی اُس کے پاس ایک

عورت کو لائے جو زنا میں پکڑی گئی تھی۔ اُنہوں نے آپس میں کہا: "اگر وہ اسے چھوڑ دے گا تو یہ موسیٰ کی تشریعت کے خلاف ہے، اور ہم اُسے ملزم ٹھیرائیں گے، اور اگر

لے دیکھو یوحنا باب ۸: ۱۱



وہ اسے قابلِ سزا بتاتے تو یہ خود اُس کی تعلیم کے خلاف ہے، کیونکہ وہ رحم کی یقین کرتا ہے۔  
سو وہ یسوع کے پاس آئے اور بولے: ”استاد، ہم نے یہ عورت زانیہ میں پکڑی ہے۔  
موسیٰ کا حکم ہے کہ (ایسی کو) سنگسار کیا جائے: تو کیا کہتا ہے؟“

اس پر یسوع نے جھک کر اپنی انگلی سے زمین پر ایک آئینہ بنایا، جس میں ہر  
ایک کو اُس کی اپنی بدکاریاں دکھائی دینے لگیں۔ جب وہ پھر بھی جواب کے لیے مبرا ہے  
تو یسوع سیدھا ہوا، اور اپنی انگلی سے آئینے کی طشرا اشارہ کر کے کہا: ”جو تم میں بے گناہ  
ہو، پہلے وہ اس کے پتھر مارے!“ اور پھر وہ جھک کر آئینہ بنانے لگا۔

لوگ یہ دیکھ کر ایک ایک کر کے نکل گئے، سب سے بڑے سے لے کر، کیونکہ وہ اپنی  
گناہ و نیاں دیکھنے سے شرماتے گئے۔

یسوع نے سیدھے ہو کر، اور عورت کے سوا کسی کو نہ پا کر، کہا: ”عورت، کہاں ہیں  
وہ جو تجھے ملزم ٹھیراتے تھے؟“

عورت نے رونے ہوئے جواب دیا: ”آقا، وہ چلتے بنے، اور اگر تو مجھے معاف  
کر دے تو، خدائے زندہ کی قسم، میں پھر گناہ نہیں کروں گی!“

تب یسوع نے کہا: ”مبارک ہو خدایا! اپنی راہ سلامت چلی جا، اور آئندہ گناہ نہ کرنا،  
خدائے مجھے تجھ کو ملزم ٹھیرانے نہیں بھیجا۔“

لے دیکھو: توفیق الہی

پھر جب فقیہ اور فریسی جمع ہوئے تو یسوع نے اُن سے کہا: ”بتاؤ: اگر تم میں  
سے کسی کے پاس سو بھڑیں ہوں، اور اُن میں سے ایک کھو جائے تو کیا تم اُن ننانوے  
کو چھوڑ کر اُسے ڈھونڈنے نہ جاؤ گے؟ اور جب اُسے پا جاؤ تو اُسے اپنے کندھوں  
پر نہ اٹھا لو گے، اور اپنے پڑوسیوں کو جمع کر کے اُن سے نہ کہو گے: ”میرے ساتھ خوشی  
منانا، کہ مجھے وہ بھڑ مل گئی جو کھو گئی تھی؟“ یقیناً تم یہی کرو گے۔

”جہاں بتاؤ، کیا ہمارا خدا انسان سے کم محبت رکھتے گا، جس کے لیے اُس نے دُنیا  
بنائی ہے؟ خدائے زندہ کی قسم، ایک گناہ کا رپر، جو توبہ کرے، خدا کے فرشتوں  
کے سامنے ایسی ہی خوشی ہوتی ہے، کیونکہ گناہ کا رپر ہی خدا کی رحمت سے واقف



کراتے ہیں۔

۲۰۲۔ ”بتاؤ، طبیب کسے زیادہ عزیز ہوگا: انھیں جنھیں کبھی کوئی بیماری نہ ہوئی، یا انھیں جنھیں طبیب نے خطرناک بیماری سے شفا دی؟“  
فریسیوں نے کہا: ”جو بھلا چنگا ہوگا وہ طبیب کو کیا عزیز رکھے گا؟ وہ تو اُسے اسی لیے عزیز رکھے گا کہ وہ بیمار نہیں ہے؛ بیماری سے ناواقف ہوتے ہوئے تو وہ طبیب کو کم ہی عزیز رکھے گا۔“

تب رُوح کے جوش سے یسوع بولا اور گویا ہوا: ”خداے زندہ کی قسم، خود بخاری زبانیں تمھارے غرور کو ملزم ٹھیراتی ہیں، کیونکہ گناہ گار کو، جو تائب ہو جائے، اپنے اوپر خدا کی عظیم رحمت جان کر، راست باز کی نسبت ہمارا خدا زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ کیوں کہ راست باز کو خدا کی رحمت کا علم نہیں ہوتا۔ اسی لیے ایک گناہ گار پر، جو توبہ کرے، ننانوے راست باز شخصوں سے بڑھ کر خدا کے فرشتوں کے سامنے خوشی ہوتی ہے۔“

لے حق: توبہ، ۱۰۔

”ہمارے زمانے میں راست باز ہیں کہاں؟ خداے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، راست باز ناراستوں کی تعداد بہت بڑی ہے؛ جن کا حال ایسا جیسا ہے۔“  
فقہیوں اور فریسیوں نے جواب دیا: ”ہم گناہ گار ہیں، سو خدا ہم پر رحم فرمائے گا۔“ اور یہ انھوں نے اُسے آزمانے کے لیے کہا: کیونکہ فقہ اور فریسی گناہ گار کہلاتا ہے  
سے بڑی توبہ سمجھتے ہیں۔

تب یسوع نے کہا: ”مجھے ڈر ہے کہ تم راست باز ناراست ہو۔ کیونکہ اگر تم نے گناہ کیلے، اور اپنے گناہ سے منکر ہو، کہ اپنے تئیں راست باز کہتے ہو تو تم ناراست ہو؛ اور اگر اپنے دل میں تم اپنے تئیں راست باز گردانتے ہو، اور اپنی زبان سے کہتے ہو کہ تم گناہ گار ہو، تب تو تم دونے راست باز ناراست ہو۔“

چنانچہ فقہ اور فریسی یہ سن کر مبہوت رہ گئے، اور یسوع اور اُس کے شاگردوں کو سلامت چھوڑ کر چلتے بنے، اور نئے شمعون کوڑھی کے گھر میں چلے گئے، جس کا کوڑھا اُس نے پاک کر دیا تھا۔ شہر والوں نے شمعون کے گھر پر بیماروں کو لا جمع کیا تھا، اور وہ یسوع

بند: یعنی یسوع اور شاگرد



سے بیماروں کو شفا دینے کے لیے منت کر رہے تھے۔

تب یسوع نے یہ جان کر کہ اُس کی گھڑی اُن پہنچی تھی، کہا: ”سب بیمار بھلا لو، جتنے بھی ہوں، کیونکہ خدا اُن کو شفا دینے پر قادر اور رحیم ہے۔“

انہوں نے جواب دیا: ”ہمیں نہیں معلوم کہ یہاں یروشلم میں اور بھی بیمار ہوں۔“  
یسوع نے روتے ہوئے جواب دیا: ”اے یروشلم، اے اسرائیل، میں تجھ پر روتا ہوں، کہ تو اپنے عذاب کے بے خبر ہے؛ کیونکہ میں تو چاہتا تھا کہ تجھے تیرے خالق خدا کی محبت کی طرف سمیٹ لوں، جیسے مرغی اپنے چوزوں کو اپنے پروں تلے سمیٹ لیتی ہے، پر تو نے نہ چاہا، سو خدا تجھ سے یوں فرماتا ہے۔“

لے تن: لوقا ۱۳

۲۰۳۔ ”اے شہرِ دہل کے سخت اور عقل کے اوندھے، میں نے تیری طرف اپنا خادم بھیجا، اس غرض سے کہ وہ تجھے تیرے دل کی طرف پلکے، اور تو توبہ کرے؛ پر تو، اے ابتری والے شہر، وہ سب بھول گیا جو میں نے، اے اسرائیل، تیری محبت میں مصر سے اور فرعون سے کیا تھا۔ تو کہتی ہی بار روتا ہے کہ میرا خادم تیرے بیماری والے بدن کو شفا سے؛ پر تو میرے خادم کو قتل کرنے کے درپے ہے، کیونکہ وہ تیری گناہ والی روح کو شفا دینا چاہتا ہے۔“

”پھر کیا تو ہی مجھ سے بے سزا پائے رہ جائے گا؟ پھر کیا تو اب تک جیے گا؟ اور کیا تیرا غرور تجھے میرے ہاتھوں سے بچالے گا؟ ہرگز نہیں کیونکہ میں تجھ پر شہرِ یروشلم کو فوج کے ساتھ لاؤں گا، اور وہ طاقت کے ساتھ تجھے گھیر لیں گے، اور میں اس طرح تجھے اُن کے ہاتھوں میں دوں گا کہ تیرا غرور جہنم میں جا گرے گا۔“

لے تن: لوقا ۱۵

”میں نہ بوڑھوں کو معاف کروں گا نہ بیواؤں کو، میں بچوں کو بھی معاف نہ کروں گا، بلکہ میں تم سب کو قحط، تلوار اور خواری کے حوالے کروں گا؛ اور یہ ہیکل، جس پر میں رحمت کی نظر کرتا رہا ہوں، شہرِ سمیت ویران کروں گا، یہاں تک کہ قوموں میں تم ایک افسانہ، ایک مضحکہ اور ایک کہاوت بن کر رہ جاؤ گے۔ یوں میرا غضب، تجھ پر قائم ہے، اور میرا غصہ سو نہیں رہا۔“



۲۰۴۔ یہ کہہ کر یسوع نے پھر کہا: ”تمہیں نہیں معلوم کہ اور بھی بیمار ہوں گے، خدا نے زندہ کی قسم، یروشلم میں وہ کم ہوں گے جن کی رُوح صحت مند ہے، اُن سے جو بدن کے بیمار ہیں۔ اور تاکہ تم سچائی جان لو، اُسے بیمارو، میں تم سے کہتا ہوں، خدا کے نام سے تمہاری بیماری تم سے دور ہو جائے!“

اور جب وہ یہ کہہ چکا تو فی الفور وہ اچھے ہو گئے۔

لوگوں نے جب یروشلم پر خدا کے غضب کا سُنا تو روئے، اور رحم کی التجا کرنے لگے؛ تب یسوع نے کہا: ”خدا فرماتا ہے: اگر یروشلم اپنے گناہوں پر روئے اور میری راہوں پر چل کر توبہ کرے تو میں اُس کی بد اعمالیاں پھر بادل نہ کروں گا، اور میں اُس پر اُن میں سے کوئی بلانہ لاؤں گا جن کا میں نے ذکر کیا۔ پر یروشلم اپنی تباہی پر روتا ہے، میری بے حرمتی کرنے پر نہیں، جس سے اُس نے قوموں میں میرے نام کو رسوا کیا ہے۔ اسی لیے میرا تہرا اور بھڑک اٹھا ہے۔ میری ابدی حیات کی قسم، اگر ایوب، ابراہام، سموئیل، داؤد اور داآنی ایل، میرے خادم، موسیٰ سمیت اس قوم کے حق میں دُعا کریں تو بھی یروشلم پر میرا غضب ٹھنڈا نہ ہو گا۔“ اور یہ کہہ کر یسوع گھر میں چلا گیا، جب کہ ہر ایک خوفزدہ ہو کر رہ گیا۔

۱۰: ۸

۱۲: ۱۳

۲۰۵۔ جب یسوع اپنے شاگردوں کے ساتھ شمعون کوڑھی کے گھر میں رات کا کھانا کھا رہا تھا تو دیکھو، لعزر کی بہن مریم گھر میں داخل ہوئی، اور ایک برتن توڑ کر یسوع کے سر اور کپڑوں پر عطر اُٹیل دیا۔ یہ دیکھ کر یہود آہ خدا مریم کو ایسا کرنے سے باز رکھنے کو مہوڑا، کہ: ”جا، اور یہ عطر بیچ کر رقم لے آ کہ میں اُسے غریبوں کو دے دوں۔“ یسوع نے کہا: ”تو اُسے کیوں منع کرتا ہے؟ اُسے رہنے دے، کیونکہ غریب متھلے پاس ہمیشہ رہیں گے، پر میں متھلے پاس ہمیشہ نہ رہوں گا۔“ یہود آہ نے جواب دیا: ”اُسے استاد، یہ عطر تین سو روپے میں پاک جاتا، بھلا دیکھ تو کتنے غریبوں کی مدد ہو جاتی۔“ یسوع نے جواب دیا: ”اُسے یہود آہ، میں تیرے دل کی بات جانتا ہوں؛

۱۱: ۸

۱۳: ۱۳



سو صبر کر! میں تجھے سب کچھ دے دوں گا۔“

ہر ایک نے خوف کے ساتھ کھانا کھایا، اور شاگرد درنجیدہ تھے، کیونکہ وہ جان گئے تھے کہ یسوع جلد ہی اُن سے رخصت ہونے کو ہے۔ یہ یہوداہ برہم تھا، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ جو عطر نہ بکا اُس سے اُسے تیس روپے کا نقصان ہو رہا تھا، اس لیے کہ جو کچھ یسوع کو ملتا تھا اُس میں سے دسواں حصہ وہ چُرا لیتا تھا۔

لے متی باب ۱۴ اور مابعد

وہ سردار کاہن سے ملنے گیا، جس نے کاہنوں، فقیہوں اور فریسیوں کی مجلس بلوائی، جن سے یہوداہ نے یہ کہہ کر بات کی: ”تم مجھے کیا دو گے، اگر میں یسوع کو، جو اسرائیل کا بادشاہ بن جانے کی فکر میں ہے، اُٹھاؤں؟“

اُنھوں نے جواب میں کہا: ”بھلا تو اُسے ہمارے ہاتھ میں کیوں کر دے گا؟“

یہوداہ نے کہا: ”جب مجھے معلوم ہو گا کہ وہ دُعا مانگنے شہر کے باہر جا رہا ہے تو میں تمہیں بتا دوں گا، اور یہاں وہ مل سکے گا اُس جگہ تمہیں لے چلوں گا، شہر میں اُس کو شورش کے بغیر پکڑنا ناممکن ہے۔“

سردار کاہن نے جواب میں کہا: ”اگر تو اُسے ہمارے ہاتھ میں دے گا تو میں تجھے سونے کے تیس سکتے دیں گے، اور تو دیکھے گا کہ میں تجھ سے کیسا اچھا سلوک کروں گا۔“

۲۰۶۔ جب دن نکلا تو یسوع لوگوں کی ایک بڑی بھڑکے ساتھ ہیکل کو گیا۔ جس پر سردار کاہن نے نزدیک آکر کہا: ”اے یسوع، بتا، کیا تو وہ سب بھول گیا جس کا تو نے اُتار کیا تھا، کہ تو نہ خدا ہے، نہ خدا کا بیٹا، اور نہ مسیح؟“

یسوع نے جواب دیا: ”ہرگز نہیں، میں نہیں بھولا، یہ تو میرا وہ اقرار ہے جو میں خدا کے دن خدا کے تختِ عدالت کے روبرو دے جاؤں گا۔ کیونکہ جو کچھ بھی موسیٰ کی کتاب میں لکھا ہے بالکل سچ ہے، یعنی خدا ہمارا خالق ہستی نہاد خدا ہے، اور میں خدا کا خادم ہوں، اور خدا کے رسول کی جتنے تم مسیح کہتے ہو، خدمت کرنے کا خواہاں ہوں۔“

سردار کاہن نے کہا: ”پھر لوگوں کی اتنی بڑی بھڑکے ساتھ ہیکل کو آنے کا کیا فائدہ؟ کیا تو اسرائیل کا بادشاہ بننا چاہتا ہے؟ خبردار، کہیں تجھ پر کوئی خطرہ نہ آپڑے!“



۱۷۶ تن: یوحنا ۳۶

یسوع نے جواب دیا: ”اگر میں اپنی ہی بڑائی چاہتا، اور اپنا حصہ اس دنیا میں لینے کا خواہاں ہوتا تو جب ناہن کے لوگ مجھے بادشاہ بنایا چاہتے تھے تب بھاگ نہ جاتا۔ یقیناً جان، کہ میں واقعی اس دنیا میں کچھ نہیں چاہتا۔“

تب سردار کاہن نے کہا: ”ہم مسیح کی بابت ایک بات معلوم کرنا چاہتے ہیں: اور تب کاہنوں، فقیہوں اور فریسیوں نے یسوع کے گرد حلقہ بنایا۔“

یسوع نے جواب میں کہا: ”وہ کیا بات ہے جو تو مسیح کی بابت معلوم کرنا چاہتا ہے؟ کیا وہ جھوٹ ہے؟ یقیناً میں ستیج سے جھوٹ نہ کہوں گا۔ کیونکہ اگر میں جھوٹ بولتا تو تو اور فقیہ (اور) فریسی مارے اسرائیل سمیت میری قدر و منزلت کرتے: پر چونکہ میں تمہیں سچائی بتاتا ہوں تو تم مجھ سے دشمنی کرتے ہو اور مجھے قتل کرنے کے درپے ہو۔“

۱۷۷ تن: یوحنا ۳۷

سردار کاہن نے کہا: ”ہم تو یہ جانتے ہیں کہ تیری پشت پر شیطان ہے؛ کیونکہ تو ہماری ہے، اور ستیجے خدا کے کاہن کا لحاظ نہیں۔“

۱۷۸ تن: یوحنا ۳۸

۲۰۷- یسوع نے جواب دیا: ”خدا سے زندہ کی قسم، میری پشت پر شیطان نہیں ہے، بلکہ میں تو شیطان نکال دینا چاہتا ہوں۔ سو اسی باعث شیطان میرے خلاف دنیا کو اکسارہا ہے؛ کیونکہ میں اس دنیا کا نہیں، بلکہ میں چاہتا ہوں کہ خدا کی تعجید ہو، جس نے مجھے دنیا میں بھیجا ہے۔ سو میری بات سنو، میں تمہیں بتاؤں گا کہ کس کی پشت پر شیطان ہے۔ خدا سے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، جو شیطان کی مرضی پر کام کرتا ہے اُسی کی پشت پر شیطان ہے، جس نے اُس کو اپنی مرضی کی لگام دے رکھی ہے، اور ہر بد اعمالی میں اُسے دوڑاتے ہوئے جیسا چاہتا ہے اُس پر حکم چلاتا ہے۔“

”جیسے ایک لباس کا نام بدل جاتا ہے جب اُس کا مالک بدلتا ہے، اگرچہ کپڑا وہی رہتا ہے؛ ویسے ہی انسان اگرچہ سب ایک ہی مائے کے بنے ہیں، وہ اُس کے کاموں کی بدولت مختلف ہو جاتے ہیں جو انسان میں کام کرتا ہے۔“

”اگر میں نے (جیسا مجھے معلوم ہے) گناہ کیا ہے تو تم مجھ سے دشمن کی طرح نفرت کرنے کے بجائے مجھے بھائی کی طرح ملامت کیوں نہیں کرتے؟ بے شک، ایک بدن کے



اعضا ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جب وہ سر کے ساتھ جڑے ہوئے ہوں، اور جو سر سے کٹ جائیں وہ اُس کی مدد نہیں کرتے۔ ایک بدن کے ہاتھوں کو دوسرے بدن کے پیروں کا درد محسوس نہیں ہوتا، بلکہ اُسی بدن کے جس سے وہ جڑے ہوئے ہوں۔ خدائے زندہ کی قسم، جس کے حضور میری روح قائم ہے، جو خدا، اپنے خالق، سے خوف اور محبت رکھتا ہے اُسے اُن پر رحم کا احساس ہوتا ہے جن پر خدا، اُس کا سر، رحم فرماتے؛ اور جب خدا گناہگار کی موت نہیں چاہتا، بلکہ ہر ایک کو توبہ کی مہلت دیتا ہے، تو اگر تم اُسی بدن میں سے ہوتے جس میں میں داخل ہوں تو، خدائے زندہ کی قسم، تم مجھے میرے سر کی مرضی کے مطابق کام کرنے میں مدد دیتے۔

۲۰۸۔ ”اگر میں بد اعمالی کروں تو مجھے علامت کرو، خدا تم سے محبت کرے گا، کیونکہ تم اُس کی مرضی کرو گے؛ پر اگر مجھے کوئی بھی گناہ پر علامت نہیں کر سکتا تو یہ اس کی علامت ہے کہ تم ابراہام کے بیٹے نہیں ہو، جیسا تم اپنے تئیں کہتے ہو، اور نہ تم اُس سر سے داخل ہو جس میں ابراہام داخل تھا۔ خدائے زندہ کی قسم، ابراہام کو خدا سے ایسی زیادہ محبت تھی کہ اُس نے نہ صرف جھوٹے بُت پاش پاش کر دیئے اور اپنے باپ اور ماں کو بھی چھوڑ دیا، بلکہ خدا کی فرمانبرداری میں اپنے بیٹے کو بھی ذبح کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔“

سردار کاہن نے جواب دیا: ”یہی میں تم سے پوچھتا ہوں، تم مجھے قتل کرنا نہیں چاہتا، سو ہمیں بتا: ابراہام کا یہ بیٹا کونسا تھا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”خدا یا، تیری محرمات کی غیبت مجھے اُکساتی ہے، اور میں چُپ نہیں رہ سکتا۔ میں سچ کہتا ہوں، ابراہام کا یہ بیٹا اسمعیل تھا، جس کی نسل سے مسیح آنے کو ہے، جس کا ابراہام سے وعدہ تھا، کہ اُسی میں زمین کے تمام قبیلے برکت پائیں گے۔“

تب یہ یسوع سردار کاہن غضب ناک ہو گیا، اور چیخ اٹھا: ”آؤ، اس بد عقیدہ شخص کو سنگسار کر دیں، یہ تو کوئی اسمعیلی ہے، اس نے موسیٰ اور خدا کی شریعت کے خلاف کلمہ بکا ہے۔“

اس پر ہر فقیہ اور فریسی نے، قوم کے بزرگوں سمیت، یسوع کو سنگسار کرنے کے لیے پتھر اٹھالیے، جو اُن کی نظروں سے غائب ہو کر اسمعیل سے باہر چلا گیا اور پھر یسوع کو قتل کرنے



کی جو زبردست خواہش انھیں تھی اُس کے تحت، غصے اور نفرت سے اندھے ہو کر، وہ ایک دوسرے کو اس طرح پتھر مارنے لگے کہ کوئی ہزار آدمی وہاں مر گئے؛ اور انھوں نے مقدس ہیکل کو گندا کر دیا۔ شاگرد اور ایمان لانے والے، جنھوں نے یسوع کو ہیکل سے باہر جاتے دیکھا تھا (کیونکہ اُن سے وہ اوجھل نہ ہوا تھا)، اُس کے پیچھے شمعون کے گھر کو گئے۔ اس پر نیگیڈیس وہاں آیا، اور یسوع کو یروشلیم سے باہر قدرون نالے کے پار چلے جانے کی صلاح دی، یہ کہہ کر: "آقا، قدرون نالے کے پار میرا ایک باغ اور گھر ہے، سو میں تیری منت کرتا ہوں، اپنے کچھ شاگردوں سمیت وہاں چلا چل، کہ جب تک ہم اسے کامیابیوں کی یہ دشمنی گزر چکے، وہیں ٹھیرا میں تم سب کی جو مزدوری ہو خود مت کروں گا۔ اور شاگردوں کی بڑی تعداد کو تو یہیں شمعون کے گھر میں اور میرے گھر میں چھوڑ جا، خدا سب کو روزی دے گا۔"

یسوع نے ایسا ہی کیا، اور اپنے ساتھ صرف اپنے اولین موسوم حواریوں کو لے جانے کی خواہش کی۔

۲۰۹۔ اُس وقت، جب یسوع کی ماں، کنواری مریم، نمازیں پڑھتی تھی، فرشتہ جبرئیل اُس سے ملا، اور اُس کے بیٹے کی اذیت کا حال اُس سے بیان کیا، یہ کہہ کر: "ڈر نہیں مریم، خدا اُسے دنیا سے بچا دے گا۔" جس پر مریم روتی ہوئی نامرہ سے رخصت ہوئی، اور اپنے بیٹے کی تلاش میں اپنی بہن مریم سلومی کے گھر یروشلیم آگئی۔

پر چونکہ وہ چھپکے سے قدرون نالے کے پار جا چکا تھا، تو وہ اُسے دنیا میں پھر نہ دیکھنے پائی؛ سوائے اُس بدنامی کے فعل کے بعد، کیونکہ فرشتہ جبرئیل، مع میکائیل، بائبل اور اوریبل فرشتوں کے، خدا کے حکم سے اُسے اُس کے پاس لائے تھے۔

۲۱۰۔ جب یسوع کے چلے جانے سے ہیکل میں ہڑبونگ مچی تو سردار کاہن اُونچے پر چڑھ کر، اور اپنے ہاتھوں سے خاموشی کا اشارہ کر کے کہنے لگا: "بھائیو، ہم کتنے کیا ہیں؟ تم دیکھتے نہیں کہ اُس نے اپنے شیطانی ہنر سے ساری دنیا کو دھوکا دیا، بھلا اگر وہ جادوگر نہیں تھا تو غائب کیسے ہو گیا؟ یقیناً اگر وہ قدوس اور نبی ہوتا تو خدا کے خلاف اور (اُس کے) خادم



موسیٰ کے خلاف، اور مسیح کے خلاف، بھر اسرائیل کی اُتید ہے، کُفر نہ بکنا۔ اور میں کیا کہوں؟ اُس نے تو ہماری ساری کہانت کی بھی بدگوئی کی ہے، سو میں تم سے سچ کہتا ہوں، اگر وہ دُنیا سے دُفع نہ کر دیا گیا تو اسرائیل ناپاک ہو جائے گا، اور ہمارا خدا ہمیں قوموں کے حوالے کر دے گا۔ دیکھو تو، اُس کی بدولت یہ مقدس ہیکل کیسی ناپاک ہو گئی ہے۔“

اور سردار کاہن نے اس طرح سے تقریر کی کہ بہتیرے یسوع سے پھر گئے جس سے خُصیہ جفاکاری کھلم کھلا بن گئی، یہاں تک کہ سردار کاہن خود ہیرودیس کے پاس، اور رومی حاکم کے پاس، گیا، اور یسوع پر الزام لگایا کہ وہ اسرائیل کا بادشاہ بننا چاہتا ہے، اور اِس کے لیے اُن کے پاس جھوٹے گواہ بھی تھے۔

اِس پر یسوع کے خلاف عام مجلس بیٹھی، کیونکہ وہ رومیوں کے فرمان سے ڈرتے تھے۔ کیونکہ رومی سنات نے یسوع کی نسبت دو بار فرمان بھیجا تھا: ایک فرمان کی رُود سے یہ ممنوع تھا کہ نامرہ کے یسوع، یہودیوں کے نبی، کو کوئی خدا یا خدا کا بیٹا کہے، ورنہ موت کی سزا پائے گا؛ دُوسرے کی رُود سے یہ ممنوع تھا کہ کوئی نامرہ کے یسوع، یہودیوں کے نبی، کی بابت جھگڑے، ورنہ وہی سزائے کبیر پائے گا۔ سو اسی باعث اُن میں بڑا اختلاف ہو گیا۔ کچھ چاہتے تھے کہ یسوع کے خلاف روم کو پھر لکھیں؛ دُوسرے کہتے تھے کہ یسوع کو، احمق کی طرح، جو کچھ بھی کہے، کہنے دو؛ کچھ اور اُن بڑے معجزوں کا سوالہ دیتے تھے جو اُس نے کر دکھائے تھے۔

آخر اِس پر سردار کاہن نے کہا کہ کوئی یسوع کے حق میں ایک لفظ نہ بولے، ورنہ دین سے نکال دیا جائے گا؛ اور اُس نے ہیرودیس سے اور حاکم سے یوں بات کی؛ کچھ بھی ہو، ہم ایک ضغطے میں چنیں گتے ہیں یہ کہ اگر ہم اِس گناہ گار کو قتل کرتے ہیں تو ہم نے قبصر کے فرمان کے خلاف کیا، اور اگر اسے جیتا چھوڑتے ہیں، اور وہ بادشاہ بن بیٹھتا ہے تو پھر کیا ہوگا؟ تب ہیرودیس اُٹھا، اور حاکم کو یہ کہہ کر دھکی دی: ”خبردار، کہ کہیں اِس آدمی سے تیری حمایت کے باعث یہ ملک باغی ہو جائے؛ میں تو قبصر کے سامنے تجھے باغی ہونے کا الزام دوں گا۔“ تب حاکم سنات سے ڈرا، اور ہیرودیس سے دوستی کر لی کیونکہ اِس سے پہلے



لے: توبہ ۱۲

وہ ایک دوسرے کے جانی دشمن تھے، اور دونوں نے یسوع کی موت کے لیے ایک کر لیا، اور سردار کاہن سے کہا: ”جب تجھے معلوم ہو جائے کہ وہ بد معاش کہاں ہے تو ہمیں کہلا بھیجنا، ہم تجھے سپاہی دے دیں گے۔“ ایسا اس لیے ہوا کہ داؤد کی پیشین گوئی پوری ہو، جس نے یسوع، اسرائیل کے نبی، کی بابت پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ: ”اسرائیل کے مقدس کے خلاف زمین کے شہریار اور بادشاہ متحد ہو گئے ہیں، کیونکہ وہ دنیا کی نجات کی منادی کرتا ہے۔“

لے: توبہ: زبور ۲۱۲ و

اعمال ۲۵ و مابعد

اس بنا پر اُس دن سارے یروشلم میں یسوع کی عام تلاش ہوئی۔

۲۱۱۔ یسوع نے، جو قدرون نالے کے پار نیکیڈیس کے گھر میں تھا، اپنے شاگردوں

کو یہ کہہ کر نسل دی: ”وہ گھڑی نزدیک ہے جب مجھے دنیا سے رخصت ہونا ہے؛  
ڈھارس رکھو اور ملول نہ ہو، کیونکہ جہاں میں جاتا ہوں وہاں کوئی دیکھ نہ سہوں گا۔“

لے: توبہ: یوحنا ۱۴ و ۲۸

”بھلا تم میرے دوست ہو گے اگر میری بہبود پر ملول ہو؟ ہرگز نہیں، بلکہ دشمن۔ جب دنیا خوشی منائے تو تم ملول ہو، کیونکہ دنیا کی خوشی رونے میں بدل جاتی ہے؛ پر متھارا ملاں مسرت میں بدل جائے گا، اور متھاری مسرت تم سے کوئی نہ چھیننے پائے گا، کیونکہ جو مسرت دل کو خدا اپنے خالق میں ملتی ہے اُسے ساری دنیا بھی نہیں چھین سکتی۔ دیکھو وہ بات نہ بھولنا جو خدا نے تم سے میرے منہ کے ذریعے کہی ہے۔ تم ہر کسی کے خلاف، جو میری گواہی کو ناپاک کرے، میرے گواہ رہنا، وہ گواہی جو میں نے دنیا کے خلاف اور دنیا کے چاہنے والوں کے خلاف اپنی انجیل سے دی ہے۔“

لے: توبہ: یوحنا ۲۰ و ۲۱

لے: توبہ: یوحنا ۲۴

۲۱۲۔ پھر خداوند کی طرف ہاتھ اٹھا کر اُس نے دعا کی، یہ کہہ کر: ”خداوند ہمارے

لے: دیکھو یوحنا ۱۴

خدا، ابراہام کے خدا، اسماعیل اور اِصْحٰاق کے خدا، ہمارے باپوں کے خدا، اُن پر رحم فرما جو تو نے مجھے دیئے ہیں، اور انھیں دنیا سے محفوظ رکھ۔ میں یہ نہیں کہتا کہ انھیں دنیا سے اٹھا لے، کیونکہ ضرور ہے کہ وہ اُن کے خلاف گواہ بنیں جو میری انجیل کو ناپاک کریں۔ پر میں تجھ سے منت کرتا ہوں کہ انھیں اُس شریر سے بچا، کہ تیری عدالت کے دن یہ میرے ساتھ دنیا کے خلاف اور اسرائیل کے گھرانے کے خلاف، جنہوں نے تیرے عہد کو ناپاک کیا، گواہ بن کر آئیں۔ خداوند خدا نے نادر وغیرہ، جو بت پرستی پرست باپوں کے بیٹوں



۱۰۵: ۵ تہ: خروج تب ۵

سے جو تھی پشت تک بھی انتقام لیتا ہے، ہر کسی کو ملٹوں کر جو میری انجیل کو، جو تو نے مجھے عطا کی، ناپاک کرے، جب کہ وہ میرے تین تیرا بیٹا لکھیں۔ کیونکہ میں، مٹی اور خاک، تیرے خادموں کا خادم ہوں، اور میں نے کبھی خیال بھی نہ کیا کہ میں تیرا اچھا خادم ہوں؛ کیونکہ جو کچھ تو نے مجھے عطا کیا اُس کے بدلے میں تجھے کچھ بھی نہیں دے سکتا، کہ سب چیزیں تیری ہی ہیں۔

خداوند خدا نے رحیم، جو اپنے سے ڈرنے والوں کی ہزار نسلوں پر رحم فرماتا ہے، اُن پر رحم فرما جو میرے کلام پر، جو تو نے مجھے دیا، ایمان لائیں۔ کیونکہ جیسے تو سچا خدا ہے، ویسے ہی تیرا کلام، جو میں نے بولا، سچا ہے؛ کیونکہ وہ تیرا ہے، اور میں نے تو ہمیشہ ویسے ہی بولا جیسے وہ جو پڑھتا ہو، اور کچھ نہ پڑھ سکے، سوائے اُس کے جو اُس کتاب میں لکھا ہو جیسے وہ پڑھتا ہو؛ میں نے بھی اسی طرح وہی کچھ بولا ہے جو تو نے مجھے دیا ہے۔

”خداوند خدا نے منجی، انھیں بچائے رکھ جو تو نے مجھے دیئے ہیں، تاکہ ابلیس اُن کے خلاف کچھ نہ کر پائے، اور نہ محض انھیں بچا، بلکہ ہر ایک کو جو اُن پر ایمان لائے۔“

”خداوند کیم درحمت ماب، اپنے خادم کو عدالت کے دن اپنے رسول کی جماعت میں ہونے کی سعادت بخش؛ اور مجھی کو نہیں بلکہ ہر ایک کو جسے تو نے مجھے دیا ہے، اُن سب سمیت جبران کی تبلیغ کے وسیلے سے مجھ پر ایمان لائیں۔ اور خداوند، ایسا اپنی ہی خاطر کر، کہ ابلیس تیرے مقابل شیخی نہ مارے، خداوند۔“

”خداوند خدا، جو اپنے فضل سے اپنی قوم اسرائیل کو تمام ضروری چیزوں سے نوازا ہے، زمین کے تمام قبیلوں کا خیال رکھو، جنہیں تو نے اپنے اُس رسول کی معرفت برکت دینے کا وعدہ فرمایا ہے جس کے لیے تو نے دنیا پیدا کی۔ دنیا پر رحم فرما اور اپنا رسول جلد بھیج، تاکہ ابلیس، تیرے دشمن، کی سلطنت چھن جائے۔“ اور یہ کہہ کر یسوع نے تین بار کہا:

”ایسا ہی ہو، خداوند عظیم و رحیم!“

اور انھوں نے، روتے ہوئے، جواب میں کہا: ”ایسا ہی ہو“ سب نے، سوائے یہوداہ کے، کہ اُس کا ایمان ہی نہ تھا۔

۲۱۳۔ جب بڑے کھانے کا دن آگیا تو بیگڈیس نے چپکے سے یسوع اور اُس کے



شاگردوں کے لیے اُس باغ میں برہ بھیجا، اور میرودیس نے حاکم اور سردار کا بن سمیت جس بات کا حکم دیا تھا اُس سب کی اطلاع دی۔

اِس پر یسوع رُوح میں خوشی سے بھر گیا، یہ کہہ کر: ”مبارک ہو تیرا پاک نام، اے خداوند، کہ تو نے مجھے اپنے اُن خادموں کی گنتی سے الگ نہ رکھا جو دنیا کے ہاتھوں ستائے اور مارے گئے۔ میرے خدا، میں تیرا شکر گزار ہوں، کہ میں نے تیرا کام پورا کر دیا۔“ اور یہوداہ کی طرف مُڑ کر اُس نے اُس سے کہا: ”دوست، دیر کیوں کرتا ہے؟ میرا وقت قریب ہے، سو جا اور جو تجھے کرنا ہے، کر۔“

۱۷ دیکھو: یوحنا ۱۳: ۲۹ تا ۳۰

شاگرد سمجھے کہ یسوع فح کے دن کے لیے یہوداہ کو کوئی چیز خریدنے بھیج رہا ہے؛ پر یسوع جانتا تھا کہ یہوداہ اُسے پکڑ وارہا تھا، سو دنیا سے رخصت ہونے کی خواہش سے اُس نے یہ کہا۔

یہوداہ نے جواب دیا: ”آقا، مجھے کھانا کھانے دے، پھر میں چلا جاؤں گا۔“  
”اُو کھائیں،“ یسوع نے کہا، ”کیونکہ تم سے جدا ہونے سے پہلے مجھے یہ برہ کھانے کی بڑی آرزو تھی۔“ اور اُٹھ کر اور ایک تولیہ لے کر اُس نے اپنی کمر باندھی، اور ایک برتن میں پانی ڈال کر اپنے شاگردوں کے پیر دھونے چلا۔ یہوداہ سے شروع کر کے یسوع پطرس کے پاس آیا۔ پطرس بولا: ”آقا، تو اور میرے پیر دھوئے؟“

۱۸ ۲: ۱۵

۱۹ دیکھو: یوحنا ۱۳: ۲۴ تا ۲۵

یسوع نے جواب دیا: ”جو میں کرتا ہوں تو ابھی نہیں جانتا مگر بعد میں جان لے گا۔“  
پطرس نے جواب دیا: ”تو میرے پیر کبھی نہ دھونے پائے گا۔“  
تب یسوع اُٹھ کھڑا ہوا اور بولا: ”تو بھی عدالت کے دن میری صحبت میں نہ آنے پائے گا۔“

پطرس نے جواب دیا: ”آقا، میرے پیر ہی نہیں، میرے ہاتھ اور میرا سر بھی دھو۔“  
جب شاگرد دھوئے جا چکے اور میز پر کھانے کو بیٹھے تو یسوع نے کہا: ”میں نے تمہیں دھویا ہے، پھر بھی تم سب پاک نہیں ہوئے، کیونکہ سمندر کا (سارا) پانی بھی اُس کو نہ دھو سکے گا جو مجھ پر ایمان نہ لایا۔“ یہ یسوع نے اِس لیے کہا کہ اُسے معلوم تھا کہ کون اُسے



لے دیکھو: یوحنا ۲: ۲۰ تا ۲۱

لے تن: زبور ۷: ۱۵

پکڑو اور ہانتھا۔ شاگردان الفاظ پر غمگین ہو گئے، کہ یسوع نے پھر کہا: ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ تم میں سے ایک مجھے ایسے پکڑوائے گا کہ میں بھیڑ کی طرح بکوں گا؛ پروائے اُس پر، کیونکہ اُس پر وہی صادق آئے گا جو ہمارے باپ داؤد نے ایسے کی بابت کہا کہ وہ اُس گڑھے میں گرے گا جو اُس نے دوسروں کے لیے تیار کیا تھا۔“

اس پر شاگرد ایک دوسرے کو دیکھنے لگے، اور رنج سے بولے: ”وہ خدا کون

ہو گا؟“

تب یہوداہ بولا: ”اے استاد، کیا وہ میں ہوں گا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”تو نے مجھے بتا دیا کہ وہ کون ہو گا جو مجھے پکڑوائے گا۔“

اور اُن گیارہ حواریوں نے یہ سنا نہیں۔

جب برہ کھایا جا چکا تو یہوداہ کی پشت پر شیطان آگیا، اور وہ گھر سے نکل گیا،

اور یسوع نے اُس سے پھر کہا: ”جو تجھے کرنا ہے جلد کر۔“

۲۱۴۔ گھر سے نکل کر یسوع نماز پڑھنے باغ میں چلا گیا، اپنے نماز پڑھنے کے معمول

کے موافق، سو بار گھٹنے جھکائے اور سجدہ میں گرا۔ پچنانچہ یہوداہ وہ مقام جہاں یسوع

اپنے شاگردوں کے ساتھ تھا، جانتا تھا، سو وہ سردار کاہن کے پاس گیا، اور بولا: ”اگر

تم مجھے وہ دو جس کا وعدہ تھا تو آج رات میں یسوع کو، جس کی تلاش میں تم ہو، اٹھائے ہاتھ

میں دے دوں گا؛ کیونکہ وہ گیارہ ساتھیوں کے ساتھ اکیلا ہے۔“

سردار کاہن نے جواب میں کہا: ”تو کتنا ناگتا ہے؟“

یہوداہ نے کہا: ”تمہیں سکے سونے کے۔“

تب سردار کاہن نے فی الفور اُسے رقم گن دی، اور ایک فریسی، حاکم کے پاس اور

ہیروڈیس کے پاس کچھ سپاہی لانے بھیجا، اور انھوں نے اُن کا ایک دستہ ساتھ کر دیا، کیونکہ

وہ لوگوں سے ڈرتے تھے؛ سو انھوں نے اپنے ہتھیار لیے، اور ڈنڈوں پر مشعلیں اور

قندیلیں لیے یروشلیم سے نکلے۔

۲۱۵۔ جب یہوداہ کے ساتھ سپاہی اُس مقام کے قریب پہنچے جہاں یسوع تھا



تو یسوع نے بہت سے لوگوں کی آمدنی، سورہ خوف سے گھر کے اندر جبارہا۔ اور وہ گیارہ سورہ ہے۔

تب خدا نے اپنے خادم کا سطرہ دیکھ کر اپنے کار گزاروں جبرائیل، میکائیل، رفائیل اور اورائیل کو حکم دیا کہ یسوع کو دنیا سے نکال لائیں۔

مقدس فرشتے آئے اور اُس کھڑکی میں سے، جو کھن کی طرف کھلتی ہے، یسوع کو نکال لے گئے۔ انھوں نے اُسے تیسرے آسمان میں لا بٹھایا، اُن فرشتوں کی صحبت میں جو ابد تک خدا کی حمد کرتے ہیں۔

۲۱۶۔ یہوداہ بھیٹ کر بھوں سے پہلے اُس حجرے میں داخل ہوا جہاں سے یسوع اٹھایا گیا تھا۔ اور شاگرد سو رہے تھے۔ اس پر حیرت انگیز خدا نے حیرت انگیز کام کیا، وہ یہ کہ یہوداہ بدل کر بول پال اور چہرے میں ایسا یسوع کی مانند ہو گیا کہ ہم اُسے یسوع ہی سمجھے۔ اور وہ ہمیں جگا کر دریافت کرنے لگا کہ اُستاد کہاں ہے۔ اس پر ہم نے تعجب کیا اور جواب دیا: ”آقا، تو ہی تو ہمارا اُستاد ہے؟ کیا ثواب ہمیں بھول گیا؟“

اور وہ مسکرا کر بولا: ”بھلا تم احمق ہو کہ مجھے یہوداہ اسکر یوتی نہیں سمجھتے!“ اور وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ سپاہ داخل ہوئی، اور یہوداہ پر ہاتھ ڈال دیا، کیونکہ وہ ہر طرح سے یسوع جیسا تھا۔

ہم یہوداہ کی باتیں سن کر اور سپاہیوں کا انبوه دیکھ کر گویا بدحواس بھاگ کھڑے ہوئے۔

اور یوحنا، جو ایک مہین چادر لپیٹے ہوئے تھا، جاگ کر بھاگا۔ اور جب ایک سپاہی نے اُسے چادر سے پکڑا تو وہ چادر چھوڑ کر ننگا بھاگ کھڑا ہوا۔ کیونکہ خدا نے یسوع کی دعا سن لی، اور گیارہوں کو آفت سے بچا لیا۔

۲۱۷۔ سپاہیوں نے یہوداہ کو پکڑ کر باندھا، اور مذاق بھی اڑایا۔ کیونکہ اُس نے یسوع ہونے سے صبح انکار کیا؛ اور سپاہیوں نے اُس سے ٹھٹھا کرتے ہوئے کہا: ”صاحب، ڈر نہیں، ہم تو تجھے اسرائیل کا بادشاہ بنانے آئے ہیں، اور ہم نے تجھے باندھا اس لیے ہے

۵۲ و ۵۱

۵۲ و ۵۱

۵۲ و ۵۱



کہ ہمیں معلوم ہے تجھے بادشاہت نامنظور ہے۔“

یہوداہ نے جواب دیا: ”بھلا تمہارے حواس جاتے رہے ہیں؟ تم تو ناصرہ کے یسوع کو ہتھیار اور قندیلیں لے کر بکڑنے آئے تھے، جیسے کسی ڈاکو (کو)؛ اور تم نے باندھ مجھے لیا، جس نے تمہاری رہنمائی کی، کہ مجھے بادشاہ بناؤ۔“

تب سپاہیوں کا صبر جواب دے گیا، اور وہ یہود آہ کی گھونسیوں اور لاتوں سے تواضع کرنے لگے؛ اور طیش کے ساتھ اُسے یروشلیم میں لے گئے۔

یوحنا اور پطرس نے دُور رہ کر سپاہیوں کا پیچھا کیا، اور اُنھوں نے اُس کو، جو  
لکھتا ہے، وثوق سے بتایا کہ سردار کاہن نے اور فریسیوں کی مجلس نے، جو یسوع کو مار  
ڈالنے کے لیے جمع ہوئے تھے، یہوداہ سے جو پوچھ گچھ کی وہ سب کچھ اُنھوں نے  
دیکھا۔ سو اس پر یہوداہ نے پاگل پن کی بہت سی باتیں ایسی کہیں کہ ہر ایک نے ٹھٹھے مارے  
یہ سمجھ کر کہ وہ واقعی یسوع ہی ہے، اور موت کے ڈر سے پاگل بن رہا ہے۔ اس پر  
فقہیوں نے اُس کی آنکھوں پر ایک پیٹی باندھی، اور اُس کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا:  
یسوع، نامریوں کے نبی، (کہ جو یسوع پر ایمان لاتا اُسے وہ یہی کہتے تھے)، "بتا تو تجھے  
کس نے مارا؟" اور اُنھوں نے اُس کے گھونسے مارے اور اُس کے منہ پر تھوکا۔

جب صُبح ہوئی تو فقہیوں اور قوم کے بزرگوں کی بڑی مجلس جمع ہوئی؛ اور سردار کاہن نے فریسیوں کے ساتھ، یہود آہ کو یسوع سمجھتے ہوئے، اُس کے خلاف جھوٹی گواہی طلب کی؛ مگر جو وہ چاہتے تھے انہیں نہ مل سکا۔ اور میں یہ کیوں کہوں کہ بڑے کاہن ہی یہود آہ کو یسوع سمجھتے تھے؛ بلکہ سب شاگرد، اُس سمیت جو لکھتا ہے، یہی سمجھ رہے تھے؛ اور اِس سے بھی بڑھ کر یسوع کی غریب گنواہی ماں، مع اُس کے نلنے داروں اور دوستوں کے، یہی سمجھ رہے تھے؛ یہاں تک کہ ہر ایک کا غم ناقابلِ یقین تھا۔ خدا سے زندہ کی قسم، وہ جو لکھتا ہے، سب کچھ مجھ بول گیا جو یسوع نے کہا تھا؛ کہ کس طرح وہ دُنیا سے اُٹھایا جائے گا، اور یہ کہ وہ ایک اور ہی شخص میں دُکھ سہے گا، اور یہ کہ وہ دُنیا کے خانے کے قریب تک نہ مرے گا۔ سو اسی لیے وہ یسوع کی ماں کے ساتھ اور یوحنا کے ساتھ صلیب تک گیا تھا۔

جے یعنی ”برناباس“

۱۷۲: اعمال جہ ۵

۲۴ مئی ۶۷ء و ۶۸ء و ۶۹ء و ۷۰ء



سردار کاہن نے یہوداہ کو اپنے رو برو بندھا ہوا بلوایا، اور اُس سے اُس کے شاگردوں اور اُس کی تعلیم کی بابت سوال کیا۔

اس پر یہوداہ نے، گویا بے خودی کے عالم میں، کوئی ٹھک کا جواب نہ دیا۔ تب سردار کاہن نے اُسے اسرائیل کے زندہ خدا کی قسم دی کہ سچ سچ بتائے۔

لے تن: متی باب ۲۳

یہوداہ نے جواب دیا: "میں تمہیں بتا چکا کہ میں یہوداہ اسکر یوتی ہوں، جس نے تمہارے ہاتھ میں یسوع نامری کو دینے کا وعدہ کیا تھا، اور تم معلوم کرس ترکیب سے دیا نے ہو گئے ہو، کہ ہر طرح مجھے یسوع ہی قرار دیتے ہو۔"

لے تن: متی باب ۲۳

سردار کاہن نے جواب دیا: "اُسے گمراہ ورغلانے والے، تو نے گلیل سے یہاں برو شلیم تک سارے اسرائیل کو اپنی تعلیم اور جھوٹے معجزوں سے فریب دیا ہے، اور اب تو اس فکر میں ہے کہ پاگل بن کر اُس مزدوروں سزا سے بچ نکلے جس کا تو سزاوار ہے؟ خدا نے زندہ کی قسم، تو اُس سے بچنے نہ پائے گا!" اور یہ کہہ کر اُس نے اپنے نوکروں کو حکم دیا کہ اس کے گھوٹے اور لاتیوں مارو تاکہ اس کی عقل اس کے سر میں لوٹ آئے۔ پھر جو دولت اُس نے سردار کاہن کے نوکروں کے ہاتھوں سہی وہ ناقابل یقین ہے۔ کیونکہ انھوں نے مجلس کو خوش کرنے کے لیے بڑی رغبت سے نئے نئے ڈھنگ ایجاد کیے۔ سو انھوں نے اُس کو مدار یوں کا سالباس پہنا یا، اور ہاتھوں اور پاؤں سے اُس کی وہ درگت بنائی کہ اگر کنعانی بھی وہ منظر دیکھ لیتے تو انھیں ترس آ جاتا۔

مگر بڑے کاہنوں اور فریسیوں اور قوم کے بزرگوں کے دل یسوع کے خلاف ایسے بھرے ہوئے تھے کہ یہوداہ کو واقعی یسوع سمجھتے ہوئے اُس کی یہ گت بنتی دیکھ کر انھیں لطف آ رہا تھا۔

اس کے بعد وہ اُسے بندھا ہوا احاکم کے پاس لے گئے، جسے یسوع سے درپردہ محبت تھی۔ اس پر وہ یہوداہ کو یسوع سمجھتے ہوئے، اُسے اپنے حجرے کے اندر لے گیا، اور اُس سے یہ سوال کر کے بات کی کہ بڑے کاہنوں اور قوم نے تجھے میرے ہاتھوں میں کیوں دے دیا۔ یہوداہ نے جواب دیا: "اگر میں تجھے سچ بتاؤں تو تو میرا اعتبار نہ کرے گا، کیونکہ تجھے



بھی شاید ویسا ہی دھوکا ہوا ہے جیسے (بڑے) کاہنوں اور فریسیوں کو ہوا ہے۔  
حاکم نے (یہ سمجھ کر کہ وہ توریت کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہے) جواب دیا: ”بھلا تو نہیں  
جانتا کہ میں یہودی نہیں ہوں؟ مگر (بڑے) کاہنوں اور تیری قوم کے بزرگوں نے مجھے میرے  
ہاتھ میں دے دیا ہے؛ سو مجھے سچ سچ بتا دے، تاکہ جو انصاف ہو وہ میں کروں۔ کیونکہ  
مجھے اختیار ہے کہ تجھے چھوڑ دوں یا مروادوں۔“

یہوداہ نے جواب دیا: ”صاحب، میرا اعتبار کر، اگر تو نے مجھے مروادیا تو بڑا ظلم  
کرے گا، کیونکہ تو ایک بے گناہ شخص کو قتل کرے گا؛ اس لیے کہ میں یہوداہ اسکر بونی ہوں  
نہ کہ یسوع، جو جادوگر ہے، اور اُس نے اپنے ہنر سے مجھے یوں بدل ڈالا ہے۔“  
جب حاکم نے یہ سنا تو بڑا تعجب کیا، اور اس پر اُسے رہا کر دینا چاہا۔ لہذا حاکم باہر  
نکلے اور اسکر بونی بولا: ”کم از کم ایک معاملے میں تو یہ آدمی موت کا نہیں بلکہ مہربانی کا مستحق ہے۔  
یہ آدمی کہتا ہے، حاکم نے کہا، ”کہ یہ یسوع نہیں ہے، بلکہ کوئی یہوداہ، جس نے یسوع  
کو پکڑنے میں سپاہ کی رہبری کی تھی، اور یہ کہتا ہے کہ یسوع گیلیلی نے اپنے جادو کے  
ہنر سے اسے ایسا بدل ڈالا ہے۔ پس اگر یہ سچ ہے تو اسے قتل کرنا بڑا ظلم ہوگا، کیونکہ یہ  
بے گناہ ہے۔ پر اگر یہ یسوع ہی ہے اور اس سے انکار کرتا ہے تو ضرور یہ اپنی عقل کھو بیٹھا  
ہے، اور ایک پاگل کو قتل کرنا گناہ ہوگا۔“

تب بڑے کاہن اور قوم کے بزرگ، فقیہوں اور فریسیوں سمیت چلا کر کہنے لگے:  
”یہ نامرد کا یسوع ہے۔ ہم اسے جانتے ہیں؛ اگر یہ وہ بد معاش نہ ہوتا تو ہم اسے تیرے  
ہاتھوں میں نہ دیتے۔ یہ پاگل بھی نہیں ہے، بلکہ مکار ہے، کہ اس ترکیب سے یہ ہمارے ہاتھوں  
سے بچنا چاہتا ہے، اور اگر یہ سچ گیا تو ایسا فتنہ اٹھائے گا جو پہلے سے بھی بدتر ہوگا۔“  
پسائس نے (کہ حاکم کا یہی نام تھا) اس مقدمے سے جان چھڑانے کے لیے کہا:  
”یہ گیلیلی ہے، اور گیلیلی کا بادشاہ ہیرودیس ہے؛ پس ایسے مقدمے کی عدالت کرنے کا  
تعلق مجھ سے نہیں، سو تم اسے ہیرودیس کے پاس لے جاؤ۔“

چنانچہ وہ یہوداہ کو ہیرودیس کے پاس لے گئے، جس کی بڑی مدت سے خواہش تھی کہ



یسوع اُس کے گھر جائے۔ مگر یسوع اُس کے گھر جانے پر کبھی آمادہ نہ ہوتا تھا، کیونکہ ہیرودیس اُمی تھا، اور باطل اور جھوٹے خداؤں کو پوجتا تھا، اور ناپاک اُمیوں کے طرز پر رہتا تھا۔ اب جو یہوداہ وہاں لے جایا گیا تو ہیرودیس نے اُس سے بہت سی باتیں پوچھیں، جن کا یہوداہ نے، یسوع ہونے سے انکار کرتے ہوئے، بے تکا جواب دیا۔

تب ہیرودیس نے سارے دربار سمیت اُس سے ٹھٹھا کیا، اور اُسے سفید کپڑے پہنوائے، جیسے احمقوں کے ہوتے ہیں، اور سیلاطس سے یہ کہلا کر اُس کے پاس واپس بھیج دیا: ”اسرائیل کی قوم سے انصاف کرنے میں نہ چوکنا!“

اور ہیرودیس نے یہ اس لیے لکھا کہ بڑے کاہنوں اور فریسیوں نے اُسے خاصی بڑی رقم دی تھی۔ حاکم نے ہیرودیس کے ایک ملازم سے یہ سن کر کہ یہ بات ہے، یہ ظاہر کیا کہ وہ یہوداہ کو رہا کرنا چاہتا ہے، تاکہ اس طرح خود بھی کچھ رقم بٹور لے۔ سو اُس نے اپنے غلاموں سے اُسے کوڑے لگوائے، جنہیں فقیہوں نے روپیہ دیا تھا کہ کوڑے مارتے مارتے اُسے مار ڈالیں۔ پر خدا نے، جس نے اس معاملے کا فیصلہ کر دیا تھا، یہوداہ کو صلیب کے لیے بچا رکھا، تاکہ وہ وہی خوف ناک موت مرے جس کے لیے اُس نے دوسرے کو بیچ دیا تھا۔ اُس نے یہوداہ کو کوڑوں سے نہ مرنے دیا، اگرچہ سپاہیوں نے اُسے اس بُری طرح پیٹا کہ اُس کا بدن لٹو لٹا ہوا گیا۔ اس کے بعد انھوں نے دل لگی میں اُسے ایک پرانا ارغوانی لباس پہنایا، یہ کہہ کر: ”ہمارے نئے بادشاہ کو لباس اور تاج پہنانا ضرور ہے!“ سو انھوں نے کانٹے اکٹھے کر کے تاج بنایا، جیسے سونے اور جواہرات کے، جنہیں بادشاہ اپنے سروں پر پہنتے ہیں۔ اور یہ کانٹوں کا تاج انھوں نے یہوداہ کے سر پر رکھا، اور اُس کے ہاتھ میں عصائے شاہی کی طرح ایک سرکنڈا تھما دیا، اور اُسے ایک اونچی جگہ بٹھایا۔ اور سپاہی اُس کے سامنے مذاق میں جھکتے اور اُسے یہودیوں کا بادشاہ کہہ کر سلام کرتے ہوئے آتے۔ اور وہ انعامات لینے کو اپنے ہاتھ بڑھاتے، جیسے نئے بادشاہ دیا کرتے ہیں؛ اور جب کچھ نہ پاتے تو یہ کہہ کر یہوداہ کو مارتے: ”احق بادشاہ، تیری تاج پوشی کیسی اگر تو اپنے سپاہیوں اور خادموں کو انعام بھی نہ دے؟“

۱۷ متی ۲۶ و متی ۲۷



بڑے کاہنوں نے فقہیوں اور فریسیوں سمیت یہ دیکھ کر کہ یہوداہ کو ڈرے لگنے سے نہیں مرا، اور اس ڈر سے کہ کہیں سپلاٹس اُسے رہا نہ کر دے، حاکم کو تحفے میں ایک رقم دی، جس نے اُسے وصول کر کے یہوداہ کو موت کا سزاوار قرار دے کر فقہیوں اور فریسیوں کے حوالے کر دیا۔ اس پرائیوں نے اُس کے ساتھ دو ڈاکوؤں کو بھی صلیب کی موت کی سزا دی۔

۶۶: متی ۲۶

۲۷: ترجمہ: کھوپڑی (یونانی: ہلکٹا)

سودہ اُسے کوہ کائوری پر لے گئے، جہاں وہ مجرموں کو پھانسی دیتے تھے، اور وہاں انہوں نے اُسے زیادہ فضیلت کی خاطر ننگا کر کے مصلوب کیا۔

۳۷: متی ۲۶

مرقس ۱۵

یہوداہ نے اور کچھ نہ کیا، بلکہ چیخ اٹھا، ”خدا یا، تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا، کہ مجرم تو بیچ نکلا اور میں منکوم مرتا ہوں؟“

میں سچ کہتا ہوں کہ یہوداہ کی آواز، چہرہ اور ڈیل یسوع سے اتنا ملتا تھا کہ شاگرد اور ایمان لانے والے بالکل یہی سمجھتے رہے کہ وہ یسوع ہے؛ اسی لیے بعض یسوع کی تعلیم سے پھر گئے، یہ سمجھ کر کہ یسوع جھوٹا نبی تھا، اور اُس نے جو معجزے کیے تھے وہ جادو کے ہنر سے کیے تھے؛ کیونکہ یسوع نے تو کہا تھا کہ میں دنیا کے خاتمے کے قریب تک نہ مروں گا؛ تو اس وقت تو اُسے دنیا سے اٹھالیا جانا چاہیے تھا۔

پھر جو یسوع کی تعلیم پر جمے رہے وہ غم میں اس قدر گھر گئے، اُسے مرتا دیکھ کر، جو بالکل یسوع جیسا تھا، کہ جو یسوع نے کہا تھا انہیں یاد ہی نہ رہا۔ سو یسوع کی ماں کے ہمراہ وہ کوہ کائوری گئے، اور نہ صرف یہوداہ کی موت کے وقت مسلسل روتے ہوئے موجود تھے بلکہ نیکدمیس اور ابجر متیہ کے یوسف کے ذریعے انہوں نے یہوداہ کی لاش بھی دفنانے کے لیے حاکم سے مانگ لی۔ اس پرائیوں نے، ایسا روتے ہوئے کہ کوئی یقین نہ کرے گا، اُسے صلیب پر سے اتارا اور لاش کو سورطل قیمتی روغنوں میں بسا کر یوسف کی نئی قبر میں دفن کر دیا۔

۳۸: متی ۱۹

۲۱۸۔ ہر آدمی اپنے گھر لوٹ آیا۔ وہ جو لکھتا ہے، یوحنا اور اُس کے بھائی یعقوب سمیت یسوع کی ماں کے ساتھ ناصہ چلا گیا۔

۴۶: متی ۲۶

۱۵: ۱۱

جو شاگرد خدا سے نہیں ڈرتے تھے وہ رات کو جا کر یہوداہ کی لاش چھرا لائے، اور



اُسے چھپا کر مشہور کر دیا کہ یسوع پھر جی اُٹھا؛ جس سے بڑی گڑبڑ مچی۔ سردار کاہن نے تب حکم دیا کہ ناصرہ کے یسوع کا کوئی ذکر نہ کرے، ورنہ دین سے خارج کر دیا جائے گا۔ اور یوں بڑی تغذیب شروع ہوئی، اور بہتیرے سنگسار ہوئے، اور بہتیرے پیٹے گئے اور بہتیرے جلاوطن ہوئے، کیونکہ وہ ایسے معاملے پر خاموش نہ رہ سکے۔

یہ خبر ناصرہ پہنچی کہ کس طرح یسوع، اُن کا ہم وطن، صلیب پر مرکب جی اُٹھا ہے۔ اس پر اُس نے، جو لکھتا ہے، یسوع کی ماں سے منت کی کہ وہ براہِ کرم رونا بند کر دے، کیونکہ اُس کا بیٹا پھر جی اُٹھا ہے۔ یہ سن کر کنواری مریم روتے ہوئے بولی: ”چلو میرے بیٹے کو تلاش کرنے یروشلم چلیں۔ میں اُسے دیکھ لوں تو چین سے مرؤں گی۔“

۲۱۹۔ کنواری، اُس کے ساتھ جو لکھتا ہے، اور یعقوب اور یوحنا کے ساتھ یروشلم اُس دن کوئی جس دن سردار کاہن کا فرمان جاری ہوا تھا۔

اس پر کنواری نے، جو خدا سے ڈرتی تھی، اگرچہ سمجھ گئی تھی کہ سردار کاہن کا فرمان نامنصفانہ تھا، اُن کو جو اُس کے ساتھ رہتے تھے، حکم دیا کہ اُس کے بیٹے کو بھول جائیں۔ تب ہر ایک پر کیا گزری! — خدا جو لوگوں کے دل دیکھ لیتا ہے، یہ جانتا ہے کہ یہود آہ کی موت پر جسے ہم اپنا استاد یسوع سمجھتے تھے، غم اور اُس کو دوبارہ دیکھنے کی آرزو کے درمیان ہم، یسوع کی ماں سمیت، گھل کر رہ گئے۔

سو جو فرشتے مریم کے محافظ تھے وہ تیسرے آسمان پر گئے، جہاں یسوع فرشتوں کی صحبت میں تھا، اور اُسے سارا ماجرا سنایا۔

لہذا یسوع نے خدا سے دعا کی کہ اُسے اپنی ماں اور اپنے شاگردوں کو دیکھنے کی طاقت عطا کرے۔ تب خدا نے رحیم نے اپنے چاروں مقرب فرشتوں کو، جو جبریل، میکائیل، رفاہیل اور اوریئیل ہیں، حکم دیا کہ یسوع کو اُس کی ماں کے گھر میں لے جائیں، اور وہاں اُس پر برابر تین دن تک نگہبانی کریں، اور وہ صرف اُن کو دکھائی دے جو اُس کی تعلیم پر ایمان لاتے ہوں۔

یسوع شان و شوکت سے گھرا ہوا اُس کمرے میں آیا جہاں کنواری مریم اپنی دو بہنوں



اور مرتقا اور مریم مگدینی اور لیزر اور جوہمکھنا ہے اور یوحنا اور یعقوب اور پطرس کے ساتھ رہتی تھی۔ اس پر وہ خوف سے مُردے کی طرح گر گئے۔ اور یسوع نے اپنی ماں کو اور دوسروں کو یہ کہتے ہوئے زمین سے اٹھایا: ”ڈرو نہیں، میں یسوع ہی ہوں؛ اور روؤ نہیں، میں زندہ ہوں، مرا نہیں۔“ یسوع کی موجودگی پر بہت دیر تک ہر ایک مبہوت رہا، کیونکہ انھیں بالکل یقین تھا کہ یسوع مر گیا تھا۔ تب گنوار سی روتے ہوئے بولی: ”بتا، میرے بیٹے، خدا نے تو تجھے مُردوں کو جیلانے کی طاقت دی تھی، پھر اُس نے تجھے کیوں مرنے دیا کہ تیرے ناتے داروں اور دوستوں کی رسوائی اور تیری تعلیم کی رسوائی ہوئی؟ کیونکہ ہر ایک، جسے تجھ سے محبت تھی، مُردہ سا رہا ہے۔“

۲۲۰۔ یسوع نے اپنی ماں کو گلے لگا کر کہا: ”اماں، میرا اعتبار کر، میں تجھ سے سچ کہتا ہوں کہ میں مرا ہی نہیں ہوں؛ کیونکہ خدا نے مجھے دُنیا کے خاتمے کے قریب تک کے لیے محفوظ رکھا ہے۔“ اور یہ کہہ کر اُس نے چاروں فرشتوں سے درخواست کی کہ وہ اپنے تئیں ظاہر کریں، اور گواہی دیں کہ کیا ماجرا گزرا تھا۔ اس پر فرشتوں نے چار چمکتے سورجوں کی طرح اپنے تئیں ظاہر کیا، یہاں تک کہ ہر ایک پھر ڈر کے مارے مُردے کی طرح گر پڑا۔

تب یسوع نے فرشتوں کو چار سو قی چادریں دیں کہ وہ اپنے تئیں ڈھانپ لیں، تاکہ اُس کی ماں اور اُس کے ساتھی انھیں دیکھ اور بولتا سُن سکیں۔ اور ایک ایک کو اٹھا کر اُس نے انھیں سلی دی، کہ: ”یہ خدا کے کارندے ہیں؛ جو جبریل، جو خدا کے بھیدوں کی اطلاع دیتا ہے؛ میکائیل، جو خدا کے دشمنوں سے لڑتا ہے؛ رفاہیل، جو مرنے والوں کی رُوحیں قبض کرتا ہے؛ اور اُورہیل، جو آخری دن ہر ایک کو خدا کی عدالت کی طرف لے جائیگا۔“ تب چاروں فرشتوں نے گنوار سی سے بیان کیا کہ کس طرح خدا نے یسوع کو بلا لیا تھا، اور یہود وہ کو بدل ڈالا تھا، تاکہ وہ وہی سزا بھگتے جس کے لیے اُس نے دوسرے کو بیچ دیا تھا۔

تب اُس نے جو کہنا ہے، کہا: ”اے اُستاد، کیا مجھے روا ہے کہ اب تجھ سے سوال



کروں، جیسے اُس وقت روتا تھا جب تو ہمارے ساتھ رہتا تھا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”جو چاہے پوچھ، برناباس، میں تجھے جواب دوں گا۔“  
تب اُس نے، جو لکھتا ہے، کہا: ”اے استاد، جب خدا رحیم ہے تو اُس نے  
کیوں ہمیں ایسا عذاب دیا، کہ ہم تجھے مردہ سمجھا کیے؟ اور تیری ماں تیرے لیے ایسا روتی کہ  
مرنے کے قریب ہو گئی ہے؛ اور تو، جو خدا کا قدوس ہے، تجھ پر خدا نے یہ بیتا آنے دی  
کہ تو کوہ کا توری پر ڈاکوؤں کے بیچ میں مارا گیا؟“

یسوع نے جواب دیا: ”یقین کر، برناباس، کہ ہر گناہ، چاہے کتنا ہی چھوٹا ہو، خدا  
اُس کی بڑی سزا دیتا ہے، اس لیے کہ خدا گناہ سے ناراض ہوتا ہے۔ سو چونکہ میری ماں اور میرے  
فداکار گنہگار ہو میرے ساتھ تھے، مجھ سے ذرا دُنیوی محبت بھی کرنے لگے تھے تو راست باز خدا  
کی مشیت ہوئی کہ اس محبت کی سزا اس غم سے دی جائے، تاکہ اس کی سزا جہنم کے شعلوں  
میں نہ دی جائے۔ اور گو میں دُنیا میں معصوم رہا ہوں، چونکہ لوگوں نے مجھے ’خدا‘ اور ’خدا  
کا بیٹا‘ کہا تو، تاکہ عدالت کے دن شیاطین میری ہنسی نہ اڑائیں، خدا کی یہ مشیت ہوئی کہ  
دُنیا میں لوگ، یہود آہ کی موت پر، میری ہنسی اڑالیں، اور سب لوگ یہی جانیں کہ میں  
صلیب پر مرا۔ اور یہ ہنسی اڑتی رہے گی جب تک محمدؐ، خدا کا رسول، نہ آجائے، کہ وہ  
جب آئے گا تو اس قریب کو اُن پر فاش کرے گا جو خدا کی شریعت پر ایمان لائیں۔“  
یہ بات کہہ کر یسوع نے کہا: ”اے خداوند ہمارے خدا، تو عادل ہے، کیونکہ  
عزت اور جلال ابد تک تیرے ہی لیے ہے۔“

۲۲۱۔ اور یسوع اُس کی طرف مڑا جو لکھتا ہے، اور بولا: ”دیکھ، برناباس، تو ضرور  
بالضرور میری انجیل لکھنا، اُس سب کے متعلق جو میرے دُنیا میں رہتے ہوئے پیش آیا ہے۔  
اور اسی طرح وہ بھی لکھنا جو یہود آہ پر اُفتاد پڑی، تاکہ ایمان دار قریب نکل سکیں، اور ہر  
ایک سچائی کا یقین کر لے۔“

تب اُس نے جو لکھتا ہے، جواب دیا: ”اے استاد، اگر خدا چاہے تو میں یہ  
سب کروں گا؛ پر یہود آہ پر جو گزری وہ میں نہیں جانتا، کیونکہ میں نے سب کچھ نہیں



دیکھا۔

یسوع نے جواب دیا: ”یہ یوحنا اور پطرس ہیں، جنہوں نے سب دیکھا ہے، یہ جو کچھ گزرا وہ سب تمہیں بتا دیں گے۔“

اور تب یسوع نے اپنے وفادار شاگردوں کو بلانے کا حکم دیا، تاکہ وہ اُسے دیکھ سکیں۔ تب یعقوب اور یوحنا نے ساتوں شاگردوں کو، نیکدیمس اور یوسف سمیت، اور اُن بہترین سے بہتوں کو بلایا، اور انہوں نے یسوع کے ساتھ کھانا کھایا۔

تیسرے دن یسوع نے کہا: ”میری ماں کے ساتھ کوہِ زیتون جاؤ، وہیں سے میں پھر آسمان پر چلا جاؤں گا، اور تم دیکھنا کہ مجھے کون لے جاتا ہے۔“

سو وہ سب وہاں گئے، سوائے اُن بہتر شاگردوں میں سے پچیس کے، جو خوف سے دمشق بھاگ گئے تھے۔ اور وہ سب وہاں کھڑے دُعا مانگ رہے تھے کہ اتنے میں دوپہر کو یسوع فرشتوں کی بڑی تعداد کے ساتھ، جو خدا کی حمد کر رہے تھے، آیا، اور اُس کے چہرے کی شان سے وہ سخت خوفزدہ ہو گئے، اور منہ کے بل زمین پر گر پڑے۔ مگر یسوع نے انہیں تسلی دیتے ہوئے یہ کہہ کر اٹھایا: ”ڈرو مت، میں تمہارا استاد ہوں۔“

اور اُس نے بہتوں کو، جو سمجھتے تھے کہ وہ مر کر پھر جی اٹھا ہے، یہ کہہ کر علامت کی: ”تو کیا تم مجھے اور خدا کو جھوٹا سمجھتے ہو؟ خدا نے تو مجھے تقریباً دنیا کے خاتمے تک زندگی عطا کی ہے، جیسا میں تم سے کہہ چکا۔ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ میں نہیں مرا بلکہ جہوداہ خدا۔ خبردار، ابلیس تمہیں فریب دینے کی ہر کوشش کرے گا، مگر تم سارے اسرائیل میں اور دنیا بھر میں میرے گواہ رہنا، اُن سب باتوں کی بابت جو تم نے سنی اور دیکھی ہیں۔“

اور یہ بات کہہ کر اُس نے خدا سے ایمان داروں کی نجات اور گناہ گاروں کے پلٹنے کے لیے دُعا کی۔ اور دُعا تمام کر کے وہ اپنی ماں سے یہ کہتے ہوئے گلے ملا: ”سلامتی ہو تجھے پر، میری ماں، خدا پر بھروسہ رکھ، جس نے تجھے اور مجھے پیدا کیا۔“ اور یہ بات کہہ کر وہ اپنے



شاگردوں کی طرف یہ کہتے ہوئے مڑا: ”خدا کا فضل اور رحمت تمہارے ساتھ ہو۔“  
تب اُن کی آنکھوں کے سامنے چاروں فرشتے اُسے آسمان میں اٹھالے گئے۔

۲۲۲۔ یسوع رخصت ہو گیا تو شاگرد اسرائیل کے مختلف جھٹوں اور دنیا میں

پھیل گئے، اور جیسا ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے، ابلیس کی ناپسندیدہ سچائی کو جھوٹ  
نے دبا لیا۔ کیونکہ کچھ بد آدمی، شاگرد دہونے کا دعویٰ کر کے، تبلیغ کرنے لگے کہ یسوع  
مرگیا اور جی نہیں اٹھا۔ کچھ اوروں نے تعلیم دی کہ وہ مرتو گیا تھا مگر پھر جی اٹھا۔ اوروں  
نے منادی کی، اور اب بھی کرتے ہیں کہ یسوع خدا کا بیٹا ہے، انھی میں سے فریب خورد  
پوکس بھی ہے۔ مگر ہم وہی کچھ تعلیم دیتے ہیں جو میں لکھ چکا ہوں، اُن کو جو خدا سے  
ڈرتے ہیں، تاکہ وہ خدا کی عدالت والے آخری دن نجات پائیں۔ آمین۔

انجیل تمام ہوئی



# چار حرکت الہیہ

کیا اسلام کے معاشی اور معاشرتی نظام میں ضبط و ولادت  
کو کوئی کمی ہے؟  
غاندی صاحب ہند کے ہر قلمیہ پہلو کا سائنٹسٹ تھے ہندو  
میں ہندو کشوں کے موضوع پر اردو اور  
انگریزی میں فکر افروز زر ہمنما کتاب

**اسلام اور ضبط و ولادت**

از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

018

جدا ہو دی سیاست تو رہ جاتی ہے پیگری  
ایک تکررہ کہتا ہے،  
○ ذہب ایک مذکاذا الی معاملہ ہے اس لئے ذہب  
○ مسلمان و عورتی گریہ ہیں کہ  
○ اسلام ایک نیکو نظام زندگی ہے اور تمام معاملات زندگی  
○ میں رہنا کرنا چاہئے اس لئے اس کا نفاذ ہمارے ایمان کا حصہ  
○ اور تمام مسائل کا حل ہے۔  
○ اس امدی اور آفاقی حقیقت کو سمجھنے کیلئے مطالعہ کیجئے

**اسلامی نظام زندگی**  
**اور اس کے بنیادی تصورات**

از مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

**پسردہ**

عودت کے تاریخی مسردہ اور عظیم الشان  
اور بے مثال تصنیف  
○ ایک مدلل اور محنت مند معاشی و تاریخی پیمائش  
○ ہندو کے بارے میں صحیح اسلامی احکامات اور ان کے حدود  
○ آزادانہ اختلاف و مودورن کے تباہ کن نتائج  
○ قیام اور جدید ادوار میں امت کی حیثیت  
○ نظام و محنت پر اس کے احکامات  
○ مغرب کی انانیت و آزادی کا تہذیب کا یکملہ پسند و مانع  
○ سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کے قلم سے

018

تو ایک ۱۰ لاکھوں کے لئے مملیٰ مباحثات  
**مسود**

نہایت اہم معاشی مباحثات پر مشتمل کتاب  
○ حرمت مسود  
○ کیا تجارتی قرضوں پر سود جائز ہے؟  
○ سود کے معنی اسلامی احکامات  
○ عہد جنگ، قیام صحابہ و سازشکاری  
○ سود کا بین دین اتقا پر ایمان دہ ہے کہ ....

اسلامیٹ سیکرٹریٹ لمیٹڈ لاہور پاکستان

TEL: 7664504

FAX: (042) 7658674